وقف کردہ ، الحاج محمد اشفاق [illegible] ، برائے جامعہ قادریہ [illegible]

باسمہ تعالیٰ

علم الانسان مالم یعلم

تعجب خیز اور حیرت انگیز اسلامی تاریخی معلومات کا عظیم موجیں مارتا ہوا سمندر، حدیث و تفسیر
تاریخ و سیر اور فقہ و تصوف کی درجنوں مستند کتابوں کا حاصل مطالعہ معہ حوالہ جات

اسلامی
حیرت انگیز معلومات

M.9927102564,9563062858

تالیف:

مولانا عبد الواحد آزاد

مقام وپوسٹ: گنجریا بازار
وایہ: اسلام پور
ضلع: اتر دیناجپور، مغربی بنگال

صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ
ہمدانیہ ڈورو شاہ آباد
ضلع اننت ناگ، جنوبی کشمیر

Publisher:

الہدیٰ پبلیکیشنز نئی دہلی
alhuda publications
2982 Kucha Neel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj, N. Delhi-2
Tel: 011-64536120, E-mail: alhudapublications@yahoo.com

© جملہ حقوق محفوظ ہیں
©All rights are reserved

بغیر ناشر کی اجازت کے اس کتاب کا کوئی حصہ یا پوری کتاب نقل اشاعت اور طباعت یا کسی اور زبان میں ترجمہ کرنا قانوناً جرم ہے۔

نام کتاب : **اسلامی حیرت انگیز معلومات**
تالیف : **مولانا عبدالواحد آزاد**
تصحیح : مولانا غلام یاسین صاحب و مولانا اکبر علی صاحب
مدرسین جامعہ نعیمیہ مرادآباد، (یو۔پی) انڈیا
زیر اہتمام : مستحسن فاروقی
کمپوزنگ : عبیدالرحمٰن صدیقی مظفر پوری
صفحات : 604
ناشر : الھدیٰ پبلیکیشنز نئی دہلی
قیمت : ₹160/-

الھدیٰ پبلیکیشنز نئی دہلی
Phone: 011-64536120
ISBN-81-7753-051-8

ISLAMI
HAIRAT ANGEZ MA'LOOMAAT

Compiled by:

Maulana Abdul Wahid Azad

Page: 604 ***Edition***: 2011 ***Price:*** ₹160/-

Publisher:

ALHUDA PUBLICATIONS
2982, Kucha Neel Kanth, Qazi wara, Darya Ganj, N. Delhi-2
Phone: 011-64536120 /23260328 Mobile: 08010603999
Email: alhudapublications@yahoo.com

انتساب

میں اپنی اس مختصر کاوش کو
اپنے والد ماجد
جناب ماسٹر **سعید الرحمن** صاحب مرحوم
(متوفی ۲۵/ ذی قعدہ ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۸/ مئی ۱۹۹۳ء بروز منگل)
کے نام معنون و منسوب کرتا ہوں
جن کی نالہ نیم شبی اور دعائے سحر گاہی سے میں اس خدمت کے لائق ہوا۔
اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ ان کو غریق رحمت اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین
قارئین ایصال ثواب فرما کر ممنون کرم فرمائیں۔

دعاگو
عبد الواحد آزاد

آئینہ کتاب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	نازگرامی	۶	۲۲	حضرت خضر علیہ السلام	۱۷۲
۲	تقریظ جلیل	۷	۲۳	حضرت داؤد علیہ السلام	۱۷۸
۳	مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں	۹	۲۴	حضرت سلیمان علیہ السلام	۱۸۳
۴	خصوصیات کتاب	۱۲	۲۵	حضرت ایوب علیہ السلام	۱۹۵
۵	شکریہ مہربانی	۱۳	۲۶	حضرت زکریا و یحیٰی علیہما السلام	۱۹۹
۶	وحی	۱۵	۲۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۰۵
۷	لوح و قلم	۱۹	۲۸	حضرت مریم رضی اللہ عنہا	۲۱۵
۸	کتب سماویہ	۲۲	۲۹	حضور اکرم ﷺ	۲۱۸
۹	قرآن شریف	۳۰	۳۰	مختلف انبیاء کرام علیہم السلام	۲۴۶
۱۰	حضرت آدم علیہ السلام	۶۶	۳۱	حضرت ذوالقرنین اور لقمان حکیم	۲۶۱
۱۱	حضرت حوا رضی اللہ عنہا	۸۲	۳۲	حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام	۲۶۵
۱۲	ہابیل اور قابیل	۸۵	۳۳	حضور اکرم ﷺ کے دادا اور والدین	۲۸۲
۱۳	حضرت ادریس علیہ السلام	۹۱	۳۴	حضور اکرم ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں	۲۸۷
۱۴	حضرت نوح علیہ السلام	۹۵	۳۵	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۲۹۲
۱۵	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۰۷	۳۶	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	۲۹۸
۱۶	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہما السلام	۱۱۷	۳۷	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا	۳۰۱
۱۷	حضرت یعقوب علیہ السلام	۱۲۴	۳۸	حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا	۳۰۸
۱۸	حضرت یوسف علیہ السلام	۱۳۰	۳۹	حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	۳۱۲
۱۹	حضرت صالح علیہ السلام	۱۳۲	۴۰	حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۳۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام	۱۴۷	۴۱	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۳۱۹
۲۱	حضرت ہارون علیہ السلام	۱۷۰	۴۲	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا	۳۲۴

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۴۳	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا	۳۲۷	۶۰	جنات	۴۶۱
۴۴	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا	۳۳۰	۶۱	شیاطین	۴۶۵
۴۵	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا	۳۳۳	۶۲	اصحاب کہف	۴۷۱
۴۶	امہات المومنین رضی اللہ عنہن	۳۳۶	۶۳	یاجوج اور ماجوج	۴۸۰
۴۷	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۳۴۸	۶۴	عوج بن عنق	۴۸۳
۴۸	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۳۵۳	۶۵	اُمتیں اور قومیں	۴۸۶
۴۹	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۳۵۹	۶۶	گزشتہ بادشاہیں	۴۹۴
۵۰	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۳۶۲	۶۷	آسمان اور زمین	۵۰۳
۵۱	خلفائے راشدین	۳۶۹	۶۸	جانور	۵۱۱
۵۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۳۷۲	۶۹	اصلی نام	۵۲۵
۵۳	بارگاہ رسالت کے خدام و نگہبان……	۳۸۳	۷۰	القاب	۵۳۶
۵۴	حضور اکرم ﷺ کے آلات حرب……	۳۹۵	۷۱	اولیات	۵۴۵
۵۵	غزوات اسلام	۴۰۷	۷۲	دن اور مہینے	۵۶۳
۵۶	بیت اللہ اور بیت المعمور	۴۳۷	۷۳	قیامت اور علامات قیامت	۵۷۰
۵۷	مسجد نبوی اور گنبد خضریٰ	۴۴۵	۷۴	جنت اور دوزخ	۵۷۳
۵۸	عورتیں اور بچے	۴۴۹	۷۵	متفرقات	۵۸۹
۵۹	فرشتے	۴۵۲	۷۶	ماخذ اور مراجع	۶۴

تاثر گرامی

استاذنا المکرم، فقیہ العصر
حضرت الحاج مفتی محمد ایوب صاحب نعیمی مدظلہ العالی
صدر شعبۂ افتاء و صدر مدرس جامعہ نعیمیہ عربی یونیورسٹی مراد آباد، یوپی

الحمدلله و کفی و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ و بعد

تحریر کی معنویت کا اندازہ، محرر کی صلاحیت اور وسعتِ مطالعہ سے ہوتا ہے عربی کا مشہور مقولہ ہے " قَدْرُ الْمُؤَلَّفِ بِقَدْرِ الْمُؤَلِّف " کتاب کا مصنف جتنا عظیم ہو اتنی ہی کتاب عظمت کی حامل ہوتی ہے۔ زیرِ نظر کتاب مسمّی " اسلامی حیرت انگیز معلومات " کے مؤلف مولانا عبدالواحد آزاد جب یہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں تحصیل و طلب کی راہوں سے گزر رہے تھے اسی وقت سے ان کا ذوق مطالعہ وسیع رہا۔ مسائل کی گہرائیوں میں اترنا اور ان کے اسباب و علل کی جستجو ان کا طرۂ امتیاز تھا انہیں معلومات کو موصوف نے اپنی اس کتاب میں اربابِ ذوق کی تشنگی کو بجھانے کے لئے یکجا کر دیا ہے میں اپنے کثیر مشاغل کی بنا پر اس کو بالاستیعاب تو نہ دیکھ سکا البتہ بعض بعض مقامات کو دیکھ کر اندازہ ہوا کہ موصوف مؤلف نے بڑی جانفشانی کر کے واقعات کو حوالۂ قلم کیا ہے۔

دعا ہے کہ مولا تعالیٰ موصوف کی خدمات کو قبول فرمائے اور اصحابِ شوق کو استفادہ کا موقعہ عطا فرمائے آمین۔

محمد ایوب نعیمی غفرلہ
۲۷/ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

تقریظ جلیل

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام، محلہ سوداگران، بریلی شریف، یوپی

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم و اله و صحبه اجمعین

فاضل جلیل، عالم نبیل، حضرت مولانا عبدالواحد آزاد زید مجدہٗ کی زیرِ نظر کتاب مستطاب کو تو بالاستیعاب دیکھنے کا موقع میسر نہ آیا۔ البتہ جستہ جستہ متعدد عنوانات کے تحت کچھ سوالات اور اس کے جوابات کا بنظر غائر مطالعہ کیا۔ بحمدہٖ تعالیٰ کتاب مذکور کو جیسا نام ویسا کام "اسلامی حیرت انگیز معلومات" کا خزینہ اور عجائب و غرائب پر مشتمل واقعات اور دینی علوم کا گنجینہ پایا۔ اور بے حد مسرور ہوا۔ آفریں صد آفریں لائق تحسین یہ کہ جس قدر جوابات فقیر کی نظر سے گزرے معتمد علماء دین اور سلف صالحین کی مصنفات کے حوالوں سے مزین ہیں۔ لیس الخبر کالعیان "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" ناظرین باتمکین! کتاب مذکور کا مطالعہ فرمائیں تو بیساختہ آپ کی زبان سے یہی کلمات خیرادا ہونگے کہ مولانا موصوف کی کتاب سے ظاہر ہے کہ ان کے مطالعہ کی وسعت عیاں ہے محتاج بیان نہیں۔

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ اور موصوف کو دنیا و آخرت کی برکات و حسنات سے نوازے آمین ثم آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہ و الہ و صحبہ اجمعین۔

دُعاگو و دُعاجو
غلام مجتبیٰ اشرفی غفرلہ ولوالدیہ
۲۶/ ذیقعدہ ۱۴۲۱ھ

تقریظ جلیل

مفتیٔ مالوہ حضرت مفتی حبیب یار خاں صاحب قادری (محمد میاں نوری)
خطیب جامع مسجد و صدر و مہتمم دار العلوم نوری، اندور، ایم پی

مُبَسْمِلًا وَّ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

رب قدیر جل و علیٰ نے اپنے حبیب لبیب مصطفےٰ جانِ رحمت ﷺ کو علوم و معارف کا خزینہ، ہدایت و راہنمائی کا سرچشمہ قرآنِ کریم کی صورت میں عطا فرمایا اور معلم کائنات بنا کر مبعوث فرمایا۔

نبی رحمت ﷺ سے صحابہ و تابعین نے، ان سے ائمہ دین نے، ان سے اولیائے کاملین نے، ان سے علمائے اہلسنت نے خوب خوب استفادہ فرمایا۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ انہیں "علوم قرآنیہ" کو سوال و جواب کی صورت میں مرتب فرما کر فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ عبد الواحد صاحب نے عوام اہلسنت خصوصاً طلبہ کرام پر بڑا کرم فرمایا ہے۔

سوال و جواب قائم فرما کر بڑی حکمت سے مولانا نے شوق و تجسس کو ذریعہ بنا کر حصول علم کا جذبہ پیدا کرنے کی کامیاب ترین کوشش فرمائی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ مولانا عبد الواحد صاحب کی اس کوشش کو شرف قبول سے نواز کر عامۃ المسلمین خصوصاً طلبہ کرام کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم

خلوص کیش
محمد حبیب یار خاں قادری غفرلہ
۳۰ / رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

مجھے کہنا ہے کچھ اپنی زبان میں

مُبَسْمِلًا وَّ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

اثر کرے نہ کرے، سن تو لے مری فریاد ☆ نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد

ناظرین کرام: ایک یونانی مفکر کا معروف مقولہ ہے کہ
"انسان ایک سماجی حیوان ہے یہ تنہا زندگی بسر نہیں کر سکتا"

ایک فرد جو کسی بھی سطح کا ذمہ دار ہے کسی بھی مقام و مرتبہ کا حامل ہے بہرحال وہ سب سے پہلے معاشرہ کا ایک فرد ہے بعد میں کچھ اور۔ معاشرہ یا سماج سے گریز اس کے لئے ممکن نہیں۔ انسان چاہے وہ کتنا ہی ذہین اور ہوشیار کیوں نہ ہو، وہ اپنے اس ماحول کی خوبیوں اور خامیوں سے مکمل طور پر بے اثر نہیں رہ سکتا جس میں اس نے نشو و نما پائی ہو اور زندگی کی بہت سی منزلوں سے گزرا ہو، حقیقت میں سماج یا معاشرہ فطرتِ انسانی کا ناگریز تقاضا ہے۔

دوسری حقیقت یہ بھی ہے کہ معاشرہ افراد سے مل کر بنتا ہے اس لئے معاشرہ کا بناؤ یا بگاڑ افراد کے طرز عمل پر منحصر ہے۔ افراد کا طرز عمل معاشرہ کو جنت کا نمونہ بھی بنا سکتا ہے جس میں ہر فرد مطمئن اور فرحاں نظر آئے۔ او جہنم کا ٹکڑا بھی بنا سکتا ہے جس میں افراد کے لئے زندگی گزارنا کسی عذاب سے کم نہ ہو۔

مسلمان کو ترقی کی راہ صرف عبادات کی ظاہری پابندی سے نہیں ملتی بلکہ اس کے لئے اسلامی معاشرے کی تعمیر بھی ضروری ہے۔ اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر ہم ہرگز نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم انفرادی طور پر اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کریں۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات اور اسلامی تاریخی معلومات حاصل کریں کیونکہ جب تک ہم اپنے درخشاں ماضی اور اپنی تابناک تاریخ سے پوری طرح واقف

نہ ہوں تب تک ہم اپنی زندگی کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کرنے یا معاشرہ کو سنوارنے کی کوئی کامیاب تدبیر پیدا کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ حالات رفتگاں اور واقعات گذشتگاں کے مطالعہ ہی سے ہمیں یہ معلوم ہو گا کہ ہمارے بزرگوں نے کن اصولوں پر عمل کر کے دنیا میں حیرتناک سربلندی حاصل کی تھی اور وہ کیا فروگزاشتیں، غلطیاں اور بے اعتدالیاں تھیں جن کی وجہ سے یہ قوم بام عروج سے فرش مذلت پر آگئی اس طرح ہم اپنے اور اپنی قوم و معاشرہ کیلئے آئندہ کا بہترین لائحہ عمل مرتب کر سکیں گے اور یہ بھی اچھی طرح سمجھیں گے کہ برے نتائج سے محفوظ رہنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جانا چاہیئے اور سربلندی کے حصول کیلئے کونسا زینہ بار بار کا آزمایا ہوا مضبوط و استوار زینہ ہے۔

اسلام، پوری زندگی کا ایک جامع نظام ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی اور مکمل ہدایت فراہم کرتا ہے۔ دوسرے نظاموں اور نظریوں میں یہ خامی ہے کہ وہ زندگی کے کسی ایک پہلو سے متعلق ہیں یا اگر سب پہلوؤں کو لیتے بھی ہیں تو کسی ایک محدود زاویہ سے لیتے ہیں پھر ان میں اندرونی وحدت و یکسانی بھی نہیں پائی جاتی اسلئے کہ وہ اپنے مختلف اجزا مختلف بلکہ متناقض ماخذ سے حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اسلام کی بات سب سے مختلف ہے اس کا سرچشمہ ایک ہے "الہامی ہدایت" یہ رہنمائی پوری زندگی سے متعلق ہے اس نظام میں جامعیت بھی ہے اور کمال بھی، یعنی وسعت بھی ہے اور وحدات بھی۔ یہ سلطنت بھی ہے اور وطن بھی، یعنی حکومت بھی ہے اور رعایا بھی۔ یہ ضابطہ اخلاق بھی ہے اور قوت بھی، یعنی رحم بھی ہے اور انصاف بھی۔ یہ ثقافت بھی ہے اور قانون بھی، یعنی علم بھی ہے اور فیصلہ کن طاقت بھی۔ یہ مادی طاقت بھی ہے اور ثروت بھی، یعنی ذریعہ معاش بھی ہے اور غنا بھی۔ یہ جہاد بھی ہے اور دعوت بھی، یعنی جوش بھی ہے اور ہوش بھی۔ غرض کہ اسلام ایک ایسا مکمل نظام حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں پر محیط اور حاوی ہے اگر اس پر نہایت ہی خلوص اور پابندی سے عمل کیا جائے تو صرف انفرادی زندگی ہی قابل رشک نہیں بن سکتی ہے بلکہ اجتماعی طور پر بھی مسلمانوں کی سربلندی کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مثالی معاشرہ بھی وجود میں آسکتا ہے جو بد اخلاقی اور بدکرداری سے پاک ہو، جس میں

باہمی منافرت کا نام و نشان بھی نہ پایا جاتا ہو۔

پیش نظر کتاب اگرچہ کوئی اسلامی تاریخ کی کتاب نہیں تاہم کہیں کہیں ہلکی اور مدہم تاریخی شعاعیں ضرور پڑ جاتی ہیں جو اصلاح معاشرہ کا جذبہ رکھنے اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لئے جدو جہد کرنے والوں کے لئے معاون ثابت ہوں گی۔

اس وقت اس موضوع پر مارکیٹ میں بہت سی کتابیں موجود ہیں کسی اور کتاب کی شمولیت دریا میں ایک قطرۂ بے معنی کے اضافے کے مترادف ہے لیکن چونکہ میں اس کتاب کی ترتیب کا آغاز برسوں پہلے اس وقت کر چکا تھا جب کہ اردو زبان میں اس موضوع پر مارکیٹ میں شاید ہی کوئی کتاب تھی۔ کچھ ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے کتاب کی ترتیب و تدوین نامکمل رہی۔ اب کچھ احباب خصوصاً قاری **مظہر عالم نعیمی** اور محترم **غلام جیلانی** صاحب (مہتمم اعلیٰ دار العلوم اسلامیہ ہمدانیہ ڈوروشاہ آباد کشمیر) کے پر زور اصرار پر نہایت ہی تحقیق و تلاش کے بعد علوم و معارف و اسرار و رموز کے بحر ذخار سے چند قطرے ۷۰ر ستر عنوانوں پر مشتمل تعجب خیز اور حیرت انگیز اسلامی معلومات کا گلدستہ، حدیث و تفسیر، تاریخ و سیر کی مستند کتابوں کے حوالے سے ارباب ذوق و اصحاب شوق کی خدمت میں حاضر ہے اس امید کے ساتھ کہ ان چند نادیدۂ خزاں گلہائے سرسبز کی طرب انگیز خوشبو سے آپ کے دل و دماغ معطر ہو اٹھیں اور میرے لئے باعث قبول حسنات و غفران سیئات ہوں۔

میں اپنی کم بضاعتی و بے مائیگی کا اقرار کرتا ہوں کہ قدم قدم پر میرا ٹھوکر کھانا کچھ عجب نہیں، البتہ غلطی سے پاک و مبرا رہنا عجائبات میں شمار ہو سکتا ہے اگر اس فقیر سراپا تقصیر غلط سے کسی جگہ غلطی ہو گئی ہو تو زلت قلم کو بچشم عفو ملاحظہ فرما کر متنبہ کر دیں کہ آئندہ اشاعت میں اس کی تلافی ہو جائے لیکن زبان طعن و تشنیع کے ساتھ نہ کھولیں کہ معترف تقصیر پر زبان طعن و تشنیع بزرگوں کا شیوہ نہیں۔

طالب دعاء

عبد الواحد آزاد

صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ ہمدانیہ
ڈوروشاہ آباد ضلع اننت ناگ، جنوبی کشمیر

مقام و پوسٹ گنجریا بازار، وایا اسلام پور
ضلع اتر دیناجپور، مغربی بنگال

پیش نظر کتاب کی ترتیب میں جن باتوں کی رعایت کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہیں

۱— زیادہ سے زیادہ حیرت انگیز و تعجب خیز مواد فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے

۲— نقل عبارات عربی، سجع، ترصیع اور رنگینیٔ عبارت کو ترک کر کے سہل سہل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تا کہ ہر شخص بے تکلف سمجھ سکے۔

۳— نکتہ نکتہ کو مستند حوالہ جات کی گرفت اور بندشوں میں جکڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴— معلومات کو مختلف عنوانات کے تحت جمع کیا گیا ہے تا کہ قاری کو وہ تمام معلومات یکجا اکٹھے مل جائیں جو ایک موضوع سے متعلق ہوں۔

۵— ہر جواب سے متعلق جتنے بھی اقوال دستیاب ہوئے درج کر دیے گئے ہیں ممکن ہے کہ دیگر اقوال بھی ہوں۔

۶— یہاں یہ بات کہ ”جوشِ طلب و اشتیاق اور تلاش و جستجو کے بعد میسر ہوتی ہے زیادہ لذت بخشتی ہے“ کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک عنوان سے متعلق سارے سوالوں کو پہلے نمبر وار یکجا درج کر دیا گیا ہے پھر اس کے بعد اسی ترتیب سے نمبروار اُن کے جوابات تا کہ سوال پڑھنے کے بعد قاری کچھ دیر حیرت و استعجاب میں رہے، طلب و اشتیاق پیدا ہو پھر جواب پڑھنے کے بعد بات اچھی طرح ذہن نشیں ہو جائے۔

شکریہ، مہربانی

میں بے حد ممنونِ کرم ہوں
استاذنا المکرم فقیہ العصر حضرت الحاج مفتی ایوب صاحب نعیمی مدظلہ العالی
استاذ العلماء حضرت مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی مدظلہ العالی
اور مفتیٔ مالوہ حضرت مفتی حبیب یار خاں صاحب قادری مدظلہ العالی
کا کہ ان حضرات نے
اپنے تاثرات کو قلمبند فرما کر کتاب کی افادیت میں اضافہ فرمایا اور ساتھ میں میری حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔
میں شکر گزار ہوں
حضرت مولانا غلام یاسین صاحب نعیمی اور حضرت مولانا اکبر علی صاحب (مدرسین جامعہ نعیمیہ مرادآباد)
کا کہ جن حضرات نے
اپنے قیمتی اوقات کو کتاب کی تصحیح میں صرف فرمایا۔
میں سپاس گزار ہوں
حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب رضوی (دارالعلوم گلشن بغداد رامپور) اور قاری مظہر عالم صاحب نعیمی (دارالعلوم ہمدانیہ ڈورو کشمیر)
کا کہ جن حضرات نے
کتاب کی ترتیب سے لیکر طباعت تک ہر مرحلے میں اپنے زریں مشورے سے نوازتے رہے
میں احسان مند ہوں
مولانا عبیدالرحمٰن مظفر پوری صاحب کا کہ جنھوں نے اپنے فن کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے کتاب کی کمپوزنگ فرمائی اور مولانا جمیل اختر اشرفی صاحب کا کہ جن کے حسن ذوق سے کتاب اس خوبصورت انداز میں چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں آئی۔
میرا رواں رواں ان بھی حضرات کا سراپا شکر و سپاس ہے۔

عبدالواحد آزاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وحی سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ فرشتے کو وحی کس طرح ملتی تھی۔؟
۲۔۔۔ وحی کا نزول کن کن طریقوں سے ہوتا تھا۔؟
۳۔۔۔ انبیاء سابقین جن کی زبانیں عربی کے علاوہ تھیں ان کے پاس وحی کس زبان میں نازل ہوتی تھی۔؟
۴۔۔۔ اولین وحی قرآن کا نزول کس تاریخ کو، کس دن، کس وقت اور کس جگہ ہوا۔؟
۵۔۔۔ قرآن کی وحی اول اور وحی ثانی کے مابین کتنا وقفہ رہا۔؟
۶۔۔۔ آخری وحی نبی کریم ﷺ کے وصال حق سے کتنا عرصہ قبل نازل ہوئی۔؟

وحی سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو جب کسی نبی کے پاس وحی بھیجنا منظور و مقصود ہوتا تھا تو فرشتے کو روحانی طور پر اس وحی کا القاء فرماتا تھا یا وہ فرشتہ اس وحی کو لوحِ محفوظ سے یاد کر کے لاتا اور نبی کو سنا دیتا تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۵۸)

۲۔۔۔ وحی ان پانچ طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے نازل ہوتی تھی

(۱) گھنٹی کی آواز کے ساتھ

(۲) جبرائیل علیہ السلام کسی انسانی شکل میں آکر

(۳) جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں آکر

(۴) براہ راست اور بلا واسطہ اللہ سے ہم کلامی

(۵) جبرائیل علیہ السلام کا کسی بھی صورت میں بغیر سامنے آئے قلب مبارک میں وحی کا القا کر دینا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۶۰)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

"علمائے کرام نے وحی کے کئی مراتب بیان کئے ہیں۔

اول، رویائے صالحہ۔ حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ابتداء میں جو چیز سب سے پہلے ظاہر ہوئی وہ رویائے صالحہ ہے۔

دوسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبرائیل علیہ السلام، نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قلب شریف میں القا کرتے تھے بغیر اس کے کہ حضور ﷺ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھیں۔

تیسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبرائیل علیہ السلام کسی آدمی کی صورت اختیار کر کے حضور ﷺ کے پاس آتے اور پیغام الٰہی پہنچاتے تھے تاکہ جو کچھ ارشاد باری ہے اسے یاد فرمائیں۔

چوتھا مرتبہ وحی کا یہ ہے کہ "صلصلۃ الجرس" یعنی گھنٹی کی آواز سنائی دیتی تھی اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سوا کوئی دوسرا اس کے کلمات و معانی کو نہیں سمجھ سکتا تھا۔ حضور ﷺ پر اقسامِ وحی میں یہ قسم سب سے بڑھ کر سخت تھی۔

وحی کا پانچواں مرتبہ یہ تھا کہ کبھی جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں آتے اور وحی پہنچاتے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ایسا دو بار ہوا۔

چھٹا مرتبہ وحی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ پر اس حالت میں وحی فرمائی کہ آپ عروجِ فوقِ عرش تھے نماز وغیرہ کی وحی اسی قسم کی ہے۔

وحی کا ساتواں مرتبہ، حق تعالیٰ کا حضور اکرم ﷺ سے براہ راست کلام فرمانا ہے جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

وحی کا آٹھواں مرتبہ، حق تعالیٰ کا حضور ﷺ سے بے حجاب کلام فرمانا۔ کبھی کبھی حضور اکرم ﷺ حالت نوم میں تشریف دیدار رب سے مشرف ہوتے اور حق تعالیٰ آپ سے کلام فرماتا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ "میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا"

صاحب مواہب فرماتے ہیں کہ حلیمی نے کہا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ آپ پر ۴۶ قسموں سے وحی کی گئی ہے۔

(مدارج النبوۃ باب ۴ ج ۲ ص ۵۴ تا ۵۷)

۳۔۔۔ وحی ہمیشہ عربی زبان میں نازل ہوتی تھی۔ انبیاء سابقین جن کی زبانیں عربی کے علاوہ تھیں ان کے پاس بھی جبرائیل علیہ السلام عربی زبان میں ہی وحی لیکر آتے تھے پھر ہر نبی اپنی اپنی زبان میں اس وحی کا ترجمہ کر کے قوم کو سناتا اور سمجھاتا تھا۔

([illegible] ج ۱ ص ۶۰)

۴۔۔۔ قرآن کی وحی اول کا نزول ۱۷ رمضان المبارک یا ۲۴ رمضان المبارک

بروز دوشنبہ کو بوقتِ سحر ہوا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۱۳، البدایہ ج ۲ ص ۷۸)

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

“نور وحی کا ظہور دوشنبہ کے روز آٹھ یا تین ربیع الاول ۴۱؁ عام الفیل میں کوہ حرا پر جسے جبل نور بھی کہتے ہیں بقول صحیح ہوا” محدث موصوف آگے فرماتے ہیں کہ ایک جماعت آیۃ کریمہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور ارشاد باری تعالیٰ اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ سے خیال کرتی ہے کہ وحی کی ابتداء رمضان المبارک میں ہوئی اس لئے کہ حق تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر از قسم نبوت سب سے پہلے جس چیز کا اکرام فرمایا وہ نزول قرآن ہے۔ چونکہ نزول قرآن رمضان میں ہوا اس سے ثابت ہوا کہ وحی کی ابتداء بھی رمضان ہی میں ہوئی ہوگی۔ لیکن اکثر مفسرین کا یہ خیال ہے کہ پورا قرآن بیک بار رمضان کی لیلۃ القدر میں لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور وہاں سے بلحاظ مصلحت اور باعتبار واقعات تھوڑا تھوڑا تیئیس سال کی مدت تک اترتا رہا (اس نزول کی ابتداء ربیع الاول میں ہوئی) بعض کے نزدیک ابتداء وحی ماہ رجب میں ہوئی یہ قول شاذ ونادر ہے۔ (مدارج النبوۃ باب سوم ج ۲ ص ۴۷)

ایک قول ۹؍ ربیع الاول ۴۱؁ نبوی مطابق ۱۲؍ فروری ٦١٠ء کا بھی ہے۔

(اوراق غم ص ٦۴)

۵ــــ وحی اول اور وحی ثانی کے درمیان کتنا فاصلہ رہا اس متعلق چند اقوال وارد ہیں

(۱) تفسیر عزیزی میں ہے دس دن

(۲) حضرت ابن صریح فرماتے ہیں بارہ دن

(۳) بقول حضرت ابن عباس پندرہ دن

(۴) حضرت مقاتل کا کہنا ہے چالیس دن

(۵) اور بقول بعض تین سال۔ (تفسیر الم نشرح ص ٦۳، ٦۴)

٦ــــ اس سلسلے میں ائمہ تفاسیر کے مابین اختلاف ہے کہ نزولِ وحی آخر کب ہوا

---

(۱) آخری وحی حضور ﷺ کے عالمِ وصال کی طرف ارتحال فرمانے سے تین ساعت قبل نازل ہوئی۔

(حاشیہ ۸ جلالین ص ۴۴)

(۲) نزولِ وحی آخر کے تین دن بعد حضور ﷺ نے عالمِ فانی سے کوچ فرما کر جوارِ رحمت الٰہی میں نزول کیا (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۹۹)

(۳) آپ ﷺ کے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرنے سے سات دن قبل آخری وحی کا نزول ہوا

(حاشیہ ۸ جلالین ۴۴)

(۴) حضرت ابن حاتم کے مطابق وحی آخر کا نزول آپ ﷺ کے وصالِ رفیق اعلیٰ سے نو دن قبل ہوا۔

(حاشیہ ۲ ۳ جلالین ۹۴)

(۵) آپ ﷺ کے وصلِ دائم اور قربِ اتم سے مسرور و مشرف ہونے سے اکیس روز قبل آخری وحی نازل ہوئی (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۱۹۹)

(٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نزول آخری وحی کا آپ ﷺ کے اپنے مطلوب حقیقی کے جوارِ رحمت میں جانے سے اکاسی روز قبل ہوا

(الاتقان ج ۱ ص ۳٦)

(۷) آخری وحی دس ذی الحجہ کو منیٰ میں نازل ہوئی جب کہ آپ ﷺ حجۃ الوداع کے فرائض انجام دینے میں مصروف تھے۔ (تفسیر قرطبی)

لوحِ محفوظ اور قلم سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ لوحِ محفوظ کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔؟
۲۔۔۔ لوحِ محفوظ کس چیز کی بنی ہوئی ہے اور کہاں ہے۔؟
۳۔۔۔ لوحِ محفوظ کی جلد، صفحے اور طرفین کس چیز کے ہیں۔؟
۴۔۔۔ لوحِ محفوظ کا طول و عرض کتنا ہے۔؟
۵۔۔۔ لوحِ محفوظ کا کلام کس چیز کا ہے۔؟
۶۔۔۔ لوحِ محفوظ کا قلم کس چیز کا ہے اور وہ کہاں ہے۔؟
۷۔۔۔ لوحِ محفوظ کے بیچوں بیچ کیا لکھا ہوا ہے۔؟
۸۔۔۔ لوحِ محفوظ میں لکھے ہوئے قرآن کے ہر حرف کی وسعت کتنی ہے۔؟
۹۔۔۔ اس قلم کی طوالت کتنی ہے۔؟
۱۰۔۔۔ قلم نے سب سے پہلے کیا لکھا۔؟
۱۱۔۔۔ قلم کل کتنے ہیں جن سے مصالحِ عالم کا انتظام ہے۔؟

لوحِ محفوظ اور قلم سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ لوحِ محفوظ کا نام لوحِ محفوظ اس لئے ہے کہ یہ شیطان کی شرانگیزی اور کتر بیونت سے محفوظ ہے۔ (جلالین ص۴۹۶)

۲۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ کو سفید موتی سے بنایا'' اور وہ ساتویں آسمان کے اوپر معلق ہے۔ (جلالین ص۴۹۶)

۳۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''لوحِ محفوظ کی جلد اور صفحے سرخ یاقوت کے اور اس کے طرفین موتی اور یاقوت کے ہیں'' (حاشیہ۹ جلالین ص۴۹۶)

۴۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''لوحِ محفوظ کی لمبائی زمین و آسمان کے مابین فاصلے کے برابر ہے اور اس کی چوڑائی مشرق سے مغرب تک کے فاصلے کے برابر (جلالین ص۴۹۶)

بقول دیگر اس کی لمبائی پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ (احکام شریعت)

۵۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''لوحِ محفوظ کا کلام نور کا ہے'' (حاشیہ۹ جلالین ص۴۹۶)

۶۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

''لوحِ محفوظ کا قلم نور کا ہے جو اس سے بندھا ہوا ہے۔

(نزہۃ المجالس ص۹۱، حاشیہ۹ جلالین ص۴۹۱)

اور ایک روایت میں ہے کہ خدا نے قلم کو ایک سفید چمکدار موتی سے پیدا کیا۔

(نزہۃ المجالس ق ۱ ص۹۱)

۷۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ''لوحِ محفوظ کے

بیچوں بیچ یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ دِيْنُهُ الْاِسْلَامُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ صَدَّقَ بِوَعْدِهٖ وَاتَّبَعَ رُسُلَهٗ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ" (حاشیہ ۹ جلالین ص ۴۹۶)

۸۔۔۔ لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا قرآن کا ہر حرف کوہ قاف کے برابر ہے اور ہر حرف کے نیچے اس کے معنی ہیں۔ (الاتقان ج ا ص ۵۸)

۹۔۔۔ یہ قلم نورانی سو سال کی طولانی رکھتا ہے۔ (ابن کثیر پ ۲۹ سورہ نون)

ایک روایت میں پانچ سو سال ہے۔ (نزہۃ المجالس ق ا)

۱۰۔۔۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب قلم کو پیدا فرمایا تو اسے حکم فرمایا کہ لکھ! قلم نے عرض کیا کیا لکھوں۔؟ فرمان جاری ہوا کہ قیامت تک کی مخلوق کی تقدیریں لکھ۔

(مدارج ج ا ص ۳۰۳)

ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے قلم کو جناب الٰہی سے بسم اللہ لکھنے کا حکم ہوا۔

(نزہۃ المجالس ق ا ص ۹۱)

۱۱۔۔۔ صاحب مواہب لدنیہ ابن قیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا اقلام بارہ ہیں اور مرتبے میں جدا جدا ہیں۔

سب سے اعلیٰ و اجل اور اول قلمِ قدرت ہے۔ یہی وہ قلم ہے جس کی حق تبارک و تعالیٰ نے قسم فرمائی۔

دوسرا قلم وحی ہے۔

تیسرا قلم توقیع ہے جو اللہ و رسول کی طرف سے نشان ہے۔

چوتھا قلم طب ابدان ہے جس سے بدنوں کی صحت کی حفاظت کی جاتی ہے۔

پانچواں وہ قلم توقیع ہے جس سے نوابوں، بادشاہوں پر نشان ہوتا ہے، اس سے امور مملکت کی سیاست و اصلاح کی جاتی ہے۔

چھٹا قلم حساب ہے اسے قلم ارزاق بھی کہتے ہیں۔

ساتواں قلم حکم ہے اس سے حکم نافذ کئے جاتے ہیں۔

آٹھواں قلم شہادت ہے جس سے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے۔

نواں قلم تعبیر ہے یہ وحی خواب میں ہے اسے اور اس کی تعبیر و تفسیر کو لکھنے والا ہے۔

دسواں قلم تواریخ و وقائع عالم ہے۔

گیارہواں قلم نعت ہے اور اس کی تفصیلات کا لکھنے والا ہے۔

بارہواں قلم جامع ہے۔

یہ وہ اقلام ہیں جن سے مصالح عالم کا انتظام ہے۔ (مدارج ج ا-ص ۳۰۳)

کتب سماویہ سے متعلق سوالات

۱۔۔۔۔ آسمانی کتابیں کل کتنی ہیں۔؟
۲۔۔۔۔ وہ انبیاء و مرسلین کتنے اور کون کونسے ہیں جن پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں۔؟
۳۔۔۔۔ کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے۔؟
۴۔۔۔۔ صحف ابراہیمی کس مہینے کی کس تاریخ کو نازل ہوئے۔؟
۵۔۔۔۔ توراۃ شریف کا نزول کس تاریخ کو ہوا۔؟
۶۔۔۔۔ توراۃ میں کتنی سورتیں اور کتنی آیتیں ہیں۔؟
۷۔۔۔۔ توراۃ کتنی تختیوں میں لکھی ہوئی نازل ہوئی۔؟
۸۔۔۔۔ توراۃ کی تختیاں کس چیز کی تھیں۔؟
۹۔۔۔۔ توراۃ کی تختیوں کی لمبائی کتنی تھی۔؟
۱۰۔۔۔۔ توراۃ کا ہر ایک جز کتنے دنوں میں پڑھا جاتا تھا اور مکمل توراۃ کو کس کس نے پڑھا۔؟
۱۱۔۔۔۔ توراۃ کس زبان میں نازل ہوئی تھی۔؟
۱۲۔۔۔۔ توراۃ کی ابتداء قرآن کی کس آیت سے ہے اور انتہا کس آیت پر۔؟
۱۳۔۔۔۔ توراۃ کی وہ کونسی آیت ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی کو عطا نہ ہوئی۔؟
۱۴۔۔۔۔ زبور شریف کس ماہ کی کس تاریخ کو نازل ہوئی۔؟
۱۵۔۔۔۔ زبور کا نزول، توراۃ سے کتنے سال بعد ہوا۔؟
۱۶۔۔۔۔ زبور کس زبان میں نازل ہوئی۔؟
۱۷۔۔۔۔ زبور میں کتنی سورتیں ہیں۔؟
۱۸۔۔۔۔ زبور میں سب سے [illegible] ؟

۱۹۔۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام زبور کو کتنی آوازوں میں تلاوت کیا کرتے تھے۔؟
۲۰۔۔۔۔ انجیل کا نزول کس تاریخ کو ہوا۔؟
۲۱۔۔۔۔ انجیل، زبور کے کتنے سالوں بعد نازل ہوئی۔؟
۲۲۔۔۔۔ انجیل کس زبان میں نازل ہوئی تھی۔؟
۲۳۔۔۔۔ انجیل میں سورتیں تھیں۔ یا نہیں۔؟
۲۴۔۔۔۔ انجیل کس جگہ نازل ہوئی تھی۔؟

کتبِ سماویہ سے متعلق جوابات

۱ــــ حق تعالیٰ سبحانہٗ اعظم شانہ نے اپنے خزانۂ کلام سے ایک سو چار کتابوں کا نزول فرمایا جن میں سے سو صحیفے اور چار کتابیں ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۱۱، حاشیہ ۶ جلالین ص ۳۶۶)

۲ــــ عطائے کتبِ الٰہیہ کی نعمتِ عظمیٰ اور دولتِ کبریٰ سے سرفراز ہونے والے انبیاء و مرسلین آٹھ ہیں۔

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت شیث (۳) حضرت ادریس (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت داؤد (۶) حضرت موسیٰ (۷) حضرت عیسیٰ (۸) حضرت محمد صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۱۷۰، حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱)

۳ــــ کس نبی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(۱) دس صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر (۲) پچاس، حضرت شیث علیہ السلام پر
(۳) تیس، حضرت ادریس علیہ السلام پر
(۴) اور دس، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۱۷۰، حاشیہ شرح عقائد کلاں ص ۱۰۱)

تفسیر نعیمی ہی میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے ایک قول یہ بھی ہے کہ سو صحائف میں سے پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر، تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر اور بیس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۱۱)

ایک دوسرے قول کے بموجب حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تیس حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قبل از توراۃ دس اور حضرت شیث علیہ السلام پر ساٹھ صحیفوں کا نزول ہوا۔ (حاشیہ ۶ جلالین ص ۳۶۶)

۴ــــ صحف ابراہیمی کا نزول رمضان المبارک کی پہلی رات کو ہوا۔

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۱۳، الاتقان ج ۱ ص ۵۵)

۵ــــ بیہقی میں بروایت حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ توراۃ چھ رمضان المبارک کو نازل ہوئی (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۱۳، الاتقان ج ۱ ص ۵۵)

دوسرا قول یہ ہے کہ توراۃ حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو حضرت حق عز اسمہٗ نے یوم النحر یعنی دس ذی الحجہ کو عطا فرمایا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۳۰، حاشیہ جلالین ص ۱۴۱)

۶ــــ توراۃ شریف میں ایک ہزار سورتیں ہیں اور ہر سورۃ میں ایک ہزار آیات۔ (اس حساب سے آیتوں کی تعداد دس لاکھ ہوئی)

(تفسیر خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۱۳، تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۱۱)

۷ــــ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ شریف سات تختیوں میں عطاء ہوئی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۳۰، الاتقان ج ۱ ص ۵۶)

ایک دوسرے قول کے بموجب الواح توراۃ کی تعداد دس تھی۔

(حاشیہ ۲ جلالین ص ۱۴۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ توراۃ شریف کے کل سات حصے تھے۔ ان کو لیکر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو طرف تشریف لائے تو بجز معدودے چند جو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مرکز استقامت پر ثابت و قائم تھے پوری قوم بنی اسرائیل کو شرک میں مبتلا پایا۔ اپنی قوم کی یہ حرکات شنیعہ کو دیکھ کر آپ بہت پریشان ہوئے اور غصے کے عالم میں اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کی طرف بڑھے اس دوران توراۃ شریف کی تختیاں آپ کے ہاتھ سے گرگئیں یا گرادیں۔ اس گر جانے کی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے توراۃ کے چھ حصوں کو اٹھالیا۔ باقی ایک حصہ جس میں صرف ضروری مسائل تھے بنی اسرائیل کو ملا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۳۰، الاتقان ج ۱ ص ۵۷)

۸ــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ توراۃ شریف کی تختیاں زبرجد (ایک قیمتی پتھر) کی تھیں۔ ایک دوسری روایت کے مطابق یہ تختیاں جنت کے درخت سدرہ (بیری) کی تھیں۔ (الاتقان ج ۱ ص ۵۶، ۵۷)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ تختیاں زمرد سبز کی تھیں ایک قول یہ بھی ہے کہ لکڑی کی تھیں۔
(حاشیہ ۲، ۴ جلالین ص ۱۴۱)

۹ــــ حضرت بغوی فرماتے ہیں کہ الواح توراۃ میں سے ہر ایک کی طوالت بارہ گز تھی اور بقول حضرت حسن دس گز۔ (الاتقان ج ۱ ص ۵۷، حاشیہ ۴ جلالین ص ۱۴۱)

۱۰ــــ توراۃ شریف کا ہر جز ایک سال میں پڑھا جاتا تھا اور اس کو بجز حضرت موسیٰ ؑ، حضرت عزیر ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ کے کوئی نہ پڑھ سکا۔
(حاشیہ ۳ جلالین ص ۱۴۱)

۱۱ــــ توراۃ سریانی زبان میں تھی۔ (الملفوظ حصہ چہارم ۱۴)

دوسرا قول یہ ہے کہ توراۃ عبرانی زبان میں تھی۔ (معالم التنزیل ج ۱ ص ۲۷۷)

۱۲ــــ حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں کہ توراۃ کا آغاز قرآن پاک کی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ (الانعام) سے ہے اور اس کا اختتام قرآن ہی کی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا۔ تا وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا (بنی اسرائیل) پر ہوا ہے۔ آپ ہی کا ایک قول یہ بھی ہے کہ توارۃ کا اختتام سورۂ ہود کی آخری آیت فَاعْبُدْهُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْهِ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ پر ہوا۔ (الاتقان ج ۱ ص ۵۲)

۱۳ــــ توراۃ کی وہ آیت یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَا تُوْلِجِ الشَّیْطَانَ فِیْ قُلُوْبِنَا وَ خَلِّصْنَا مِنْهُ مِنْ اَجْلِ اَنَّ لَکَ الْمَلَکُوْتَ وَالْاَبَدَ وَالسُّلْطَانَ وَالْمُلْکَ وَالْحَمْدَ وَالْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ وَالدَّهْرَ الدَّاهِرَ اَبَدًا اَبَدًا اٰمِیْن اٰمِیْن۔

(الاتقان ج ۱ ص ۵۲)

۱۴ــــ زبور شریف کا نزول اٹھارہ رمضان المبارک کو ہوا۔
(الاتقان ج ۱ ص ۵۵، البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۷۸)

۱۵ــــ زبور، توراۃ کے چار سو بیاسی سال بعد نازل ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۷۸)

۱۶ــــ زبور عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۳۵)

۱۷ــــ حضرت قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ زبور میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعاء، اللہ تعالیٰ کی ثناء اور اس کی تحمید و تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان ہے اور نہ فرائض و حدود و احکام کا ذکر۔ (تفسیر خزائن پ ۱۵ ع ۶۔ الاتقان ج ۱ ص ۸۸)

ایک دوسرے قول کے بموجب زبور شریف میں چار سو بیس سورتیں ہیں۔
(تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۵۵۴)

۱۸ــــ زبور کی سب سے لمبی سورۃ قرآن کی چوتھائی کے برابر اور سب سے چھوٹی سورۃ "سورۃ النصر" کے برابر ہے۔ (حاشیہ ۱۷ جلالین ص ۲۳۴)

۱۹ــــ حضرت داؤد ؑ زبور شریف کو تغنی و خوش الحانی کیساتھ ستر آوازوں میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (البدایہ ج ۲ ص ۱۶)

۲۰ــــ انجیل کس تاریخ کو نازل ہوئی اس سے متعلق مختلف اقوال ہیں جو مذکور بذیل ہیں

(۱) انجیل کا نزول تیرہ رمضان شریف کو ہوا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۱۳، الاتقان ج ۱ ص ۵۵)

(۲) انجیل اٹھارہ رمضان کو نازل ہوئی (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۷۸)

(۳) انجیل کا نزول چار رمضان المبارک کو ہوا۔ (حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۱)

۲۱ــــ انجیل کا نزول، زبور کے ایک ہزار پچاس سال بعد ہوا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۷۸)

۲۲ــــ انجیل عبرانی زبان میں تھی۔ (الملفوظ حصہ چہارم ص ۱۴)

ایک قول یہ بھی ہے کہ انجیل سریانی زبان میں تھی۔ (معالم التنزیل ج ۱ ص ۲۷۷)

۲۳ــــ انجیل میں سورتیں تھیں جن میں سے ایک سورۃ کا نام "سورۃ الامثال" تھا۔ (الاتقان ج ۱ ص ۸۸)

۲۴ــــ انجیل جبل ساغیر میں حضرت عیسیٰ ؑ پر نازل ہوئی۔

(مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۱۹۰)

قرآن شریف سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ قرآن کا نزول کتنی بار ہوا اور کب کب۔؟

۲۔۔۔ قرآن کا نزول، انجیل کے کتنے سال بعد ہوا۔؟

۳۔۔۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی۔ اور آخری سورتیں کون کونسی ہیں۔؟

۴۔۔۔ شب میں نازل ہونے والی سورتیں کون کونسی ہیں۔؟

۵۔۔۔ شب میں نازل ہونے والی آیات کون کونسی ہیں۔؟

۶۔۔۔ علی الصبح نازل ہونے والی آیات کتنی ہیں۔؟

۷۔۔۔ بحالت استراحت، بستر اطہر پر نازل ہونے والی آیات کون کونسی ہیں۔؟

۸۔۔۔ غار میں نازل ہونے والی آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں۔؟

۹۔۔۔ وہ آیات کتنی اور کون کونسی ہیں جنکا محل نزول نہ آسمان ہے اور نہ زمین؟

۱۰۔۔۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جن کا نزول بعض اسفار کے دوران ہوا۔؟

۱۱۔۔۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جن کے ہمراہ فرشتوں کی ایک بھاری جمعیت بھی نازل ہوئی۔؟

۱۲۔۔۔ وہ آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں جو انبیاء سابقین پر بھی نازل ہوئیں۔؟

۱۳۔۔۔ قرآن کا وہ کونسا حصہ ہے جو بجز نبی کریم ﷺ کے کسی اور نبی پر نازل نہ ہوا۔؟

۱۴۔۔۔ مکرر نازل ہونے والی آیات اور سورتیں کون کونسی ہیں۔؟

۱۵۔۔۔ آیات ناسخہ اور منسوخہ کون کونسی ہیں۔؟

۱۶۔۔۔ اولین سورۃ جس کا اعلان سیدالانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے مکہ مکرمہ میں کیا، کونسی ہے۔؟

۱۷۔۔۔ اولین سورۃ جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی، کونسی ہے۔؟

۱۸۔۔۔ قرآن کی وہ آیت جو توراۃ میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے، کونسی ہے۔؟

۱۹۔۔۔ وہ کونسی آیتیں ہیں کہ جن کو بعض نمازوں میں پڑھنا مکروہ ہے۔؟

۲۰۔۔۔ وہ کونسی سورتیں ہیں کہ جن کو حضور ﷺ نماز عیدین میں پڑھا کرتے تھے۔؟

۲۱۔۔۔ وہ کونسی سورتیں ہیں کہ جن کو حضور ﷺ جمعہ کی فجر اور نماز جمعہ میں پڑھا کرتے تھے۔؟

۲۲۔۔۔ آنحضور شافع یوم النشور ﷺ کا یہ فرمان کہ "ان سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا" کن سے متعلق ہے۔؟

۲۳۔۔۔ قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جو ایک ہزار آیتوں سے بھی افضل۔؟

۲۴۔۔۔ قرآن کی وہ کونسی آیت ہے جس پر بجز ایک صحابی کے نہ کوئی عمل کر سکا اور نہ کر سکے گا۔؟

۲۵۔۔۔ وہ آیت سجدہ کونسی ہے کہ بعد تلاوت حضور ﷺ نے سجدہ کیا تو ان تمام کافروں نے بھی سجدہ کیا جو اس مجلس میں موجود تھے۔؟

۲۶۔۔۔ وہ آیتیں کونسی ہیں جو حضور ﷺ پر براہ راست و بلا واسطہ نازل ہوئیں۔؟

۲۷۔۔۔ وہ سورتیں کونسی ہیں جن کو قرآن کا دروازہ کہا جاتا ہے۔؟

۲۸۔۔۔ سورۂ فاتحہ کے کتنے نام ہیں اور کیا کیا۔؟

۲۹۔۔۔ قرآن پاک میں قرآن کے کتنے نام ہیں اور کیا کیا۔؟

۳۰۔۔۔ قرآن پاک میں کتنے انبیاء و مرسلین کے نام مذکور ہیں۔؟ صلوات اللہ علیہم اجمعین

۳۱۔۔۔ قرآن پاک میں حضور اکرم ﷺ کے کتنے نام ہیں۔؟

۳۲ـــ قرآن پاک میں جن فرشتوں کے نام آئے ہیں وہ کتنے اور کون کونسے ہیں۔؟

۳۳ـــ قرآن پاک میں انبیاء و مرسلین کے علاوہ جن دوسرے لوگوں کے نام ذکر کیے گئے ہیں وہ کون کون ہیں۔؟

۳۴ـــ قرآن پاک میں کس خوش نصیب صحابی کا نام آیا ہے۔؟

۳۵ـــ قرآن پاک میں کس عورت کا نام آیا ہے۔؟

۳۶ـــ قرآن پاک میں کن کن کافروں کے نام آئے ہیں۔؟

۳۷ـــ قرآن پاک میں مذکور ہونے والے القاب کون کونسے ہیں۔؟

۳۸ـــ قرآن پاک میں وارد واحد کنیت کس کی ہے اور کیوں۔؟

۳۹ـــ قرآن پاک میں پرندوں کی جنس میں سے کس کس کا نام آیا ہے۔؟

۴۰ـــ قرآن پاک میں جنات میں سے کس کس کا نام آیا ہے۔؟

۴۱ـــ قرآن پاک میں کتنے قبائل کے نام ہیں۔؟

۴۲ـــ قرآن پاک میں اضافت کے ساتھ جن قوموں کے نام آئے ہیں وہ کون کونسی ہیں۔؟

۴۳ـــ قرآن پاک میں کتنے بتوں کے نام مذکور ہیں۔؟

۴۴ـــ قرآن پاک میں کن کن شہروں اور جگہوں کے نام کا ذکر ہے۔؟

۴۵ـــ قرآن پاک میں کتنے پہاڑ اور وادیوں کے نام آئے ہیں۔؟

۴۶ـــ قرآن پاک میں اضافت مکانی کے ساتھ کتنے نام مذکور ہیں۔؟

۴۷ـــ قرآن پاک میں کن کن سیاروں کے نام مسطور ہیں۔؟

۴۸ـــ قرآن پاک میں آخرت کے مکانوں میں سے کس کس کا نام آیا ہے۔؟

۴۹ـــ قرآن پاک میں اسلامی مہینوں میں سے کس کس کا نام آیا ہے۔؟

۵۰ـــ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کتنے انبیاء کرام کو برادر قوم کا خطاب دیا۔؟

۵۱ـــ قرآن پاک کو کتابی شکل میں سب سے پہلے کس نے جمع کیا۔؟

۵۲ـــ حضرت عثمان غنیؓ نے قرآن پاک کے کل کتنے نسخے تیار کروائے تھے

اور کہاں کہاں بھیجے تھے۔؟

۵۳ـــ قرآن پاک میں اعراب کس نے لگائے۔؟

۵۴ـــ قرآن پاک میں سورتوں کے نام کس نے لکھے۔؟

۵۵ـــ قرآن پاک میں مد اور وقف کی علامتیں کس نے لگائیں۔؟

۵۶ـــ قرآن پاک میں نصف، ربع اور ثلث کے نشانات کس دور میں لگائے گئے۔؟

۵۷ـــ قرآن پاک میں رکوع کس نے متعین کیا اور کس اعتبار سے۔؟

۵۸ـــ قرآن پاک کی آیتوں کی تعداد کتنی ہے۔؟

۵۹ـــ قرآن پاک کے کلمات کی تعداد کتنی ہے۔؟

۶۰ـــ قرآن پاک کے حروف کی تعداد کتنی ہے۔؟

۶۱ـــ قرآن پاک کا نصف باعتبار آیات، کلمات اور حروف کے کہاں کہاں ہے۔؟

۶۲ـــ قرآن پاک کی تہائیاں کہاں کہاں سے شروع ہوتی ہیں۔؟

۶۳ـــ قرآن پاک کی سات منزلوں کی ابتداء اور انتہا کہاں کہاں ہوتی ہیں۔؟

قرآن شریف سے متعلق جوابات

۱۔ قرآن مجید فرقان حمید کا نزول دو بار ہوا۔

(۱) یکبارگی پورا قرآن لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کے بیت العزت (بیت المعمور) میں نازل کر دیا گیا۔ یہ نزول جزیل لیلۃ القدر میں ہوا۔

(۲) دوسری بار رسول کریم رؤف رحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر تھوڑا تھوڑا حسب حال یا حسب ضرورت نازل ہوتا رہا تا ایں کہ تیئیس سال میں یہ نزول مکمل ہوا۔

(الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۳۵)

حکیم الامت معین الملت حضرت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف لطیف اشرف التفاسیر المعروف بہ تفسیر نعیمی میں فرماتے ہیں کہ "قرآن کریم کا نزول چند بار چند طریقہ سے ہوا۔ اولاً لوحِ محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف یکبارگی نازل کر دیا گیا یہ نزول ماہ رمضان کی شب قدر میں ہوا۔ اس سے متعلق قرآن کریم کا فرمان عظیم ہے۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ. پھر نبی کریم ﷺ پر تیئیس سال کی مدت میں بقدر ضرورت و بلحاظ مصلحت نازل ہوتا رہا۔ اور احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ماہ رمضان میں حضرت جبرائیل امین حضور اکرم سید عالم ﷺ کی خدمت میں شرف حضوری پا کر سارا قرآن سنایا کرتے تھے۔ اور بعض آیات دو دو بار نازل ہوئیں جیسے سورۂ فاتحہ وغیرہ۔ خلاصہ یہ ہوا کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ پر قرآن مہتم بالشان کا نزول کئی طریقے سے کئی بار ہوا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۰)

۲۔ قرآن کریم ہدایت عظیم کا نزول انجیل کے تین سو ساٹھ سال یا سات سو یا پانچ سو سال بعد ہوا۔

(حاشیہ ۴ شرح عقائد ص ۱۰۱)

۳۔ مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی سورۃ "اقراء" اور سب سے آخری سورۃ "المؤمنون" ہے۔ بعض نے "العنکبوت" کو آخری سورۃ کہا ہے۔ اور مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی سورۃ "ویل للمطففین" اور آخری سورۃ "براۃ" ہے۔

ابن حجر نے اپنی کتاب "شرح بخاری" میں لکھا ہے کہ "سورۂ بقرہ" پہلی سورۃ ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی اور تفسیر نسفی میں واقدی کی روایت ہے کہ پہلی سورۃ جو مدینہ میں نازل ہوئی وہ "سورۂ قدر" ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۳۴)

۴۔ قرآن کی وہ سورتیں جن کا نزول شب میں ہوا چھ ہیں۔

(۱) **سورۂ انعام۔** طبرانی میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا! یہ پوری سورۃ یکبارگی شب میں بمقام مکہ مکرمہ اس طرح نازل ہوئی کہ ستر ہزار فرشتے اس کے ارد گرد باآواز بلند تسبیح و تقدیس بیان کر رہے تھے۔

(۲) **سورۂ مریم۔** طبرانی ہی میں حضرت ابو مریم غسانی ؓ کی روایت ہے فرماتے ہیں! میں نے ایک صبح خواجہ کائنات ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا "آج رات میرے یہاں ایک لڑکی تولد ہوئی" تو سرکار ابد قرار ﷺ نے فرمایا! آج رات مجھ پر سورۂ مریم نازل ہوئی لہٰذا تم اپنی لڑکی کا نام مریم رکھو۔

(۳) **سورۂ منافقون۔** اس سورۃ سے متعلق ترمذی میں حضرت زید بن ارقم ؓ کی روایت ہے کہ یہ سورۃ رات کو نازل ہوئی۔

(۴) **سورۂ مرسلات۔** حضرت ابن مسعود ؓ نے فرمایا کہ والمرسلات شب جن کو حراء میں نازل ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے بموجب یہ سورۃ شب عرفہ میں بمقام غار منیٰ نازل ہوئی۔

(۵) **سورۂ فلق۔**

(۶) **سورۂ ناس۔** حضرت عقبہ بن عامر الجہنی ؓ کی روایت ہے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا مجھ پر آج رات ایسی آیات معظمات کا نزول ہوا جن کی

مثال نہیں پھر ان دو مذکورہ سورتوں کی تلاوت فرمائی۔ (الاتقان جزء اول ص ۲۸)

۵ــــ رات میں نازل ہونے والی آیات یہ ہیں

(۱) اواخرِ آل عمران۔ ابن حبان کی کتاب "صحیح" میں اور ابن المنذر و ابن مردویہ و ابن ابی الدنیا کی کتاب "التفکر" میں ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت بلال ؓ اذانِ صبح سنانے دربارِ حبیب مکرم ﷺ میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ کی چشم مبارک سے دُرہائے اشک رواں ہیں۔ حضرت بلال پرملال عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ! چشم پرنم اور ملول خاطر کی وجہ؟ ارشاد فرمایا! کیوں نہ روؤں کہ آج مجھ پر اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِاُولِی الْاَلْبَابِ کا نزول ہوا۔ پھر فرمایا! شامت و ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو اس آیت کو پڑھے اور صنعت خداوندی میں فکر و تدبر نہ کرے

(۲) وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ ترمذی میں ام المومنین سیدتنا صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں کہ دوران سفرشب میں حضور اقدس سید عالم ﷺ کا پہرہ دیا جارہا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے خیمہ شریف سے اپنا سر اقدس نکال کر اصحاب پاسبان و نگہبان سے فرمایا! تم لوگ چلے جاؤ میرے محافظ حقیقی نے مجھے اپنی حفاظت میں لے لیا" طبرانی کی روایت میں حضرت عصمہ بن مالک الخطمی ؓ فرماتے ہیں! ہم لوگ از خود شب میں رسول اللہ ﷺ کی پاسبانی میں مصروف رہا کرتے تھے۔ جب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا تو ہم اس سعادت سے محروم ہو گئے۔

(۳) آیۃ الثالثہ یعنی وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا الایۃ۔ صحیحین میں حضرت کعب بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا حق سبحانہٗ اعظم شانہ نے ہماری قبولیتِ توبہ کا نزول اس وقت فرمایا کہ رات کا دو تہائی حصہ گزر چکا تھا۔

(۴) آغاز سورۂ حج۔ ابن مردویہ نے حضرت عمران بن حصین ؓ سے

روایت کی ہے کہ اس آیت کریمہ کا نزول نبی کریم ﷺ کے ایک سفر کے دوران اس حال میں ہوا کہ کچھ صحابہ کرام ؓ تو محوِ خواب تھے اور کچھ ادھر ادھر منتشر۔ اسی وقت بعد نزول حضور اکرم ﷺ نے بآواز بلند اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

(۵) آیت پردہ۔ سورۂ احزاب کی وہ آیت جس میں عورتوں کو بغرض ضرورت باحجاب باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ قاضی جلال الدین نے کہا ہے کہ وہ آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ۔ الایۃ ہے

(۶) وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا۔ بقول ابن حبیب یہ آیت شب معراج کو نازل ہوئی

(۷) اول سورۂ فتح اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ بخاری شریف میں حضرت فاروق اعظم ؓ کی روایت کے بموجب یہ آیت بھی رات کو نازل ہوئی۔

(الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۲۸)

۶ــــ صرف دو آیتیں ایسی ہیں جو علی الصبح نازل ہوئیں۔

(۱) آیت تیمم یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ تا لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ صحیحین میں ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صبح نماز فجر کے واسطے وضو کیلئے پانی نہ ملا اسی وقت یہ آیت تیمم نازل ہوئی۔

(۲) لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ۔ اس آیت کا نزول اس وقت ہوا جب کہ خواجہ عالم سید بنی آدم ﷺ نماز فجر کی رکعت اخیرہ میں تھے۔ (الاتقان ج ۱ ص ۲۹)

۷ــــ بحالت استراحت بستر نازنین میں دو آیتیں نازل ہوئیں۔

(۱) وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔

(۲) آیۃ ثلٰثۃ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا۔ (الاتقان ج ۱ ص ۳۰)

(جن کی مختصر تفصیل رات میں نازل ہونے والی آیتوں کے بیان میں گزر چکی ہے)

۸ــــ غار میں نازل ہونے والی سورۃ "المرسلات" ہے جو شب عرفہ کو غار منیٰ میں نازل ہوئی۔ اور آیات میں سے سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیات ہیں جو غار حراء

میں نازل ہوئیں۔ (الاتقان ج۱ ص۳۱)

۹۔۔۔ پورے قرآن کا نزول مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ہوا ہے علاوہ چھ آیتوں کے کہ ان کا نزول نہ آسمان میں ہوا اور نہ زمین پر بلکہ یہ آیتیں فضاء میں نازل ہوئیں۔

(۱) ومامنا الا له مقام معلوم

(۲) وانا نحن الصافون

(۳) وانا نحن المسبحون

(۴) وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا

(۵) و (۶) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں (الاتقان ج۱ ص۳۱)

۱۰۔۔۔ دورانِ سفر جن سورتوں و آیتوں کا نزول ہوا ہے ذیل میں مندرج ہیں
(۱) سورۂ فتح (۲) سورۂ منافقون (۳) سورۂ مرسلات (۴) سورۂ مطففین۔ بعض حصہ یا مکمل (۵) سورۂ کوثر (۶) سورۂ نصر۔ اور آیتیں ہیں۔ (۱) واتخذوا من مقام ابراهيم مصلىٰ (۲) وليس البر بان تا توا البيوت الاية (۳) واتمو الحج والعمرة لِلّٰهِ (۴) فمن كان منكم مريضا او به اذىً من راسه الاية (۵) امن الرسول الاية (۶) واتقوا يوماً ترجعون فيه الاية (۷) الذين استجابوا لِلّٰهِ والرسول الاية (۸) يَاَ ايها الَّذِيْنَ امنوا لَا تَقْرَبُوْا الصلوة و انتم سكرى الاية (۹) ان الله يامركم ان تودوا الامٰنٰت الى اهلها (۱۰) واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوة الاية (۱۱) يستفتونك قل الله يفتيكم فى الكللة (۱۲) يا ايها الذين امنو او فوا بالعقود الاية (۱۳) اليوم اكملت لكم دينكم (۱۴) يا ايها الذين امنو اذا قمتم الى الصلوة الاية (۱۵) يا ايها الذين امنو اذكروا نعمة الله عليكم اذ هم الاية (۱۶) والله يعصمك من الناس (۱۷) يسئلونك عن الانفال الاية (۱۸) اذ تستغيثون ربكم الاية (۱۹) والذين يكنزون الذهب الاية (۲۰) لو كان عرضا قريبا الاية (۲۱) ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض و نلعب الاية (۲۲) ما كان للنبى والذين امنوا الاية (۲۳) ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (۲۴) وان كادوا ليستفزونك من الارض ليخرجوك منها (۲۵) يا ايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة . تا. ولكن عذاب الله شديد (۲۶) هذان خصمان الايات (۲۷) اذن للذين يقاتلون الاية (۲۸) الم تر الى ربكم كيف مد الظل الاية (۲۹) ان الذى فرض عليك القرآن (۳۰) الٓمّٓ غلبتِ الروم تا. بنصر الله (۳۱) وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا الاية (۳۲) وكاين من قرية هى اشد قوة الاية (۳۳) يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكرٍ وّانثى الاية (۳۴) سيهزم الجمع الاية (۳۵) ثلة من الاولين (۳۶) افبهذا الحديث انتم مدهنون (۳۷) وتجعلون رزقكم انتم تكذبون (۳۸) يا ايها الذين امنوا اذا جاء كم المومنٰت مهاجرات فامتحنو هن الاية (۳۹) اقراء باسم ربك. تا. مالم يعلم. (الاتقان ج۱ ص۲۵، ۲۶)

۱۱۔۔۔ وہ سورتیں اور آیات جن کیساتھ فرشتوں کا بھی نزول ہوا یہ ہیں۔

(۱) سورۂ انعام۔ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے

(۲) سورۂ فاتحہ۔ بوقت نزول اسی ہزار ملائکہ بشکل جلوس ساتھ نازل ہوئے بقولِ دیگر ستر ہزار (حاشیہ جلالین ص۲۱۵)

(۳) سورۂ یونس۔ اس کے ہمراہ تیس ہزار فرشتے آئے۔

(۴) سورۂ کہف۔ اس کے ساتھ ستر ہزار ملائکہ شریک نزول تھے۔

(۵) آیۃ الکرسی۔ تیس ہزار فرشتوں کا قافلہ ساتھ میں نازل ہوا۔ ایک اور روایت کے بموجب سورۂ بقرہ کی ہر آیت کے ساتھ اسی اسی فرشتے نازل ہوئے۔

(۶) وسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا۔ اس کے نزول کے

وقت بیس ہزار ملائکہ ہمراہ تھے۔

واضح ہو کہ فرشتوں کی یہ تعداد ان فرشتوں کے علاوہ ہے جو ہمیشہ جبرئیل ؑ کے ساتھ آتے تھے۔ (الاتقان ج ۱ ص ۵۰)

۱۲۔۔۔ قرآن عالم گیر شان کی وہ سورتیں اور آیات جو انبیاء سابقین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین پر بھی نازل ہوئیں مذکور بذیل ہیں

(۱) سورۂ اعلیٰ یعنی سبح اسم ربك الاعلیٰ ۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی تو محبط وحی' معلم کتاب و حکمت علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے فرمایا یہ پوری سورۃ صحف حضرت ابراہیم و موسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام میں بھی نازل ہوئی تھی۔

(۲) سورۂ نجم۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ بالکل اسی طرح جس طرح نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر نازل ہوئی حضرت خلیل اللہ و کلیم اللہ علیہما السلام پر بھی نازل ہو چکی تھی۔

(۳) التائبون العابدون الایۃ

(۴) قد افلح المومنون ۔ تا۔ فیها خلدون

(۵) ان المسلمین والمسلمات الایة

(۶) الذین هم علی صلوتهم دائمون. تا. قائمون ۔ حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ ان آیتوں کو حضرت حق جل وعلی نے حضرت ابراہیم ؑ و سید عالم ﷺ کے علاوہ کسی اور کو نہیں عطا فرمایا۔

(۷) یاایها النبی انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذیرا ۔ اس آیت کی مثال دیتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض اوصاف قرآنیہ کو اللہ عزوجل نے توراۃ میں بیان فرمایا

(۸) آغاز سورۂ انعام الحمدللہ الذین خلق السموت والارض الایة ۔ حضرت کعب ؓ سے مروی ہے کہ توراۃ کی ابتداء اسی آیت سے ہے۔

(۹) الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا .تا. و کبره تکبیرا۔ حضرت کعب ؓ کی روایت کے مطابق تورات کا اختتام اسی آیت پر ہوا ہے۔

(۱۰) فاعبده وتوکل علیه و ماربك بغافل عما تعملون. حضرت کعب ؓ ہی کی ایک دوسری روایت کے بموجب توراۃ کی تتمیم وتکمیل اسی آیت پر ہوئی۔

(۱۱) قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ۔ تا دس آیات۔ حضرت کعب ؓ کی ایک اور روایت کے مطابق یہ آیات وہ ہیں جو توراۃ میں سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ انہیں کی ایک دوسری روایت کے بموجب توراۃ میں سب سے پہلے سورۂ انعام کی ابتدائی دس آیات نازل ہوئیں۔

(۱۲) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حضرت بریدہ ؓ کہتے ہیں کہ آنحضور شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت سلیمان ؑ کے سوا کسی پر نازل نہ ہوئی۔

(۱۳) آغاز سورۂ جمعہ یسبح للہ ما فی السموت .تا العزیز الحکیم حضرت ابو میسرہ ؓ کی روایت ہے کہ اس آیت کا مرتبہ توراۃ میں سات سو آیات کے برابر ہے۔

(۱۴) وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون

(۱۵) وما تکون فی شان وما تتلو منه من قران الایة

(۱۶) افمن هو قائم علی کل نفس بما کسبت ۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، قرآن کی آیت لولا ان رای برهان ربه کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب زلیخا نے چاہا کہ حضرت یوسف ؑ کیساتھ مشغول ہو کر اپنی ناجائز خواہش کو پورا کریں تو اس وقت ماہِ کنعان حضرت یوسف ؑ نے اپنے رب کی برہان دیکھی اور زلیخا کے ارادۂ فاسدہ سے محفوظ رہے۔ رب کی برہان سے مراد یہی آیات معظمات ہیں جو اس وقت سطحِ دیوار پر ظاہر و نمایاں ہو گئی تھیں۔ بعض نے

چوتھی آیت ولا تقربوا الزنا الایة کا بھی اضافہ کیا ہے۔ (الاتقان ج ا ص ۵۲، ۵۳)

(۱۷) سورہ آل عمران — حضرت ابو عطاف ﷺ کی روایت ہے کہ اس سورۃ کا نام توراۃ میں "طیبہ" ہے

(۱۸) سورۂ کھف۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ توراۃ میں اس سورۃ کا نام الحائلہ ہے۔

(۱۹) سورۂ قمر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت ہے کہ اس سورۃ کا نام توراۃ میں "المبیضہ" ہے۔

(۲۰) سورۂ ملك۔ حضرت ابن مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ توراۃ میں اس سورۃ کا نام "المانعہ" ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے بموجب "المنجیہ"

(۲۱) سورۂ یٰسٓ۔ حضرت ابوبکر ﷺ فرماتے ہیں کہ اس سورۃ کا نام توراۃ میں "اطعمہ" ہے۔ (الاتقان ج ا ص ۲۷، ۳۰۔)

۱۳ — قرآن عالیشان کا وہ حصہ جو سید عالم و بنی آدم ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوا یہ ہے۔

(۱) سورۂ فاتحہ۔

(۲) آیۃ الکرسی

(۳) سورۂ بقرہ کا آخری رکوع۔

ان آیات سے متعلق سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے ہیں کہ ان آیات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے عرش کے خزانے سے عطا فرمایا جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوا۔ (الاتقان ج ا ص ۵۱، مدارج النبوۃ ج ا ص ۲۲۸)

۱۴ — مکرر نازل ہونے والی سورتیں اور آیات یہ ہیں۔

(۱) سورۂ فاتحہ

(۲) سورۂ اخلاص

---

(۳) سورۂ نحر کا آخری حصہ

(۴) آغاز سورۂ روم

(۵) آیۃ الروح (یسئلونك عن الروح، بنی اسرائیل)

(۶) اقم الصلوۃ طرفی النہار (ہود)

(۷) ماکان للنبی والذین آمنوا (توبہ) (الاتقان ج ا ص ۴۷)

۱۵ — آیات منسوخہ وناسخہ مندرج بذیل ہیں

(۱) کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت (آیت ۱۸۰ بقرہ) یہ آیت، آیتِ میراث (سورۂ نساء آیت ۱۱، ۱۲) سے منسوخ ہے۔ علمائے محققین نے یہ بھی فرمایا کہ یہ آیت اس حدیث پاک سے منسوخ ہے ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث

(۲) کما کتب علی الذین من قبلکم (آیت ۱۸۳ بقرہ) اس آیت کا ناسخ یہ آیت ہے "احل لکم لیلۃ الصیام الرفث (آیت ۱۸۷ بقرہ)

(۳) یسئلونك عن الشھر الحرام۔ اس کو نسخ کرنے والی آیت کریمہ فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم (آیت ۵ توبہ)

(۴) والذین یتوفون منکم. تا. الی الحول غیر اخراج (آیت ۲۴۰ بقرہ) یہ آیت اس آیت سے منسوخ ہے یتربصن بانفسھن اربعۃ اشھر و عشرا (۲۳۴ بقرہ)

(۵) وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ (آیت ۲۸۴ بقرہ) ۔ یہ آیت لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا (آیت ۲۸۶ بقرہ) سے منسوخ ہے

(۶) والذین عقدت ایمانکم فاٰتوھم نصیبھم (آیت ۳۳ نساء) اس کو نسخ کرنے والی آیت ہے وَاولوا الارحام بعضھم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ. (الانفال آخری آیت)

(۷) وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَائِکُمْ (آیت ۱۵ / نساء) یہ آیت، آیت نور یعنی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما سے منسوخ ہے۔

(۸)فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم ۔ (مائدہ آیت ۴۲)

اس کا ناسخ وان احكم بينهم بما انزل الله ہے (آیت ۴۶ مائدہ)

(۹)او اخران من غيركم (آیت ۱۰۶ مائدہ)

اسکو نسخ کرنے والی آیت ہے واشهدوا ذوی عدل منكم۔ (طلاق آیت ۲)

(۱۰) ان يكن منكم عشرون صابرون يغلبو الاية (آیت ۶۵ انفال)

یہ آیت اس آیت کے بعد والی آیت فان يكن منكم مائة صابرة (انفال آیت ۶۶) سے منسوخ ہے۔

(۱۱)انفروا خفافا وثقالاً (توبہ آیت ۴۱) اس آیت کا حکم منسوخ کرنے والی متعدد آیات ہیں جن کو ایات عذر کہتے ہیں مثلاً ليس على الاعمى حرج ولا على المرضى . ليس على الضعفاء ۔ اور ما كان المومنون لينفروا كافة وغیرہ۔

(۱۲) الزانی لا ينكح الا زانية اومشركة (نور آیت ۳)

اس کو نسخ کرنے والی آیت وانكحوا الايامىٰ منكم۔ (نور آیت ۳۲)

(۱۳)لا يحل لك النساء من بعد الاية ۔ (آیت ۵۲ احزاب) یہ آیت سورۂ احزاب کی آیت انا احللنا لك ازواجك التى سے منسوخ ہے۔

(۱۴) يايها الذين امنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا الاية (آیت ۱۲ مجادلہ)

اس آیت کا حکم اس کے بعد والی آیت ءاشفقتم ان تقدموا الاية سے منسوخ ہے۔

(۱۵) فاتو الذين ذهبت ازواجهم مثل ما انفقوا (آیت ۱۱ ممتحنہ)

یہ آیت، آیت سیف (یعنی فاقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذوهم واحصروهم واقعدولهم كل مرصد) سے منسوخ ہے۔

(۱۶) قم الليل الا قليلا (آیت ۲ مزمل)

اس آیت کو نسخ کرنے والی اسی سورۃ کی آخری آیت فاقرءوا ما تيسر منه

ہے پھر جب نماز پنجگانہ فرض ہوئی تو اس آخری آیت کا عمومی حکم بھی منسوخ ہو گیا۔

(۱۷)فاينما تولوا فثم وجه الله (بقرہ آیت ۱۱۵)

اس آیت کو منسوخ کرنے والی آیت بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فول وجهك شطر المسجد الحرام الاية (آیت ۱۴۴ بقرہ) ہے (الاتقان جزء ثانی ۲۹-۳۰)

(۱۸) واهجرهم هجراً جميلا (مزمل آیت ۱۰) یہ آیت، آیت قتال یعنی فاقتلوا المشركين الخ سے منسوخ ہے۔ (خزائن سورۂ مزمل)

(۱۹)فاصبر لحكم رب ولا تكن كصاحب الحوت (آیت ۱۸ قلم) بقول بعض یہ آیت بھی آیت قتال سے منسوخ ہے۔ (خزائن العرفان سورۂ قلم)

(۲۰) لست عليهم بمصيطر (غاشیہ ۲۲) اس آیت کا حکم بھی آیت قتال سے منسوخ ہے۔ (تفسیر خزائن سورۂ غاشیہ)

۱۶۔۔۔ سورۂ نجم پہلی سورۃ ہے جس کا اعلان واجب الاذعان نبی اکرم ﷺ نے مکہ میں کیا۔ (الاتقان ج۱ ص ۳۳، خزائن العرفان سورہ نجم)

۱۷۔۔۔ سورۂ نجم پہلی سورۃ ہے جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی۔

(الاتقان فی علوم القرآن ج۱ ص ۳۵)

۱۸۔۔۔ سورۂ جمعہ کی پہلی آیت يسبح لله ما فى السموت . تا . العزيز الحكيم۔ یہ وہ آیت ہے جو توراۃ میں سات سو آیات کا درجہ رکھتی ہے۔

(الاتقان جزء اول ص ۵۳)

۱۹۔۔۔ آیاتِ سجدہ امام کو نماز عیدین و جمعہ اور ہر وہ نماز کہ جس میں قرأت آہستہ کی جاتی ہے پڑھنا مکروہ ہے۔ (غنیہ ص ۲۰۳)

۲۰۔۔۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے حضرت ابو واقد لیثی ؓ سے پوچھا کہ عیدین کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کیا پڑھا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا "سورۂ ق اور سورۂ قمر" (ابن کثیر پ۲۷ ع۱۱۵ اتقان ۱-۸۰)

مسلم شریف ہی کہ ایک دوسری ۔ حضور شافع یوم النشور ﷺ عیدین

کی نماز میں ”سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ“ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (ابن کثیر پ۳۰ ع۱۲)

۲۱—— مسلم شریف میں ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نماز جمعہ میں ”سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون“ پڑھا کرتے تھے۔ (الاتقان ج۱ ص۸۱) بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ روز جمعہ نماز فجر میں نبی کریم ﷺ ”سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر“ پڑھتے تھے۔ (خزائن العرفان پ۲۱ ع۱۶ الاتقان ج۱ ص۸۱)

۲۲—— سورۂ ہود، سورۂ واقعہ، سورۂ مرسلات، سورۂ نباء، سورۂ شمس، اور سورۂ کورت سے متعلق سلطانِ رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ فرمایا کرتے تھے کہ ان سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ (ابن کثیر پ۱۲ ع۱۴)

۲۳—— سورۂ حدید کی آیت هو الاول والاخر الاية ۔ یہ ایسی آیت ہے جو ایک ہزار آیتوں سے افضل ہے۔ (ابن کثیر پ۲۷ ع۱۷)

۲۴—— سورۂ مجادلہ کی آیت يا ايها الذين امنو اذا ناجيتم الرسول الاية مفسرین کرام نے فرمایا کہ جب اس آیت کا نزول ہوا تو صدقہ دینے کے حکم پر صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عمل کرنے کا موقع ملا کہ انہوں نے ایک دینار صدقہ فرمایا پھر اپنے نبی محترم ﷺ سے دس سوالات عرض کر کے جوابات سے سرفراز ہوئے اس کے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور رخصت نازل ہوئی۔ سوائے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہٗ کے اور کسی کو اس پر عمل کرنے کا وقت نہ ملا۔ (خزائن پ۲۸ ع۲)

۲۵—— وہ سورۂ نجم کی آیت سجدہ ہے۔ ایک دن سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء تبلیغ وانذار کی غرض سے مشرکوں کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت فرما رہے تھے جب آپ نے سورۃ تمام فرمائی تو سجدہ کیا دوسرے مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا مشرکوں نے بھی مسلمانوں کی موافقت کی، وہ بھی سجدے میں چلے گئے اس وقت مسجد حرام میں کوئی کافر ایسا نہ تھا جس نے سجدہ نہ کیا ہو بجز امیہ بن خلف یا ولید بن مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ کے کہ اس نے زمین سے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر پیشانی پر لی اور کہنے لگا یہی میرا سجدہ ہے۔ (ابن کثیر پ۲۷ النجم، و پ۲۷ ع۱۴۔ مدارج النبوۃ ج۲ ص۶۵)

۲۶—— سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں حضور پُر نور ﷺ پر براہ راست کہ محبوب و محبّ کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا شب معراج کو نازل ہوئیں۔ (تفسیر نعیمی ج۳ ص۱۷)

۲۷—— حٰمٓ والی سورتوں کو قرآن کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ (ابن کثیر پ۲۴ ع۶)

۲۸—— سورۂ فاتحہ کے اسماء یہ ہیں۔ (۱) فاتحة الكتاب. (۲) فاتحة القرآن (۳) ام الكتاب (۴) ام القرآن (۵) القرآن العظيم (۶) سبع مثانی (۷) الوافيه (۸) الكنز (۹) الكافيه (۱۰) الاساس (۱۱) النور (۱۲) سورة الحمد (۱۳) سورة الشكر (۱۴) سورة الحمد الاولی (۱۵) سورة الحمد القصریٰ (۱۶) الراقبه (۱۷) الشافيه (۱۸) الشفاء (۱۹) سورة الصلوة (۲۰) لازمه (۲۱) سورة الدعا (۲۲) سورة السوال (۲۳) سورة تعليم المسئله (۲۴) سورة المناجات (۲۵) سورة التفويض . (الاتقان ج۱ ص۷۰ تا ۷۱)

(۲۶) سورة دافيه (۲۷) سورة فاتحه (تفسیر نعیمی ج۱ ص۴۷)

۲۹—— قرآن مہتم بالشان کے اسماء میں سے پچپن ایسے ہیں جو قرآن ہی کی آیات متفرقہ میں مذکور و مسطور ہیں۔ جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے

(۱) کتاب۔ (۲) مبین۔ حٰمٓ والكتاب المبين (۳) قرآن (۴) کریم۔ انه لقرآن كريم (۵) کلام۔ حتى يسمع كلام الله (۶) نور۔ وانزلنا اليكم نوراً مبينا (۷) ہدا۔ (۸) رحمہ۔ هدى ورحمة للمومنين (۹) فرقان۔ ونزلنا الفرقان على عبده (۱۰) شفاء ونننزل من القرآن ما هو شفا (۱۱) موعظہ۔ قد جآئكم موعظة من ربكم (۱۲) ذکر (۱۳) مبارک۔ هذا ذكر مبارك انزلناه (۱۴) علیا۔ وانه فى ام الكتاب لعلى حكيم (۱۵) حکمت۔ حكمة بالغة (۱۶) حکیم۔ تلك آيت الكتاب الحكيم. (۱۷) مہیمن۔ مصدقاً لما بين يديه من الكتاب ومهيمنا عليه (۱۸) حبل۔ واعتصموا بحبل الله (۱۹) صراط مستقیم۔ وان هذا صراطی مستقيم (۲۰) قیم۔ قيماً لينذر به (۲۱) قول۔ (۲۲) فصل۔ انه لقول فصل (۲۳) نباء عظیم۔ عم يتسائلون عن النباء العظيم

(۲۴) احسن الحدیث (۲۵) مثانی۔ (۲۶) متشابہ۔ الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثانی (۲۷) تنزیل۔ وانه لتنزيل رب العلمين (۲۸) روح۔ واوحينا اليك روحا من امرنا (۲۹) وحی۔ انما انذركم بالوحی (۳۰) عربی۔ قرانا عربيا۔ (۳۱) بصائر۔ هذا بصائرٌ (۳۲) بیان۔ هذا بيان للناس (۳۳) علم۔ من بعد ما جاؤك من العلم (۳۴) حق۔ ان هذا لهو القصص الحق۔ (۳۵) ہادی۔ ان هذا القران يهدی (۳۶) عجب۔ قرانا عجبا (۳۷) تذکرہ۔ وانه لتذكرة (۳۸) عروۃ الوثقی۔ فقد استمسك بالعروة الوثقی (۳۹) صدق۔ والذين جاء بالصدق (۴۰) عدل۔ وتمت كلمة ربك صدقا و عدلا (۴۱) امر۔ ذالك امر الله انزله اليكم (۴۲) منادی۔ مناديا ينادی للايمان (۴۳) بشری۔ هدًى وبشری (۴۴) مجید۔ بل هو قران مجيد (۴۵) زبور۔ ولقد كتبنا فی الزبور (۴۶) بشیر۔ (۴۷) نذیر۔ قرانا عربيا لقوم يعلمون بشيرا و نذيراً (۴۸) عزیز۔ وانه لكتاب عزيز (۴۹) بلاغ۔ هذا بلاغ للناس (۵۰) قصص۔ احسن القصص (۵۱) صحف (۵۲) مکرمہ (۵۳) مرفوعہ (۵۴) مطہرہ۔ فی صحف مكرمة مرفوعة مطهرة (۵۵) برہان

(الاتقان فی علوم القران ج۱ ص۶۷)

۳۰۔۔۔ قرآن کریم فرقان عظیم میں صرف پچیس مشاہیر انبیاء کرام علیہم السلام کے نام ہیں جو مذکور بذیل ہیں

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت نوح (۳) حضرت ادریس (۴) حضرت ابراہیم (۵) حضرت اسمٰعیل (۶) حضرت اسحٰق (۷) حضرت یعقوب (۸) حضرت یوسف (۹) حضرت لوط (۱۰) حضرت ہود (۱۱) حضرت صالح (۱۲) حضرت شعیب (۱۳) حضرت موسیٰ (۱۴) حضرت ہارون (۱۵) حضرت داؤد (۱۶) حضرت سلیمان (۱۷) حضرت ایوب (۱۸) حضرت ذوالکفل (۱۹) حضرت یونس (۲۰) حضرت الیاس (۲۱) حضرت الیسع (۲۲) حضرت زکریا (۲۳) حضرت یحیٰی (۲۴) حضرت عیسیٰ (۲۵) اور حضرت محمد علیہم الصلوۃ والسلام

(الاتقان ج۲ ص۱۷۵ تا ۱۷۹)

(حضرت عزیر حضرت ذوالقرنین اور حضرت لقمان کی نبوت میں اختلاف ہے)

۳۱۔۔۔ سات نام

(۱) محمد (۲) احمد (۳) طٰہٰ (۴) یٰسٓ (۵) المزمل۔ (۶) المدثر۔ (۷) عبد اللہ

(تفسیر روح البیان ج۹ ص۳۶۵، حاشیہ ۲ جلالین ص۳۶۸)

۳۲۔۔۔ قرآن مجید میں بارہ فرشتوں کے نام ذکر کئے گئے ہیں جو حسب ذیل ہیں

(۱) جبرئیل۔

(۲) میکائیل۔ جن کا ذکر بار بار آیا ہے

(۳) ہاروت۔

(۴) ماروت۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا یہ آسمانی فرشتوں میں سے دو فرشتے ہیں۔

(۵) الرعد۔ یہ بھی ایک فرشتہ کا نام ہے جو تسبیح اور حمد الٰہی میں مشغول رہتا ہے اور ابر پر حکمرانی کرتا ہے۔

(۶) برق۔ ابن حاتم نے بحوالہ مسلم روایت کی ہے کہ یہ ایک فرشتہ کا نام ہے جس کے چار منہ ہیں۔ وجہ انسان، وجہ بیل، وجہ گدھ، وجہ شیر۔ جس وقت وہ اپنی دم ہلاتا ہے تو آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی چمک ہوتی ہے جس کو برق کہتے ہیں۔

(۷) مالک۔ جو دوزخ کا داروغہ ہے۔

(۸) سجل۔ یہ بھی ایک فرشتہ ہے جو اعمال ناموں پر موکل ہے۔ ہاروت و ماروت ان ہی کے اعوان و مددگار تھے۔

(۹) قعید۔ حضرت مجاہد نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی ایک فرشتہ ہے جو برائیوں کو لکھنے پر مامور ہے۔ اس طرح یہ سب نو فرشتے ہوئے جن کا نام قرآن مجید میں آیا ہے ان کے علاوہ تین ناموں میں علمائے محققین کا اختلاف ہے وہ یہ ہیں۔

(۱۰) ذوالقرنین۔ ابن ابی حاتم نے کئی روایتوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ بھی

منجملہ فرشتوں کے ایک فرشتہ ہے

(۱۱) الروح۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابن ابی حاتم نے یہ بھی روایت کی ہے کہ الروح بھی ایک فرشتہ ہے جو تمام فرشتوں میں از روئے خلقتِ جسم سب سے بڑا ہے۔

(۱۲) سکینہ۔ راغب نے اپنی کتاب "مفردات" میں بیان کیا ہے کہ یہ بھی ایک فرشتہ ہے، جو مومنوں کے دلوں کو تسکین دیتا ہے اور امن عطا کرتا ہے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۰)

۳۳—— انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم کے علاوہ جن دوسرے لوگوں کا نام قرآن پاک میں آیا ہے وہ یہ ہیں

(۱) عمران۔ (عمران نام کے دو بزرگ گذرے ہیں ایک عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب، یہ حضرت موسیٰ ؑ کے والد ہیں۔ دوسرے عمران بن ماثان، یہ حضرت عیسیٰ ؑ کے نانا یعنی حضرت مریم کے والد ہیں اور آیت قرآنیہ میں ان ہی دوسرے عمران کا ذکر ہے۔ دونوں عمران کے درمیان اٹھارہ سو سال کا فاصلہ ہے

(۲) عزیر۔ ان کی نبوت میں اختلاف ہے (بخت نصر کے حملے کے بعد یروشلم اور پوری دنیائے یہودیت زیر و زبر ہوگئی۔ ان کی تہذیب، روایات، زبان اور دینی کتاب توریت شریف تک کو اہل بابل نے تہس نہس کر دیا۔ پھر حضرت عزیر ہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اپنی یادداشت کی بنیاد پر توریت شریف کے پرانے نسخہ کو ترتیب دیا، کہتے ہیں کہ توریت شریف کے صرف آپ ہی حافظ ہوئے کسی اور پر یہ فضل خداوندی نہیں ہوا۔ آپ کا زمانہ ۴۵۰ قبل مسیح بتایا جاتا ہے)

(۳) تبع۔ (یہ نیک لوگوں میں سے تھے ان کا ذکر وقوم تبع میں ہے)

(۴) لقمان۔ (آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ آپ نہایت باکمال بزرگ، صاحب علم و حکمت، ولی اور اپنے دور کے قاضی و مفتی تھے مگر نبی نہیں۔ حضرت داؤد ؑ سے آپ نے علم و حکمت اور وعظ معرفت کا وافر حصہ حاصل کیا تھا۔ اور خود کامل و مکمل تھے۔ ایک ہزار سال عمر پائی اور چار ہزار انبیاء کرام کی بارگاہ میں حاضری پانے کا شرف حاصل ہوا)

(۵) یعقوب۔ (سورۂ مریم کے شروع یرثنی ویرث من آل یعقوب میں ذکر ہے یہ یعقوب حضرت یوسف ؑ کے والد نہیں جو نبی برحق ہیں بلکہ یہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں جو حضرت زکریا ؑ کے مورث اعلیٰ ہیں)

(۶) تقی۔ انی اعوذ بالرحمن منك ان كنت تقيا (مریم) (ایک ایسے آدمی کا نام ہے جو اپنے زمانے کا مشہور عالم دین تھا اور تقویٰ و طہارت میں زبان زد خاص و عام تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ تقی حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا چچازاد بھائی تھا حضرت جبرئیل ؑ اسی کی صورت میں تشریف لائے تھے)

(۷) یوسف۔ جن کا ذکر سورۂ مومن کی آیت ولقد جائكم يوسف من قبل میں ہے (ایک قول کے مطابق یہ حضرت یوسف ؑ نہیں ہیں بلکہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں لیکن حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ یہاں حضرت یوسف ؑ کا تذکرہ ہے)

(جلالین ص ۳۹۳، الاتقان ج ۲ ص ۱۸۰)

(۸) طالوت۔ آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے۔ جب جالوت کے ساتھ مقابلہ ہوا اور جالوت نے بنی اسرائیل سے اپنا مقابل طلب کیا تو بنی اسرائیل اس کی قوت و جسامت دیکھ کر گھبرا گئے کیونکہ وہ بڑا جابر، قوی، شہ زور، عظیم الجثہ اور قدآور تھا۔ طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دونگا اور نصف ملک بھی مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت شمویل ؑ سے عرض کیا بارگاہ الٰہی میں دعا کریں آپ نے دعا کی تو بتایا گیا کہ حضرت داؤد ؑ جالوت کو قتل کریں گے۔ حضرت داؤد ؑ دست مبارک میں فلاخن لے کر مقابل ہوئے فلاخن میں پتھر رکھ کر پوری قوت کے ساتھ چکر دیا پھر نشانہ بنا کر جالوت کی پیشانی پر مارا وہ پتھر اس کی پیشانی کو توڑ کر

پیچھے سے نکل گیا اور جالوت وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت داؤد ؑ نے جالوت کی لاش کو لا کر طالوت کے سامنے رکھ دیا اور طالوت نے حسب وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی کا نکاح بھی آپ سے کر دیا۔ ایک مدت کے بعد طالوت نے وفات پائی اور تمام ملک پر حضرت داؤد ؑ کی سلطنت قائم ہوئی۔

(خزائن العرفان ۲پ ع آخری)

۳۴—— یہ خوش نصیب صحابی حضرت زید بن حارثہ ؓ ہیں جن کا نام قرآن مجید (سورۃ احزاب فلما قضی زیدمنھا) میں آیا ہے۔ بعض حضرات نے حضرت سجل ؓ کا نام بھی بتلایا ہے جو بارگاہ نبوت کے کاتبوں میں سے تھے جیسا کہ ابو داؤد شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۰)

(سجل سے متعلق ایک قول گذر چکا ہے کہ یہ ایک فرشتہ ہے)

۳۵—— یہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا ہیں جنکا نام قرآن مجید فرقان حمید میں بار بار آیا ہے۔ اور بعض حضرات کے نزدیک ایک اور عورت کا نام بنام بعل قرآن میں (اتدعون بعلا) موجود ہے جس کی لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۳۶—— جن کفار نگونسار کے نام قرآن میں ذکر کئے گئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں

(۱) قارون۔ (زر اندوزی اور بخیلی میں دنیا کا سب سے مشہور، حضرت موسیٰ ؑ کا چچا یا چچازاد بھائی یصہر کا بیٹا تھا۔ زکوۃ کا انکار کر کے کافر ہو گیا۔ اور مآل کار زمین میں دھنسا دیا گیا)

(۲) جالوت۔ (بہت ہی شہ زور، قوی الجثہ، قد آور، جابر و ظالم اور بے رحم بادشاہ تھا۔ اس نے یہودی کو تتر بتر کر کے رکھ دیا تھا۔ شاہی خاندان کے چالیس نونہالوں کو گرفتار کر کے اپنا غلام بنا لیا تھا۔ طالوت بنی اسرائیل کے بادشاہ منتخب ہوئے جنہوں نے حضرت داؤد ؑ کو جالوت کے قتل پر آمادہ کیا۔

دوران مقابلہ جالوت حضرت داؤد ؑ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا

(۳) ہامان۔ (حضرت موسیٰ ؑ کے زمانے میں فرعون بے عون کا وزیر تھا۔ جس نے فرعون کے لئے دنیا میں سب سے اونچا مینار تیار کرایا تھا۔ کہتے ہیں کہ پکی اینٹ کا موجد یہی ہے اور سب سے پہلے پکی اینٹ کا استعمال اس نے فرعونی برج میں کیا تھا)

(۴) بشریٰ۔ (ابن ابی حاتم نے کہا کہ جب مالک بن ذعر خزاعی مدینی نے اس کنویں میں ڈول ڈالا جس میں حضرت یوسف ؑ تھے تو اس نے خوشی میں پکارا "یابشریٰ ھذا غلام" بشریٰ مدینی قافلہ کے سردار کا نام تھا)

(۵) آزر۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آزر کا معنی بت ہے اور یہ بھی روایت ہے کہ آزر، حضرت ابراہیم ؑ کا چچا کا نام تھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم ؑ کے والد بھی اسی نام سے مشہور تھے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد کا نام تارخ تھا جیسا کہ ابن ابی حاتم نے ضحاک کے طریق پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی)

(۶) النسی۔ (بنی کنانہ کے قبیلہ میں ایک شخص النسی نام کا گزرا ہے جو ماہ محرم کو ماہ صفر میں گڈ مڈ کر دیتا تھا تاکہ ماہ حرام میں لوٹ مار کرنے کو حلال بنایا جا سکے اور ماہ محرم میں ناجائز طریقے سے حاصل کئے گئے مال کو حرام ہونے سے بچایا جا سکے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۳۷—— قرآن مجید میں واقع ہونے والے القاب آٹھ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں

(۱) اسرائیل۔ یہ حضرت یعقوب ؑ کا لقب ہے۔ قرآن مجید میں یہودیوں کو "یا بنی اسرائیل" ہی کہہ کر مخاطب بنایا گیا ہے کہیں بھی "یا بنی یعقوب" کے ساتھ خطاب نہیں ہوا۔ اسرائیل کا لفظی معنی ہے عبداللہ، وہ لوگ معبود حقیقی جل مجدہ کی عبادت کرنے کے ساتھ اس لئے مخاطب بنائے گئے کہ ان کو پند و نصیحت کرنے اور غفلت سے چونکانے کیلئے ایسے لقب سے

خطاب کرنا ہی مناسب تھا جو اللہ کی طرف عبدیت کیساتھ مضاف ہو اور اسرائیل ایسا اسم ہے جس میں خدا کی عبادت کی یاد دہانی معنوی حیثیت سے موجود ہے۔

(۲) المسیح۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کا لقب ہے اس کے کئی معنی ہیں (۱) صدیق (۲) وہ شخص جس کے تلوے گہرے نہ ہوں (۳) وہ شخص کہ جس مریض پر ہاتھ پھیرے اس کو تندرستی مل جائے (۴) جمیل و خوبصورت (۵) زمین کو طے کرنے والا۔

(۳) الیاس۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ الیاس حضرت ادریسؑ کا لقب ہے۔

(۴) ذوالکفل۔ اس میں کئی اقوال ہیں۔ (۱) حضرت الیاس کا لقب ہے۔ (۲) حضرت یوشع کا لقب ہے (۳) حضرت الیسع کا لقب ہے۔ (۴) حضرت زکریا علیہم السلام کا لقب ہے۔

(۵) نوح۔ یہ حضرت نوحؑ کا لقب ہے اصلی نام عبد الغفار۔ بکثرت گریہ فرمانے کی وجہ سے نوح لقب ہوا۔

(۶) ذوالقرنین۔ انکا نام اسکندر تھا یا عبد اللہ بن ضحاک یا مصعب بن قرین تھا یا المنذر۔ ذوالقرنین اس لئے لقب ہو گیا کہ زمین کی دونوں شاخوں (مشرق و مغرب) تک پہنچ گئے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دو عظیم ترین مملکتوں یعنی فارس و روم کے بادشاہ تھے۔ اس لئے یہ لقب ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کے سر پر دو سینگیں تھیں جن کو وہ اپنے تاج میں چھپائے رکھتے تھے اور یہ بھی قول ہے کہ آپ کو علم ظاہر و علم باطن دونوں عطا کئے گئے تھے۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

(۷) فرعون۔ اس کا نام ولید بن مصعب تھا جو حضرت موسیٰؑ کے زمانے کا ہے اس کی کنیت ابو العباس تھی۔ اس کے علاوہ شاہان مصر کا عام لقب فرعون ہوا کرتا تھا۔

(۸) تبع۔ اس کا نام اسعد بن ملکی کرب تھا۔ اس کے متبعین بکثرت تھے اس لئے تبع کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ شاہان یمن کا عام لقب تبع ہوتا تھا۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۳ تا ۱۸۴)

۳۸ـــــ قرآن مجید میں سوائے ابو لہب کے کسی اور کی کنیت وارد نہیں ہے۔ (تبت یدا ابی لهب) اس کا نام عبد العزیٰ تھا چونکہ اس نام کا استعمال شرعاً حرام ہے۔ اس لئے نام نہیں لیا گیا اس کی کنیت بیان کی گئی اور کنیت کے ساتھ اس کا ذکر اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ جہنمی ہے۔ (کیونکہ ابو لہب کے معنی ہیں بغیر دھوئیں کے شعلہ والا۔ یعنی شعلۂ جہنم جس کا مقدر بن چکا ہے)۔

(الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۳)

۳۹ـــــ اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی جنس سے دس قسموں کا ذکر قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے جو حسب ذیل ہیں

(۱) السلویٰ۔ (بٹیر کی طرح ایک چھوٹا پرندہ)

(۲) البعوض۔ (مچھر جس کا واحد بعوضۃٌ ہے)

(۳) الذباب۔ (مکھی۔ کبھی ذباب کا اطلاق شہد کی مکھی اور مچھر پر بھی ہوتا ہے)

(۴) النحل۔ (شہد کی مکھیاں، جس کا واحد نحلۃ ہے)

(۵) العنکبوت۔ (مکڑی، جس کا جالا مشہور ہے)

(۶) الجراد۔ (ٹڈی، جسکا واحد جرادۃ ہے)

(۷) الهدهد۔ (ایک مشہور پرندہ یا بہت کو کو کرنے والا پرندہ)

(۸) الغراب۔ (کوا، یہ عموماً کالے رنگ کا ہوتا ہے اس لئے غراب اسود بھی کہا جاتا ہے۔)

(۹) ابابیل۔ (سیاہ رنگ کا ایک چھوٹا سا مشہور پرندہ)

(۱۰) نمل۔ چیونٹی، اس کا شمار بھی پرندوں میں ہے کیونکہ اس کے

کلام کو سن کر اور سمجھ کر حضرت سلیمان عليه السلام ہنسنے لگے تھے اور بہ نصِ قرآن پرندوں کی بولی حضرت سلیمان عليه السلام کو سکھلائی گئی تھی ارشاد ہے **وعلمنا منطق الطیر** (ہمیں پرندوں کی بولی سکھلائی گئی ہے) حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت شعبی سے روایت کی ہے کہ وہ چیونٹی جس نے دوسری چیونٹیوں کو حضرت سلیمان عليه السلام اور ان کی فوج کی آمد کی خبر دی تھی پردار تھی اور بہت ساری چیونٹیاں پردار ہوتی ہیں لہٰذا وہ پرندوں میں سے ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۴۰ـــــ قرآن میں جنات میں سے صرف ابلیس کا نام آیا ہے جو جنات کا جدِ اعلیٰ کہلاتا تھا۔ راندۂ بارگاہ سے قبل اسکا نام بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما "عزازیل" بقول سدی "الحارث" تھا۔ خدائے پاک کی صریح نافرمانی اور حضرت آدم عليه السلام سے بغض و عناد کی وجہ وہ خدائے کریم کی ہر نعمت و رحمت سے مایوس کر دیا گیا۔ اسلئے ابلیس نام سے مشہور ہو گیا۔ اس کی کنیت ابو کردوس، ابو قترہ، یا ابو مرہ اور ابو لبینی ہے۔ (اور لقب شیطان، رجیم، صاغرین وغیرہا ہے) (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۴۱ـــــ قرآن کریم فرقان عظیم میں سات قبائل کے نام مذکور ہیں۔

(۱) یاجوج (۲) ماجوج (۳) عاد (۴) ثمود (۵) مدین (۶) قریش (۷) روم۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۴۲ـــــ قرآن مجید فرقان حمید میں جن قوموں کا نام دوسرے اسموں کی طرف اضافت کے ساتھ آئے ہیں یہ ہیں

(۱) قوم نوح (۲) قوم لوط (۳) قوم تبع (۴) قوم ابراہیم (۵) اصحٰب الایکہ (قوم مدین) (۶) اصحٰب الرس (قوم ثمود) (۷) اصحٰب الاخدود۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۴۳ـــــ قرآن شریف میں چودہ اصنام کے نام بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) ...... ودّ

(۲) ...... سواع

(۳) ...... **یغوث**

(۴) ...... **یعوق**

(۵) **نسر**۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ قومِ نوح کے پانچ بت تھے۔ یہ قومِ نوح کے ان لوگوں کے نام ہیں جو اپنی قوم میں نیک نامی کے ساتھ مشہور تھے مگر جب وہ مر گئے تو شیطان نے قومِ نوح کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ جہاں ان لوگوں کے نشست گاہیں تھیں وہاں پتھروں کے نشانات قائم کر دینے چاہئیے اور ان پتھروں کو انہیں کے نام سے موسوم کرنا چاہئیے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر جب کئی پشتیں گزر گئیں تو ان کی پوجا ہونے لگی بالآخر وہ اہل عرب کے نزدیک معبود ٹھہر گئے۔

(۶) **اللات**

(۷) **العزیٰ**

(۸) **منات**۔ یہ قوم قریش کے بت تھے۔ بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی روایت ہے کہ لات ایک شریف آدمی تھا جو حاجیوں کیلئے ستو کا انتظام کرتا تھا۔

(۹) **الرجز**۔ اخفش نے اپنی کتاب "واحد و جمع" میں بیان کیا ہے یہ بھی ایک بت کا نام ہے۔

(۱۰) **الجبت**۔

(۱۱) **الطاغوت**۔ ابن جریر نے کہا ہے یہ دونوں بھی بتوں کے نام ہیں مشرکین ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(۱۲) **الرشاد**۔ سورۂ مومن میں جس کا ذکر ہے **وما اھدیکم الا سبیل الرشاد** کرمانی نے اپنی کتاب "عجائب" میں ذکر کیا ہے کہ یہ فرعون کے بتوں میں سے ایک بت تھا۔

(۱۳) **بعل**۔ سونے کا بت تھا اسکی لمبائی بیس گز تھی۔ (خزائن العرفان ۳ ع ۸) ایک قول کے بموجب یہ قوم الیاس کا بت تھا۔

(۱۴) آزر۔ بقول بعض یہ بھی ایک بت کا نام تھا۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۴۴ــــ قرآن پاک میں مذکور شہروں اور جگہوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) بکہ۔ یہ شہر مکہ کا نام ہے

(۲) مدینہ۔ یثرب بن اوائل، حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے ارم بن سام کی اولاد سے وہ شخص ہے جو سب سے پہلے اس سرزمین پر اترا تھا لہٰذا اسی کی جانب نسبت کرتے ہوئے اولاً اس سرزمین کا نام یثرب ہو گیا زمانۂ جاہلیت میں اس کا یہی نام رہا سورۂ احزاب میں منافقوں کی زبانی اسے یثرب نقل فرمایا گیا ہے۔ چونکہ یثرب کا ایک معنی فساد و گڑبڑی بھی ہے اس لئے حدیث شریف میں یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے

(۳) بدر۔ یہ ایک شہر ہے جو مدینہ سے قریب مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ کی شاہراہ پر واقع ہے۔

(۴) حنین۔ مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان، طائف سے قریب ایک قریہ (جواب ایک بڑی آبادی میں منتقل ہو گیا ہے)

(۵) مصر۔ (یہ برِ اعظم افریقہ میں ہے جہاں عربوں کی تہذیب نے اپنا گہرا نقش ثبت کیا ہے اور یہ قدیم زمانہ کی وہ مشہور آبادی ہے جہاں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی سکونت رہی)

(۶) بابل۔ ملک عراق کا ایک قدیم ترین اور مشہور شہر۔

(۷) الایکہ۔ قوم شعیب کی آبادیوں کا ایک علاقہ

(۸) لیکہ۔ قوم شعیب کے شہر کا نام (جس کا اب کوئی نشان نہیں ہے)

(۹) الرقیم۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "رقیم اس آبادی کا نام ہے جہاں سے اصحاب کہف نکلے تھے

(۱۰) حرد۔ سدی نے کہا ہے کہ "حرد ایک قریہ کا نام ہے"

(۱۱) حجر۔ ملک شام کے ارد گرد اور وادی القریٰ کے نزدیک قوم ثمود کے

پہاڑی مکانوں کا مجموعہ

(۱۲) الکہف۔ ایک بلند و بالا پہاڑ کی آغوش میں قدرتی طور پر تراشا ہوا ایک گھر۔

(۱۳) جمع۔ مزدلفہ کو کہتے ہیں۔

(۱۴) نقع۔ کرمانی نے بیان کیا ہے کہ عرفات اور مزدلفہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے

(۱۵) الصریم۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ملک یمن میں ایک خطہ زمین کا نام ہے۔

(۱۶) الجزر۔ ایک زمین کا نام۔

(۱۷) الطاغیہ۔ کرمانی نے بیان کیا ہے کہ اس سرزمین کا نام ہے جہاں قوم ثمود کو ہلاک کیا گیا۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۲)

۴۵ــــ قرآن کریم میں جن پہاڑوں اور وادیوں کے نام آئے ہیں یہ ہیں

(۱) احد۔ (ایک پہاڑ ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کی دوری پر تھا اب احد کے زیر سایہ ایک وسیع و عریض آبادی پھیل گئی ہے جو مدینہ پاک کی آبادی سے گویا مل گئی ہے)

(۲) مشعر الحرام۔ مزدلفہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔

(۳) طور سینا۔ وہ مبارک پہاڑ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو من جانب اللہ آواز دی گئی تھی۔

(۴) احقاف۔ عمان اور حضر موت کے درمیان ایک ریگستانی پہاڑ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ملک شام میں ایک پہاڑ ہے۔

(۵) الجودی۔ ایک مشہور پہاڑ۔ (اب اس کے کنارے ایک شہر بھی ہے جس کو حسن ابن عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آباد کیا تھا)۔

(۶) الرقیم۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رقیم ایلہ اور

عقبان کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ اور حضرت قتادہ نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جہاں اصحاب کہف آرام فرما ہیں۔

(۷) قٓ۔ ایک پہاڑ کا نام (وھو محیط الارض)

(۸) طویٰ۔ اس وادی کا نام جس کو حضرت موسیٰ ؑ نے رات کے وقت طے فرمایا یہ سرزمین ایلہ کی ایک وادی ہے جو فلسطین میں ہے۔ جسے دو مرتبہ مقدس کی گئی

(۹) العرم۔ ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ یہ ایک وادی کا نام ہے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۲)

۴۶۔۔۔ قرآن عظیم میں اضافت مکانی کے ساتھ جو نام آئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں

(۱) امی۔ ام القریٰ (مکہ) کی طرف نسبت ہے۔

(۲) عبقری۔ عبقر کی جانب منسوب ہے جو جناتوں کی جگہ ہے اور ہر ایک نادر چیز اسی کی جانب منسوب کی جاتی ہے۔

(۳) سامری۔ یہ بھی ایک جگہ کی طرف منسوب ہے جس کو سامرون یا سامرہ کہا جاتا ہے۔

(۴) عربی۔ یہ عربۃ کی طرف منسوب ہے جو حضرت اسمٰعیل ؑ کے گھر کا صحن تھا جہاں سے آب زمزم تیزی کے ساتھ بہا تھا اب اس آنگن کی وجہ سے پورے ملک کو عرب کہتے ہیں جس کی جانب یہ منسوب ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۴۷۔۔۔ قرآن پاک میں چار سیاروں کے نام مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) شمس

(۲) قمر

(۳) طارق

(۴) شعریٰ۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۴۸۔۔۔ قرآن پاک میں آخرت کے مکانوں میں سے حسب ذیل جگہوں کے نام

آئے ہیں

(۱) الفردوس۔ جنت کے مکانوں میں سے سب سے اعلیٰ مکان۔

(۲) علیون۔ یا تو جنت کے اندر ایک اعلیٰ مکان کا نام ہے یا جہاں صالحین کے اعمال تحریر ہیں۔

(۳) الکوثر۔ حدیث متواتر سے ثابت ہے کہ یہ جنت کی ایک عظیم نہر ہے۔

(۴) سلسبیل۔

(۵) تسنیم۔ جنت کے دو چشمے

(۶) سجین۔ کفار نگونسار کی روحوں کی آماجگاہ

(۷) صعود۔ جہنم کے ایک پہاڑ کا نام۔

(۸) غیّ۔ حضرت ابن مسعود ؓ نے فرمایا یہ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

(۹) موبق۔ بقول عکرمہ جہنم کی ایک ندی ہے جس میں پیپ بہتی ہے۔

(۱۰) ویل جہنم کے اندر خون کی وہ گہری ندی جسکی تہ تک پہنچنے کیلئے کفار و مشرکین چالیس سال تک اس میں غوطے کھائیں گے۔

(۱۱) سعیر۔ جہنم میں کچ لہو (تازہ خون) کی ایک ندی

(۱۲) آثام

(۱۳) سحق

(۱۴) سائل۔ جہنم کی ندیاں جس میں خون، پیپ اور قے بہتی ہیں

(۱۵) فلق جہنم کے ایک اندھے کنویں کا نام

(۱۶) یحموم۔ جہنم کا سیاہ ترین دھواں۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۳)

۴۹۔۔۔ قرآن کریم میں اسلامی مہینوں میں سے صرف ماہ "رمضان" کا نام صراحۃً آیا ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۱۷)

۵۰۔۔۔ پانچ انبیاء کرام کو یہ خطاب مستطاب فرمایا:

(۱) حضرت نوح ؑ۔ اذقال لھم اخوھم نوح.

(۲) حضرت ہود علیہ السلام والیٰ عاد اخاهم هودا
(۳) حضرت صالح علیہ السلام والیٰ ثمود اخاهم صالحا
(۴) حضرت شعیب علیہ السلام والی مدین اخاهم شعیبا
(۵) حضرت لوط علیہ السلام۔ اذ قال لهم اخوهم لوط الا تتقون.

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۸۵)

۵۱ــــ قرآن کریم کو تو سب سے پہلے صاحب قرآن سید الانس والجان علیہ الصلوۃ والسلام نے ہی ترتیب دیا تھا لیکن کتابی شکل میں جمع کروانے کی سعادت عظمیٰ سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صلاح و مشورہ سے حاصل ہوئی' حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان تمام اصحاب کامل النصاب رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا جو بارگاہ رسالت میں کتابتِ وحی کی خدمت انجام دیا کرتے تھے۔ اور انہیں آیاتِ قرآنیہ کو یکجا جمع کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو اس جماعت باکرامت کے امیر اور مہتمم تھے بڑی محنت و جانفشانی سے اس خدمت کو انجام دیکر بے شمار فیوض و برکات کے حامل ہوئے۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۴، الاتقان ج ۱ ص ۷۸)

۵۲ــــ جامع القرآن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قرآن پاک کے اصل نسخہ سے پانچ یا چھ نسخے نقل تیار کروائے تھے۔ ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ ابو حاتم سجستانی نے فرمایا کہ کل سات مصحف تیار کروائے تھے۔ جن میں سے ایک ایک مصحف مکہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ اور کوفہ ارسال فرمادیا اور ایک مدینہ طیبہ میں محفوظ رکھا۔ (الاتقان ج ۱ ص ۸۰)

۵۳ــــ قرآن پاک میں اعراب لگانے سے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ کام حجاج بن یوسف نے کیا۔ یا حجاج بن یوسف کے حکم سے ابو اسود دؤلی تابعی نے انجام دیا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۶)

۵۴ــــ قرآن کریم میں سورتوں کے نام بھی حجاج بن یوسف نے لکھے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۶)

۵۵ــــ قرآن کریم میں مد اور وقف کے نشانات خلیل ابن احمد فراعیدی نے وضع کیے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۶)

۵۶ــــ بعضوں نے کہا ہے کہ قرآن کے تیس پارے اور اس میں نصف، ربع اور ثلث کے نشانات مامون عباسی کے زمانے میں لگائے گئے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۶)

۵۷ــــ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ رمضان شریف کی نماز تراویح میں جس قدر قرآن پاک پڑھ کر رکوع فرماتے تھے۔ اتنے حصے کو رکوع قرار دیا گیا۔ اور اس جگہ قرآن کے حاشیہ پر "ع" لگا دیا گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ عمرو کے نام کا عین ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ عثمان کے نام کا۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ لفظ رکوع کا عین ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۶)

۵۸ــــ تعدادِ آیات قرآنیہ سے متعلق کئی قول ہیں۔

(۱) چھ ہزار پانچ سو۔ (جمل ج ۱ ص ۵)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آیات قرآنیہ کی تعداد چھ ہزار چھ سو سولہ۔

(۳) علامہ ابو عمر دانی نے اپنی کتاب "البیان" میں لکھا ہے کہ آیات قرآنیہ کی تعداد چھ ہزار ہونے پر علماء کا اجماع ہے۔ اس سے اوپر اختلاف۔ بعض اس پر اور زائد نہیں بتلاتے ہیں۔ بعض چھ ہزار سے دو سو چار آیات زائد بتلاتے ہیں۔ بعض دو سو چودہ آیات۔ بعض دو سو انیس۔ بعض دو سو پچیس۔ اور بعض دو سو چھتیس آیات زائد بتلاتے ہیں۔ (الاتقان ج ۱ ص ۸۹، ابن کثیر سورۃ فاتحہ)

(۴) دیلمی نے "مسند الفردوس" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت نقل کی ہے کہ "جنت کے درجات اتنے ہیں جتنی کہ قرآن کی آیات۔ اور قرآن کی آیات چھ ہزار دو سو سولہ ہیں"۔ (الاتقان ج ۱ ص ۸۹)

۵۹ــــ تعدادِ کلماتِ قرآن کے سلسلے میں چند اقوال حسبِ ذیل ہیں

(۱) ستتر ہزار نو سو چونتیس (۷۷۹۳۴)
(۲) ستتر ہزار چار سو سینتیس (۷۷۴۳۷)

(۳) ستتر ہزار دو سو ستتر (۷۷۲۷۷) (الاتقان ج۱ ص ۹۳)

(۴) بقول حضرت عطاء بن یسارؓ ستر ہزار چار سو انتالیس (۷۰۴۳۹)

(تفسیر ابن کثیر سورۂ فاتحہ)

۶۰۔۔۔ حروف قرآن کی تعداد سے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ جو مذکور بذیل ہیں۔

(۱) طبرانی میں حضرت فاروق اعظمؓ کی روایت ہے کہ قرآن میں دس لاکھ ستائیس ہزار (۱۰۲۷۰۰۰) حروف ہیں۔ یہ تعداد ان تمام آیات کو بھی شامل ہے جن کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے بموجب حروف قرآنی کی تعداد تین لاکھ تیئس ہزار چھ سو اکہتر (۳۲۳۶۷۱) ہے۔

(الاتقان ۱-۱۸۹،۱-۹۳)

(۳) حضرت مجاہدؓ سے مروی ہے کہ کل حروف قرآن شریف کے تین لاکھ اکیس ہزار ایکسو اسی ہیں (۳۲۱۱۸۰)۔

(۴) حضرت فضل بن عطاء فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں کل تین لاکھ تیئس ہزار پندرہ حروف ہیں (۳۲۳۰۱۵)۔

(۵) حجاج بن یوسف نے اپنے زمانے میں قاریوں، حافظوں اور کاتبوں کو جمع کر کے کہا کہ "قرآن کے حرفوں کو اعداد و شمار کر کے مجھے بتلاؤ" تو سب نے شمار کر کے بالاتفاق کہا کہ تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس (۳۴۰۷۴۰) حروف ہیں۔

(ابن کثیر سورۃ فاتحہ)

۶۱۔۔۔ قرآن شریف کا نصف باعتبار حروف سورۂ کہف میں "نکرا" کے نون پر نصف اول مکمل ہوتا ہے۔ اور کاف سے نصف ثانی شروع بعض "نکرا" کے کاف پر نصف کہتے ہیں۔ اور بعض "ولیتلطف" کے فاء پر۔

باعتبار کلمات سورۂ حج میں "الجلود" کی دال نصف اول کا آخر۔ اور اس کے آگے نصف ثانی کی ابتداء۔

باعتبار آیات سورۂ شعراء میں "یافکون" پر نصف اول کا اختتام ہوتا ہے

اور فالقی السحرۃ سے نصف ثانی کا آغاز

اور باعتبار سورۃ سورۂ "الحدید" نصف قرآن کی آخری سورۃ ہے۔

(الاتقان ج۱ ص ۹۳)

۶۲۔۔۔ باعتبار حروف قرآن کی پہلی تہائی سورۂ براۃ کی سو آیتوں پر ختم ہوتی ہے۔ دوسری تہائی سورۂ شعراء کی سو آیات کے سرے پر یا ایکسو ایک آیات کے سرے پر اور تیسری تہائی قرآن شریف کے خاتمہ پر ختم ہوتی ہے۔

قرآن کا پاؤ سورۂ انعام کے خاتمہ پر ہوتا ہے۔ آدھا قرآن سورۂ کہف کے ولیتلطف کے فاء پر۔ اور پونا سورۂ زمر کے خاتمہ پر ہوتا ہے۔ (ابن کثیر سورۂ فاتحہ)

۶۳۔۔۔ قرآن کی سات منزلوں میں سے۔

پہلی منزل۔ فمنهم من آمن ومنهم من صدا (پ ۵) میں "صدا" کے دال پر ختم ہوتی ہے۔

دوسری منزل سورۂ اعراف کی آیت اولئك حبطت کی "تاء" پر۔

تیسری منزل۔ سورۂ رعد میں "اکلها" کے آخری الف پر۔

چوتھی۔ سورۂ حج کی آیت وجعلنا منسکا میں جعلنا کے الف پر۔

پانچویں۔ سورۂ احزاب میں وما کان لمومن ولا مومنة کے "ۃ" پر۔

چھٹی۔ سورۂ فتح کی آیت الظانین بالله ظن السوء کے "واو" پر۔

اور ساتویں منزل۔ قرآن پاک کے خاتمہ پر ختم ہوتی ہے۔ (ابن کثیر سورۂ فاتحہ)

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱ـــ حضرت آدم علیہ السلام کا نام ”آدم“ کیوں ہوا۔ ؟

۲ـــ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کیلئے کتنی جگہوں سے کتنی مقدار میں مٹی لی گئی۔ ؟

۳ـــ حضرت آدم علیہ السلام کے قالب کی خمیر میں کونسا پانی مستعمل ہوا۔ ؟

۴ـــ حضرت آدم علیہ السلام کی خمیر میں خوشی کا پانی کتنا تھا اور غم کا کتنا۔ ؟

۵ـــ حضرت آدم علیہ السلام کے قالب کی خمیر کس جگہ تیار کی گئی۔ ؟

۶ـــ حضرت آدم علیہ السلام کی خمیر میں اللہ تعالیٰ نے کتنے دنوں کاریگری فرمائی۔ ؟

۷ـــ حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کا کونسا عضو کہاں کی مٹی سے بنایا گیا۔ ؟

۸ـــ حضرت آدم علیہ السلام کی صورتِ جمیلہ کہاں بنائی گئی۔ ؟

۹ـــ حضرت آدم علیہ السلام کا پتلہ تیار ہونے کے کتنے سال بعد اس میں جان ڈالی گئی۔ ؟

۱۰ـــ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کس دن اور کس جگہ ہوئی۔ ؟

۱۱ـــ حضرت آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے کس فرشتہ نے سجدہ کیا۔ ؟

۱۲ـــ حضرت آدم علیہ السلام کو کیا جانے والا سجدہ کتنی دیر کا تھا۔ ؟

۱۳ـــ حضرت آدم علیہ السلام کو کس شان و شوکت کے ساتھ جنت میں پہنچایا گیا اور کتنے فرشتے آپ کے ہمراہ تھے۔ ؟

۱۴ـــ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں کس درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا گیا تھا۔ ؟

۱۵ـــ حضرت آدم و حوا علیہما السلام میں سے پہلے کس نے شجر ممنوع کا پھل کھایا اور کتنا۔ ؟

۱۶ـــ جنت کا گیہوں کتنا بڑا تھا۔ ؟

۱۷ـــ حضرت آدم علیہ السلام نے شجر ممنوع کا جو پھل کھایا تھا وہ آپ کے شکم اطہر میں

کتنے دنوں تک رہا۔ ؟

۱۸ـــ حضرت آدم علیہ السلام کے تن نوری سے جنتی لباس اتر جانے کے بعد کس درخت کے کتنے پتوں سے آپ نے ستر پوشی کی۔ ؟

۱۹ـــ حضرت آدم و حوا علیہما السلام جنت سے دنیا میں کس جگہ اتارے گئے۔ ؟

۲۰ـــ حضرت آدم و حوا علیہما السلام جنت میں کتنی مدت رہے۔ ؟

۲۱ـــ حضرت آدم علیہ السلام نے دورانِ قیامِ جنت سب سے پہلے کون سا پھل تناول فرمایا تھا۔ ؟

۲۲ـــ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کیا کیا چیزیں ہمراہ لائے تھے۔ ؟

۲۳ـــ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے درمیان کتنے سال مفارقت رہی۔ ؟

۲۴ـــ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی ملاقات کس تاریخ کو اور کس جگہ ہوئی۔ ؟

۲۵ـــ حضرت آدم علیہ السلام کا قد کتنا لمبا تھا اور جسم اطہر کی چوڑائی کتنی تھی۔ ؟

۲۶ـــ حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں تشریف لانے کے بعد کتنے دنوں تک بھوکے رہے۔

۲۷ـــ حضرت آدم علیہ السلام پیدل کتنی بار خانۂ کعبہ کی زیارت کو گئے تھے۔ ؟

۲۸ـــ حضرت آدم علیہ السلام جب زیارتِ بیت اللہ کو چلتے تو ہر ایک قدم کا فاصلہ کتنا ہوتا تھا۔ ؟

۲۹ـــ حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا پر کتنے سالوں تک روتے رہے۔ ؟

۳۰ـــ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کتنی بار حاملہ ہوئیں اور کتنے بچے پیدا ہوئے۔ ؟

۳۱ـــ حضرت آدم علیہ السلام کے بچوں کے نام کیا کیا ہیں۔ ؟

۳۲ـــ حضرت آدم علیہ السلام کو کتنی زبانوں کا علم تھا اور کتنے پیشوں میں مہارت رکھتے تھے۔ ؟

۳۳ـــ حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے کس چیز کی کاشتکاری کی۔ اس کا بیج کہاں سے آیا۔ بیجوں کی تعداد کتنی تھی اور وزن کتنا تھا۔ پھر اس کی

تقسیم کیسے ہوئی۔؟

۳۴— حضرت آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے جو روٹی بنائی اس کا طول و عرض کتنا تھا؟

۳۵— حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں سب سے پہلے کس چیز کا لباس زیب تن فرمایا؟

۳۶— حضرت آدم علیہ السلام کی زبان کونسی تھی۔؟

۳۷— حضرت آدم علیہ السلام جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو آپ کے جسم پاک کے رنگ میں کیا تبدیلی آئی۔؟

۳۸— حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں مقیم تھے اس وقت آپ کی داڑھی کتنی بڑی تھی اور اس کا رنگ کیسا تھا؟

۳۹— حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی عمر سے کس کو عمر عطا فرمائی تھی اور کتنی۔؟

۴۰— حضرت آدم علیہ السلام مرض الموت میں کتنے دن مبتلا رہے۔؟

۴۱— حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت انسانوں کی تعداد کتنی تھی۔؟

۴۲— حضرت آدم علیہ السلام کو غسل کس نے دیا تھا۔؟

۴۳— حضرت آدم علیہ السلام کی تجہیز و تکفین کس نے کی۔ کفن کہاں کا اور کتنے کپڑوں کا تھا۔؟

۴۴— حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس جگہ اور کس نے پڑھائی۔ پڑھی جانے والی تکبیروں کی تعداد کتنی تھی۔؟

۴۵— حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے۔؟

۴۶— حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال پر مخلوق کتنے دنوں تک روتی رہی۔؟

۴۷— حضرت آدم علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱— آپ کا نام "آدم" ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) ترجمان قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ کا نام آدم اس مناسبت سے ہے کہ گندمی رنگ کی زمین سے وہ مٹی لی گئی تھی جس سے آپ کے قالب ثاقب کی خمیر بنی۔

(۲) حضرت ثعلبی فرماتے ہیں چونکہ عبرانی زبان میں مٹی کو آدم کہتے ہیں اس مناسبت سے آپ کا نام آدم رکھ دیا گیا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۷۵)

(۳) حکیم الامت مفتی احمد یار خانصاحب نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آدم یا تو اَدِیمٌ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ظاہری زمین۔ چونکہ آپ کا جسم پاک ظاہری زمین کی مختلف مٹیوں سے بنا تھا اس لئے آپ کا نام آدم ہوا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۸۹)

۲— آپ کے قصر قالب ثاقب کو تیار کرنے کے لئے حضرت عزرائیل علیہ السلام نے زمین کی چالیس جگہوں سے ہاتھ بھر کر مختلف اطراف و اکناف سے مٹی لی اور اس میں خصوصیت خطہ مکہ و طائف کو حاصل رہی۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۴)

۳— آپ کے تودۂ خاک مبداء پاک پر چالیس دنوں تک بحکم ملک ذوالجلال "دریائے مالامال" سے جو کہ عرش اعظم کے نیچے ہے جس کا دوسرا نام بحر الاحزان ہے بارش ہوتی رہی جس سے وہ مٹی گارے کی شکل اختیار کر گئی۔ ایک روایت میں چالیس سال ہے۔

ایک دوسری روایت کے بموجب ستر ہزار ملائکہ مقربان نے بفرقان رحمٰن چشمہائے رحیق و سلسبیل و کوثر کے پانی سے اس مٹی کو تر کیا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۵)

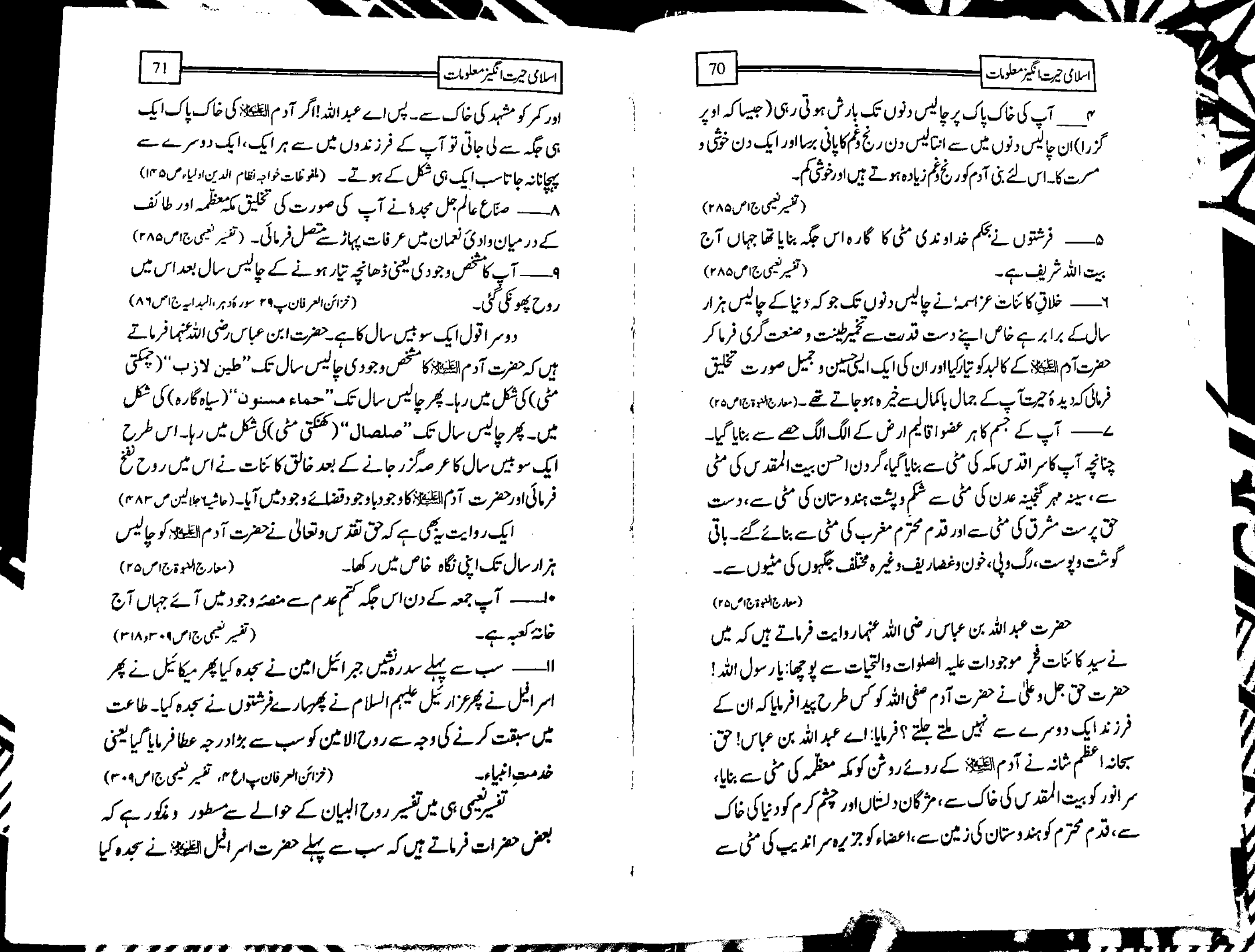

۴۔۔۔ آپ کی خاک پاک پر چالیس دنوں تک بارش ہوتی رہی (جیسا کہ اوپر گزرا) ان چالیس دنوں میں سے انتالیس دن رنج وغم کا پانی برسا اور ایک دن خوشی و مسرت کا۔ اس لئے بنی آدم کو رنج وغم زیادہ ہوتے ہیں اور خوشی کم۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۸۵)

۵۔۔۔ فرشتوں نے بحکم خداوندی مٹی کا گارہ اس جگہ بنایا تھا جہاں آج بیت اللہ شریف ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۸۵)

۶۔۔۔ خلاقِ کائنات عزاسمہٗ نے چالیس دنوں تک جو کہ دنیا کے چالیس ہزار سال کے برابر ہے خاص اپنے دست قدرت سے تخمیرطینت و صنعت گری فرما کر حضرت آدم علیہ السلام کے کالبد کو تیار کیا اور ان کی ایک ایسی حسین و جمیل صورت تخلیق فرمائی کہ دیدۂ حیرت آپ کے جمال باکمال سے خیرہ ہوجاتے تھے۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۵)

۷۔۔۔ آپ کے جسم کا ہر عضو اقالیم ارض کے الگ الگ حصے سے بنایا گیا۔ چنانچہ آپ کا سر اقدس مکہ کی مٹی سے بنایا گیا، گردن احسن بیت المقدس کی مٹی سے، سینہ مہر گنجینہ عدن کی مٹی سے شکم وپشت ہندوستان کی مٹی سے، دست حق پرست مشرق کی مٹی سے اور قدم محترم مغرب کی مٹی سے بنائے گئے۔ باقی گوشت و پوست، رگ وپی، خون وغضاریف وغیرہ مختلف جگہوں کی مٹیوں سے۔

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۵)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ میں نے سیدِ کائنات فخرِ موجودات علیہ الصلوات والتحیات سے پوچھا: یارسول اللہ! حضرت حق جل وعلیٰ نے حضرت آدم صفی اللہ کو کس طرح پیدا فرمایا کہ ان کے فرزند ایک دوسرے سے نہیں ملتے جلتے؟ فرمایا: اے عبد اللہ بن عباس! حق سبحانہ اعظم شانہ نے آدم علیہ السلام کے روئے روشن کو مکہ معظمہ کی مٹی سے بنایا، سرانور کو بیت المقدس کی خاک سے، مژگان دلستاں اور چشم کرم کو دنیا کی خاک سے، قدم محترم کو ہندوستان کی زمین سے، اعضاء کو جزیرہ سراندیپ کی مٹی سے

اور کمر کو مشہد کی خاک سے۔ پس اے عبد اللہ! اگر آدم علیہ السلام کی خاک پاک ایک ہی جگہ سے لی جاتی تو آپ کے فرزندوں میں سے ہر ایک، ایک دوسرے سے پہچانا نہ جاتا سب ایک ہی شکل کے ہوتے۔ (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء ص ۱۴۵)

۸۔۔۔ صناع عالم جل مجدہٗ نے آپ کی صورت کی تخلیق مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان وادیٔ نعمان میں عرفات پہاڑ سے متصل فرمائی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۸۵)

۹۔۔۔ آپ کا مشخص وجودی یعنی ڈھانچہ تیار ہونے کے چالیس سال بعد اس میں روح پھونکی گئی۔ (خزائن العرفان پ ۲۹ سورۂ دہر، البدایہ ج ۱ ص ۸۶)

دوسرا قول ایک سو بیس سال کا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا مشخص وجودی چالیس سال تک "طین لازب" (چمکتی مٹی) کی شکل میں رہا۔ پھر چالیس سال تک "حماء مسنون" (سیاہ گارہ) کی شکل میں۔ پھر چالیس سال تک "صلصال" (کھنکتی مٹی) کی شکل میں رہا۔ اس طرح ایک سو بیس سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد خالق کائنات نے اس میں روح نفخ فرمائی اور حضرت آدم علیہ السلام کا وجود باوجود قضائے وجود میں آیا۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۸۳)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حق تقدس وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چالیس ہزار سال تک اپنی نگاہ خاص میں رکھا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۵)

۱۰۔۔۔ آپ جمعہ کے دن اس جگہ کتم عدم سے منصۂ وجود میں آئے جہاں آج خانۂ کعبہ ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۰۹، ۳۱۸)

۱۱۔۔۔ سب سے پہلے سدرہ نشیں جبرائیل امین نے سجدہ کیا پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل علیہم السلام نے پھر سارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ طاعت میں سبقت کرنے کی وجہ سے روح الامین کو سب سے بڑا درجہ عطا فرمایا گیا یعنی خدمتِ انبیاء۔ (خزائن العرفان پ ۱ ع ۴، تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۰۹)

تفسیر نعیمی ہی میں تفسیر روح البیان کے حوالے سے مسطور ومذکور ہے کہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا

بایں سبب ان کی جبیں مبیں پر سارا قرآن لکھ دیا گیا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۰۹)

۱۲ـــــ اس متعلق ائمہ تفسیر اختلاف رکھتے ہیں

(۱) یہ سجدہ روز جمعہ وقتِ زوال سے عصر تک کیا گیا۔ (۲) فرشتے سو برس تک سجدے میں گرے رہے۔ (۳) ملائکہ پانچسو برس سجدہ میں رہے۔

(خزائن العرفان پ ۱ ع ۴، تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۰۹، صاوی ج ۱ ص ۴۹)

ان اقوال مختلفہ کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ اولاً ملائکہ نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا جس کا ابلیس پر تبلیس نے انکار کیا یہ سجدہ تھوڑی دیر تک رہا۔ پھر فرشتوں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شیطان نافرمان، آدم علیہ السلام کی طرف پیٹھ پھیرے کھڑا ہے، تب انہوں نے دوسرا سجدہ کیا اس سجدے کی توفیق رفیق کے شکر میں، یہ سجدہ رب الارباب جل وعلی کے لئے تھا اور سجدہ شکر تھا۔ پھر جب ملائکہ مقربین ساجدین نے سر اٹھایا تو دیکھا شیطان مردود، مطرود اور مقہور ہو چکا ہے، صورت مسخ ہو کر خنزیر کا سا جسم اور بندر کا سا چہرہ ہو گیا۔ تب فرشتوں نے ہیبت الٰہی سے ایک اور سجدہ کیا۔ یہ تینوں سجدے آدم علیہ السلام ہی کی طرف تھے مگر تینوں الگ الگ قسم کے اور ان کی مدتیں بھی علیٰحدہ علیٰحدہ۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۰)

۱۳ـــــ آپ کو ستر ہزار جنتی حلے پہنائے گئے۔ ایک تاج مرصع بدر شہوار، مکلل بیاقوت آبادار سر پر رکھا گیا۔ کمر کو جواہر وزواہر سے مزین، تخت عالی بخت پر بٹھا کر خراماں خراماں باغ جنان پہنچایا گیا۔ اس طرح کہ سات لاکھ ملائکہ بائیں سات لاکھ دائیں سات لاکھ آگے پیچھے صلوات وتحیات پیش کر رہے تھے۔ (معارج النبوۃ ص ۳۹)

۱۴ـــــ اس متعلق مختلف روایات وارد ہیں

(۱) گیہوں کا درخت تھا۔ (۲) وہ انجیر کا درخت تھا۔ (۳) وہ درختِ انگور تھا۔ (۴) کوئی ایسا درخت تھا جس کے کھانے سے "رفع حاجت" کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جنت ان گندگیوں سے پاک ہے (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۲۰)

(۵) یا وہ کھجور کا درخت تھا

(البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۷۴)

قول اول کو ترجیح حاصل ہے۔

۱۵ـــــ حضرت حوا رضی اللہ عنہا نے "شجر ممنوع" کے سات خوشے توڑے تھے۔ پہلے ایک خود نے کھایا۔ پانچ آدم علیہ السلام کو دیئے اور ایک محفوظ رکھا۔

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۳)

۱۶ـــــ جنت کا گیہوں بیل کے گردے کے برابر تھا۔ شیرۂ شہد سے زیادہ شیریں اور مکھن سے زیادہ لذیذ دل عزیز۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۲۰)

۱۷ـــــ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ:

ایک روز افروز بارگاہ بے کس پناہ علیہ التحیۃ والثناء میں چند یہودی حاضر آئے اور پوچھا: یا رسول اللہ! ہم نے توریت میں لکھا دیکھا ہے کہ آپ کی امت پر تیس روزے فرض کئے گئے ہیں! آپ نے فرمایا: یہ ٹھیک ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بہشت بریں میں جو دانۂ گندم شیریں کھایا تھا وہ آپ کے شکم اطہر میں تیس روز تک رہا بایں سبب تیس روزے فرض کئے گئے۔

(الملفوظات نظام الدین الاولیاء ص ۵۳)

۱۸ـــــ شجر ممنوع کا دانہ کھانا تھا کہ حللِ نوری جسدِ نوری سے جدا ہو گئے۔ آپ رونے لگے اور از خود رفتگی میں بدن ایمن مستور فرمانے کو جس درخت کی جانب جاتے وہ درخت آپ سے دور ہوتے۔ بالآخر انجیر کے چار پتوں سے جسم مبارک کو چھپایا۔ خطاب مستطاب رب الارباب ہوا: اب بہشت سے باہر تشریف لے جایئے۔ حضرت آدم علیہ السلام دیدۂ نمناک اور سینۂ غمناک لئے حوا رضی اللہ عنہا کا ہاتھ تھامے باہر تشریف لائے۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۴)

بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ آپ نے عود کے پتوں سے ستر پوشی کی تھی۔

(معارج النبوۃ ص ۴۴)

۱۹ـــــ اس متعلق ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر اختلاف رکھتے ہیں کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام جنت سے دنیا دار السلام میں کہاں اتارے گئے۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں شہر سراندیپ کے اس پہاڑ پر اتارے گئے جس کو "نود" کہتے ہیں حضرت حوا رضی اللہ عنہا ساحلِ دریائے ہند پر لائی گئیں اسی واسطے مہبطِ حوا کا نام جدہ رکھا گیا مور کو مرج الہند میں شیطان کو نیسان میں جو کہ بصرہ سے کچھ فاصلے پر ہے یا جہاں اب یاجوج و ماجوج کی دیوار قائم ہے اور سانپ کو بحستان یا اصفہان میں پھینکا گیا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۳۰)

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام صفا پر اور حوا رضی اللہ عنہا مروہ پر اتارے گئے۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام ہند کے شہر وحنا میں اترے۔

(۴) ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام مکہ اور طائف کے درمیان اترے۔ (ابن کثیر پ ۱ ع ۴)

(۵) بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا مزدلفہ پر اتاری گئیں۔ اور بعض نے کہا عرفہ پر اور ابلیس خبیس کو ابلہ پر جو بصرہ یا جدہ کے قریب ایک پہاڑ ہے۔ (حاشیہ ۲ جلالین ص ۱۳۱)

۲۰۔۔۔ اس تعلق سے ائمہ تفاسیر کے کئی اقوال ہیں

(۱) آپ دونوں نے بہشت بریں میں عالم آخرت کے نصف دن جو کہ دنیا کے پانچ سو سال کے برابر ہے۔ قیام کیا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۲)

(۲) آپ دونوں خلد بریں میں ایک ساعت رہے، جنت کی یہ ایک ساعت ایک سو تیس سال کے برابر ہے۔ (ابن کثیر پ ۱ ع ۴)

(۳) آپ دونوں کی فردوس بریں میں اقامت کی مدت سو سال ہے۔

(۴) بعض روایتوں میں مدت اقامت ساٹھ سال ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۸۰)

۲۱۔۔۔ فردوس بریں میں سب سے پہلے جس پھل کو آپ نے تناول فرمایا۔ وہ انگور، انجیر یا خورما تھا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۱)

۲۲۔۔۔ وہ اشیاء مندرجہ ذیل ہیں

(۱) حجر اسود۔ (۲) عصائے موسوی۔ (۳) ہتھوڑا۔ (۴) سنڈاسی۔ (۵) اہرن۔ (۶) کچھ سونا چاندی۔ (۷) مختلف قسم کے بیج۔ (۸) تین قسم کے پھل ایک وہ جو پورے کھائے جاتے ہیں دوسرے وہ جنکا اوپری حصہ کھایا جاتا ہے اور گھٹلی پھینک دی جاتی ہے جیسے چھوہارے وغیرہ۔ تیسرے وہ جن کا اوپری حصہ پھینک دیا جاتا ہے اور اندرونی حصہ کھایا جاتی ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۳۰)

(۹) جنتی درختوں کی پتیاں یا پھولوں کی پنکھڑیاں۔ (۱۰) بیلچہ۔ (۱۱) کدال۔ (۱۲) کندر یا صنوبر۔ (طبقات ابن سعد)

(۱۳) عود۔ (خوشبودار لکڑی) (۱۴) انگشتری سلیمانی۔ (صاوی ج ۱ ص ۳۰)

۲۳۔۔۔ تین سو سال مفارقت رہی۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۹۷)

بروایت دیگر دو سو سال دونوں میں فراقت رہی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ سو سال تک دونوں غربت و کربت میں مبتلا رہے۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۴)

۲۴۔۔۔ حق تعالیٰ جل مجدہ نے بعد قبولیتِ توبہ آپ دونوں کو نو، ذی الحجہ کو ملایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے حوا رضی اللہ عنہا کو پہچانا اس لئے اس روز مسرت افروز کا نام "عرفہ" رکھا گیا۔ اور جہاں ملایا اس مقام کا نام بنام "عرفات" مشہور ہوا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۹۷)

۲۵۔۔۔ آپ کے قد سرمد کی درازی ساٹھ ہاتھ تھی۔ آپ جب خلد بریں سے رونق افزائے دار دنیا ہوئے تو آپ بہت بلند قامت اور طویل الجسامت تھے کہ پائے پاک آپ کا زمین پر تھا اور سر اقدس آسمان سے متصل۔ پھر قادر مطلق عز اسمہ نے آپ کے قد پر مد کو چھوٹا کر دیا حتیٰ کہ ساٹھ ہاتھ رہ گیا اور آپ کے جسد نوری کا عرض سات ہاتھ تھا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۸۸ تا ۹۲)

۲۶۔۔۔ چالیس شبانہ روز کچھ نہیں کھایا پیا۔ ایک روایت میں چالیس سال ہے (معارج النبوۃ ص ۴۷)

۲۷۔۔۔ آپ کوہ سراندیپ سے پاپیادہ چالیس بار خانۂ کعبہ کی زیارت کو گئے۔
ملائکہ ہر جگہ انتظار قدوم میں چشم براہ تھے۔ (التاریخ فی الکامل ج ۱ ص ۱۶)

۲۸۔۔۔ آپ جب زیارت خانۂ کعبہ کو چلتے تو ہر قدم محترم کا فاصلہ پچاس فرسخ
کے برابر ہوتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ تین شبانہ روز کی مسافت کا ہوتا تھا۔

(معارج النبوۃ ص ۵۱)

۲۹۔۔۔ آپ تین سو سال تک اس قدر اشکبار رہے کہ جبرائیل علیہ السلام کو بھی آپ
کے رونے پر رونا آتا اور انہوں نے بارگاہ الٰہی میں آپ کی سفارش و شفاعت کی۔
اور یہ بھی اکثر احادیث سے ثابت ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے رونے والے جمع
کئے جائیں تو گریۂ آدم علیہ السلام افزوں تر ہو۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۳۷ تا ۳۳۹)

تفسیر الم نشرح میں ہے کہ آپ اپنی زلت پر دو سو برس روئے۔ (ص ۷۸)

ایک اور روایت کے بموجب آپ ایک سو اسی سال تک روتے رہے۔
ستر سال تو اکل شجر پر ستر سال اپنی خطا پر اور چالیس سال قتل ہابیل پر۔

(البدایہ والنہایہ ۱-۸۰)

ایک اور روایت میں تین سو ستر سال ہے۔ (الملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء ص ۱۴۲)

۳۰۔۔۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں جو حسب ذیل ہیں

(۱) بعد اتصال آدم، حضرت حوا بیس بار حاملہ ہوئیں (علیہما السلام)۔ اور
ہر حمل میں ایک لڑکا ایک لڑکی آپ سے متولد ہوئے یعنی کل چالیس بچے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۹۰ تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۳۱۶)

(۲) حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے ہر حمل سے دو بچے ہوتے مگر حضرت شیث کہ
رسول اللہ ﷺ کے اجداد میں ہیں تنہا پیدا ہوئے (یعنی کل انتالیس بچے، بیس
صاحبزادے اور انیس صاحبزادیاں) (تفسیر الم نشرح ص ۷۸)

(۳) چالیس بار حاملہ ہوئیں اور اسی بچے متولد ہوئے۔ (۴) ایک سو بیس بچے
پیدا ہوئے۔ (معارج النبوۃ ص ۶۱)

۳۱۔۔۔ بعض کے نام جو دستیاب ہوئے مندرج بذیل ہیں

اولاد ذکور:

(۱) قابیل (۲) ہابیل (۳) ایاد (۴) شبوآہ (۵) ہند (۶) صرابیس (۷) محور
(۸) سند (۹) بارق (۱۰) شیث (۱۱) عبد المغیث (۱۲) عبد الحارث (۱۳) ود (۱۴)
سواع (۱۵) یغوث (۱۶) یعوق (۱۷) نسر (الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۹۰)
(۱۸) عبد اللہ (۱۹) عبید اللہ (۲۰) عبید الرحمٰن۔ (حاشیہ ۱۴ جلالین ص ۱۴۶)

اولاد اناث

(۱) اقلیما (۲) اشوف (۳) جزورہ (۴) عزورا (۵) امۃ المغیث۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۹۰)

(۶) لیودا۔ (خزائن العرفان پ ۶ ع ۹)

۳۲۔۔۔ آپ کو سات لاکھ زبانوں کا علم تھا۔ اور ایک ہزار پیشوں میں مہلت تامہ
رکھتے تھے مگر آپ نے زراعت و کاشت کا پیشہ اختیار فرمایا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۹۱)

۳۳۔۔۔ آپ نے جبرائیل امین کے جنت سے لائے ہوئے گیہوں کے سات
دانوں کی کاشت فرمائی۔ خالق المخلوقات تقدس و تعالیٰ نے ہر دانہ کے بدلے
ایک لاکھ دانے اگائے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۲۹۲)

ایک اور روایت کے بموجب روح الامین تین دانے لیکر آئے تھے۔ ان
میں سے دو دانے آپ نے بوئے جس سے گندم کی فصل ہوئی اور ایک دانہ کو حوا
رضی اللہ عنہا نے بویا جس سے جو کی فصل ہوئی۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۸ تا ۴۹)
اور ان مزروعہ دانوں کا وزن ایک لاکھ آٹھ سو درہم تھا۔ دوسرا قول ایک
ہزار آٹھ سو درہم کا ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۸)

۳۴۔۔۔ گندم کی فصل کاٹنے کے بعد آپ نے اس کی جو روٹی بنائی اس کی لمبائی
چوڑائی پانچ سو گز تھی۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۹)

۳۵۔۔۔ آپ نے اس دار دنیا میں سب سے پہلے جو لباس زیب تن فرمایا وہ بھیڑ

کے بالوں کا تھا جسے آپ نے خود تیار کیا تھا۔ اپنے لئے ایک جبہ اور حضرت حوا کیلئے ایک لفافہ مثل قمیص کے اور ایک اوڑھنی۔ (البدایہ ج۱ ص۹۲ معارج النبوۃ ج۱ ص۴۸)

۳۶ــــ آپ کی زبان خلد بریں میں عربی تھی جب مرغزار بہشت سے مصیبت گاہ دنیا میں تشریف لائے تو عربی زبان سلب کر لی گئی یا بھلا دی گئی۔ قبل از قبولیت توبہ آپ سریانی زبان میں گفتگو فرمایا کرتے تھے بعد اجابت توبہ پھر عربی زبان جنت نشان عطا ہوئی۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۳۴۰)

۳۷ــــ آپ جب جنت دار السلام سے دنیا دار الملام میں تشریف لائے تب آپ کے جسم مبارک کا رنگ سیاہ ہوگیا۔ بعد قبول توبہ آپ کو یہ حکم ہوا کہ چاند کی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کا روزہ رکھیں۔ چنانچہ آپ نے یہ روزے رکھے اور ہر دن، تن رشک چمن کا تہائی حصہ اصل رنگ پر آتا رہا اور پندرہویں تاریخ کو تمام جسم پاک اپنے اصل رنگ پر آگیا۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۳۳۹، ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء ص۸)

۳۸ــــ آپ جب فردوس بریں میں اقامت پذیر تھے اس وقت آپ کی ریش مطہر کی طوالت ناف نزاہت تک تھی اور وہ بالکل سیاہ تھی۔ (البدایہ ج۱ ص۹۷)

۳۹ــــ آپ نے اپنی عمر شریف سے چالیس سال حضرت داؤد ﵇ کو عطا کر دیئے تھے پھر بھول گئے۔ بایں سبب بنی نوع انسان میں سہو و نسیان کی بیماری پیدا ہو گئی۔ (مشکوۃ ج۲ ص۴۰۰)

اس کا تفصیلی واقعہ یوں ہے:

جب پروردگار عالم تقدس و تعالیٰ نے حضرت آدم ﵇ کی پشت مبارک سے تمام ذریت آدم کی ارواح نکالیں اور اپنی ربوبیت و الٰہیت کا اقرار لیا۔ تو ارواح بنی آدم کے اس اجتماع میں حضرت آدم ﵇ نے ایک کو خوب ترو تازہ اور نورانی دیکھ کر پوچھا: خدایا! ان کا نام کیا ہے۔؟ رب تبارک و تعالیٰ نے جواب فرمایا: داؤد۔! عرض کی: خداوند! ان کی عمر کیا ہے۔؟ فرمایا: ساٹھ سال۔! عرض کی: خدایا! ان کی عمر بڑھادے۔؟ فرمایا: نہیں۔! ہاں اگر تم اپنی عمر سے کچھ دینا چاہو تو دے

سکتے ہو۔! عرض کی: بندہ نواز! میری عمر کتنی ہے۔؟ فرمایا: ایک ہزار سال۔! عرض کی: خداوندا: میری عمر سے چالیس سال دے دیئے جائیں۔ چنانچہ دیدیئے گئے اور اس لین دین کو ضبط تحریر میں لایا گیا۔ جب آپ کی عمر شریف نو سو ساٹھ سال ہوئی تو ملک الموت بغرض قبض روح حاضر آئے۔ تو آدم ﵇ گویا ہوئے: خداوندا! میری عمر میں سے ابھی تو چالیس سال باقی ہیں۔! فرمایا: وہ تم تو اپنے بیٹے داؤد کو دے چکے ہو۔! پھر جس میں وہ لین دین محرر تھا۔ آپ کو دکھایا گیا۔

(ابن کثیر پ۳ ع۷، معارج النبوۃ ج۱ ص۵۵)

۴۰ــــ آپ نے گیارہ دن مرض الوفات میں مبتلا رہ کر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (الکامل فی التاریخ ج۱ ص۳۰)

۴۱ــــ آپ نے جب اس دار دنیا سے کوچ فرما کر جوار رحمت الٰہی میں نزول کیا تو اس وقت آپ کی اولاد و اجفاد کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ (تفسیر نعیمی ج۴ ص۲۱۶)

ایک دوسری روایت کے بموجب اس وقت آپ کی اولاد (بیٹے پوتے وغیرہ) کی تعداد چالیس ہزار تھی (تفسیر نعیمی ج۱ ص۳۴۰)

ایک اور روایت کے مطابق آپ کے وصال حق کے وقت اولاد وغیرہ کی تعداد سات لاکھ تک پہنچ چکی تھی۔ (معارج النبوۃ ج۱ ص۶۱)

۴۲ــــ حضرت جبرائیل امین، جنت سے بہشتی بیری کے کچھ پتے اور مرکب خوشبو اپنے ساتھ لائے اور خود حضرت آدم ﵇ کو غسل دیا۔ خوشبو ملی۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۳۳۲)

۴۳ــــ آپ کی تجہیز و تکفین جبرائیل امین نے کی۔ اور کفن جنتی حلے کا تھا جو جبرائیل ہی لیکر آئے تھے۔ (تفسیر نعیمی ص۳۳۲)

آپ کا کفن تین کپڑوں کا تھا۔ (حاشیہ ۴ جلالین ص۱۳۱)

۴۴ــــ تجہیز و تکفین کے بعد آپ کی نعش مبارک کو فرشتے خانہ کعبہ میں لائے۔ ایک روایت میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ کی نعش مبارک کو آپ کی اولاد میں سو ڈیڑھ سو آدمی کعبہ میں لائے۔ اور حضرت جبرائیل ﵇ کی امامت میں ملائکہ نے

نماز جنازہ ادا کی۔ نماز میں پڑھی جانے والی تکبیروں کی تعداد چار تھی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۲۱)

ایک دوسری روایت کے مطابق نماز جنازہ حضرت شیث علیہ السلام نے پڑھائی۔
(البدایہ والنہایہ ص ۹۸)

اور پڑھی جانے والی تکبیروں کی تعداد تیس تھی۔ پانچ تکبیریں نماز کی اور پچیس آپ کے جنازہ اعزاز میں پڑھی گئیں۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۲۲)

اور ایک روایت میں تکبیروں کی تعداد تیس ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۶۳)

۴۵ — ائمہ تفسیر و مورخان پاکیزہ تحریر اس متعلق اختلاف رکھتے ہیں کہ آپ کی قبر انور کہاں ہے

(۱) مکہ معظمہ سے تین میل فاصلے پر، مقام منیٰ میں جہاں کہ حاجی لوگ قربانی کرتے ہیں۔ اسی جگہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کی تھی۔ یہیں مسجد خیف سے متصل آپ کی قبر شریف ہے۔
(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۳۲)

(۲) آپ کی قبر شریف کوہ سراندیپ میں ہے۔
(مقدمہ معارف القرآن ج ۱ ص ۲۰۶، حاشیہ ۴ جلالین ص ۱۳۱)

(۳) آپ کی قبر اس پہاڑ میں ہے جس پر آپ جنت سے اترے تھے۔

(۴) بعض نے کہا آپ کی قبر انور غار جبل ابوقبیس میں ہے جسے "غار الکنز" کہتے ہیں۔

(۵) ابن جریر کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان کے موقعہ پر آپ کے اور حوا علیہا السلام کے تابوت شریف کو بیت المقدس میں لاکر دفن فرمایا۔
(الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۲۲)

(۶) ابن عساکر نے کہا ہے آپ کا سر اقدس مسجد ابراہیم کے پاس اور پاؤں مبارک صخرۂ بیت المقدس کے پاس ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۹۸)

۴۶ — جب آپ کی وفات ہوئی تو سات دنوں تک مخلوق روتی رہی اور اتنے ہی دن چاند و سورج گرہن میں رہے۔
(البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۹۸ تا ۹۹)

۴۷ — آپ کی عمر شریف سے متعلق کئی اقوال ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام نووی کے نزدیک ہزار سال تک روئے زمین پر آپ کا زندہ رہنا مشہور ہے۔

(۲) ابن ابی خیثمہ کی تحقیق یہ ہے کہ آپ نو سو ساٹھ سال تک زندہ رہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵)

(۳) آپ کی عمر شریف نو سو چالیس سال ہوئی۔ (حیوۃ الحیوان ص ۴۲۶)

(۴) آپ کی عمر شریف نو سو چھتیس سال ہوئی۔ (ابن کثیر پ ۱)

(۵) آپ کی عمر شریف لوح محفوظ میں ایک ہزار سال ہے اور تورات میں نو سو تیس سال۔ (البدایہ ج ۱ ص ۹۹)

حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پیدائش، تخلیق آدم کے کتنے دنوں بعد ہوئی۔ ؟
۲۔۔۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پیدائش کہاں ہوئی۔ ؟
۳۔۔۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا نام 'حوا' کیوں ہوا۔ ؟
۴۔۔۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا قد کتنا لمبا تھا۔ ؟
۵۔۔۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے کتنے گیسو تھے۔ ؟
۶۔۔۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا، وفات آدم علیہ السلام کے بعد کتنے سال اس دنیا میں رہیں۔ ؟
۷۔۔۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔ ؟
۸۔۔۔ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی قبر شریف کہاں ہے۔ ؟

حضرت حوا رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے ایک ہفتہ بعد دوسرے جمعہ کو حضرت حضرت حوا رضی اللہ عنہا زینت بخش عالم ہوئیں۔
(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۳)

۲۔۔۔ آپ کی جائے پیدائش میں اختلاف ہے

حضرت عبد اللہ ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: حضرت حوا رضی اللہ عنہا جنت میں پیدا ہوئیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام ایک دن سو رہے تھے کہ ان کی پسلی سے ان کو پیدا فرما دیا گیا۔

حضرت عمر فاروق و دیگر اصحاب کامل النصاب رضی اللہ عنہم نے روایت فرمائی ہے کہ فرشتوں نے حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو نوری لباس پہنایا، ان کے سر پر تاج رکھا، سونے کے تخت عالی بخت پر بٹھایا، حضرت حوا رضی اللہ عنہا کو مختلف قسم کے زیوروں سے آراستہ پیراستہ کیا۔ اور ان دونوں کو جنت میں پہنچا دیا گیا۔ اس روایت سے معلوم ومکشوف ہوا کہ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کی پیدائش بھی زمین پر ہوئی۔
(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۸)

۳۔۔۔ آپ کا نام "حوا" اس لئے ہے کہ یہ لفظ "حیّ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں زندہ۔ چونکہ آپ، زندہ انسان حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئیں اس مناسبت سے آپ کا نام حوا رکھا گیا۔ یا یہ کہ آپ ہر زندہ انسان کی والدہ ہیں اسلئے آپ کو حوا کہا گیا۔ یا لفظ حوا "حُوتّ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں سرخی مائل بسیاہی چونکہ آپ کے لبہائے لعلین و نازنین کا رنگ ایسا ہی تھا اس مناسبت سے آپ کا نام حوا رکھ دیا گیا۔
(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۳)

۴۔۔۔ آپ کا قد مبارک بھی ساٹھ ہاتھ لمبا تھا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۲)

۵۔ آپ کے سات سو گیسو تھے۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۱)

۶۔ آپ، حضرت آدم علیہ السلام کے وصال حق کے بعد ساڑھے ساٹھ سال زندہ رہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۳)

ایک دوسری روایت کے بموجب حضرت آدم علیہ السلام کے رحلت فرمانے کے بعد صرف ایک سال آپ دنیا میں رہیں۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۲۲)

۷۔ آپ کی عمر شریف نو سو ستانوے (۹۹۷) سال ہوئی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۳)

۸۔ آپ کی قبر انور جدہ شریف میں ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۳۲)

ہابیل اور قابیل سے متعلق سوالات

۱۔ ہابیل اور قابیل کے ساتھ جو لڑکیاں پیدا ہوئیں تھیں انکے نام کیا تھے۔؟

۲۔ ہابیل اور قابیل نے قربانی کیلئے کیا کیا پیش کیا تھا۔؟

۳۔ جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت دونوں کی عمر کتنی تھی اور آدم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی۔؟

۴۔ قابیل نے ہابیل کو کس جگہ قتل کیا تھا۔؟

۵۔ قابیل نے ہابیل کو کس طرح قتل کیا تھا۔؟

۶۔ قابیل نے ہابیل کو کس دن قتل کیا تھا۔؟

۷۔ جس وقت قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت آدم علیہ السلام کہاں تھے۔؟

۸۔ قابیل، ہابیل کی لاش کتنے دنوں تک لیکر پھرتا رہا۔؟

۹۔ قابیل نے ہابیل کی لاش کو کس طرح دفن کیا تھا؟

۱۰۔ حضرت آدم علیہ السلام کو قتل ہابیل کا علم کتنے دنوں بعد ہوا، اور کیسے۔؟

۱۱۔ حضرت آدم علیہ السلام ہابیل کے غم میں کتنے سالوں تک روتے رہے۔؟

۱۲۔ قابیل کو قتلِ ہابیل کی سزا دنیا میں کیا ملی اور آخرت میں کیا ملے گی۔؟

۱۳۔ قابیل کی ہلاکت کیسے ہوئی۔؟

ہابیل اور قابیل سے متعلق جوابات

۱ـــ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی متولد ہوتے تھے۔ قابیل کے ساتھ جو لڑکی ہوئی اسکا نام ''اقلیما'' تھا اور ہابیل کے ساتھ جو لڑکی ہوئی اسکا نام ''لیودا'' تھا۔ (خزائن ٦ پ ع ٩)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی کا نام یلودا تھا۔

(حاشیہ ۷ اجلالین ص ۹۸)

۲ـــ قابیل نے ایک انبار گندم اور ہابیل نے ایک بکری، قربانی کے لئے پیش کی تھی۔

(خزائن العرفان پ ٦ ع ٩)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہابیل نے ایک گائے پیش کی تھی۔

(ابن کثیر پ ٦ ع ٩)

اس قربانی کا مختصر اواقعہ یوں ہے:

حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ اور طریقۂ عقد یوں تھا کہ ایک حمل کا لڑکا دوسرے حمل کی لڑکی سے منسوب کیا جاتا تھا۔ چونکہ آدمی صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں منحصر تھے تو مناکحت کی اور کوئی سبیل نہ تھی۔ چنانچہ قابیل کے ساتھ اقلیما پیدا ہوئی جو حسن و جمال، خط و خال میں بے مثل تھی۔ اور ہابیل کے ساتھ لیودا پیدا ہوئی یہ اس قدر حسین نہ تھی۔

جب یہ چاروں بالغ ہوئے تو اسی دستور کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام نے لیودا کو قابیل کیلئے نامزد کیا اور اقلیما کو ہابیل کیلئے۔ قابیل نے اس تجویز سے انحراف کیا اور کہا! میری بہن حسین ہے اور میرے ساتھ رحم میں رہی ہے میں اس کا حقدار ہوں. حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: وہ تیرے ساتھ پیدا ہوئی لہذا تیری بہن ہے

اس کے ساتھ تیرا نکاح حلال نہیں!۔ قابیل نے سرکشی کر کے کہا: یہ تو آپ کی تجویز و رائے ہے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہیں دیا۔! آپ نے فرمایا: اچھا دونوں ایک ایک قربانی کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو جائے وہی اقلیما کا حقدار ہے۔ اس زمانے میں جو قربانی مقبول ہوتی تھی آسمان سے ایک آگ آکر اس کو کھالیا کرتی تھی۔ ہابیل قربانی کیلئے ایک بکری لایا کہ وہ بکریاں ہی پالتا تھا اور قابیل چونکہ کاشت کرتا تھا ایک انبار گندم لایا۔ ناگاہ ایک بجلی آئی اور بکری کو لے گئی قابیل کی قربانی چھوڑ گئی۔ قابیل کی آتش خشم و غضب جوش زن ہوئی تیرگی حسد دیدۂ بصیرت میں آئی اور قتل ہابیل کا عزم بالجزم کر لیا۔ (خزائن العرفان ٦ پ ع ٩)

۳ـــ قابیل نے جب ہابیل کو قتل کیا اس وقت قابیل کی عمر پچیس سال اور ہابیل کی عمر بیس سال تھی۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۱۸ عجائب القرآن ص ۹۵)

اور حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو پچیس سال تھی۔

(روح البیان ج ۲ ص ۵۵۵)

۴ـــ قتل کا یہ سانحہ مکہ مکرمہ میں جبل ثور کے پاس یا حرا کی گھاٹی میں واقع ہوا تھا اور بعض کا قول ہے بصرہ میں، جس جگہ مسجد اعظم بنی ہوئی ہے۔

(عجائب القرآن ص ۹۵، روح البیان ج ۱ ص ۵۵۵)

۵ـــ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں کہ قابیل نے ہابیل کو کس طرح قتل کیا

(۱) حضرت ہابیل سوئے ہوئے تھے کہ قابیل نے ایک بھاری پتھر سے آپ کا سر کچل ڈالا۔

(۲) قابیل نے آپ کو لوہے سے وار کر کے مارا۔

(۳) بعض کہتے ہیں مثل درندے کے کاٹ کاٹ کر آپ کو شہید کیا۔

(۴) بعض یہ بھی کہتے ہیں قابیل نے گلا گھونٹ کر آپ کی جان لی۔

(۵) یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیطان نے جب دیکھا کہ اسے قتل کرنے کا ڈھنگ نہیں آتا تو اس لعین نے ایک جانور کو پکڑا اور اس کا سر ایک پتھر پر رکھ کر اوپر سے

دوسرا پتھر زور سے دے مارا۔ جس سے وہ جانور اسی وقت مر گیا۔ یہ دیکھ کر قابیل نے بھی اپنے بھائی کے ساتھ یہی کیا۔

(۹) یہ بھی مروی ہے کہ چونکہ اب تک زمین پر کوئی قتل نہیں ہوا تھا تو قابیل نے اپنے بھائی کو زمین پر گرا کر کبھی اسکی آنکھیں بند کرتا اور کبھی اسے تھپڑ اور گھونسے مارتا۔ یہ دیکھ کر ابلیس ٹبیس اس کے پاس آیا اور اسے بتلا دیا کہ ایک پتھر لیکر اس کا سر کچل ڈال۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ ابلیس لعین نے جب دیکھا کہ اس نے ہابیل کو کچل ڈالا تو یہ ملعون دوڑتا ہوا حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ حضرت حوا نے پوچھا قتل کیا ہوتا ہے۔ ؟ اس نے کہا اب وہ نہ کھاتا پیتا ہے نہ بولتا چالتا ہے اور نہ ہلتا جلتا ہے۔ حضرت حوا نے کہا: شاید اسے موت آ گئی۔ (ابن کثیر ۶ پ ع ۹)

۶۔۔۔ قتل کا یہ حادثہ منگل کے دن وقوع پذیر ہوا تھا۔

(عجائب القرآن، ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیا ص ۱۷)

۷۔۔۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام حج بیت اللہ کیلئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے تھے۔ (خزائن العرفان ۶ پ ع ۹)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ہابیل جنگل میں بکریاں چرا رہا تھا اس کو آنے میں دیر لگ گئی تو انہیں بلانے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام نے قابیل کو بھیجا یہ ایک چھری اپنے ساتھ چھپا کر چلا اور راستے میں ہی دونوں بھائیوں کی ملاقات ہو گئی۔ قابیل نے کہا میں تجھے مار ڈالونگا کہ تیری قربانی قبول ہوئی میری نہ ہوئی۔ اس پر ہابیل نے کہا: اللہ متقیوں ہی کی قربانی قبول فرماتا ہے۔ اس پر وہ بگڑا اور چھری سے حملہ کر دیا۔ (ابن کثیر ۱ پ ع ۹)

۸۔۔۔ قتل ہابیل کے بعد، قابیل کو یہ فکر ہوئی کہ اب اس لاش کو کیا کروں اسی فکر میں چالیس روز تک پشت پر لاش کو لادے بیابان میں سرگرداں رہا۔

(روح البیان ج ۱ ص ۵۵۵)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ سال بھر تک اس لاش کو اپنے کاندھے پر لیکر پھرتا رہا۔

(ابن کثیر ۶ پ ع ۹)

۹۔۔۔ قابیل، بعد قتل ہابیل کے متحیر ہوا کہ اب اس لاش کو کیا کروں کیونکہ اس وقت تک کوئی انسان مرا ہی نہ تھا۔ پریشاں اس سمت ہر طرف پھرتا رہا۔ بالآخر ایک روز اس نے منظر دیکھا کہ دو کوے آپس میں لڑے ان میں ایک نے دوسرے کو مار ڈالا پھر زندہ کوے نے اپنی منقار (چونچ) اور پنجوں سے گڑھا کر کے مردہ کوے کو لایا اور اس میں رکھ کر اس پر خاک ڈال دی کہ مردہ کوے کی لاش چھپ گئی۔ یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہئیے چنانچہ اس نے بھی اسی طرح ہابیل کو خاک میں دبا دیا۔ (خزائن العرفان ۶ پ ع ۹)

۱۰۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام نے زیارت حرم سے مراجعت فرمائی تو تمام صاحبزادے استقبال کو حاضر آئے مگر ہابیل نہ آیا۔ آپ نے ہابیل کو نہ پا کر اس کی جستجو کی مگر کہیں پتہ نہ چلا۔ آپ، سات شبانہ روز کوہ و صحرا میں تلاش ہابیل فرماتے رہے۔ آٹھویں شب کو آپ نے خواب میں دیکھا کہ ہابیل کھڑا پکار رہا ہے "یا ابتاہ الغیاث" آپ گھبرا کر چونک پڑے اور ایک چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا تو روح الامین کو دیکھا کہ تشریف فرما ہیں۔ آپ نے بے تابانہ فرمایا: جبرائیل! ہابیل کی کیفیت سے کچھ واقف ہو؟ میں ابھی خواب میں اسے بحال مظلوم و بیچارہ دیکھ چکا ہوں اور وہ فریاد رسی چاہتا ہے۔ جبرائیل نے کہا: رب تعالیٰ فرماتا ہے "عظم اجرك" تمہارا ثواب زبردست ہو گیا کہ قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا ہے اور وہ اسی وجہ سے فریاد کرتا ہے مگر اس وقت سے اب تک کوئی اس کی فریاد کو نہ پہنچا اور اسی طرح وہ فریاد کناں روز قیامت اٹھے گا۔

آدم علیہ السلام جبرائیل کو ساتھ لیکر قبر ہابیل پر پہنچے اور اس قدر اشکِ غم بہائے کہ ملائکہ سماوی کے دل دہل گئے۔ (اوراق غم ص ۱۲)

۱۱۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام قتل ہابیل کے غم میں چالیس سال تک روتے رہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۸۰)

اور سو سال تک آپ کو ہنسی نہ آئی۔ (عجائب القرآن ص ۹۶)

۱۲ـــــ حضرت مجاہد کا قول ہے کہ قابیل کے ایک پیر کی پنڈلی کو ران سے لٹکا دیا گیا ہے اور اسکا منہ سورج کی طرف کر دیا گیا ہے کہ سورج کے گھومنے کے ساتھ ساتھ گھومتا رہتا ہے۔ جاڑوں اور گرمیوں میں آگ اور برف کے گڑھے میں وہ معذب ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۵۵۶)

حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ آخرت میں اس قتل کے کیفر کردار میں تمام عذاب جہنم کا نصف حصہ اس کیلئے مخصوص ہے۔ اور سب سے بڑا عذاب یہ ہے کہ زمین کے ہر قتل کا حصہ گناہ اسکے ذمے ہے۔ (ابن کثیر ۶ پ ۹ع)

۱۳ـــــ قابیل کو اسی کے بیٹے نے جو کہ اندھا تھا پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا۔

(روح البیان ج ۱ ص ۵۵۴)

حضرت ادریس علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کی ولادت، حضرت آدم علیہ السلام کے وصال کے کتنے سال قبل ہوئی۔؟

۲ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟

۳ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب ''ادریس'' کیوں ہوا۔؟

۴ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کا سلسلہ نسب، حضرت آدم علیہ السلام تک کس طرح ہے۔؟

۵ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام کے کیا لگتے ہیں۔؟

۶ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام نے کتنی عمر میں نکاح فرمایا اور آپ کی زوجہ محترمہ کا نام کیا ہے۔؟

۷ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام پر کتنے صحیفے نازل ہوئے۔؟

۸ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کا ظاہری حیات کیساتھ جنت میں پہنچنے کا واقعہ کیا ہے؟

۹ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام ظاہری حیات کے ساتھ اب کہاں ہیں۔؟

۱۰ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جس وقت آپ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔؟

۱۱ـــــ حضرت ادریس علیہ السلام کس دن آسمان پر اٹھا لئے گئے۔؟

حضرت ادریس علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ حضرت آدمؑ کا عالم وصال کی طرف ارتحال فرمانے سے سو سال قبل، آپ رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔ (حاشیہ ۹ جلالین ص ۲۷۶)

ایک دوسری روایت کے بموجب حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے وقت آپ کی عمر شریف تین سو ساٹھ سال کی تھی۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۶۷)

۲۔۔۔ آپ کا اصلی نام اخنوخ ہے۔ (خزائن العرفان ۸ پ ع ۱۵)

حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ آپ کا اصلی نام خنون ہے۔ (الاتقان ج ۱ ص ۱۷۵)

۳۔۔۔ کتب الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔ (خزائن العرفان ۱۶ پ ع ۷)

یا اس وجہ سے کہ سب سے پہلے آپ ہی نے کتاب کا درس دیا۔ (صاوی ج ۳ ص ۳۲)

۴۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام تک آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے

ادریس ابن یارد ابن ملہلیل ابن قینان ابن انوش ابن شیث ابن آدم علیہم السلام۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۱۰)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

ادریس ابن یراد ابن مہلاییل ابن انوش ابن قینان ابن شیث ابن آدم علیہم السلام۔ (الاتقان ج ۱ ص ۱۷۵)

۵۔۔۔ آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد (لمک) کے دادا ہیں۔ (خزائن العرفان ۸ پ ع ۱۵)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کا زمانہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵)

۶۔۔۔ آپ نے پینسٹھ سال کی عمر شریف میں بروخا نامی عورت سے نکاح فرمایا اور ان سے ایک فرزند متولد ہوا جس کا نام متوشلخ رکھا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۶۷)

۷۔۔۔ اللہ تقدس و تعالیٰ نے اپنے خزانہ کلام سے تیس صحیفے آپ پر نازل فرمائے۔

(خزائن العرفان ۱۶ پ ع ۷)

۸۔۔۔ حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا: میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے۔ تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ! ملک الموت نے اس حکم کی تعمیل کی اور روح قبض کر کے اسی وقت آپ کی طرف لوٹا دی۔ آپ زندہ ہو گئے پھر فرمایا: مجھے جہنم دکھاؤ، تاکہ خوف الٰہی زیادہ ہو۔ چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے داروغہ جہنم حضرت مالک سے فرمایا: دروازہ کھولو! میں اس پر سے گذرنا چاہتا ہوں۔ داروغہ جہنم نے ایسا ہی کیا۔ آپ اس پر سے گزرے۔ پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا: مجھے جنت دکھاؤ۔ ملک الموت آپ کو جنت لے گئے۔ جنت کا دروازہ کھول کر آپ اندر داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر انتظار کے بعد ملک الموت نے کہا: اب آپ واپس تشریف لائیے اور اپنے مقام پر چلئے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا: اب میں یہاں سے کہیں نہ جاؤنگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کل نفس ذائقۃ الموت تو وہ میں چکھ ہی چکا ہوں۔ اور اللہ کا فرمان وان منکم الا واردھا کہ ہر شخص کو جہنم پر سے گزرنا ہے تو میں گزر چکا۔ اب میں جنت میں پہنچ چکا ہوں اور جنت میں پہنچنے والوں کیلئے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ھم منھا بمخرجین کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے۔ اب تم مجھے جنت سے چلنے کو کیوں کہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو وحی فرمائی: حضرت ادریس نے جو کچھ کیا میرے اذن سے کیا اور میرے ہی اذن سے جنت میں داخل ہوئے لہٰذا انہیں چھوڑ دو وہ جنت میں ہی رہیں گے۔

(خزائن العرفان ۱۶ پ ع ۷)

۹۔۔۔ اس متعلق کئی اقوال وارد ہیں کہ آپ ظاہری حیات طیبہ کیسا تھ کہاں موجود ہیں

(۱) حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ آپ جنت میں ہیں۔ (جیسا کہ گذرا)

(۲) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے سید عالم ﷺ نے شب معراج میں آپ کو آسمان چہارم میں دیکھا۔ (خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۷)

(۳) آپ چھٹے آسمان میں ہیں۔ (۴) آپ ساتویں آسمان میں ہیں۔

(حاشیہ ۱۶ جلالین ص ۲۷۵)

۱۰۔۔۔ ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ اس وقت آپ کی عمر شریف تین سو پچاس سال تھی۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس وقت آپ کی عمر چار سو سال تھی۔

(جلالین ص ۲۷۶ حاشیہ ۹)

۱۱۔۔۔ حضرت ادریس علیہ السلام دوشنبہ کے دن آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۴۷)

حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ولادت، حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے کتنے دنوں بعد ہوئی۔؟

۲۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کے والد اور دادا کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کی والدہ اور نانا کا نام کیا ہے۔؟

۴۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے مابین زمانی فاصلہ کتنا ہے۔؟

۵۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟

۶۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کا لقب ''نوح'' کیوں ہوا۔؟

۷۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کافرہ بیوی اور کافر بیٹے کا نام کیا تھا۔؟

۸۔۔۔ کشتی نوح کس لکڑی کی بنائی گئی تھی۔؟

۹۔۔۔ کشتی نوح (علیہ السلام) جن درختوں کی لکڑی سے بنائی گئی تھی وہ کتنے سالوں میں تیار ہوئے تھے۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانا کس نے سکھائی۔؟

۱۱۔۔۔ کشتی نوح کتنے سالوں میں بن کر تیار ہوئی۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ کشتی کس جگہ بنائی تھی۔؟

۱۳۔۔۔ کشتی نوح میں کتنے تختے لگائے گئے تھے۔؟

۱۴۔۔۔ کشتی نوح کے تختوں پر کیا لکھا گیا تھا۔؟

۱۵۔۔۔ کشتی نوح کا طول و عرض کتنا تھا اور اس کی اونچائی کتنی تھی۔؟

۱۶۔۔۔ کشتی نوح کی شکل کیسی تھی۔؟

۱۷۔۔۔ کشتی نوح میں کتنی منزلیں تھیں؟

۱۸۔۔۔ کشتی نوح کی کونسی منزل کس کے لئے مختص کی گئی تھی۔؟

۱۹۔۔۔ کشتی نوح میں کتنے نبی سوار تھے۔؟

۲۰۔۔۔ کشتی نوح میں کل کتنے افراد سوار تھے۔؟

۲۱۔۔۔ کشتی نوح میں سوار ہونے والا سب سے پہلا پرندہ کونسا تھا۔؟

۲۲۔۔۔ کشتی نوح میں سب کے آخر میں سوار ہونے والا جانور کونسا تھا۔؟

۲۳۔۔۔ کشتی نوح میں ابلیس کس طرح سوار ہوا تھا۔؟

۲۴۔۔۔ کس وعدہ کے تحت سانپ اور بچھو کو کشتی میں سوار کیا گیا تھا۔؟

۲۵۔۔۔ طوفان نوح کی آمد کی نشانی کیا بتلائی گئی تھی۔؟

۲۶۔۔۔ طوفان نوح کا آغاز کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا تھا۔؟

۲۷۔۔۔ طوفان نوح کتنے دنوں تک جاری رہا۔؟

۲۸۔۔۔ طوفان نوح میں برسنے والے ہر قطرہ میں کتنا پانی ہوتا تھا۔؟

۲۹۔۔۔ کشتی نوح، بیت اللہ کا طواف کتنے دنوں تک کرتی رہی۔؟

۳۰۔۔۔ کشتی نوح دورانِ گشت کہاں رکی تھی اور کیوں۔؟

۳۱۔۔۔ طوفان نوح کا پانی بلند پہاڑوں سے کتنا اونچا تھا۔؟

۳۲۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں کس ماہ کی کس تاریخ کو سوار ہوئے تھے اور کشتی، پہاڑ پر کس تاریخ کو ٹھہری تھی۔؟

۳۳۔۔۔ کشتی نوح کس پہاڑ پر لنگر انداز ہوئی اور یہ پہاڑ کہاں ہے۔؟

۳۴۔۔۔ جودی پہاڑ کی بلندی کتنی ہے۔؟

۳۵۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کو طوفان کا پانی خشک ہونے کی خبر کیسے ملی۔؟

۳۶۔۔۔ طوفان نوح کے بعد آباد ہونیوالی سب سے پہلی بستی کا نام کیا ہے۔؟

۳۷۔۔۔ طوفان نوح کے بعد اگنے والا سب سے پہلا درخت کونسا ہے۔؟

۳۸۔۔۔ طوفان نوح کے بعد نوح علیہ السلام اس دنیا میں کتنے سال رہے۔؟

۳۹۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی۔؟

۴۰۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے۔؟

حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ ابن جریر نے بیان کیا ہے:

حضرت آدم علیہ السلام کے وصال حق کے ایک سو چھبیس سال بعد حضرت نوح علیہ السلام کتم عدم سے قضائے وجود میں آئے۔
(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵)

۲۔۔۔ آپ کے والد ماجد کا نام لمک ہے اور جد امجد کا نام متوشلخ بن اخنوخ علیہ السلام یہ اخنوخ، حضرت ادریس علیہ السلام کا نام ہے۔ (خزائن العرفان ۸ پ ۱۵ ع ۱۵۔ الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵)

۳۔۔۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام سمہا اور نانا جان کا نام انوش ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۹)

۴۔۔۔ حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین ایک ہزار سال کا فاصلہ ہے۔
(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶)

۵۔۔۔ نوح آپ کا لقب ہے۔ آپ کے اصلی نام کے تحت مختلف اقوال منقول ہیں۔

(۱) عبد الغفار (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵) (۲) عبد اللہ (۳) یشکر۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۸۸)

(۴) عبد الجبار۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۱۱)

۶۔۔۔ آپ کا لقب نوح ہونے کی کئی وجوہات بیان کی گئی ہیں۔

(۱) اس وجہ سے کہ "نوح" کے معنی ہیں "رونا"۔ چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں پر بکثرت روتے تھے۔ کثرت گریہ وبکاء کی وجہ سے آپ کا لقب نوح ہوا۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۱۱)

(۲) یا اس وجہ سے کہ آپ اپنے نفس پر بکثرت بکاء کرتے تھے۔
(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵)

(۳) یا اس وجہ سے کہ ایک بار آپ اپنے بیٹے کنعان کی نجات سے متعلق بارگاہ رب العزت میں عرض گذار ہوئے اے اللہ! تونے مجھ سے میرے گھر والوں کی نجات کا وعدہ فرمایا۔" رب الارباب جل وعلی نے فرمایا اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے اس کے افعال و اعمال بڑے نالائق ہیں تو اسکی نجات کی دعا مت کر تجھے کیا معلوم وہ نجات کے لائق ہے یا نہیں۔! آپ اسی بات پر روتے تھے۔

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۶۸)

شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان منافق تھا وہ آپ کے سامنے خود کو مومن ظاہر کرتا تھا اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپ اللہ سے اس کی نجات کی دعا نہ کرتے۔ (خزائن العرفان ۱۲ پ ع ۴)

(۴) یا اس وجہ سے آپ کا لقب نوح ہوا کہ ایک بار آپ کا گزر ایک خارش زدہ کتے پر ہوا آپ نے دل میں سوچا کتنا بد شکل ہے اتنا خیال پیدا ہوتا تھا کہ اللہ نے وحی فرمائی تونے مجھے عیب لگایا یا میرے کتے کو کیا تو اس سے اچھا پیدا کر سکتا ہے۔؟ اس کے بعد آپ اپنے اس خیال پر روتے تھے۔

(صاوی ج ۲ ص ۹۹۶ معارج النبوۃ ج ۱ ص ۶۸)

(۵) یا اس وجہ سے کہ طوفان کے بعد ابلیس خبیس آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ نے میرا ایک بہت ہی بڑا کام کر دیا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے۔؟ اس لعین نے کہا: میں اور میرے حواری ہر آدمی کے پیچھے آخری دم تک اس کو دوزخی بنانے میں لگے رہتے ہیں۔ آپ نے دعا کی اور یکبارگی پوری قوم کو غرقاب کر کے واصل جہنم کر دیا۔ مجھے اور میرے معاونین کو محنت و مشقت سے بچا لیا۔ آپ اسی بات پر روتے اور کہتے کاش میں قوم کی ایذا رسانی پر صبر کرتا اور دعائے ہلاکت نہ کرتا۔

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۶۸)

۷۔۔۔۔ آپ کی کافرہ بیوی کا نام "واعلہ" تھا۔ (خزائن العرفان ۱۲ پ ع ۴) یا "والعہ" تھا۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۹)

اور کافر بیٹے کا نام کنعان یا یام تھا۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۷) بعض نے علیطون کہا ہے۔

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۲)

۸۔۔۔۔ یہ کشتی "سال" کی لکڑی کی تھی۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۴)
بقول دیگر یہ کشتی صنوبر کی تھی۔

(البدایہ ج ۱ ص ۱۱۰)

۹۔۔۔۔ بحکم الٰہی، نوح علیہ السلام نے درخت بوئے اور بیس سال میں یہ درخت تیار ہوئے۔

(خزائن العرفان ۱۲ پ ع ۴)

ایک روایت میں ہے کہ چالیس سال کے بعد وہ درخت کاٹے گئے اور ایک روایت میں سو سال ہے۔

(البدایہ ج ۱ ص ۱۱۰)

۱۰۔۔۔۔ اللہ رب العزت نے جبرائیل کو بھیجا جنہوں نے آپ کو کشتی بنانا سکھائی۔ (صاوی)

۱۱۔۔۔۔ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی (خزائن العرفان ۱۲ پ ع ۴)

ایک روایت میں چالیس سال اور ایک روایت میں سو سال ہے۔

(ابن کثیر ۱۲ پ ع ۴)

۱۲۔۔۔۔ یہ کشتی، نوح علیہ السلام نے مسجد کوفہ کے پاس بنائی تھی۔ (حاشیہ ۴ جلالین ص ۱۸۳)

۱۳۔۔۔۔ کشتی نوح میں ایک لاکھ چوبیس ہزار چار تختے لگائے گئے تھے۔

(معارج ص ۸، رکن دوم، نزہۃ المجالس ق ۵ ص ۳۲)

۱۴۔۔۔۔ کشتی نوح کے ایک لاکھ چوبیس ہزار اور چار تختوں میں سے ہر ایک تختہ پر ایک نبی کا نام لکھا گیا اس طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار تختوں پر ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے نام درج کئے گئے باقی چار تختوں پر چار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے نام تحریر کئے گئے۔ یہ تمام نام حضرت جبرائیل علیہ السلام بالترتیب بتائے گئے اور حضرت نوح علیہ السلام لکھتے گئے۔ (معارج ۸، رکن دوم، نزہۃ المجالس ق ۵ ص ۳۲)

۱۵۔۔۔۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں

(۱) اس کشتی کی لمبائی تین سو گز۔ چوڑائی پچاس گز اور اونچائی تیس گز تھی۔

(خزائن العرفان ۱۲ پ ع ۴)

(۲) اس کی لمبائی اسی ہاتھ تھی اور چوڑائی پچاس ہاتھ

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طول بارہ سو ہاتھ تھا اور عرض چھ سو ہاتھ

(۴) حضرت قتادہ کا کہنا ہے: اسکی لمبائی تین سو ہاتھ تھی۔

(۵) ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کی لمبائی دو ہزار ہاتھ اور چوڑائی ایک سو ہاتھ تھی (ابن کثیر ۱۲پ ع۴)

اور حضرت ابن عباس رضی عنہما کی ایک دوسری روایت ہے کہ اس کشتی کی لمبائی چھ سو ساٹھ گز۔ چوڑائی تین سوتیں گز اور اونچائی تینتیس گز تھی۔

(معارج النبوۃ ج ا ص ۱۷)

۱۶ــــ اس کشتی کا نقشہ شکل مرغی کی طرح تھا۔ اس کا سر، مور کے سر کی طرح، سینہ، سینۂ بطخ، دوسری روایت میں سینۂ کبوتر کی طرح اور دم، مرغ کی دم کی طرح۔

(معارج النبوۃ ج ا ص ۱۷)

۱۷ــــ اس کشتی میں تین منزلیں تھیں اور ہر منزل دس ہاتھ اونچی تھی۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴)

۱۸ــــ اس کشتی کی منزلیں اس طرح تقسیم کی گئی کہ طبقہ زیریں میں وحوش، درندے اور ہوام، درمیانی طبقہ میں چوپائے وغیرہ اور طبقہ اعلیٰ میں خود حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے متبعین۔ پرندے اور سامانِ خورد و نوش بھی اوپر ہی کے طبقہ میں تھے۔ (خزائن العرفان ۱۲پ ع ۴)

ایک قول یہ ہے کہ پہلی منزل میں وحوش دوسری میں اشیائے خوردنی اور تیسری میں مؤمنین تھے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلی منزل میں چوپائے اور جنگلی جانور۔ دوسری میں مرد عورتیں اور تیسری میں پرندے تھے۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴، حاشیہ ۹ جلالین ص ۱۸۳)

۱۹ــــ دو، حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام۔ حضرت نوح نے اس کشتی میں حضرت آدم کا تابوت رکھ لیا تھا اور تابوت کے ایک جانب مرد اور دوسری جانب

عورتوں کو بیٹھالیا۔ (الملفوظ ص ۳۷ حصہ اول)

۲۰ــــ اس تعلق سے کئی اقوال منقول ہیں

(۱) حضرت مقاتل نے کہا ہے کل بہتر مرد و عورت تھے۔ (خزائن العرفان)

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسی افراد تھے۔ نصف مرد اور نصف عورتیں۔

(۳) کل بارہ آدمی تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے تین صاحبزادے مع اپنی اپنی بیویوں کے۔ اور چھ دیگر مومن مرد و عورتیں۔ (جلالین ص ۱۸۳)

(۴) بعض نے کہا ہے کل نو افراد تھے۔ تین آپ کے صاحبزادے یعنی حام، سام، یافث۔ چھ دیگر۔

(۵) بعض نے نو کی تعداد اولاد نوح کے علاوہ بتلائی ہے۔ (صاوی)

(۶) ایک قول دس افراد کا ہے۔

(۷) اور ایک قول یہ ہے کہ کل سات اشخاص تھے۔ تین آپ کے صاحبزادے اور ان کی بیویاں اور ایک یام (آپکا کافر بیٹا) کی بیوی۔ (ابن کثیر ۱۲پ ع ۴)

(۸) ایک قول اٹھہتر کا بھی ہے (حاشیہ ۶ جلالین ۳۳۶)

(۹) بیس اور اٹھاسی کے بھی اقوال منقول ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ا ص ۷۳)

۲۱ــــ اس کشتی میں پرندوں کی جنس میں سے سب سے پہلے طوطا سوار ہوا تھا۔

(البدایہ ج ا ص ۱۱۱، ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴)

اور امام قرطبی کہتے ہیں کہ سب سے پہلے کشتی میں جو جانور سوار ہوا تھا وہ مرغابی ہے۔ (نزہۃ المجالس ق ا ص ۸۹)

۲۲ــــ اس کشتی میں چوپاؤں میں سے گدھا ہے جو سب سے بعد سوار ہوا تھا۔

(البدایہ ج ا ص ۱۱۱، ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴)

۲۳ــــ اس کشتی میں ابلیس پر تبلیس، گدھے کی دم میں لٹک کر سوار ہوا تھا۔ جب گدھا کشتی میں سوار ہونے لگا اس کے دونوں اگلے پاؤں کشتی میں تو آگئے لیکن جب

اس نے اپنا پچھلا دھڑ اٹھانا چاہا تو لاکھ کوشش کے باوجود اٹھا نہ سکا کیونکہ دم پر اس ملعون کا بوجھ تھا۔ ادھر حضرت نوح علیہ السلام جلدی کر رہے تھے۔ جب آپ نے گدھے کی اس پریشانی کو ملاحظہ فرمایا تو کہا: آجا! گو تیرے ساتھ ابلیس لعین بھی ہو! تب وہ چڑھ گیا اور ابلیس بھی اسکے ساتھ چڑھ آیا۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴، معارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۲)

۲۴ـــــ جب سانپ اور بچھو کشتی میں سوار ہونے لگے تو حضرت نوح علیہ السلام نے ان دونوں کو سوار کرنے سے منع فرمادیا۔ تب ان دونوں نے کہا: ہمیں سوار کر لیجئے! ہم یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ جو شخص سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ پڑھے گا ہم اسے ضرر نہیں پہنچائیں گے۔ (معارج النبوۃ ۱۷، غرائب القرآن ۱۰۷، نزہۃ المجالس ق ۲ ص ۵۰)

۲۵ـــــ تنور کا جوش مارنا طوفان آنے کی علامت بتلائی گئی تھی۔ اب اس میں چند قول ہیں کہ تنور کے جوش مارنے سے کیا مراد ہے۔؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تنور کے ابلنے سے مراد ہے روئے زمین سے چشمے پھوٹ نکلنا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے: "تنور" سے مراد صبح نکلنا اور فجر کا روشن ہونا ہے۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴)

یا "تنور" سے مراد یہی تنور ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔ اس صورت میں پھر اختلاف وارد ہے کہ یہ تنور کہاں تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ تنور پتھر کا تھا حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا، جو آپ (نوح علیہ السلام) کو ترکہ میں پہنچا تھا اور یہ ملک شام یا ہند میں تھا۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۴)

حضرت مجاہد اور شعبی کہتے ہیں کہ: یہ تنور کوفے میں تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہند میں ایک نہر کا نام ہے۔
قتادہ کا قول ہے جزیرہ میں ایک نہر ہے جسے "عین الوارده" کہتے ہیں۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴)

۲۶ـــــ رجب کی پہلی تاریخ سے طوفان نازل ہونا شروع ہوا اور دسویں رجب کو کشتی میں سوار ہوئے۔ (الملفوظ حصہ ۳ ۷، خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۴)

۲۷ـــــ چالیس شبانہ روز آسمان سے مینہ برستا رہا اور زمین پانی اگلتی رہی۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۴)

۲۸ـــــ اس طوفان کی بارش کا ہر قطرہ ایک مشک کے برابر تھا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۳)

۲۹ـــــ چالیس دنوں تک کشتی نوح بیت اللہ شریف کا طواف کرتی رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جودی کی طرف روانہ کر دیا۔ (ابن کثیر ۱۲ پ ع ۴)

بعض کہتے ہیں کہ سات روز۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۴)

۳۰ـــــ صاحب کنز الغرائب لکھتے ہیں:

کشتی نوح تمام روئے زمین پر گشت کرتے کرتے جب زمین کربلا پر پہنچی تو رک گئی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی: الٰہی! یہ کیا مقام ہے اور کشتی ٹھہرنے میں کیا مصلحت۔؟ جواب ملا: یہ وہ مقام ہے جہاں اہل بیت اطہار کی کشتی گردابِ خون میں غرقاب ہو گی اور میرے محبوب کے جگر گوشے اس مقام سے جام شہادت پی پی کر مجھ سے مواصلت کریں گے۔ (نور حق غم ص ۱۴)

۳۱ـــــ طوفان کا پانی سب سے بلند پہاڑ سے بھی تیس گز اونچا تھا۔ (الملفوظ ص ۷۳)

بقول دیگر بڑے بڑے پہاڑوں کی چوٹیوں سے پندرہ گز بروایت دیگر چالیس گز اونچا تھا۔ (حاشیہ ۳ جلالین ص ۳۳۶، معارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۳)

ایک قول یہ بھی ہے کہ پانی پہاڑوں سے اسی میل اوپر تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴)

۳۲ـــــ حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔ (خزائن العرفان ج ۱۲ ص ۴)

حضرت قتادہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ رجب کی دسویں تاریخ کو مسلمان اس میں بیٹھے تھے اور پانچ ماہ تک اسی میں رہے انہیں لیکر کشتی جودی پر مہینہ بھر تک ٹھہری رہی۔ آخر عاشورہ کے دن وہ سب اس میں سے اترے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: حضرت نوح علیہ السلام مع اپنے متبعین کے ایک سو پچاس دنوں تک کشتی میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے کشتی کا منہ مکہ شریف کی

طرف کر دیا۔ یہاں وہ کشتی چالیس دن تک کعبہ شریف کا طواف کرتی رہی۔ پھر اللہ تقدس و تعالیٰ نے اس کا رخ جودی کی طرف کر کے روانہ کر دیا۔ جہاں وہ ٹھہر گئی۔ اور بقول اہل توراۃ کے، ساتویں مہینے کی سترہویں تاریخ کو کشتی جودی پر لگی۔ دسویں مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑوں کی چوٹیاں کھل گئیں اسکے چالیس دن بعد کشتی کے روزن پانی کے اوپر دکھائی دینے لگے پھر آپ نے کوے کو پانی کی تحقیق کے لئے بھیجا وہ پلٹ کر نہ آیا۔ آپ نے کبوتر کو بھیجا جو واپس آیا۔ پھر سات دن کے بعد اسے دوبارہ بھیجا۔ شام کو زیتوں کا پتہ لئے ہوئے واپس لوٹا۔ پھر سات دن کے بعد اسے بھیجا۔ اب کی بار وہ نہ لوٹا۔ آپ سمجھ گئے کہ زمین بالکل خشک ہو چکی ہے۔ الغرض پورے ایک سال بعد حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کا سرپوش اٹھایا اور باہر تشریف لائے۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴)

اور ایک روایت میں ہے کہ بارہویں رجب بروز چہار شنبہ کوکشتی میں سوار ہوئے تھے

(نزہۃ المجالس ق ۵ ص ۳۴)

۳۳۔۔۔۔ یہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری جو موصل یا شام کے حدود میں واقع ہے۔

(خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۴)

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: یہ جزیرہ میں ایک پہاڑ ہے سب پہاڑ ڈبو دیئے گئے تھے لیکن یہ پہاڑ بوجہ اپنی عاجزی اور تواضع کے غرق ہونے سے بچ رہا تھا۔ یہیں کشتی لنگر انداز ہوئی۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ع ۴)

بعض کا کہنا ہے کہ طور پہاڑ کو ہی جودی کہتے ہیں۔ (ابن کثیر ۱۲ پ ع ۴)

۳۴۔۔۔۔ کوہ جودی کی بلندی چالیس ہاتھ تھی۔ (صاوی)

۳۵۔۔۔۔ طوفان رک جانے اور پھر کشتی جودی پر لنگر انداز ہونے کے بعد حضرت نوح علیہ السلام نے روئے زمین کی خبر لانے کا ارادہ فرمایا۔ آپ نے کوے کو بھیجا۔ کوا ایک مردار کو دیکھ کر اس پر گر پڑا اور واپس نہ آیا۔ آپ نے اس کے لئے ہمیشہ ڈرتے رہنے کی بددعا دی اس لئے وہ گھروں سے مانوس نہیں ہوتا۔ پھر آپ نے

کبوتر کو بھیجا۔ وہ زمین پر نہیں اترا بلکہ ملک سبا سے زیتون کی ایک پتی چونچ میں لیکر آیا۔ آپ نے پھر اسے دوبارہ بھیجا تو کبوتر مکہ مکرمہ میں حرم کعبہ کی زمین پر اترا اور سرخ رنگ کی مٹی لیکر واپس آیا۔ حضرت نوح علیہ السلام اس سے سمجھ گئے کہ طوفان کا پانی خشک ہو چکا ہے۔ آپ نے کشتی کا سرپوش اٹھایا اور آواز آئی کہ اے نوح ہماری نازل کردہ سلامتی کیساتھ اب اتر آؤ!" (ابن کثیر ۱۲ پ ع ۴)

۳۶۔۔۔۔ آپ کوہ جودی سے نیچے تشریف لائے اور وہیں ایک بستی کی بنیاد ڈالی اس کا نام "سوق الثمانین" رکھا۔ (الملفوظ حصہ اول ص ۷۳)

یہاں ایک دن میں اسی زبانیں جاری ہوگئیں کسی کی عربی، کسی کی فارسی وغیرہ۔ تب سے اس جگہ کا نام بابل ہوا یعنی اختلاف کی جگہ۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۶۸۲)

۳۷۔۔۔۔ طوفان نوحی کے بعد زمین پر جو پہلا درخت اگا وہ زیتون کا ہے۔

(حاشیہ ۶ جلالین ص ۲۹۹)

۳۸۔۔۔۔ آپ طوفان کے بعد ساٹھ سال اس دنیا میں رہے۔ (خزائن العرفان ج ۱۲ ص ۴)

بروایت دیگر آپ بعد طوفان اس دنیا میں دو سو پچاس سال رہے (حاشیہ جلالین ص ۱۳۴)

ایک قول پچاس سال کا بھی ہے۔ (حاشیہ ۲ جلالین ص ۳۳۶)

۳۹۔۔۔۔ اس متعلق ائمہ تفسیر و مورخان پاکیزہ تحریر اختلاف رکھتے ہیں

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:۔

حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال بعد مبعوث ہوئے۔ نو سو پچاس سال تک اپنی قوم کو دعوت فرماتے رہے۔ طوفان کے بعد ساٹھ برس دنیا میں رہے۔ اس طرح آپ کی عمر شریف ایک ہزار پچاس سال ہوئی

(خزائن العرفان ۱۲ پ ع ۴، الاتقان ج ۲ ص ۱۷۵)

(۲) فقیہ فقید المثال امام الہمام فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام تقریباً سولہ سو برس دنیا میں تشریف فرما رہے (الملفوظ حصہ اول ص ۷۳)

(۳) حضرت وہب سے مروی ہے: آپ چودہ سو سال تک اس جہاں میں

تشریف فرما ہے۔ (حاشیہ ۵ جلالین ص ۳۳۶)

(۴) بعض کا کہنا ہے کہ آپ کی عمر شریف بارہ سو چالیس سال ہوئی

(حاشیہ ۲۵ جلالین ص ۱۳۴)

(۵) ایک قول سترہ سو سال کا اور ایک قول پندرہ سو سال کا بھی ہے۔

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۹۷)

● حــــ ابن جریر اور ازرقی عبد الرحمٰن بن سابط یا اسکے علاوہ تابعین سے مرسلا نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں

حضرت نوح علیہ السلام کی قبر پُر انور صحیح قول کے مطابق مسجد حرام میں ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی قبر شریف شہر "بقاع" میں ہے۔ جس کو کرک نوح سے یاد کیا جاتا ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۱۲۰)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت سیدنا آدم علیہ السلام سے کتنے سال بعد ہوئی۔؟

۲ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام طوفان نوح سے کتنے سال بعد مبعوث ہوئے۔؟

۳ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے کتنے سال بعد دار دنیا میں تشریف لائے۔؟

۴ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام کی وفات سے کتنے سال پہلے ہے؟

۵ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے۔؟

۶ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنے نبی مبعوث ہوئے؟

۷ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۸ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سلسلہ نسب کس طرح ہے۔؟

۹ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ولادت کہاں ہے۔؟

۱۰ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام تہ خانہ میں کتنی مدت رہے۔ اس واقعہ کی تفصیل کیا ہے۔؟

۱۱ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی شادیاں کیں۔؟

۱۲ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھے۔؟

۱۳ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت خانہ کے جن بتوں کو توڑا تھا ان کی تعداد کتنی تھی۔؟

۱۴ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کا مشورہ کس نے دیا تھا۔؟

۱۵ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کیلئے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئیں۔؟

۱۶ــــ آتش نمرودی کہاں دہکائی گئی تھی۔؟

۱۷ــــ آتش نمرودی کتنے دنوں تک دہکائی گئی تھی۔؟

۱۸ــــ آتش نمرودی کے شعلوں کی بلندی کتنی تھی۔؟

۱۹ـــــ جس مکان میں آتش نمرودی دھکائی گئی تھی اسکا طول و عرض کتنا تھا۔ ؟

۲۰ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی میں کس طرح ڈالا گیا تھا۔ اور یہ طریقہ کس نے سکھایا تھا۔ ؟

۲۱ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام، جب نار نمرودی کے حوالے کئے گئے اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی۔ ؟

۲۲ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب "برہنہ" آگ میں ڈالا جارہا تھا اس وقت آپ کو کس نے اور کیسا لباس پہنایا۔ ؟

۲۳ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام، نار نمرودی میں کتنی مدت تشریف فرما رہے۔ ؟

۲۴ـــــ جب آتش نمرودی کو سرد ہو جانے کا حکم ملا تو اس وقت اور کہاں کہاں کی آگ سرد ہوئی۔ ؟

۲۵ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق، سب سے پہلے کس نے کی۔ ؟

۲۶ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کتنی عمر میں خود اپنا ختنہ کیا۔ ؟

۲۷ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کو اسحٰق علیہ السلام کی ولادت کی خوشخبری دی گئی۔ ؟

۲۸ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی قربانی کا خواب کس شب کو دیکھا تھا۔ ؟

۲۹ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بعد موت پھر زندہ ہونے کا منظر ملاحظہ کرنے کیلئے بحکم الٰہی کن پرندوں کو ذبح کیا تھا۔ ؟

۳۰ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مذبوحہ پرندوں کے گوشت کو کتنے پہاڑوں پر رکھا تھا اور کونسا حصہ اپنے پاس رکھا تھا۔ ؟

۳۱ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف کو سب سے پہلے کس نے ردّ و بدل کیا۔ ؟

۳۲ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مادری زبان کونسی تھی۔ ؟

۳۳ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی۔ ؟

۳۴ـــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے۔ ؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱ـــــ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد، دو ہزار سال کے اختتام پر آپ رونق بخش عالم ہوئے۔ (الاتقان ۲-۱۷۶)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کا مولود مسعود حضرت آدم علیہ السلام کے تین ہزار تین سو سینتیس (۳۳۳۷) سال بعد ہے۔ (تاریخ الامم والملوک ج۱ ص۱۳۶)

۲ـــــ آپ، طوفان نوح کے سترہ سو نو (۱۷۰۹) سال بعد کتم عدم سے منصۂ وجود میں آئے (تفسیر نعیمی ج۱ ص۸۱۰)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت طوفان نوحی کے بارہ سو ترسٹھ (۱۲۶۳) سال بعد ہوئی اور تیسرا قول یک ہزار اناسی (۱۰۷۹) سال کا ہے۔

(تاریخ الامم والملوک ج۱ ص۱۳۶)

۳ـــــ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے تقریباً دو ہزار تین سو سال (۲۳۰۰) پیشتر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وجود باوجود قضائے وجود میں آیا۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۸۱۰)

۴ـــــ آپکا زمانہ سید کائنات فخر موجودات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کی ولادت باسعادت سے تقریباً تین ہزار ستر (۳۰۷۰) سال پہلے ہے۔

(معارج النبوۃ ج۲ ص۳۲)

۵ـــــ آپ کے اور نوح علیہما السلام کے مابین دو ہزار چھ سو چالیس (۲۶۴۰) برس کا زمانی فاصلہ ہے۔ (خزائن العرفان پ ۲۳ ع ۷)

۶ـــــ آپ کے اور حضرت نوح علیہما السلام کے مابین جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی آئے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام (خزائن العرفان پ ۲۳ ع ۷)

۷ـــــ آپ کے والد ماجد کا نام "تارخ" تھا۔ (ابن جریر پ ۳ [illegible] تفسیر نعیمی ج ۷ ص ۱۰۰)

اور مشہور کتاب "العجائب الکرابا" میں ہے کہ آپ "تارح" کے فرزندِ جلیل تھے۔
(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶)

اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام "ثانی" تھا۔ بعض نے "نوفا" اور بعض نے "لیوثا" کہا ہے
(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۷)

بعض نے "امیلہ" بھی کہا ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ کا نام بونا بنت کربن ابن کرثی" ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۱۴۰)

۸۔۔۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔

ابراہیم ابن تارخ ابن ناخور ابن ساروع ابن رعوا ابن ثالع ابن عامر ابن شالح ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح ابن لامک ابن متوشالح ابن ادریس ابن یارو ابن ملہل ایل ابن قینان ابن انوش ابن شیث ابن آدم علیہ السلام۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۱۰)

حضرت کرمانی نے اپنی کتاب "العجائب" میں اسطرح بیان کی ہے۔

ابراہیم ابن تارح ابن ناخور ابن شاروخ ابن راغوا ابن فالخ ابن عامر ابن شالخ ابن ارفخشذ ابن سام ابن نوح علیہ السلام۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶)

۹۔۔۔ آپ کی ولادت شہر بابل سے متصل قصبہ "کوثی" میں ہوئی۔ تفسیر خزائن العرفان میں فرمایا کہ آپ کی جائے پیدائش امواز کے علاقہ میں مقام "سوس" ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۱۰)

۱۰۔۔۔ آپ تہ خانہ میں کتنا عرصہ رہے اس سلسلہ میں بعض کہتے ہیں سات برس۔ بعض تیرہ برس اور بعض سترہ برس۔ (خزائن العرفان پ ۷ ع ۱۵)

اور بعض کہتے ہیں کہ پندرہ ماہ رہے۔ (تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۶۴)

تہ خانہ میں مقیم ہونے کا واقعہ علماءِ تفسیر اور اصحاب اخبار و سیر کے بیان کے بموجب یوں ہے:

نمرود بن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا یہ لوگوں سے اپنی پرستش کراتا کاہن اور منجم کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ نمرود مطرود نے ایک شب

خواب دیکھا: ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اسکی روشنی کے سامنے آفتاب و ماہتاب بالکل بے نور ہوگئے۔ اس سے وہ بہت خوفزدہ ہوا۔ کاہنوں سے تعبیر دریافت کی۔ کاہنوں نے کہا: اس سال تیری قلمرو میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے زوال ملک کا باعث ہوگا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ ہلاک ہوں گے! یہ خبر پر نذر سن کر نمرود مردود پریشان ہوا اور اس نے حکم دیا: جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے، مرد، عورتوں سے علٰحدہ رہیں۔ پھر اس کی نگہبانی و پاسبانی کیلئے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا۔

تقدیراتِ الٰہیہ کو کون ٹال سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں کاہنوں نے اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آگیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ محترمہ کی عمر کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا۔ جب زمانۂ ولادت باسعادت قریب ہوا تو آپ کی والدہ صاحبہ اس تہ خانہ میں چلی گئیں جو آپ کے والد محترم نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا۔ وہاں آپ کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے۔ پتھروں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا روزانہ والدہ محترمہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تو دیکھتی تھیں کہ آپ سرانگشت چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ برآمد ہوتا ہے۔ آپ بہت جلد بڑھتے تھے ایک مہینہ میں اتنا جتنے دوسرے بچے ایک سال میں۔ (خزائن العرفان پ ۷ ع ۱۵)

۱۱۔۔۔ آپ نے چار نکاح فرمائے

(۱) حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے۔ (۲) حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے (۳) ان دونوں کے وصال کے بعد کنعانیوں کی ایک صاحبزادی قنطورا بنت یقطن سے تزوج فرمایا (۴) ان کے انتقال کے بعد آپ نے حجون بنت زہیر کو اپنے عقد میں لیا۔
(الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۱۰۵)

۱۲۔۔۔ اس متعلق کئی اقوال منقول ہیں۔
آپ کے آٹھ صاحبزادگان تھے۔

(۱) حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے شکم سے

(۲) حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت سارا رضی اللہ عنہا کے شکم سے۔

(۳) مدائن (۴) مدین (۵) زمران (٦) بقشان (۷) یشبق (۸) نوح

یہ چھ آپ کی تیسری زوجہ قنطورا بنت یقطن کے شکم سے ہیں۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۷۰)

ایک دوسری روایت میں چھ اواخر الذکر کے نام اس طرح ہیں

تحشان۔ زمران۔ مدین۔ مدائن۔ سرج۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۵۰)

علامہ جلال الدین سیوطی نے آپ کے بارہ اولاد کرام کے نام بیان فرمائے ہیں۔

(۱) اسماعیل۔ (۲) اسحٰق علیہما السلام۔ (۳) مان (۴) زمران (۵) سرح (٦) نفش (۷) نفشان (۸) امیم (۹) کیسان (۱۰) سورح (۱۱) لوطان (۱۲) نافش۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۵)

حاشیہ جلالین ۲۸ نمبر۴ میں ہے کہ آپ کے چار صاحبزادے تھے۔

(۱) اسماعیل (۲) اسحٰق (۳) مدین (۴) مداین۔

اور تفسیر نعیمی میں تفسیر حقانی کے حوالہ سے ہے کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے شکم سے سات صاحبزادے تھے۔

(۱) اسماعیل (۲) زمران (۳) یسقان (۴) مدان۔ (۵) مدیان (٦) اسباق۔ (۷) سوخ۔

(ج ۱ ص ۳۵۷)

۱۳ــــ آپ نے صنم کدہ کے جن بتوں کو توڑا تھا ان کی تعداد بہتر تھی۔ کل تہتر بت تھے۔ بعض سونے چاندی کے، بعض لوہے تانبے کے اور بعض پتھر و لکڑی کے تھے اور سب بڑا بت جس کو آپ نے چھوڑ دیا تھا وہ سونے کا تھا۔ اس کے سر پر جواہر و زواہر سے مرصع تاج تھا اور دونوں آنکھوں میں دو یاقوت تھے جس سے رات کو روشنی پھوٹتی تھی۔ (حاشیہ ۲۰ جلالین ص ۲۷۳، معارج النبوۃ ج ۱ ص ۹٦)

۱۴ــــ آپ کو جلانے کا مشورہ خود نمرود نے دیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ مشیر فارس کا ہینوب نامی شخص تھا۔ اس نافرجام کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ عزاسمہ، نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور ایک قول یہ بھی اس شخص کا نام ہیزن تھا۔ (تاریخ طبری ج ۱ ص ۱۷۰، جمل ج ۳ ص ۱٦۳)

۱۵ــــ آگ جلانے کے لئے ایک ماہ تک بکوشش تمام قسم قسم کی لکڑیاں جمع کی گئی تھیں۔ (خزائن العرفان پ ۱۷ ع ۵، جمل ج ۳ ص ۱٦۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک سال تک لکڑیا جمع کی گئی تھیں۔

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۹۸)

۱٦ــــ آتش نمرودی قریہ کوثی میں دھکائی گئی تھی۔ (خزائن العرفان پ ۱۷ ع ۵)

۱۷ــــ نار نمرودی، سات دنوں تک اس طرح مشتعل کی گئی کہ اس کے اوپر سے پرواز کرنے والے پرندے بھی جل جاتے تھے۔ (جمل ج ۳ ص ۱٦۳، نزہۃ المجالس ق ۱۲ ص ۹)

۱۸ــــ اس آگ کی بلندی اتنی تھی کہ اسکے شعلے اہل شام کو دیکھائی دیتے تھے اور اس کی آواز ایک دن رات کی مسافت تک سنائی دیتی تھی۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۹۸)

۱۹ــــ یہ پتھر کی چار دیواری تھی تیس گز لمبی اور بیس گز چوڑی۔ (خزائن العرفان پ ۲۳ ع ۷)

اور اس چار دیواری کی بلندی تیس گز تھی (حاشیہ ۴ جلالین ص ۳۷۷)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آتش گاہ نمرودی کا طول و عرض دس فرسنگ تھا۔ اور ایک روایت میں چار فرسنگ ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۹۸)

ایک روایت میں طول اسی ہاتھ اور عرض چالیس ہاتھ ہے۔

(نزہۃ المجالس ق ۱۲)

۲۰ــــ جب آگ کافی طور پر مشتعل ہو گئی تو سب کو فکر ہوئی کہ ابراہیم (علیہ السلام) کو اس میں کیسے ڈالا جائے۔ اس وقت ابلیس پر تبلیس آیا اور منجنیق بنانے کا طریقہ سکھایا اس نے منجنیق دوزخ میں دیکھا تھا اور اس میں رکھ کر پھینکنے کا مشورہ دیا۔ (حاشیہ ۴ جلالین ص ۳۷۷)

بعض نے کہا ہے کہ منجنیق بنانے کا طریقہ ہیزن نامی شخص نے سکھایا تھا۔ اسکو اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا تا قیامت دھنستا ہی جائے گا۔ (ابن کثیر پ ۱۷ ع ۵)

۲۱ ـــ اس وقت آپ کی عمر شریف سولہ سال کی تھی۔ بعض نے چھبیس سال کہا ہے۔ (ابن کثیر پ ۱۷ ع ۵، صاوی پ ۱۷ ع ۱۲، جمل ج ۳ ص ۱۴۳)

۲۲ ـــ اس وقت، حضرت روح الامین بحکم الٰہی حریر جنت کی ایک قمیص لیکر آئے اور آپ کو پہنایا۔ (خزائن العرفان پ ۱۷ ع ۱۴)

۲۳ ـــ آپ آتش نمرود میں سات دن رہے۔ بعض نے چالیس دن اور بعض نے پچاس دن کہا ہے۔ (ابن کثیر پ ۱۷ ع ۵، جمل ج ۳ ص ۱۴۳)

۲۴ ـــ جس وقت اللہ تعالیٰ نے آگ کو سرد ہو جانے کا حکم صادر فرمایا اس وقت پوری دنیا کی آگ سرد ہو گئی دنیا بھر میں کوئی بھی اس دن آگ سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکا۔ (ابن کثیر پ ۱۷ ع ۵)

ایک دوسری روایت کے مطابق سات شبانہ روز۔ تیسری روایت کے بموجب چالیس اور چوتھی روایت کے مطابق ستر شبانہ روز پوری دنیا بھر کی آگ سرد رہی، آگ تھی لیکن حرارت نہیں۔ (معارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۱)

۲۵ ـــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق سب سے پہلے لوط علیہ السلام نے کی۔ اس وقت جبکہ آپ آتش نمرود سے بسلامت باہر تشریف لائے۔

(خزائن پ ۲۰ ع ۱۵ حاشیہ ۸ جلالین ص ۳۳۷)

۲۶ ـــ آپ نے بحکم الٰہی اسی برس کی عمر شریف میں تیشہ سے اپنا ختنہ آپ فرمایا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۱۰)

ایک دوسری روایت کے بموجب ایک سو بیس سال کی عمر شریف میں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶)

۲۷ ـــ اس وقت آپ کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا، نوے سال سے متجاوز کر چکی تھیں۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۷)

ایک دوسری روایت کے مطابق اس وقت آپ کی عمر ایک سو بارہ سال (جلالین ص ۲۰۹) اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی عمر ننانوے سال کی تھی (جلالین ص ۱۸۵)

ایک اور روایت کے بموجب اس وقت آپ کی عمر مبارک ننانوے برس کی تھی۔ (ابن کثیر پ ۳ ع ۷)

۲۸ ـــ آپ نے ذی الحجہ کی آٹھویں شب کو خواب دیکھا تھا جس میں بیٹے کی قربانی کا حکم تھا۔ دن بھر غور و فکر کیا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے یا فقط میرا خیال۔ یہ پورا دن فکر و تدبر میں گزرا۔ نویں شب کو پھر یہی خواب دیکھا تو پہچانا کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اس لئے آٹھویں تاریخ کا نام یوم الترویہ یعنی غور کرنے کا دن۔ اور نویں تاریخ کا نام یوم العرفہ یعنی پہچاننے کا دن رکھا گیا۔

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۹۶)

پھر دسویں شب کو آپ نے وہی خواب ملاحظہ فرمایا اور صبح کو قربانی پیش کی۔ اسلئے اس دن کا نام یوم النحر رکھا گیا۔ (حاشیہ ۱، جلالین ص ۳۷۷)

۲۹ ـــ اس متعلق مفسرین کرام کے کئی اقوال ہیں

(۱) مور، مرغ، کبوتر اور کوّا (خزائن العرفان پ ۳ ع ۳)

(۲) مور، مرغ، کبوتر اور گدھ (جمل ج ۱ ص ۲۱۷، جلالین ص ۴۱)

(۳) مور، مرغ، کبوتر اور کلنگ (راج ہنس) (۴) مرغابی، بسمرغ کا بچہ، مرغ اور مور۔ (ابن کثیر پ ۳ ع ۳)

۳۰ ـــ آپ نے بحکم الٰہی ان پرندوں کو ذبح فرمایا۔ ان کے پر اکھاڑے اور قیمہ کر کے ان کے اجزاء باہم خلط ملط کر دئے۔ اس مجموعہ کے حصے کر کے چار یا سات پہاڑوں پر رکھ دئے اور سب کے سر اپنے پاس محفوظ رکھے پھر فرمایا چلے آؤ حکم الٰہی سے! آپ جس جانور کو آواز دیتے اس کے بکھرے ہوئے پر اور اجزاء ادھر اُدھر سے اڑتے اور آپس میں جڑتے، خون کیساتھ ملتا ہوا، اڑتا ہوا آپ کے پاس آتا۔ آپ اسے دوسرے پرندے کا سر دیتے تو وہ قبول نہ کرتا۔ خود اس کا سر دیتے تو جڑ جاتا۔ خدا کی قدرت کا یہ ایمان افروز نظارہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے بچشم سر دیکھا۔ (ابن کثیر پ ۳ ع ۳)

۳۱ــــ دین ابراہیمی کو سب سے پہلے ابو خزاعہ بن عامر لحی نے رد و بدل اور کتر بیونت کیا۔ (ابن کثیر پ ۷ ع ۳)

۳۲ــــ آپ کی اصل زبان سریانی تھی مگر جس وقت آپ بارادۂ ہجرت شہر سے نکل چلے تو نمرود مردود کو اسکی خبر ملی۔ اس نے آپ کو گرفتار کرنے کیلئے جاسوس بھیجا۔ نمرود کا جاسوس آپ کے پاس اس وقت پہنچا کہ آپ دریا عبور کر رہے تھے۔ اسی وقت رب تقدس و تعالیٰ نے آپ کی زبان سریانی سے عبرانی تبدیل فرمادی۔ اس جاسوس سے آپ نے کلام کیا مگر وہ آپ کو پہچان نہ سکا۔

(عمدۃ القاری ج ۲ ص ۵۲)

۳۳ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بموجب آپ کی عمر شریف دو سو سال ہوئی اور امام نووی وغیرہ کے مطابق آپ ایک سو پچھتر سال اس دار دنیا میں تشریف فرما رہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶)

ایک قول ایک سو پچانوے کا بھی ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۱۳۵)

۳۴ــــ آپ کی قبر پر انور جبرون میں ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۲۲۰، تاریخ طبری ج ۱ ص ۲۲۵)

حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہما السلام سے متعلق سوالات

۱ــــ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا نام "اسمٰعیل" کیوں رکھا گیا۔؟

۲ــــ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ولادت کے وقت، ابراہیم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی۔؟

۳ــــ اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر کتنی تھی جس وقت آپ کی قربانی پیش کی گئی۔؟

۴ــــ جس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کی گئی تھی اس وقت آپ کے جسم پر کیسا لباس تھا۔؟

۵ــــ قربانی کا یہ واقعہ کس جگہ پیش آیا تھا۔ اور یہ جگہ بیت اللہ سے کتنی دوری پر ہے۔؟

۶ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حلقوم اسمٰعیل پر کتنی بار چھری چلائی تھی۔؟

۷ــــ اس مینڈھے کا کیا نام تھا جو حضرت اسمٰعیل کے فدیے میں ذبح ہوا۔ اور اس کا رنگ کیسا تھا۔؟

۸ــــ یہ مینڈھا جنت میں کیسے پہنچا تھا۔؟

۹ــــ یہ مینڈھا جنت میں کتنے دنوں سے پل رہا تھا۔؟

۱۰ــــ جسمانی اعتبار سے یہ مینڈھا کیسا تھا۔؟

۱۱ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مینڈھا کس حال میں اور کس جگہ ملا تھا۔؟

۱۲ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مینڈھے کو کس جگہ ذبح فرمایا تھا۔؟

۱۳ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مینڈھے کے گوشت کو کیا کیا تھا۔؟

۱۴ــــ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کتنی شادیاں کیں آپ کی بیویوں کے نام کیا کیا ہیں۔؟

۱۵۔۔۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی۔؟
۱۶۔۔۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے۔؟
۱۷۔۔۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام سے کتنے سال چھوٹے تھے۔؟
۱۸۔۔۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے۔؟
۱۹۔۔۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی عمر شریف کتنی ہوئی۔؟
۲۰۔۔۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کہاں ہے۔؟

حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہما السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ پیرانہ سالی تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی اولاد پاک نہ ہوئی آپ اولاد نرینہ کی دعا مانگ کر کہتے تھے۔ "اسمع ایل" اسمع عربی لفظ ہے اور ایل عبرانی زبان میں خدا کا نام۔ جس کے معنی ہوئے۔ "اے خدا میری سن لے"

مجیب الدعوات جل و علیٰ نے آپ کی دعا کو شرف اجابت بخشا اور آپ کے یہاں ایک فرزند ارجمند کی ولادت ہوئی اس دعا کی یادگار میں آپ نے اپنے اس فرزند دلبند کا نام "اسماعیل" رکھا۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۸۲۰)

ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کا نام "اشمویل" رکھا گیا تھا پھر کثرت استعمال سے اسماعیل ہو گیا۔ (معارج النبوۃ ج۱ ص۱۱۰)

۲۔۔۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف ننانوے (۹۹) سال کی تھی۔ (جلالین ص۲۰۹)

ایک دوسری روایت کے بموجب اس وقت آپ کی عمر شریف چھیاسی (۸۶) سال کی تھی۔ (ابن کثیر پ۲۳ ص۷)

۳۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف سات سال کی تھی۔ (جلالین ۳۷۷)

ایک روایت تیرہ سال کی بھی ہے۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۸۴۵، جلالین ص۳۷۷، نزہۃ المجالس ق۵ ص۴۴)

۴۔۔۔ اس وقت آپ کے جسد نوری پر سفید رنگ کی چادر تھی جس کے متعلق آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا تھا: ابا حضور اسے اتار لیجیے تاکہ اس میں آپ مجھے کفنا سکیں۔ (ابن کثیر پ۳ ص۷)

تاریخ طبری میں ہے کہ وہ سفید رنگ کی قمیص تھی۔ (ج۱ ص۱۷۴)

۵۔۔۔۔ محل ذبح منیٰ ہے جو مکہ معظمہ میں بیت اللہ شریف سے دو میل کی مسافت پر واقع ہے۔
(خزان العرفان پ ۲۳ ع ۷، تاریخ طبری ج ا ص ۱۷۴)

۶۔۔۔۔ ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت خلیل علیہ السلام نے تیغ تیز سے حلقوم اسمٰعیل کاٹنا شروع کیا تو ستر بار چھری چلائی مگر پوست و گوشت اور رگ حلقوم پر ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ حضرت خلیل علیہ السلام غصے میں آئے چھری ہاتھ سے پھینک دی اور فرمایا: تو میرا حکم کیوں نہیں مانتی۔؟ چھری نے زبان حال سے عرض کیا: اے خلیل! غصہ نہ فرمایئے۔ آپ کاٹنے کا حکم فرما رہے ہیں اور رب جلیل ممانعت فرماتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ کیا کروں کس کا حکم بجا لاؤں مجھے آپ کے حکم کے مقابلہ میں خدا کا حکم ماننا ضروری ہے۔ حضرت خلیل علیہ السلام نے فرمایا: تیرا کام کاٹنا ہے تو کاٹنے کو بنائی گئی ہے۔ چھری نے عرض کیا: آگ بھی جلانے کو بنی ہے پھر آتش نمرود نے آپ کو کیوں نہیں جلایا۔

(معارج النبوۃ ص ۱۱۸، اوراق غم ص ۲۰، نزہۃ المجالس ق ۵ ص ۲۴)

۷۔۔۔۔ اس کا نام جریر تھا اس کا رنگ سفید قدرے سرخی مائل تھا۔ (ابن کثیر پ ۲۳ ع ۷)

۸۔۔۔۔ یہ وہی مینڈھا تھا جسے حضرت ہابیل نے راہِ خدا میں قربان کیا تھا اور وہ مقبول ہو کر جنت میں پل رہا تھا۔ (جلالین ص ۳۷۷، ابن کثیر پ ۲۳ ع ۷، نزہۃ المجالس ق ۵ ص ۲۵)

۹۔۔۔۔ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

یہ مینڈھا چالیس سالوں سے مرغزار جنت میں پل رہا تھا۔ (ابن کثیر پ ۲۳ ع ۷)

ایک روایت میں چالیس ہزار سال ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسی ہزار سالوں سے گلستان بہشت میں چر رہا تھا۔
(معارج النبوۃ ج ا ص ۱۱۸)

اور ایک قول میں چار ہزار سال ہے۔
(نزہۃ المجالس ق ۵ ص ۲۵)

۱۰۔۔۔۔ وہ بہت ہی عظیم الجثہ اور بزرگ تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ہاتھی کے برابر تھا اور بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے بدن میں گوشت ہی گوشت تھا۔ بال، پوست، ہڈی، خون اور پیٹ میں نجاست و غلاظت وغیرہ کچھ نہ تھا اس کے تمام

اجزائے اعضاء ماکول تھے۔
(معارج النبوۃ ج ا ص ۱۱۹)

۱۱۔۔۔۔ وہ مینڈھا منیٰ ہی میں ثبیر نامی چٹان سے متصل ایک ببول کے درخت سے بندھا ہوا ملا۔ ندا آئی کہ اے ابراہیم: بے شک تم نے خواب سچ کر دیا اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہنچا دی بس اتنا ہی کافی ہے یہ فدیہ ہم نے دیا ہے اسے ذبح فرمایئے۔! آپ نے پلٹ کر دیکھا تو وہ مینڈھا نظر آیا پھر آپ نے بحکم الٰہی اسے ذبح فرمایا۔
(ابن کثیر پ ۲۳ ع ۷)

۱۲۔۔۔۔ اس مینڈھے کو آپ نے منیٰ ہی میں ثبیر سے متصل چٹان میں ذبح فرمایا۔ بعض کہتے ہیں مقام ابراہیم پر آپ نے اسے ذبح کیا اور بعض کہتے ہیں کہ منیٰ میں منحر پر۔
(ابن کثیر پ ۲۳ ع ۷)

۱۳۔۔۔۔ اس مینڈھے کے گوشت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پرندوں کو کھلا دیا تھا کیوں کہ جنتی ہونے کے باعث اس پر آگ اثر نہیں کرتی تھی اور اسکے دونوں سینگ سر سمیت کعبہ شریف پر لٹکا دیئے تھے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے دورِ حکومت میں جب بیت اللہ شریف میں آگ لگی تھی اس وقت تک سر اور سینگ لٹکے ہوئے تھے۔ (ابن کثیر پ ۲۳ ع ۷، حاشیہ ۲۱ جلالین ص ۳۷۷)

۱۴۔۔۔۔ آپ نے دو نکاح فرمائے۔

پہلے قوم جرہم کے سردار کی بیٹی عمارہ بنت سعد بن اسامہ جرہمیہ سے تزوج فرمایا کچھ دنوں بعد اسے طلاق دیدی۔ پھر ہالہ بنت حارث کو اپنے حبالۂ عقد میں لا کر زوجیت کا شرف بخشا بعض نے دوسری زوجہ کا نام بنت مضاض بن عمرو الجرہمی کہا ہے اور بعض نے سلمٰی بنت الحارث بن مضاض۔ (معارج النبوۃ ج ا ص ۱۳۷ تا ۱۳۸)

پہلی بیوی کو طلاق دینے کا واقعہ علمائے تواریخ و فضلائے عوالی شمارخ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آپ کے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کو دیکھنے تشریف لائے۔ اس وقت آپ شکار کو تشریف لئے گئے تھے کیوں کہ آپ کی گزر اوقات شکار کے گوشت اور آب زمزم پر تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

آپ کی بیوی کو دروازہ پر بلا کر حالت دریافت فرمائی۔ بیوی بولی: ہم بہت غریب مسکین ہیں بہت ہی عسرت و مشقت سے گزران کرتے ہیں۔ بیوی نے آپ کی تواضع خاطر نہ کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ تم اپنے شوہر سے ہمارا اسلام کہنا اور کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو کہ ایسی چوکھٹ اس گھر کے لائق نہیں۔ شام کو وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام نے شکار سے مراجعت فرمائی تو مکہ کی گلی کوچوں میں نورانیت نبوت، رحمت و برکات دیکھے، سمجھ گئے کہ والد محترم تشریف لائے ہوں گے۔ اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا آج کوئی آیا تھا۔؟ بیوی نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ آپ نے فرمایا: وہ بزرگ میرے والد محترم تھے اور تو میرے گھر کی چوکھٹ ہے وہ مجھے تجھ کو طلاق دینے کا حکم فرماگئے۔ چنانچہ آپ نے اسے طلاق دیکر گھر پہونچادیا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۴۴)

۱۵ـــ آپ کی عمر شریف ایک سو تیس سال اور بقول دیگر ایک سو سینتیس سال ہوئی۔ (تاریخ طبری ص ۲۰۸، معارج النبوۃ ص ۱۳۸)

۱۶ـــ آپ کی قبر انور بیت اللہ میں رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان اس بقعہ میں ہے جس کو روضۃ من ریاض الجنۃ کہتے ہیں۔ (حاشیہ ۲۷ جلالین ص ۱۸۴)

ایک دوسرے قول کے بموجب آپ کی قبر شریف مقام جبرون میں ہے۔

(البدایہ ص ۱۷۵، ۲۲۰)

۱۷ـــ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے چودہ سال چھوٹے تھے۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۴۳، الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶)

دوسرا قول تیرہ سال کا ہے۔ (حاشیہ ۲۱ جلالین ص ۱۸۵) اور تیسرا قول تین سال کا ہے۔

(ابن کثیر پ ۱ ع ۱۵)

۱۸ـــ آپ کے نانا جان کا نام ہاران تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا تھے۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۴۰)

۱۹ـــ آپ کی عمر شریف ایک سو اسی برس ہوئی۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶)

۲۰ـــ آپ کی قبر شریف بیت المقدس میں ہے۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۷۱، خزائن العرفان پ ۱۳ ع ۵)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی قبر شریف جبرون میں ہے۔

(البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۷۵، ۲۲۰)

حضرت یعقوب علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب "یعقوب" کیوں ہوا۔؟
۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے دادا اور دادی کا نام کیا ہے۔؟
۴۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے۔؟
۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کتنی شادیاں کیں۔؟
۶۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھے اور انکے نام کیا ہیں۔؟
۷۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے کا نام کیا ہے۔؟
۸۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، فراق یوسف علیہ السلام میں کتنے برس روتے رہے۔؟
۹۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام کی موجودگی کی خبر سب سے پہلے کس نے سنائی اور مصر سے قمیص یوسف لیکر کون آیا تھا۔؟
۱۰۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے قمیص یوسف (علیہ السلام) کی خوشبو کتنی دوری سے محسوس کرلی تھی۔؟
۱۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، جب مصر کے لئے عازم سفر ہوئے تو آپ کے ہمراہ کل کتنے افراد تھے۔؟
۱۲۔ حضرت یعقوب علیہ السلام، مصر میں یوسف علیہ السلام کے پاس کتنے سال رہے۔؟
۱۳۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو انتقال فرما جانے کے کتنے دنوں بعد دفن کیا گیا۔؟
۱۴۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا مدفن کہاں ہے۔؟
۱۵۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟
۱۶۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے اس بھائی کا نام کیا ہے جو آپ کے ساتھ پیدا بھی ہوا، ساتھ میں انتقال بھی کیا اور ایک ہی قبر میں ساتھ مدفون بھی ہوا۔؟

حضرت یعقوب علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔ آپ کا اصلی نام "اسرائیل" تھا یہ عبرانی لفظ ہے جسکے معنیٰ ہیں عبد اللہ۔ اِسرَا بمعنی عبد اور ایل رب تعالیٰ کا نام۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۷، حاشیہ ۲۰ جلالین ص ۵۶)

۲۔ یعقوب عقب سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ایڑی۔ چونکہ آپ اپنے بھائی عیصو (یا عیص) کے ساتھ اس طرح پیدا ہوئے کہ آپ کے دونوں ہاتھ ان کی ایڑی سے لگے ہوئے تھے۔ اسی مناسبت سے آپ کا لقب یعقوب ہوا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۷۸ و ج ۴ ص ۷)

۳۔ آپ کے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور دادی محترمہ حضرت سارا رضی اللہ عنہا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۵۷)

۴۔ آپ کے نانا حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۵۷)

۵۔ آپ نے چار نکاح کئے اور چاروں ازواج، آپ کے ماموں لایان کی بیٹیاں تھیں جو یکے بعد دیگرے آپ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔

آپ نہایت ہی عسرت و تنگدستی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اپنی والدہ ماجدہ کی صلاح فلاح سے اپنے ماموں کے ہاں آگئے جو اصحاب دولت و ثروت میں سے تھے۔ وہ آپ کی تشریف آوری سے بہت مسرور ہوئے اور کچھ دنوں بعد اپنی بڑی صاحبزادی (لیا) سے آپ کا نکاح کر دیا جن سے آپ کے چار صاحبزادے متولد ہوئے۔ اس کے بعد آپ کی یہ بیوی انتقال کر گئیں۔ پھر آپ کے ماموں لایان نے اپنی دوسری صاحبزادی سے آپ کا عقد نکاح کر دیا۔ ان سے دو بچے پیدا ہوئے اور یہ بھی دار البقاء کو کوچ کر گئیں۔ پھر لایان نے اپنی چوتھی دختر فرخندہ اختر

راحیل کو آپ کے حبالہ عقد میں دیدیا ان سے یوسف علیہ السلام متولد ہوئے۔ بحکم الٰہی یہاں سے آپ کنعان بغرض تبلیغ و انذار تشریف لے گئے۔ کنعان میں بنیامن کی ولادت ہوئی اور بوقت ولادت راحیل کا انتقال ہو گیا۔ لایان نے جب یہ واقعہ سنا تو اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کا نکاح بھی آپ سے کر دیا اور آپ کی اسی زوجہ نے یوسف اور بنیامن کی پرورش کی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۵۸)

دوسرا قول یہ ہے کہ لایان کی دو ہی صاحبزادی آپ کے عقد نکاح میں آئیں جن سے آپ کے آٹھ فرزند ارجمند متولد ہوئے اور دو زلفہ و بلہہ نامی سراریان یعنی باندیاں تھیں جن سے چار فرزند پیدا ہوئے۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲)

۶۔۔۔ آپ کے بارہ صاحبزادگان دلستان تھے جن کے ناموں میں قدرے اختلاف ہے

(۱) روبیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہوداہ (۵) زبولون (۶) یشجر (۷) دن (۸) نفتالی (۹) جاد (۱۰) آشر (۱۱) یوسف (۱۲) بنیامن (خزائن العرفان ۱۲ پ ع ۱۲)

علامہ جلال الدین سیوطی نے ان کے نام اس طرح گنائے ہیں

(۱) یوسف (علیہ السلام) (۲) روبیل (۳) شمعون (۴) لاوی (۵) یہوذا (۶) دانی (۷) نفتانی (۸) کاد (۹) یاشیر (۱۰) ایشاجر (۱۱) رایلون (۱۲) بنیامن۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۶)

تفسیر نعیمی میں ان صاحبزادگان کے نام اس طرح ہیں

(۱) روبیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہودا (۵) اسکار (۶) زبلون (۷) دان (۸) نفتالی (۹) جد (۱۰) اشر (۱۱) یوسف (۱۲) بنیامن (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۵۸)

اور تفسیر نعیمی ہی میں دوسری جگہ ان کے نام اس طرح مذکور و مسطور ہیں

(۱) روبیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہودا (۵) یوسف (۶) بنیامن (۷) زیتون (۸) یشاخر (۹) وان (۱۰) نغتالی (۱۱) کاد (۱۲) اشراکیہ۔ (ج ۱ ص ۱۸۷)

۷۔۔۔ سب سے بڑے صاحبزادے شمعون یا روبیل تھے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۷)

بعضوں نے یہ کہا کہ باعتبار عمر سب سے بڑا روبیل تھا، باعتبار عقل و رائے سب سے بڑا یہودا اور ان میں رئیس شمعون تھا۔ (حاشیہ ۲۱ جلالین ص ۱۹۷)

۸۔۔۔ اس متعلق ائمہ تفسیر و مؤرخان پاکیزہ تحریر کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اسی برس روئے اس قدر کہ چشمہائے مبارک کی سیاہی ڈھل گئی اور بینائی ضعیف ہو گئی۔ (خزائن العرفان ۱۳ پ ع ۵، جلالین ص ۱۹۸)

(۲) چالیس سال روئے (۳) اٹھارہ سال روئے۔ (جلالین ص ۱۹۸، البدایہ ج ۱ ص ۲۱۷)

(۴) بقول قتادہ ترپن سال (۵) تراسی سال۔ (ابن کثیر ۱۳ پ ع ۵)

(۶) اور ایک روایت پینتیس سال کی بھی ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۲۱۷)

۹۔۔۔ یہ خبر مسرت اثر سب سے پہلے آپ کو یہودا نے آکر سنایا جب مصر سے سب بھائی قمیص یوسف لیکر چلے تو یہودا نے بھائیوں سے کہا: والد ماجد کے پاس خون آلودہ قمیص بھی میں ہی لیکر گیا تھا۔ میں نے ہی کہا تھا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا کھا گیا۔ میں نے ہی والد ماجد کو غمگین و رنجیدہ کیا تھا آج کرتا بھی میں ہی لیکر جاؤں گا اور حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگانی کی فرحت انگیز و مسرت خیز خبر بھی میں ہی سناؤں گا تاکہ گذشتہ جرم کی مکافات کر سکوں۔

چنانچہ یہودا نے برہنہ سر برہنہ پا کرتا لیکر مصر سے کنعان تک اسی فرسنگ کی مسافت کو برابر دوڑتے ہوئے طے کیا۔ راستے میں کھانے کیلئے سات روٹیاں ساتھ لایا تھا مگر فرط شوق کا یہ عالم کہ ان کو بھی راستے میں کھا کر تمام نہ کر سکا۔

(خزائن العرفان پ ۱۳ ع ۵ حاشیہ ۱۲ جلالین ص ۱۹۸)

۱۰۔۔۔ یہودا قمیص یوسف لیکر مصر سے سمت کنعان روانہ ہوا عمارات مصر سے نکل

کر قضائے صحرا میں آیا۔ ابھی وہ کنعان سے اسی فرسخ فاصلے پر تھا جو کہ اس وقت آٹھ روز کی مسافت تھی کہ نسیم صبح نے خوشبوئے قمیص یوسف سے حضرت یعقوب کے مشام دماغ کو معطر کر دیا۔ علیہما السلام۔ (ابن کثیر پ ۱۳ ع ۵، البدایہ ص ۲۱۹، الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۶۰)

۱۱ــــ اس متعلق کئی اقوال ہیں۔

(۱) جب آپ نے مصر کا ارادہ فرمایا تو اپنے اہل کو جمع کیا، کل مرد و زن بہتر یا تہتر تن تھے۔ (خزائن العرفان ۱۳ پ ع ۵)

(۲) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کل تریسٹھ نفر تھے۔ (۳) مسروق کا قول ہے کل افراد خانہ تین سو نوے تھے (۴) عبد اللہ ابن شداد کہتے ہیں کہ اہل یعقوب علیہ السلام چھیاسی تھے۔ (ابن کثیر ۱۳ پ ع ۵)

(۵) ستر (۶) دو سو (۷) اور چار سو افراد کے بھی اقوال وارد ہیں۔ (مقدمہ مدارج النبوۃ ص ۵۱)

۱۲ــــ آپ اپنے فرزند دلبند یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے۔ اس کے بعد اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کی (خزائن العرفان پ ۱۳ ع ۵)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ مصر میں سترہ سال رہے۔ (جلالین ص ۱۹۸)

۱۳ــــ آپ نے جب جرعۂ فنا نوش فرمایا تو حضرت یوسف علیہ السلام کیلئے غم مفارقت ناقابل برداشت ہوا۔ انہوں نے اطباء و حکماء کو بلو لیا۔ جنہوں نے دواؤں کے ذریعہ چالیس دنوں تک آپ کے جنازہ کو روکے رکھا۔ اس کے بعد آپ کا دفن عمل میں آیا۔ (البدایہ ج ۱ ص ۲۲۰)

۱۴ــــ قریب وفات آپ نے یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کو ملک شام میں ارض مقدسہ (بیت المقدس) میں اپنے والد ماجد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے۔ اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد وصال، سال کی لکڑی کے تابوت میں آپ کا جسد اطہر شام لایا گیا اور دفن کیا گیا۔

(خزائن العرفان پ ۱۳ ع ۵)

ایک دوسرے قول کے بموجب آپ کی قبر شریف جبرون میں ہے۔ یہیں آپ کے آباء و اجداد حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل اور حضرت اسحٰق علیہم السلام مدفون ہیں۔ (البدایہ ج ۱ ص ۱۷۵ و ۲۲۰)

۱۵ــــ آپ کی عمر شریف ایک سو پینتالیس (۱۴۵) سال ہوئی (خزائن العرفان ۱۳ پ ع ۵)

دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی عمر شریف ایک سو سینتالیس سال ہوئی۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶، تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۷۱)

۱۶ــــ آپ کے اس بھائی کا نام عیص ہے۔ (خزائن العرفان ۱۳ پ ۵)

حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام کیا ہے۔؟

۲۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی ولادت کے وقت آپ کے والد یعقوب علیہ السلام کی عمر کتنی تھی۔؟

۴۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے نام کیا ہیں۔؟

۵۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے سگے بھائی کا نام کیا ہے اور وہ آپ سے کتنے سال کے چھوٹے تھے۔؟

۶۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ نے گیارہ ستارے اور چاند و سورج کا خواب دیکھا تھا۔؟

۷۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے گیارہ ستارے اور چاند و سورج کا خواب کس شب کو دیکھا تھا۔؟

۸۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن گیارہ ستاروں کو خواب میں دیکھا تھا ان کے نام کیا ہیں۔؟

۹۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر کتنے دنوں بعد ظاہر ہوئی۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے کا مشورہ کس نے دیا تھا۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کہاں تھا۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کس نے کھدوایا تھا اور کب۔؟

۱۳۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس کنویں میں ڈالے گئے تھے وہ کنواں کتنا گہرا تھا۔؟

۱۴۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کنویں میں ڈالے گئے تھے۔؟

۱۵۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کتنی مدت رہے۔؟

۱۶۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب "برہنہ" کنویں میں ڈالے گئے تو اس وقت آپ کو کس نے اور کیا پہنایا تھا۔؟

۱۷۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں کیا کھاتے تھے اور یہ کھانا کون اور کہاں سے لاتا تھا۔؟

۱۸۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے کنویں میں ڈول ڈالنے والے کا نام کیا تھا اور وہ کہاں کا رہنے والا تھا۔؟

۱۹۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بھائیوں نے قافلہ والوں کے ہاتھ کتنی قیمت میں بیچا تھا۔؟

۲۰۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بازار مصر میں کس نے اور کتنی قیمت پر خریدا تھا۔؟

۲۱۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر کا بادشاہ کون تھا۔؟

۲۲۔۔۔ عزیز مصر کی بیوی کا نام کیا تھا۔؟

۲۳۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی برأت کی شہادت جس بچے نے دی تھی اس کی عمر کتنی تھی اور زلیخا سے اس کا کیا رشتہ تھا۔؟

۲۴۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں جن دو قیدیوں کو خواب کی تعبیر بتلائی تھی انکے نام کیا ہیں۔؟

۲۵۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن قیدیوں کو تعبیر بتلائی تھی وہ کس جرم میں قید میں ڈالے گئے تھے۔؟

۲۶۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی مدت قید خانے میں رہے۔؟

۲۷۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانے سے باہر آتے وقت اس کے دروازے

پر کیا لکھا تھا۔؟

۲۸۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ مصر کے وزیر خزانہ بنائے گئے۔؟

۲۹۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی "زلیخا" سے کتنی اولاد ہوئی۔؟

۳۰۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی زبانیں جانتے تھے۔؟

۳۱۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد کے وصال کے کتنے دنوں بعد انتقال فرمایا۔؟

۳۲۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کہاں دفن کیا گیا تھا اور کیوں۔ اب آپ کہاں مدفون ہیں۔؟

۳۳۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت یوسف علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام راحیل ہے (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲ تفسیر نعیمی ج ۱۲ ص ۳۵۹)

۲۔۔۔ آپ کے نانا جان کا نام لیان یا لایان ہے جو آپ کے والد محترم کے ماموں بھی تھے۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲ تفسیر نعیمی ج ۱۲ ص ۳۵۹)

۳۔۔۔ اس وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر شریف چالیس سال کی تھی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱۲ ص ۳۵۹)

۴۔۔۔ اس کی تفصیل صاحبزادگان یعقوب علیہ السلام کے بیان میں ملاحظہ کیجئے۔

۵۔۔۔ بنیامین جو آپ سے دو سال چھوٹا تھا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱۲ ص ۳۵۸)

۶۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔ سات اور سترہ کے بھی قول آئے ہیں۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۱)

۷۔۔۔ یہ خواب شب قدر کو دیکھا تھا جو شبِ جمعہ بھی تھی (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۱)

۸۔۔۔ بستانہ نامی ایک یہودی جو اپنے مذہب کا ایک زبردست عالم تھا اس نے خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات سے ان گیارہ ستاروں کے نام دریافت کئے۔ آپ نے فرمایا: اگر میں تجھے ان کے نام بتلادوں تو دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیگا۔؟ اس نے اقرار کیا تو آپ نے فرمایا۔! سنو! ان ستاروں کے نام یہ ہیں

(۱) جریان (۲) طارق (۳) زیال (۴) ذوالکتفین (۵) قابس (۶) ثاقب (۷) عمودان (۸) فلیق (۹) مصبح (۱۰) صروح (۱۱) فرع۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۱، حاشیہ جلالین ص ۱۹۰)

۹۔۔۔ اس خواب کی تعبیر، خواب دیکھنے کے چالیس سال بعد ظاہر ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ اسی سال کے بعد ظاہر ہوئی۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۱)

۱۰۔۔۔ یہ مشورہ یہوداِیارِودبیل نے دیا تھا۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲)

بعض کہتے ہیں کہ مشیر شمعون تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۲)

واقعہ

جب بھائیوں کو اپنے والد ماجد کا یوسف علیہ السلام سے زیادہ محبت فرمانا شاق گزرا تو انہوں نے باہم مل کر یہ مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیے جس سے ہمارے والد محترم کو ہماری طرف زیادہ التفات ہو۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس مجلس شوری میں شیطان بھی شریک ہوا۔ اور اس نے یوسف علیہ السلام کے قتل کی رائے دی بعض نے یوسف علیہ السلام کو آبادیوں سے دور کہیں پھینک دینے کا مشورہ دیا۔ اس وقت مذکورہ بھائی نے کہا کہ قتل مت کرو کیونکہ یہ گناہ عظیم ہے بلکہ یوسف علیہ السلام کو کسی کنویں میں ڈال دو تاکہ کوئی مسافر وہاں سے گزرے اور کسی ملک میں انہیں لے جائے۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲)

۱۱۔۔۔ یہ کنواں، کنعان سے تین میل کے فاصلے پر حوالی بیت المقدس یا سرزمین اردن میں واقع تھا۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲)

۱۲۔۔۔ یہ کنواں، شداد نے اس وقت کھدوایا تھا جب وہ اردن کے شہروں کو آباد کر رہا تھا۔ (حاشیہ ۳۶ جلالین ص ۱۹۰)

۱۳۔۔۔ کاشفی نے کہا ہے کہ "یہ کنواں ستر گز یا اس سے زیادہ عمیق تھا"۔ اوپر سے اس کا منہ تنگ تھا اور اندر سے فراخ۔ (حاشیہ ۳۶ جلالین ص ۱۹۰)

۱۴۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۶)

بقول دیگر سترہ سال کی تھی۔ (ابن کثیر پ ۱۳ ع ۵)

بعض نے اٹھارہ سال بھی کہا ہے۔ (حاشیہ ۳۹ جلالین ۱۹۰)

۱۵۔۔۔ آپ، تین روز اس کنویں میں رہے۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲، الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۵۵)

۱۶۔۔۔ جب آپ کے بھائیوں نے آپ کے ہاتھ پاؤں باندھ کر قمیص اتار کر کنویں میں چھوڑا۔ فوراً جبرائیل امین بحکم الٰہی حاضر ہوئے، انہوں نے آپ کو

ایک پتھر پر بٹھا دیا جو کنواں میں تھا اور آپ کے ہاتھ پاؤں کھول دیئے۔ اور آپ کے گلے میں بشکل تعویذ بندھا ہوا ابراہیمی قمیص کھول کر پہنا دیا۔ یہ وہ جنتی قمیص ہے جس کو حضرت جبرائیل جنت سے اس وقت لائے تھے جب نار نمرودی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برہنہ ڈالا گیا تھا۔ اور آپ نے انہیں پہنایا تھا۔ یہ قمیص پشت در پشت یعقوب علیہ السلام تک پہنچا۔ اور آپ نے وقت رخصت حضرت یوسف علیہ السلام کے گلے میں تعویذ بنا کر ڈالا تھا۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲، حاشیہ ۴ جلالین ص ۱۹۸)

۱۷۔۔۔ اس دوران بحکم الٰہی حضرت جبرائیل امین جنتی کھانا پانی پیش کرتے تھے (حاشیہ ۳۹ جلالین ص ۱۹۰)

۱۸۔۔۔ ڈول ڈالنے والے کا نام مالک بن ذعر خزاعی تھا یہ شخص مدین کا رہنے والا تھا۔ (خزائن العرفان ۱۲ پ ع ۱۲، الاتقان ج ۲ ص ۱۸۷)

۱۹۔۔۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ بھائیوں نے آپ کو بیس درہم میں بیچا تھا۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲)

بائیس اور چالیس کے بھی اقوال وارد ہیں۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۲)

ایک اور قول میں سترہ کی تعداد بھی آئی ہے۔ (اور ق غم ص ۳۲)

بکنے کا واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈال دیا تو اسکے بعد وہ اسی جنگل میں کہ جس میں وہ کنواں تھا اپنی بکریاں چراتے تھے اور دیکھ بھال رکھتے تھے۔ ایک دن جب انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کنویں میں نہ دیکھا تو انہیں تلاش ہوئی۔ تلاش و جستجو میں قافلہ تک پہنچے۔ وہاں انہوں نے مالک بن ذعر کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس سے کہنے لگے۔ یہ غلام ہے! ہمارے پاس سے بھاگ آیا ہے کسی کام کا نہیں ہے۔ نافرمان ہے۔ اگر خریدو تو ہم اسے سستا بیچ دیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ان کے خوف سے خاموش کھڑے رہے اور کچھ نہ فرمایا۔ پھر یہ سودا طے ہو گیا۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۲)

۲۰۔۔۔ مالک بن ذعر فرحان و شاداں اپنے رفیقان و یاران کے ساتھ حضرت

یوسف کو لیکر مصر پہنچے۔ عزیز مصر نے جب غلام حسین و جمیل کی خبر سنی تو حکم بھیجا کہ اسے نخاس میں لائے۔ دوسرے روز مالک بن ذعر، یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر کے بازار میں لایا تو تمام بازار مصر میں جلوۂ حسن و جمال کی شہرت مشتہر ہوگئی اور خریداروں کا ہجوم آگیا۔ ہرشخص کے دل میں آپ کی طلب بالقلب پیدا ہوئی اور خریداروں نے قیمت بڑھانا شروع کی۔ نوبت بایں جا رسید کہ آپ کے وزن کے برابر سونا اتنی ہی چاندی اتنا ہی مشک اور اتنا ہی حریر قیمت مقرر ہوئی۔ اس وقت آپ کا وزنِ تن چار سو رطل تھا۔ اور خریدنے والے کا نام قطفیر مصری تھا تمام خزائن مصر اسی کے تحت تصرف تھے لوگ اسے عزیز مصر کہتے تھے۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۳)

بعض کہتے ہیں کہ عزیز مصر کا نام اطفیر بن روحیب تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۳)

حبرِ اُمت ترجمانِ قرآن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بازارِ مصر میں جس نے آپ کو خریدا اس کا نام مالک بن ذعر بن عنق بن ابراہیم تھا۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۳)

ابن اسحٰق کے بقول اسکا نام اطغر تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱)

۲۱—— اس زمانے میں سریر سلطنت مصر پر ریان بن ولید بن نزدان عمالیقی متمکن تھا اور اس نے اپنی عنانِ سلطنت قطفیر مصری یا اطفیر بن روحیب کے ہاتھ دے رکھی تھی جو ملک کا مدار المہام کہلاتا تھا اور عزیز مصر کے نام سے مشہور تھا۔

(خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۳، ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۳)

۲۲—— عزیز مصر کی بیوی کا نام راعیل یا زلیخا تھا۔ اور زیادہ مشہور زلیخا ہی ہے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۷)

یہ رعائیل کی دختر نیک اختر تھی۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۳)

اور صاحب عین المعانی زلیخا کا نام حلیہ لکھتے ہیں۔ (اوراق غم ص ۲۲)

۲۳—— وہ شیر خوار زلیخا کا ماموں زاد بھائی تھا اس کی عمر چار ماہ تھی۔ قادر مطلق سبحانہ اعظم شانہ نے اس وقت اس بچے کو قوت گویائی و گواہی عطا فرمائی اور بچے نے زبان پر

نشان سے یوسف علیہ السلام کی برأت و بے گناہی کی گواہی دی۔ (خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۳)

اس بچے کی عمر سے متعلق تین اور چھ ماہ کی روایتیں بھی ہیں۔ (حاشیہ ۱۳ جلالین ص ۱۹۰)

اس شہادت برأت کے تحت ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہ گواہ ایک بڑا آدمی تھا جس کی داڑھی بھی تھی عزیز مصر کا خاص اور زلیخا کا چچازاد بھائی تھا۔

(ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۳، حاشیہ ۱۳ جلالین ص ۱۹۲)

اس واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

زلیخا بڑی حسین عورت تھی اور شاہ مغرب طیموس یا رعائیل کی دختر نیک اختر تھی اس نے ایک رات خواب میں ایک پیکر حسن و جمال شخص کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے بتایا کہ میں عزیز مصر ہوں۔ از لیخا کے دل میں اس خواب کا نقشہ جم گیا اور ہر وقت وہ خواب پیش نظر رہنے لگا۔

بڑے بڑے بادشاہوں کے پیغام عقد آئے لیکن اس نے انکار کر دیا اور اپنا ارادہ ظاہر کر دیا کہ میں تو عزیز مصر ہی سے نکاح کروں گی۔ چنانچہ شاہ طیموس نے اپنی بیٹی زلیخا کا نکاح عزیز مصر سے کر دیا۔ زلیخا نے جب عزیز مصر کو دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ یہ وہ نہیں جسے خواب میں دیکھا تھا۔ حتیٰ کہ عزیز مصر نے مصر کے بازار میں بکتے ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدا اور انہیں گھر لایا۔ زلیخا نے جب یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو خواب کے نقشے کے مطابق پایا اور وہ یوسف علیہ السلام سے محبت کرنے لگی بلکہ آپ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر عاشق ہو گئی۔ پھر اس نے ایک محل بنوایا جس کے اندر سات کمرے تھے اور اس محل کو خوب مزین کیا اور خود بھی آراستہ ہو کر کسی بہانے سے یوسف علیہ السلام کو اس محل میں لے گئی اور پہلے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کمرے کا دروازہ بند کر دیا پھر دوسرے کمرے میں لے گئی اور اس کا دروازہ بھی بند کر دیا پھر تیسرے میں پھر چوتھے میں حتیٰ کہ سب کمروں کے دروازے بند کرتے ہوئے ساتویں کمرے میں حضرت یوسف علیہ السلام کو لے گئی وہاں جا کر یوسف علیہ السلام سے قباحت کی طلبگار ہوئی اور دعوت دینے لگی

کہ آپ اس کے ساتھ مشغول ہوکر اس کی ناجائز خواہش کو پورا کریں۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ صورت حال دیکھ کر حیران رہ گئے اور زلیخا سے فرمایا: اللہ سے ڈر۔ اس محلِ سرور کو محلِ حزن نہ بنا۔ زلیخا نے نہ مانا اور بیحد درپے آزار ہو گئی۔ حضرت یوسف علیہ السلام وہاں سے بھاگے۔ زلیخا بھی پیچھے بھاگی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھاگتے ہوئے جس کمرے کا بھی رخ کیا اس کا تالا خود بخود کھلتا گیا۔ زلیخا نے پیچھا کرتے ہوئے آپ کا کرتہ مبارک پیچھے سے پکڑ کر آپ کو کھینچا کہ آپ نکلنے نہ پائیں اور کرتا پیچھے سے پھٹ گیا مگر آپ غالب آئے اور باہر نکل آئے اس کش مکش کے وقت صدر دروازے پر عزیز مصر کھڑا تھا اس نے دونوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ لیا تو زلیخا نے اپنی براُت ظاہر کرنے اور یوسف علیہ السلام کو خائف کرنے کیلئے حیلہ تراشا اور اپنے خاوند سے کہنے لگی: جو تیری بیوی سے برائی کے ساتھ پیش آئے اس کی کیا سزا ہے؟ میں سو رہی تھی کہ اس نے آکر میرا کپڑا اہٹا کر مجھے پھسلایا ہے اسے قید کر دو یا کوئی اور تکلیف دہ سزا دو! جب یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگا رہی ہے تو آپ نے اپنی براُت کا اظہار اور حقیقت حال کا بیان ضروری سمجھا آپ نے فرمایا: اے عزیز مصر! یہ بالکل ہی غلط بیان کر رہی ہے واقعہ اسکا برعکس ہے۔ اس نے خود مجھے لبھایا اور مجھ سے فعلِ قبیح کا طلب گار ہوئی۔ عزیز مصر حیران ہو گیا کہ دونوں میں سچا کون ہے اور بولا کہ اے یوسف میں کس طرح باور کرلوں کہ تم سچے ہو۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا گھر میں چار مہینے کا ایک بچہ پالنے میں لیٹا ہوا ہے اس سے دریافت کر لیجئے کہ واقعہ کیا ہے۔ عزیز مصر نے کہا بھلا چار ماہ کا بچہ کیا جانے اور وہ کیسے بولے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو گویائی دینے اور اس سے میری بے گناہی کی شہادت ادا کرا دینے پر قادر ہے۔ چنانچہ جب عزیز مصر نے اس بچے سے دریافت کیا تو قدرتِ الٰہی سے وہ بچہ گویا ہوا اور بہ آواز بلند فصیح زبان میں کہنے لگا۔ یوسف علیہ السلام کا کرتہ دیکھ لو اگر ان کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو یوسف علیہ السلام سچے ہیں اور اگر آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے۔ چنانچہ کرتا دیکھا گیا تو وہ

پیچھے سے پھٹا تھا اور یہ حال شریف یہ بتا رہا تھا کہ یوسف علیہ السلام زلیخا سے بھاگے تھے اور زلیخا پیچھے پڑی تھی اس لئے کرتا پیچھے سے پھٹا۔ (روح البیان و خزائن العرفان پ ۱۲ ع ۱۳)

۲۴۔۔۔ ان کے نام سے متعلق مختلف اقوال منقول ہیں

ان میں سے ایک شاہی مطبخ کا مہتمم تھا۔ اور دوسرا دربار شاہی کا ساقی۔ پہلے کا نام مخلت اور دوسرے کا نام بنوء تھا (۲) ایک کا نام راشان اور دوسرے کا نام مرطیش تھا۔ (۳) ان دونوں کا نام بسرہم اور سرہم تھا (۴) شاہی دسترخوان کے نگہبان کا نام مجلث اور ساقی دربار شاہی کا نام بندار تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۵)

واقعہ :

زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تنگ کرنے کے لئے اور اپنی بات منوانے کے لئے کسی بہانے جیل بھیج دیا۔ جس دن حضرت یوسف علیہ السلام جیل بھیجے گئے دونو جوان اور بھی جیل میں داخل کئے گئے یہ دونوں بادشاہ مصر کے خاص ملازم تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل میں اپنے علم وفضل کا اظہار شروع فرمادیا اور توحید کی تبلیغ شروع فرمادی اور آپ نے یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ میں خوابوں کی تعبیر بھی خوب سمجھتا ہوں چنانچہ وہ دو نوجوان جو آپ کے ساتھ ہی جیل میں داخل کئے گئے تھے کہنے لگے ہم نے آج رات کو خواب دیکھے ہیں ان کی تعبیر بتایئے۔

ساقی نے کہا:

میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک باغ میں ہوں وہاں ایک انگور کے درخت میں تین خوشے رسیدہ لگے ہوئے ہیں۔ بادشاہ کا کاسہ میرے ہاتھ میں ہے میں ان خوشوں سے شراب نچوڑتا ہوں۔

باورچی نے کہا

میں نے دیکھا ہے کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے ان دونوں کے خوابوں کی تعبیر بیان فرمادی جو

سو فیصد صحیح ثابت ہوئی آپ نے فرمایا اے ساقی! تو اپنے عہدہ پر بحال کیا جائیگا اور حسب سابق اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ اور تین خوشے جو خواب میں بیان کئے گئے ہیں یہ تین دن ہیں یعنی اتنے ہی دن تو قید خانے میں رہے گا پھر بادشاہ تجھ کو بلا کر چھوڑ دے گا۔ باورچی! تو ایک مدت جیل خانہ میں رہکر سولی دیا جائیگا اور پرندے تیرا سر کھائیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا خواب تو ہم نے کوئی بھی نہیں دیکھا ہم تو محض مذاق کر رہے تھے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا میں نے جو کہہ دیا وہ ہو کر رہے گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ چنانچہ وہی ہوا جو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ ساقی پر الزام ثابت نہ ہو سکا وہ اپنے عہدے پر بحال ہو گیا اور باورچی کا جرم ثابت ہو گیا وہ سولی دے دیا گیا۔

([illegible])

۲۵ـــ ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ ریان کو زہر دینے کی سازش کی تھی۔

([illegible])

۲۶ـــ حضرت یوسف علیہ السلام بارہ سال جیل خانہ میں رہے۔ ([illegible])

ایک قول سات سال کا ہے۔

([illegible])

۲۷ـــ آپ جب جیل خانہ سے باہر تشریف لائے تو اسکے دروازے پر لکھا یہ زندوں کی قبر، غموں کا گھر، دوستوں کے امتحان کی جگہ ہے۔

([illegible])

۲۸ـــ [illegible] اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال کی تھی۔

([illegible])

۲۹ـــ [illegible]

([illegible])

افرائیم حضرت یوشع بن نون کے دادا یعنی نون کے والد ہیں۔ اور ایک صاحبزادی رحمت نامی بھی پیدا ہوئیں جو حضرت ایوب علیہ السلام کے عقد نکاح میں آئیں۔

([illegible])

۳۰ـــ آپ بہتر زبانیں جانتے تھے۔ ([illegible])

۳۱ـــ آپ نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کے وصال کے ۲۳ سال بعد عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ ([illegible])

۳۲ـــ جب آپ نے عالم فانی سے کوچ فرما کر جوار رحمت الٰہی میں نزول کیا تو آپ کے مقام دفن میں اہل مصر کے مابین شدید اختلاف و انتزاع واقع ہوا۔ ہر باشندگان محلہ وساکنان ٹولہ حصول برکت وسعادت کیلئے اپنے ہی محلے میں دفن کرنے پر مصر تھے۔ آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کی ذات میمون و بدن شریف ہمایوں کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت و میمنت سے تمام اہل مصر مستفیض و مستفید ہوں۔ چنانچہ آپ کو سنگ رخام یا سنگ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کے تابوت شریف کو نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملک شام میں دفن کیا۔

([illegible])

۳۳ـــ آپ کی عمر شریف ایکسو بیس سال ہوئی۔ ([illegible])

حضرت صالح علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کا سلسلۂ نسب حضرت آدم علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے۔؟

۲۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت ہود علیہ السلام کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد کتنی تھی۔؟

۴۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جس چٹان سے نکلی تھی اس کا نام کیا ہے۔؟

۵۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا سینہ کتنا لمبا تھا۔؟

۶۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قتل کس نے کیا تھا اور کیوں۔؟

۷۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قتل کس دن ہوا تھا۔؟

۸۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے قتل کے بعد اس کے بچے کا کیا ہوا۔؟

۹۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کے اس واحد شخص کا نام کیا ہے جو اجتماعی عذاب کا شکار نہ ہوا۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کا وصال حق کہاں ہوا۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قبر شریف کہاں ہے۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت صالح علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ حضرت وہب کے بقول آپ کا شجرۂ نسب یوں ہے۔

صالح ابن عبید ابن حایر ابن ثمود ابن حایر ابن سام ابن نوح علیہما السلام۔

اور بقول ثعلبی نسب نامہ اسطرح ہے۔

صالح بن عبید ابن اسید ابن ماسح ابن عبید ابن حاذر ابن ثمود ابن عاد ابن ارم ابن سام ابن نوح علیہما السلام۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج۲ ص۱۷۷)

۲۔۔۔ حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کے مابین دو سو سال کا فاصلہ ہے۔

(حاشیہ ۱۸ جلالین ص ۳۱۴)

۳۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی تعداد چار ہزار تھی۔

(جلالین ص ۱۸۵، الکامل فی التاریخ ج۱ ص۳۶)

۴۔۔۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی مقام حجر سے متصل کاتبہ نامی چٹان سے نکلی تھی دس ماہ کی گابھن تھی اور دودھ بھی دیتی تھی۔ (ابن کثیر پ۸ ع۱۷)

بقول دیگر کافیہ نامی پہاڑ سے نکلی تھی۔ (حاشیہ ۱۷، جلالین ص ۱۳۶)

واقعہ :

قوم عاد کی ہلاکت کے بعد قوم ثمود پیدا ہوئی یہ لوگ حجاز و شام کے درمیان اقلماع میں آباد تھے ان کی عمریں بڑی ہوتیں پتھر کے مضبوط مکان بناتے وہ ٹوٹ پھوٹ جاتے مگر مکیں بدستور باقی رہتے۔ جب اس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا قوم نے انکار کرنا شروع کیا بعض غریب لوگ آپ پر ایمان لائے۔ ان لوگوں کا سال کے بعد ایک ایسا دن آتا تھا جس میں یہ میلے کے طور پر عید منایا

کرتے تھے اس میں دور دور سے آکر لوگ شریک ہوتے تھے۔ یہ میلے کا دن آیا تو لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو بھی اس میلے میں بلایا۔ حضرت صالح علیہ السلام ایک بہت بڑے مجمع میں تبلیغ حق کی خاطر تشریف لے گئے۔ قوم ثمود کے بڑے بڑے لوگوں نے وہاں حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں اور خدا کے رسول ہیں تو ہمیں کوئی معجزہ دکھلایئے آپ نے فرمایا بولو کیا دیکھنا چاہتے ہو۔؟ ان کا سب سے بڑا سردار بولا ایک ایسی اونٹنی جو نہ کسی پیٹھ میں رہا ہو نہ کسی پیٹ میں، نہ کسی نر سے پیدا ہوا ہو نہ مادہ سے، نہ حمل میں رہا ہو اور نہ اس کی خلقت تدریجاً کمال کو پہنچی ہو بلکہ طریقہ عادیہ کے خلاف سامنے اس پہاڑ کے چٹان سے دفعۃً پیدا ہوا ہو جو دس مہینے کی حاملہ خوب فربہ اور ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک ہو۔

چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام نے اس پہاڑ کے قریب آکر دو رکعت نماز ادا کی اور دعا کی تو وہ پہاڑ لرزنے لگا تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑ شق ہوا اور اس میں سے سب کے سامنے ایک نہایت ہی خوبصورت و تندرست، خوب بلند قامت اونٹنی نکل پڑی جو گابھن تھی اور پھر اس نے اسی وقت ایک بچہ بھی جنا۔ اس واقعہ سے قوم میں ایک حیرت پیدا ہوئی کچھ لوگ مسلمان ہوئے اور بہت سے اپنے کفر پر ہی قائم رہے۔

قوم کی اس بستی میں ایک ہی تالاب تھا جس میں پہاڑوں کے چشموں سے پانی گر کر جمع ہوتا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! دیکھو یہ معجزہ کی اونٹنی ہے ایک روز تمہارے تالاب کا سارا پانی پی ڈالا کرے گی اور ایک روز تم پی لیا کرنا۔ قوم نے اس بات کو مان لیا چنانچہ اونٹنی ایک روز تالاب کا سارا پانی پی جاتی تھی اور دوسرے روز قبیلہ کے لوگ پیتے تھے اونٹنی اپنی باری کے دن اتنا دودھ دیتی تھی کہ تمام قبیلہ کو کافی اور پانی کا قائم مقام ہو جاتا تھا۔ چند دن تو قوم نے اس تکلیف کو برداشت کیا لیکن بعد میں قوم کے چند لوگوں نے سرکشی کی اور اونٹنی کے قتل پر آمادہ

ہو گئے۔ (روح البیان پ ۸ ع ۱۷، خزائن العرفان پ ۸ ع ۱)

۵۔۔۔ اس اونٹنی کا سینہ ساٹھ گز لمبا تھا۔ (خزائن العرفان ۱۲، حاشیہ ۲۵ جلالین ص ۳۱۴)

۶۔۔۔ اس اونٹنی کی کوچیں کاٹنے والا قدار ابن سالف تھا اور مصدع بن مہرج نے تیر مار کر زخمی کیا تھا۔

اس کا تفصیلی واقعہ یوں ہے

ایک عورت غیزہ بنت غنم کافرہ تھی۔ مال و دولت اور خوبصورت لڑکیاں رکھتی تھیں۔ اس کا شوہر ذواب بن عمرو رؤسائے ثمود میں سے تھا۔ اس عورت کو حضرت صالح علیہ السلام سے دشمنی تھی۔ ایک دوسری عورت صدقہ بنت محیا نامی جو حسب و نسب، مال و جمال والی تھی۔ ان دونوں نے کچھ کافروں کو حسن و جمال اور مال و منال کا لالچ دیکر اونٹنی کو قتل کرنے پر تیار کر لیا۔ چنانچہ صدقہ نے اپنے چچازاد بھائی مصدع ابن مہرج سے کہا کہ اگر تو اونٹنی کو مار ڈالے تو میں تیری ہو جاؤں گی۔ اس نے قبول کر لیا۔ ادھر غیزہ نے قدار بن سالف کو بلا کر کہا میری جو لڑکی تو چاہے اس خدمت کے عوض حاصل کر سکتا ہے کہ تو اونٹنی کو قتل کر ڈالے۔ چنانچہ قدار بن سالف اور مصدع ابن مہرج نے ثمود کے غنڈوں سے ساز باز کر لی اور سات آدمی انکے ساتھ ہو گئے۔ اس **طرح یہ سب ملکر** نو افراد ہوئے۔ یہ سب کے سب چٹان کے نیچے **گھات لگا کر بیٹھ گئے**۔ اونٹنی جب پانی پی کر واپس چلی اور مصدع کے پاس سے **گزری تو** اس نے ایک تیر مارا جو پنڈلی کو لگا۔ یہ دیکھ غیزہ نکلی اور اپنی سب سے خوبصورت لڑکی کو لے آئی قدار اور اسکی جماعت کے سامنے اپنی لڑکی کے بے پناہ حسن کا مظاہرہ کیا۔ قدار اس پیشکش سے متاثر ہو کر تلوار لیکر اٹھا اور اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالا۔ اونٹنی زمین پر گر پڑی۔ قاتل نے اسکے سینے پر نیزہ مارا۔ پھر اسکا گلا کاٹ دیا۔ (ابن کثیر پ ۸ ع ۱)

۷۔۔۔ یہ حادثہ بدھ کے دن رونما ہوا۔ (خزائن العرفان پ ۸ ع ۱)

بقول دیگر منگل کے دن پیش آیا تھا۔ (حاشیہ ۲ جلالین ص ۳۱۴)

۸۔۔۔۔ اس اونٹنی کا بچہ ماں کی موت کے بعد چیختا ہوا اسی پہاڑ میں غائب ہو گیا جس سے اس کی ماں نکلی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ لوگوں نے اس کا پیچھا کر کے اسے بھی مار ڈالا۔

(ابن کثیر پ۸،ع۱۷)

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ قرب قیامت یہی بچہ دابۃ الارض بن کر ظاہر ہو گا۔

(حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۱۳۶)

۹۔۔۔۔ قتل اونٹنی کی اس سرکشی پر قوم ثمود پر عذاب کا ظہور اس طرح ہوا کہ پہلے ایک زبردست چنگھاڑ کی خوفناک آواز آئی پھر شدید زلزلہ آیا جس سے پوری آبادی اتھل پتھل ہو کر چکنا چور ہو گئی تمام عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کر تہس نہس ہو گئیں اور قوم کا ایک ایک آدمی گھٹنوں کے بل اوندھا گر کر مر گیا۔ پوری قوم میں صرف ایک شخص ابو رغال بچ سکا کہ اس وقت وہ کعبۃ اللہ میں تھا۔ لیکن جب وہ حرم سے نکلا تو مبتلاء عذاب ہو کر مر گیا۔

(ابن کثیر پ۸،ع۱۷)

۱۰۔۔۔۔ آپ کا انتقال مکہ معظمہ میں ہوا۔

(الاتقان ۲-۱۷۷)

بقول دیگر آپ کا انتقال حضرموت میں ہوا۔ اس کا جگہ نام حضرموت اس لئے ہی رکھا گیا کہ آپ کا وہاں تشریف لیجاتے ہی وصال ہو گیا۔ (حاشیہ ۱۸ جلالین ص ۲۸۳)

۱۱۔۔۔۔ بیت اللہ شریف میں رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان ایک جگہ ہے جس کو "روضۃ من ریاض الجنۃ" کہتے ہیں آپ کی قبر مبارک اسی بقعہ میں ہے۔

(حاشیہ ۷ ج۲ جلالین ۱۸۳)

بقول دیگر آپ کی قبر انور حضرموت میں ہے۔ (حاشیہ ۱۸ جلالین ص ۲۸۳)

۱۲۔۔۔۔ آپ کی عمر شریف اٹھاون سال ہوئی۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۷)

بقول دیگر آپ کی عمر دو سو اسی سال ہوئی۔ (حاشیہ ۱۸ جلالین ص ۳۱۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام [illegible] فرق کتنا ہے؟

۲۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کتنے [illegible] ہے؟

۳۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہمارے نبی ﷺ سے کتنے [illegible] ہے؟

۴۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے [illegible]؟

۵۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام "موسیٰ" [illegible]؟

۶۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

۷۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام سے چھوٹے تھے یا بڑے؟

۸۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلسلہ نسب کس طرح ہے؟

۹۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام کے [illegible]؟

۱۰۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible]؟

۱۱۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس صندوق میں [illegible] صندوق کے بنانے والے کا نام کیا ہے؟

۱۲۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے [illegible] کتنی مدت [illegible]؟

۱۳۔۔۔۔ اس فرعون کا کیا نام تھا جس نے [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] نکالا تھا؟

۱۴۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible] صندوق [illegible] کر رہی تھی؟

۱۵۔۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے گھر کتنی مدت رہے؟

۱۶ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جس وقت آپ نے فرعون کی داڑھی پکڑ کر تھپڑ رسید کیا تھا۔ ؟

۱۷ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت پیدا ہونے کا واقعہ کیا ہے۔ ؟

۱۸ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک مکے سے مرنے والے فرعونی کا نام کیا تھا۔ ؟

۱۹ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے فرعونی کے قتل کا حادثہ کس جگہ پیش آیا تھا۔ ؟

۲۰ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس فرعونی قبطی کی لاش کو کیا کیا تھا۔ ؟

۲۱ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کے ہاتھوں قبطی کی موت واقع ہوئی تھی۔ ؟

۲۲ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس نے اطلاع دی تھی کہ فرعون کے دربار سے آپ کے قتل کا حکم جاری ہو چکا ہے۔ ؟

۲۳ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کتنے سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائیں۔ ؟

۲۴ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام جن بکریوں کو چرایا کرتے تھے ان کی تعداد کتنی تھی۔ ؟

۲۵ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ کا نام کیا ہے۔ ؟

۲۶ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے وقت جس درخت سے آواز آئی تھی وہ کونسا درخت تھا۔ ؟

۲۷ـــــ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کتنی بار کلام فرمایا اور کتنی باتیں کیں۔ ؟

۲۸ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کلام الٰہی کو جسم کے کن کن عضو سے سماعت کیا تھا۔ ؟

۲۹ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب حکم الٰہی ہوا کہ جوتیاں اتار دو۔ اس وقت آپ کی جوتیاں کس چیز کی تھیں۔ ؟

۳۰ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام، پہلی بار کس رات کو کلام الٰہی سے مشرف ہوئے تھے۔ ؟

۳۱ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام، جب اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ اور کون تھا۔ ؟

۳۲ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کس پہاڑ پر اللہ سے ہمکلام ہوئے تھے۔ ؟

۳۳ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کس ماہ کی کس تاریخ کو تجلی الٰہی سے مشرف ہوئے تھے۔ ؟

۳۴ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتنی تجلی ظاہر فرمائی۔ ؟

۳۵ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کا کیا نام تھا۔ ؟

۳۶ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کس لکڑی کا تھا۔ ؟

۳۷ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ عصا کن سے حاصل ہوا تھا۔ ؟

۳۸ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کی لمبائی کتنی تھی۔ ؟

۳۹ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا اوپری حصہ کیسا تھا۔ ؟

۴۰ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی خصوصیات کیا کیا تھیں۔ ؟

۴۱ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے کون ایمان لایا تھا۔ ؟

۴۲ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعونی جادوگروں کے درمیان مقابلہ کہاں ہوا تھا۔ ؟

۴۳ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کے درمیان مقابلہ کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا تھا۔ ؟

۴۴ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل جادوگروں کی تعداد کتنی تھی۔ ؟

۴۵ـــــ فرعونی جادوگروں کے سردار کا نام کیا تھا۔ ؟

۴۶ـــــ فرعونی جادوگروں نے میدان میں جو اژدہے چھوڑے تھے ان کی تعداد کتنی تھی۔ ؟

۴۷ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اژدہا کتنا لمبا اور کس رنگ کا تھا۔ ؟

۴۸ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اژدہا جب منہ کھولتا تھا تو دونوں جبڑوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا تھا۔ ؟

۴۹ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے فرعونی جادوگروں کی تعداد کتنی تھی۔ ؟

۵۰ـــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے فرعونیوں کی تعداد کتنی ہے۔ ؟

۵۱ـــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں اپنا عصا مارنے پر کتنے راستے پیدا ہوئے تھے۔ ؟

۵۲ـــ دریا میں پیدا ہونے والے ہر راستے کی فراخی کتنی تھی۔ ؟

۵۳ـــ ان راستوں میں سے گزرنے والے بنی اسرائیل ایک دوسرے کو کیسے دیکھتے تھے۔ ؟

۵۴ـــ یہ دریا مصر سے کتنی مسافت پر واقع ہے اور اس کا طول و عرض کتنا ہے۔ ؟

۵۵ـــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہیوں میں سے سب سے پہلے دریا میں گھوڑا کس نے اتارا تھا۔ ؟

۵۶ـــ سامری کا نام کیا تھا کہ جس نے بچھڑا بنایا تھا۔ ؟

۵۷ـــ سامری کی پرورش کس نے کی تھی اور کیوں۔ ؟

۵۸ـــ سامری نے بچھڑا کتنے دنوں میں تیار کیا تھا۔ ؟

۵۹ـــ سامری نے کن چیزوں سے بچھڑا بنایا تھا۔ ؟

۶۰ـــ سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کا کیا نام تھا۔ ؟

۶۱ـــ بنی اسرائیل نے اس بچھڑے کی عبادت کتنے دنوں تک کی تھی۔ ؟

۶۲ـــ اِن بنی اسرائیلوں کی تعداد کتنی تھی کہ جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہیں کی تھی۔ ؟

۶۳ـــ سامری کو کیا سزا دی گئی تھی۔ ؟

۶۴ـــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کس عورت نے کی تھی۔ ؟

۶۵ـــ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کرنے والی عورت نے موسیٰ علیہ السلام سے کیا معاوضہ طلب کیا تھا۔

۶۶ـــ من و سلویٰ کی جائے نزول کا نام کیا ہے۔ ؟

۶۷ـــ من و سلویٰ کیا چیزیں تھیں۔ ؟

۶۸ـــ من و سلویٰ کس وقت نازل ہوتا تھا۔ ؟

۶۹ـــ من و سلویٰ روزانہ کتنا نازل ہوتا تھا۔ ؟

۷۰ـــ من و سلویٰ کس دن نازل نہیں ہوتا تھا۔ ؟

۷۱ـــ من و سلویٰ کتنے دنوں تک نازل ہوتا رہا۔ ؟

۷۲ـــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے جس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلتے تھے اسکا طول و عرض کتنا تھا۔ ؟

۷۳ـــ یہ پتھر کہاں کا تھا۔ ؟

۷۴ـــ اس مقتول کا کیا نام تھا جس کے قاتل کا پتہ لگانے کیلئے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ ؟

۷۵ـــ بنی اسرائیل نے قاتل کا پتہ لگانے کے لئے جس گائے کو ذبح کیا تھا اس کا نام کیا تھا۔ ؟

۷۶ـــ اس مچھلی کی لمبائی چوڑائی کتنی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے جاتے وقت اپنے ہمراہ لے گئے تھے۔ ؟

۷۷ـــ اس مچھلی کا حلیہ کیسا تھا۔ ؟

۷۸ـــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کتنے معجزے عطا فرمائے۔ ؟

۷۹ـــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال کس مقام پر ہوا تھا۔ ؟

۸۰ـــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔ ؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مابین چار سو سال، آپ کے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مابین سات سو سال کا فاصلہ ہے۔ (حاشیہ ۵ جلالین ص ۱۳۸)

۲۔۔۔ آپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین ایک ہزار نو سو پچھتر (۱۹۷۵) سال کا فاصلہ ہے۔ (حاشیہ ۳۳ جلالین ۵۱)

دوسرا قول سترہ سو سال کا ہے۔ (حاشیہ ۱۵ جلالین ص ۹۷)

۳۔۔۔ آپ کا زمانہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت سے دو ہزار تین سو سال قبل ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۲)

۴۔۔۔ آپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین ستر ہزار بروایت دیگر چار ہزار انبیاء کرام مبعوث ہوئے اور سب کے سب دین موسوی پر تھے۔ (حاشیہ ۳۱ جلالین ص ۱۳)

۵۔۔۔ آپ کا نام "موسیٰ" فرعون کی زوجہ حضرت آسیہ نے اس وقت رکھا جب فرعون مع حشم و خدم دریا کے کنارے سیر و تفریح کر رہا تھا۔ اچانک وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جلوہ فرما تھے پانی کی سطح پر بہتا ہوا نظر آیا۔ جب اس صندوق کو نکال کر کھولا گیا تو اس میں ایک حسین و جمیل چاند سا بچہ ملا۔ فرعون نے حضرت آسیہ سے کہا اس بچے کا نام رکھا جائے۔ تو حضرت آسیہ نے اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے آپ کا نام موسیٰ رکھا اسلئے کہ قبطی زبان میں "مو" پانی کو اور "سا" لکڑی کو کہتے ہیں۔ (روح البیان ج ۱ ص ۱۳۹، الاتقان ج ۲ ص ۱۷۷)

۶۔۔۔ آپ کے والد محترم کا نام عمران بن یصہر ہے۔ (خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲) اور آپ کی والدہ ماجدہ کے نام سے متعلق مختلف روایات وارد ہیں

(۱) حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: آپ کی والدہ محترمہ کا نام "عائذ" ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۱۱)

(۲) حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: والدہ محترمہ کا نام "یوحانذ" بنت یصہر بن لاوی ہے۔ (۳) بعض نے "یوخا" (۴) اور بعض نے "اباذخت" کہا ہے (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۸)

(۵) بروایتے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام "یارخا" ہے۔ (۶) امام سہیلی نے اپنی کتاب "التعریف" میں "ایارخت" کہا ہے (۷) روح المعانی میں "نوحانذ" ہے۔ (۸) اور تفسیر قرطبی میں امام ثعلبی نے کہا ہے: آپ کی والدہ صاحبہ کا نام "لوخا" بنت ہاتذ بن لاوی ہے۔ (حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۳۲۶)

۷۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام سے آپ ایک سال چھوٹے تھے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۷)

۸۔۔۔ حضرت یعقوب علیہ السلام تک آپ کا نسب شریف اس طرح ہے۔
موسیٰ بن عمران بن فاہث بن لاوی بن یعقوب علیہما السلام۔
(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲، الاتقان ج ۲ ص ۱۷۷)

۹۔۔۔ حضرت شعیب علیہ السلام آپ کے خسر تھے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۵)

۱۰۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس دن کی تھی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۲)

بقول دیگر اس وقت آپ کی عمر شریف تین ماہ (خزائن العرفان پ ۲۰ ع ۴) یا چار ماہ کی تھی۔ (حاشیہ ۱۹ جلالین ص ۲۶۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دریا میں ڈالے جانے اور فرعون کے محل تک پہنچنے کا واقعہ اصحاب سیر و تواریخ یوں بیان کرتے ہیں

فرعون بے عون نے ایک شب خواب دیکھا کہ "بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی اس نے مصر کو گھیر کر تمام فرعونیوں کو جلا ڈالا مگر اسرائیلیوں کو کوئی ضرر نہ پہنچایا۔ اور پھر دیکھا کہ بنی اسرائیل کے محلے سے ایک بڑا اژدہا نکلا جس نے اس کو تخت سے نیچے ڈال دیا" اس خواب سے فرعون کو بہت وحشت

ہوئی اور کاہنوں سے اس کی تعبیر پوچھی۔ کاہنوں نے بتایا کہ "بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیرے ہلاک اور زوال سلطنت کا باعث ہوگا۔ اس خبر کو سنکر فرعون بہت پریشان ہوا اور اس نے فوراً کوتوال شہر کو بلا کر حکم دیا کہ ایک ہزار سپاہی ہتھیار بند اور ایک ہزار دائیاں بنی اسرائیل کے محلے میں مقرر کردو کہ جس گھر میں بھی کوئی بچہ پیدا ہو اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ چند سالوں میں بنی اسرائیل کے بارہ ہزار بچے بروایتے ستر ہزار بچے قتل کر دیئے گئے اور نوے ہزار حمل گرائے گئے ادھر مشیت الٰہی سے بنی اسرائیل کے بوڑھے بھی جلد جلد مرنے لگے تب قوم قبط کے روساء نے گھبرا کر فرعون سے شکایت کی کہ بنی اسرائیل میں موت کی گرم بازاری ہے اور ادھر ان کے بچے قتل کئے جا رہے ہیں اگر یہی حال رہا تو یہ قوم جلد فنا ہو جائے گی پھر ہمیں خدمت گار کہاں سے میسر آئیں گے تب فرعون نے حکم دیا کہ اچھا ایک سال بچے قتل کئے جائیں اور ایک سال چھوڑ دیئے جائیں۔ رب کی شان جو سال چھوڑنے کا تھا اس میں ہارون علیہ السلام (موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی) پیدا ہوئے اور قتل کے سال میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ "اسے دودھ پلاؤ اور جب کوئی خطرہ دیکھو تو اسے دریا میں ڈال دو" چنانچہ چند روز موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے دودھ پلایا اس عرصہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ روتے تھے نہ ماں کی گود میں حرکت کرتے تھے اور نہ آپ کی بہن کے سوا آپ کی ولادت کا کسی کو علم تھا اسی طرح کچھ عرصہ گزر گیا تو موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو خطرہ محسوس ہوا کہ اس فرزند کی زندگی مشکل میں ہے اگر ہمسایہ واقف ہو گئے تو غمازی اور چغل کریں گے اور فرعون اس فرزند ارجمند کے قتل کے درپے ہو جائے گا بہتر یہ ہے کہ اس کو صندوق میں رکھکر دریائے نیل میں بہا دیا جائے شاید کوئی دوسرا شخص اس کو اٹھالے اور وہاں یہ پرورش پائیں۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے محلے کے ایک بڑھئی سے ایک

صندوقچہ لکڑی کا بنوایا اور اس بڑھی سے عہد لیا کہ وہ کسی سے اسکا ذکر نہ کرے۔ والدہ ماجدہ نے موسیٰ علیہ السلام کو غسل دیا، عمدہ کپڑے پہنائے۔ خوشبو لگائی اور صندوقچہ میں رکھ کر دریائے نیل پر روتی ہوئی لے گئیں اور خدا کے حوالہ کر کے دریا میں بہا دیا۔ دل بہت بے چین ہوا مگر قدرتی طور پر تسکین ہوئی کہ یہ بچہ پھر مجھکو ہی ملے گا۔

اس دریا سے ایک بڑی نہر نکل کر فرعون کے محل سے گذرتی تھی۔ فرعون معہ بی بی آسیہ کے نہر کے کنارے بیٹھا تھا جب ایک صندوق نہر میں آتے دیکھا تو اس نے غلاموں کو حکم دیا کہ صندوق نکالے۔ صندوق نکال کر سامنے لایا گیا۔ کھولا تو اس میں ایک نورانی شکل کا فرزندِ جن کی پیشانی سے اقبال کے آثار نمودار تھے نظر آیا۔ دیکھتے ہی فرعون کے دل میں ایسی محبت پیدا ہوئی کہ وہ وارفتہ ہو گیا۔ لیکن قوم کے لوگوں نے اسے ورغلایا اور کہا کہ ممکن ہے یہی وہ بچہ ہو جس کو آپ کی حکومت برباد کرنا ہے چنانچہ فرعون آپ کے قتل پر آمادہ ہوا تو فرعون کی بی بی آسیہ جو بڑی نیک خاتون تھی کہنے لگی کہ یہ بچہ میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کر۔ کیا معلوم یہ کس سرزمین سے بہتا ہوا آیا ہے اور تجھے جس بچے سے اندیشہ ہے وہ تو اسی ملک کے بنی اسرائیل سے بتایا گیا ہے۔ آسیہ کی یہ بات فرعون نے مان لی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں رہنے لگے۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۴۱۲، وخزائن العرفان پ ۲۰ ع ۴)

۱۱ــــ اس صندوق کے بنانے والے کا نام "سانوم" تھا اس سے عہد لیا گیا تھا کہ اس راز کو فاش نہ کرے۔ سانوم نے صندوقچہ بنایا اور ادھر فرعون بےعون کی طرف سے اعلان ہوا: جو شخص اس لڑکے کا پتہ دے جو کہ بنی اسرائیل کے گھر پیدا ہوا ہے وہ انعام جزیل واکرام عظیم سے نوازا جائیگا۔ سانوم کو دولت وجاہ کی لالچ اور دنیوی منفعت کی طمع ہوئی۔ خبر دینے کے لئے نکلا، دروازے پر پہنچا کہ زمین میں ٹخنوں تک دھنس گیا۔ اور غیبی آواز آئی: خبر دار! اگر راز کو ظاہر کیا تو زمین میں

دھنسادیا جائے گا۔ سانوم وحشت ناک انجام کے تصور سے خوفزدہ ہو کر لوٹا۔ اور صندوقچہ عمران کے گھر پہنچادیا۔ عرض کیا: مجھے اس پاکیزہ فرزند کی صورت دکھاؤ۔ والدہ نے اس کو حضرت موسیٰ کی زیارت کرائی سانوم نے آپ کے چہرہ نورانی کی صباحت و تابانی کو دیکھ کر آپ کے قدم محترم پر آنکھیں ملیں۔ اور آپ پر ایمان لایا

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۱۳)

۲ـــ آپ تین روز بقول دیگر چالیس روز دریا میں رہے۔ (زبدۃ المجالس ق ۱۲ ص ۱۸)

یہ بھی منقول ہے کہ آپ دریا میں شب میں بہائے گئے تھے اور اسی شب کی صبح نکالے گئے۔ (خزائن العرفان پ ۲۰ ع ۴)

۳ـــ جس فرعونی نے دریا سے اس صندوق کو نکالا تھا اس کا نام ”طایوس“ تھا۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۸)

۴ـــ آپ کی اس ہمشیرہ صاحبہ کا نام ”مریم“ تھا۔ (خزائن العرفان پ ۲۰ ع ۴)

بعض نے ”کلثوم“ کہا ہے (الاتقان ج ۲ ص ۸۸)

اور بعض نے ”کلثمہ“۔ (حاشیہ ۴ جلالین ص ۳۲۷)

۵ـــ مفسرین نے کہا ہے کہ آپ فرعون بے عون کے گھر تیس سال رہے۔ اس زمانے میں آپ فرعون کے لباس پہنتے اس کی سواریوں میں سوار ہوتے اور اس کے فرزند مشہور تھے۔ (خزائن العرفان پ ۱۹ ع ۶)

۶ـــ اس وقت آپ کی عمر شریف تین برس کی تھی۔ (تفسیر نعیمی ۱- ۴۱۴)

بقول دیگر اس وقت آپ کی عمر شریف چار سال کی تھی۔ آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس زور سے جھٹکی کہ اس کے سارے اعضاء جنبش میں آگئے۔

(ملفوظات خواجہ نظام الدین ص ۱۷۹)

۷ـــ اس کا واقعہ یہ تھا کہ بچپن میں آپ ایک روز فرعون کی گود میں تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا۔ اس پر اسے غصہ آیا اور آپ کے قتل کا ارادہ کیا۔ حضرت آسیہ نے کہا اے بادشاہ! یہ نادان بچہ ہے کیا

سمجھے۔ تو چاہے تو تجربہ کر لے۔ اس نے تجربہ کیلئے ایک طشت میں آگ اور ایک طشت میں یاقوت سرخ آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے یاقوت لینا چاہا مگر فرشتہ نے آپ کا ہاتھ انگارے پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا۔ اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہو گئی۔ (خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۱۱، تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۱۴)

۸ـــ اس قبطی کا نام ”قانون“ تھا۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۷)

بروایت دیگر اس کا نام ”فاتون“ تھا۔ (حاشیہ ۵ جلالین ص ۳۱۰)

جمل میں اس قبطی کا نام ”قاب“ ہے۔ (حاشیہ ۲۰ جلالین ص ۳۶۲)

اور ایک قول کے بموجب اس کا نام ”فلیشون“ تھا۔ (بین السطور جلالین ص ۳۲۷)

اور اس کیساتھ جو اسرائیلی لڑ رہا تھا اس کا بعض نے ”حزقیل“ نام کہا ہے۔ (حاشیہ ۸ جلالین ص ۳۲۸)

واقعہ :

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب جوان ہو گئے تو ایک دن فرعون کے محل سے نکل کر شہر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے جھگڑتے دیکھا ایک فرعون کا باورچی تھا اور دوسرا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم یعنی بنی اسرائیل سے تھا۔ فرعون کا باورچی لکڑیوں کا گٹھا اس اسرائیلی پر لاد کر اسے حکم دے رہا تھا کہ وہ فرعون کے باورچی خانے تک یہ لکڑیاں لے چلے۔ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مدد کے لئے پکارا آپ مدد کے لئے اس کے پاس گئے اور فرعون کے باورچی سے کہا: اس غریب آدمی پر ظلم نہ کر! لیکن وہ باز نہ آیا اور بدزبانی پر اتر آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ایک ایسا مکہ مارا کہ ایک ہی مکہ سے اس کا دم نکل گیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ (روح البیان۔ خزائن العرفان پ ۲۰ ع ۵)

۹ـــ یہ حادثہ شہر منف یا حابین یا عین الشمس میں پیش آیا تھا۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ وہ گاؤں تھا جس میں فرعون رہتا تھا اور یہ گاؤں مصر سے دو فرسخ دوری پر تھا۔ (حاشیہ ۷ جلالین ص ۳۲۶

۲۰۔۔۔ اس قبطی کی لاش کو آپ نے ریت میں دفن کر دیا تھا۔ (جلالین ص۳۲۷)

۲۱۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی۔ (خزائن العرفان پ۱۶ ع۱۱)

بروایت دیگر اس وقت آپ کی عمر تیس سال کی تھی۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۴۱۵)

۲۲۔۔۔ فرعونیوں کو جب معلوم ہوا کہ اس قبطی کا قاتل موسیٰ علیہ السلام ہیں تو قبطی سرداروں نے فرعون سے مطالبہ کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو قتل کے بدلے میں قتل کیا جائے۔ فرعون نے آپ کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔ اس محفل میں ایک شخص جس کا نام حزقیل تھا موجود تھا اور وہ درپردہ آپ پر ایمان لا چکا تھا۔ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ آپ کے قتل کا حکم دربار فرعون سے جاری ہو چکا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ کسی اور جگہ چلے جائیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بے سرو سامان مدین کی طرف روانہ ہو گئے۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۴۱۵)

اس کا نام بعض نے سمعان، بعض شمعون، بعض جبر اور بعض نے حبیب کہا ہے۔ (الاتقان ج۱ ص۱۸۸)

۲۳۔۔۔ آپ نے دس سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرائیں۔

(جلالین ص۳۲۹، خزائن العرفان پ۲۰ ع۷)

۲۴۔۔۔ ان بکریوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ (حاشیہ جلالین ص۳۲۹)

۲۵۔۔۔ آپ کی زوجہ محترمہ جو حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں ان کے نام سے متعلق کئی اقوال ہیں

(۱) صفورا (تفسیر نعیمی ج۱ ص۴۱۵)

(۲) صفوریا (الاتقان ج۲ ص۱۸۸)

(۳) بعض نے صفیرا (۴) اور بعض نے صفراء کہا ہے۔ (حاشیہ جلالین [illegible])

۲۶۔۔۔ وہ درخت عناب یا عوسج کا تھا۔ عوسج ایک خاردار درخت ہے جو جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ (جس کو ہندی میں بیری کہتے ہیں)

(خزائن العرفان پ۲۰ ع۷، نزہۃ المجالس [illegible])

واقعہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس دس برس تک رہے اور پھر حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد آپ حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت لے کر اپنی والدہ سے ملنے کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوئے آپ کی بیوی بھی ساتھ تھی۔ راستے میں جب کہ آپ رات کے وقت ایک جنگل میں پہنچے تو راستہ گم ہو گیا۔ اندھیری رات تھی سردی کا موسم تھا اس وقت آپ نے جنگل میں دور ایک چمکتی ہوئی آگ دیکھی اور بیوی سے فرمایا تم یہیں ٹھہرو میں نے دور آگ دیکھی ہے میں وہاں جاتا ہوں شاید وہاں سے کچھ خبر ملے اور تمہارے تاپنے کے لئے کچھ آگ بھی لا سکوں۔ چنانچہ آپ اپنی بیوی کو وہیں بٹھا کر اس آگ کی طرف چلے اور جب اس کے پاس پہنچے تو ایک سرسبز و شاداب درخت دیکھا جو اوپر سے نیچے تک نہایت ہی روشن تھا اور آپ جتنا اس کے قریب جاتے ہیں وہ دور ہو جاتا ہے اور جب ٹھہر جاتے ہیں تو قریب ہو جاتا ہے آپ اس نورانی درخت کے اس عجیب حال کو دیکھ رہے تھے کہ درخت سے آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں سارے جہانوں کا رب اللہ ہوں تم بڑے پاکیزہ مقام میں آ گئے ہو اپنے جوتے اتار ڈالو۔ تجھے جو وحی ہوتی ہے کان لگا کر سنو میں نے تجھے پسند کیا۔ (خزائن العرفان پ۲۰ ع۷)

۲۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو بار کلام فرمایا۔ (ابن کثیر [illegible] ص۳۰۵)

اور کلام کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار باتیں کیں۔

(نزہۃ المجالس ج۲ ص۱۳)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مقام پر آپ سے کلام فرمایا۔

(نزہۃ المجالس ق ۱۲ ص ۲۵)

۲۸۔۔۔ آپ نے اپنے ہر جزو بدن سے کلام خداوندی کو سماعت کیا اور قوت سامعہ ایسی عام ہوئی کہ تمام جسمِ اقدس کان بن گیا۔

(خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۱۰، نزہۃ المجالس ق ۵ ص ۱۱۷)

۲۹۔۔۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام طورِ سیناء پر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ جوتیاں اتار دو! اس وقت آپ کی جوتیاں مردہ گدھے کے چمڑے کی تھیں۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۶۹، ابن کثیر پ ۱۶ ع ۱۰)

۳۰۔۔۔ پہلی بار جس رات کو آپ کلام ربانی سے مشرف ہوئے وہ جمعہ کی رات تھی۔ (حاشیہ ۵ جلالین ص ۲۶۱)

۳۱۔۔۔ جب آپ کلام ربانی و تجلی الٰہی سے مشرف و ممتاز ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام تھے لیکن جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا وہ انہوں نے کچھ نہ سنا۔ (خزائن العرفان پ ۹ ع ۷، معالم التنزیل ج ۲ ص ۲۲)

۳۲۔۔۔ بعض مفسرین نے کہا ہے وہ سیناء پہاڑ تھا جس کو طور سیناء سے یاد کیا جاتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ وہ زبیر نامی پہاڑ تھا جو مدین کے پہاڑوں میں سب سے بڑا تھا۔ (معالم التنزیل ج ۲ ص ۲۲، حاشیہ ۲۶ جلالین ص ۱۴۰)

۳۳۔۔۔ ۹/ ذی الحجہ یوم عرفہ کو تجلی الٰہی سے مشرف ہوئے تھے۔ (حاشیہ ۱ جلالین ص ۱۴۱)

۳۴۔۔۔ اللہ تقدس و تعالیٰ نے ہاتھ کی سب چھوٹی انگلی کے نصف پور کے برابر تجلی ظاہر فرمائی تھی۔ (جلالین ص ۱۴۰)

۳۵۔۔۔ آپ کے عصا مبارک کے نام سے متعلق تین اقوال ہیں۔

(۱) نبعہ (خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۱۰)

(۲) ماشا (ابن کثیر پ ۱۶ ع ۱۰)

(۳) علیق۔ (حاشیہ ۲۳ جلالین ص ۲۶۱، نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۵۰)

۳۶۔۔۔ یہ عصا مبارک جنت کے درخت "آس" کی لکڑی کا تھا۔ (تفسیر نعیمی ۱-۳۷۴)

بروایت دیگر جنتی درخت "عوسج" کی لکڑی کا تھا۔ (روح المعانی پ ۱۶ ع ۱۷۴)

۳۷۔۔۔ یہ عصا حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لائے تھے۔ ان سے منتقل ہوتا ہوا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہونچا اور آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بکریاں چرانے کیلئے عنایت فرمایا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۷۴، خزائن العرفان پ ۲۰ ع ۷)

کہتے ہیں کہ یہی عصا قرب قیامت دابۃ الارض کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(ابن کثیر پ ۱۶ ع ۱۰)

۳۸۔۔۔ اس کی لمبائی آپ کے قد کے برابر دس ہاتھ تھی۔ (تفسیر نعیمی ۳۷۴)

بقول دیگر اسکی لمبائی بارہ ہاتھ تھی۔ (روح المعانی پ ۱۶ ع ۱۷۴، نزہۃ المجالس ق ۲ ص ۵۷)

۳۹۔۔۔ اس مبارک عصا کے اوپر کی جانب دو شاخیں تھیں جو تاریکی میں دو مشعلوں کی طرف جلتی تھیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۷۴)

۴۰۔۔۔ اس عصا مبارک کی خصوصیات مذکور بذیل ہیں

(۱) جب آپ سفر میں ہوتے تو یہ عصا آپ سے باتیں کرتے کرتے چلتا۔

(۲) جب آپ کو بھوک لگتی اور کوئی چیز کھانے کو نہ ہوتی تو عصا کو زمین پر مارتے اس سے ایک دن کا کھانا نکل آتا۔

(۳) جب آپ کو پیاس لگتی تو اسکو زمین پر نصب کرتے اس سے پانی ابلنا شروع ہو جاتا۔

(۴) جب کنویں سے پانی کھینچنے کی نوبت آتی تو یہ عصا ڈول کا کام دیتا اور اتنا لمبا ہو جاتا جتنی اس کنویں کی گہرائی ہوتی۔ اوپر کی دو شاخیں ڈول کی طرح بن جاتیں

(۵) جب آپ کو پھل تناول فرمانے کی خواہش ہوتی تو اس کو زمین میں گاڑ دیتے، یہ درخت بن جاتا، پتے نکل آتے پھر پھل آجاتا۔

(۶) شب دیجور میں اس سے روشنی پھوٹ نکلتی۔

(۷) جب کوئی دشمن سامنے آتا تو یہ عصا خود بخود اس سے لڑتا اور غالب آتا۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۶۰، نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۳)

۴۱ ـــ آپ پر سب سے پہلے "سانوم" نامی شخص ایمان لایا تھا۔ یہ وہی شخص ہے جس سے آپ کے والد ماجد حضرت عمران نے صندوق بنوایا تھا کہ اس میں آپ کو رکھ کر دریا میں بہا دیں تاکہ فرعونیوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچ جائیں۔ سانوم جب صندوق لیکر عمران کے گھر پہنچا تو آپ کے چہرۂ نورانی، آئینۂ جمال الٰہی کو دیکھ کر اسی وقت آپ پر ایمان لایا۔ لہٰذا سابق الایمان یہی ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۳)

ایک قول یہ ہے کہ آپ پر سب سے پہلے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ایمان لائے۔ (ابن کثیر پ ۷ ع ۱۳)

الکامل فی التاریخ میں ہے کہ وہ خربیل نامی شخص تھا جس نے آپ پر ایمان لانے میں سبقت حاصل کی تھی۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۱۸)

۴۲ ـــ ابن زید کا قول ہے کہ یہ مقابلہ اسکندریہ میں ہوا تھا۔ (خزائن العرفان پ ۹ ع ۴)

۴۳ ـــ یہ مقابلہ یوم عاشورہ یعنی دسویں محرم کو ہفتہ کے دن ہوا تھا۔ (خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۳)

۴۴ ـــ جادوگروں کی تعداد بقول حضرت کعب بارہ ہزار، بقول ابن اسحٰق پندرہ ہزار تھی بعض نے ستر ہزار اور بعض نے اسی ہزار کی تعداد بتلائی ہے۔ (حاشیہ ۲۲ جلالین ص ۱۳۸)

سترہ ہزار، انیس ہزار اور کچھ اوپر تیس ہزار کے بھی اقوال منقول ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے فن میں کامل اور استاد زمانہ تھا۔ (ابن جریر پ ۹ ع ۵)

۴۵ ـــ ان جادوگروں میں پیش پیش چار جادوگر تھے

(۱) سابور (۲) عاذور (۳) حطحط (۴) اور مصفّٰی (ابن کثیر پ ۹ ع ۵)

بقول دیگر ان کے نام اس طرح ہیں

(۱) سابور (۲) عادور (۳) حطحط (۴) اور شمعون (روح البیان [illegible] ص ۲۸۰)

حضرت مقاتل کہتے ہیں کہ اس گروہ کا رئیس اعظم شمعون تھا اور ابن جریج کا قول ہے کہ اس کا نام یوحنا تھا۔ ([illegible])

۴۶ ـــ ان اژدہوں کی تعداد ستر ہزار یا بہتر ہزار تھی۔ ([illegible]) حضرت ابن عباس رضی عنہما کی روایت کے بموجب اسی ہزار۔ اسی کی ایک دوسری روایت کے مطابق ان اژدہوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ ([illegible])

ایک اور روایت کے بموجب پچیس ہزار تھی۔ ([illegible])

۴۷ ـــ آپ کا اژدہا زرد رنگ کا ایک میل لمبا تھا۔ ([illegible])

۴۸ ـــ فرعون نے جب آپ سے نبوت کی نشانی طلب کی۔ تو آپ نے اپنا عصا مبارک زمین پر ڈال دیا۔ وہ عصا ایک بڑا اژدہا بن گیا۔ اس نے اپنا ایک جبڑا زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر اس وقت دونوں جبڑوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس ہاتھ تھا۔ ([illegible])

بقول دیگر دونوں جبڑوں کے درمیان کا فاصلہ اسی ہاتھ تھا۔ ([illegible])

۴۹ ـــ ان جادوگروں کی تعداد اسی ہزار تھی۔ ستر ہزار، تیس ہزار، انیس ہزار، پندرہ ہزار اور بارہ ہزار کے بھی اقوال ہیں۔ یہ بھی مروی ہے کہ یہ ستر تھے۔ فرعون نے ان سب کو قتل کروا ڈالا۔ یہ لوگ صبح کے وقت کافر اور جادوگر تھے۔ اور شام کو پاکباز مومن اور شہید۔ مروی ہے کہ جب یہ لوگ خدا کے سامنے سر بسجود ہوئے اور پھر اٹھے کہ ہم رب العٰلمین یعنی موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے پروردگار پر ایمان لائے یہ سجدے ہی میں تھے کہ خدائے پاک نے انہیں جنت دکھا دی اور انہوں نے اپنی منزلیں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ (ابن جریر پ ۹ ع ۵)

۵۰ ـــ قوم فرعون میں سے آپ پر صرف تین خوش نصیب ایمان لائے

(۱) حضرت آسیہ زوجہ فرعون

(۲) حزقیل جنہیں مومن آل فرعون کہتے ہیں۔ بعض نے ان کا نام حزبیل کہا ہے

(۳) مریم بنت ناموسیٰ۔ جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر شریف کی نشاندہی کی تھی۔

جلالین ص ۳۱۲، خزائن العرفان پ۱۹ع۷)

۵۱—— آپ نے بحکم الٰہی دریا پر اپنا عصا مارا تو بارہ راستے پیدا ہوگئے۔ (چونکہ بنی اسرائیل کے بارہ گروہ تھے) جن کے درمیان پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہوگیا اور آناً فاناً آفتاب نے زمین کو خشک کر دیا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۲۰)

۵۲—— جو بارہ راستے بنے ان میں سے ہر ایک کی فراخی چھ میل تھی۔

(ملفوظات خوجہ نظام الاولیاء ص ۱۸۲)

۵۳—— جب بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہمیں خبر نہیں کہ ہمارے دوسرے ساتھی زندہ ہیں یا ڈوب گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان پانی کی دیواروں پر لاٹھی ماری جس سے ان آبی دیواروں میں جالی کے مثل روشن دان بن گئے اور بنی اسرائیل کی ہر جماعت ان راستوں میں ایک دوسرے کو دیکھتی اور باہم باتیں کرتی گزر گئی۔

(خزائن العرفان پ ۱ ع ۶)

۵۴—— یہ دریا مصر سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس کا طول شمالاً و جنوباً چار سو ساٹھ فرسخ ہے اور عرض صرف ساٹھ فرسخ۔ جہاں بنی اسرائیل پار ہوئے تھے وہاں عرض بہت تھوڑا تھا یعنی صرف چار فرسنگ۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۱۷ تا ۴۲۱)

۵۵—— جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرنے کا حکم دیا تو یہ لوگ خوف زدہ ہوئے کہ کہیں ہم ڈوب نہ جائیں۔ چنانچہ سب سے پہلے یوشع علیہ السلام نے اپنا گھوڑا ڈالا۔ ان کے پیچھے حضرت ہارون علیہ السلام۔ جب اسرائیلیوں نے انکو گزرتے دیکھا تو یہ بھی دریا میں چل دیئے۔ اور سب سے پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام داخل ہوئے۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۲۱)

۵۶—— سامری کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔

(حاشیہ ۱۱۹ جلالین ص ۲۶۵)

یا اس کا نام میخی تھا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۲۹)

بنی اسرائیل کی کتابوں میں ہے کہ سامری کا نام ہارون تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۶ ع ۱۳)

۵۷—— سامری کی پرورش جبرائیل نے کی تھی۔ واقعہ یوں ہے کہ سامری کی والدہ بدکاری کی وجہ سے حاملہ ہوگئی جب وقت ولادت قریب آیا تو پہاڑ پر چلی گئی۔ اور وہاں بچے کو جن کر آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کی پرورش کا انتظام اس طرح فرمایا کہ جبرائیل کو حکم دیا تم اسکی پرورش کرو۔ چنانچہ جبرائیل اس کو اپنی تین انگلیاں چٹاتے تھے۔ ایک انگلی سے شہد۔ دوسری سے گھی اور تیسری سے دودھ نکلتا تھا۔

(حاشیہ ۲۵ جلالین ص ۹، و حاشیہ ۱۹ ص ۲۶۵)

۵۸—— اس نے تین دن میں بچھڑا تیار کیا تھا۔

(الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۷۳)

۵۹—— سامری ایک سنار تھا۔ اور زرگری میں اسے مہارت وید طولیٰ حاصل تھا۔ یہ منافقت سے ایمان لا کر اسرائیلیوں کیساتھ تھا۔ اس کے پاس حضرت جبرائیل کے گھوڑے کی ٹاپ کی خاک تھی جو اس نے فرعونیوں کے غرق کے وقت دریا سے اٹھا لایا تھا۔ ادھر حضرت موسیٰ علیہ السلام تیس دن کے وعدہ پر توریت لینے کے لئے کوہ طور پر گئے ہوئے تھے۔ تیس دن کی میعاد گزر جانے کے بعد تک جب آپ کی واپسی نہ ہوئی تو اسرائیلیوں میں کھلبلی مچ گئی۔ سامری کو اچھا موقعہ ملا اس نے اسرائیلیوں سے کہا: موسیٰ (علیہ السلام) تمہاری طرح بشر ہیں۔ صرف طلسماتی عصا کی وجہ سے یہ معجزے دکھاتے ہیں اور تم سے بڑھ گئے ہیں۔ میں تمہارے لئے اس عصا سے بھی زیادہ عجیب تر طلسم بنا دوں۔ چنانچہ اس نے بنی اسرائیل سے وہ تمام زیور و جواہرات جو مصر سے چلتے وقت بنی اسرائیل فرعونیوں سے عاریت کے طور پر مانگ لائے تھے لے لیا۔ سامری نے سونا گلا کر ایک نہایت ہی خوبصورت بچھڑا تیار کر دیا۔ جواہرات و یاقوت کو اس بچھڑے کی آنکھ، کان، زانوں اور قدم پر نہایت ہی قرینے سے جڑ دیا اور جبرائیلی گھوڑے کی زیر قدم خاک کو اس کے منہ میں ڈال دیا۔ جس سے اس میں آواز اور جنبش پیدا ہوگئی اسکی ناک میں کچھ سوراخ اس طرح

رکھے کہ جب ان میں ہوا داخل ہوتی تو اس سے بچھڑے کی آواز کی طرح آواز پیدا ہوتی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ، اسپ جرائیل کی خاک زیر قدم ڈالنے سے زندہ ہو کر بچھڑے کی طرح بولتا تھا اور حرکت بھی کرتا تھا۔ پھر سامری نے بنی اسرائیل کو اس کی پرستش شروع کرا دی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۲۹ تا ۴۳۰)

۶۰ــــ اس بچھڑے کا نام یہموت تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۵)

۶۱ــــ چالیس دن۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۵۷۲)

۶۲ــــ ان بنی اسرائیلیوں کی تعداد بارہ ہزار تھی جنہوں نے بچھڑے کی پرستش نہ کیا اور حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مرکز استقامت پر ثابت و مستقیم تھے۔

(خزائن العرفان پ ۹ ع ۱۴، تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۳۰)

۶۳ــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سامری سے ملاقات، مکالمت اور خرید و فروخت کلی طور پر ممنوع قرار دیا اس سے کسی کا چھونا بھی حرام قرار دیا۔ اگر اتفاقاً کوئی اسے چھوجاتا تو دونوں شدید بخار میں مبتلا ہو جاتے۔ سامری جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا کہ کوئی چھو نہ جانا۔ وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن نہایت تلخی و حشت میں گذارتا تھا۔ (خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۱۴)

۶۴ــــ وہ مریم بنت ناموسیٰ نامی عورت تھی۔ (جلالین ۳۱۲، خزائن العرفان پ ۱۹ ع ۸)

۶۵ــــ اس عورت نے کہا کہ میں یوسف علیہ السلام کی قبر شریف کا پتہ بتاؤں گی لیکن آپ مجھ سے عہد کرلیں کہ میں جو مانگوں سو پاؤں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کچھ تامل کیا۔ وحی آئی کہ اے موسیٰ! اس سے عہد کر لو۔ چنانچہ آپ نے عہد فرمالیا۔ بڑھیا بولی: میں چاہتی ہوں کہ بہشت بریں میں آپ کیساتھ رہوں۔ آپ نے جنت میں اپنی رفاقت اسے عطا فرما دی۔ اس نے یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کی۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش مبارک کو ساتھ لیکر راستہ طے فرمایا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۹)

اس ضعیفہ کی عمر سات سو سال ہوئی۔ (حاشیہ ۸ جلالین ص ۳۱۲)

۶۶ــــ من وسلویٰ میدان تیہ میں نازل ہوتا تھا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۵۵، ابن کثیر ص ۶)

اس میدان کا طول تیس میل اور عرض نو فرسخ تھا۔ (حاشیہ ۸ جلالین ص ۹۸)

بقول دیگر بارہ کوس کا تھا (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۵۴)

اور یہ میدان تیہ مصر و شام کے درمیان واقع ہے۔

۶۷ــــ "من" شبنم ہے جو صبح کو گرتی تھی اور جم کر برف کی طرح سفید، لذت میں گھی اور شہد کی معجون کی طرح ہوتی تھی اور "سلویٰ" ایک دریائی پرندہ کا نام ہے جس کا قد چھوٹے مرغ کے برابر اور اسکا گوشت نہایت ہی لذیذ و زود ہضم ہے۔ طبیبوں کی اصطلاح میں اس کو "قتیل الرعد" کہتے ہیں کیونکہ یہ بادلوں کی گرج سن کر مر جاتا ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۵۲)

بعض کہتے ہیں کہ "من" گوند کی قسم کا تھا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں اولوں کی طرح کا! ربیع بن انس کا قول ہے شہد جیسی چیز تھی۔ جس میں پانی ملاکر پیتے تھے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں! یہ شہد اس من کا ستر ہواں حصہ ہے۔ اور "سلوی" ایک قسم کا پرندہ ہے جو چڑیا سے کچھ بڑا ہوتا تھا سرخی مائل رنگ کا۔ بعض نے کہا ہے کبوتر کے برابر تھا۔ (ابن کثیر پ ۱ ع ۶)

بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ پکا ہوا نازل ہوتا تھا۔ (حاشیہ ۱۲ جلالین ص ۱۰)

۶۸ــــ "من" صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک نازل ہوتا تھا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۵۲، ابن کثیر پ ۱ ع ۶)

اور "سلویٰ بعد عصر نازل ہوتا تھا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۵۵)

۶۹ــــ "من" ہر شخص کے لئے روزانہ ایک صاع تقریباً چار سیر کے برابر نازل ہوتا تھا (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۵۴، خزائن العرفان پ ۱ ع ۶)

اور سلویٰ ایک میل کی لمبائی چوڑائی میں ایک نیزے کے برابر اونچا ڈھیر ہو جاتا تھا (ابن کثیر پ ۱ ع ۶)

بنی اسرائیلیوں کی تعداد چھ لاکھ تھی۔ (حاشیہ ۱۱ جلالین ص ۱۰)

۷۰ ـــ "[illegible] موسیٰ" یہ [illegible] بالکل [illegible]
اس کے بارے میں [illegible] بھی
ضرورت گزر چکی۔ [illegible]

۷۱ ـــ "[illegible] موسیٰ" چالیس سالوں تک [illegible] [illegible]

۷۲ ـــ یہ سنگ مرمر کا چار گز مربع تھا ایک گز لمبا اور ایک گز چوڑا ہر طرف سے تین تین چشمے تھے کل بارہ چشمے پھوٹ نکلتے تھے۔ [illegible]

بروایت دیگر یہ پتھر دس ہاتھ لمبا چوڑا تھا۔ [illegible]

۷۳ ـــ بعض کہتے ہیں کہ یہ پتھر بھی عصا کی طرح جنت سے حضرت آدم علیہ السلام اپنے ہمراہ لائے تھے اور انبیاء کرام میں منتقل ہوتا ہوا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے عصا کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ پتھر بھی عنایت فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ وہی پتھر تھا کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کپڑے اتار کر غسل فرما رہے تھے کہ بحکم الٰہی یہ پتھر آپ کے کپڑے لیکر بھاگا تھا۔ بمشورہ جبرائیل اس کو آپ نے اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ [illegible]

۷۴ ـــ اس مقتول کا نام عامیل تھا۔ [illegible]

بروایت دیگر اس کا نام عاییل تھا۔ [illegible]

اس کا واقعہ یوں ہے کہ یہ شخص بہت ہی مالدار اور لاولد تھا۔ اس کے چچازاد بھائی نے بطمع وراثت اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا۔ اور خود صبح کو اسکے خون کا مدعی بن کر موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں آیا اور بستی والوں پر خون کا دعویٰ کر کے ان سے خون بہا یعنی جان کا بدلہ مانگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بستی والوں سے دریافت فرمایا تو انہوں نے صاف انکار کیا۔ لوگوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمادے۔ آپ نے دعا فرمائی تو اس پر حکم آیا کہ ایک گائے ذبح کر کے اس کا کوئی عضو مقتول پر مارو وہ زندہ ہو کر قاتل کا نام بتادیگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ وہ بحکم الٰہی زندہ ہوا اس نے

[illegible]

۷۵ [illegible]

۷۶ [illegible]

۷۷ [illegible]

۷۸ [illegible]

۷۹ [illegible]

۸۰ [illegible]

حضرت ہارون علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے۔؟

۲۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کیا رشتہ تھا۔؟

۳۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے یا چھوٹے۔؟

۴۔۔۔ شب معراج میں نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے حضرت ہارون علیہ السلام کو کس آسمان میں دیکھا تھا۔؟

۵۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی ریش مبارک کی طوالت کتنی ہے۔؟

۶۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال کس جگہ ہوا۔؟

۷۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال سے پہلے ہوا تھا یا بعد میں۔؟

۸۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے جنازے میں ہارون نامی کتنے افراد شریک تھے۔؟

۹۔۔۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت ہارون علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کے والد ماجد کا نام نامی اسم گرامی عمرانؔ ہے۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۷)

۲۔۔۔ آپ، موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے۔ ایک قول کے مطابق علاتی بھائی اور ایک قول کے بموجب اخیافی بھائی تھے۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۷)

۳۔۔۔ آپ، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سال بڑے تھے۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۷)

۴۔۔۔ شب معراج میں سید عالم ﷺ نے آپ کو پانچویں آسمان میں دیکھا۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۷)

۵۔۔۔ قصۂ معراج سے متعلق بعض احادیث کریمہ میں آیا ہے کہ جب سیاح لامکاں سید الانس والجان علیہ التحیہ والثناء پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود ہیں۔ جن کی ریش مبارک آدھی سیاہ آدھی سفید ہے اور اتنی لمبی کہ پورے سینے کو عبور کر کے ناف تک پہنچی ہوئی ہے۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۷)

۶۔۔۔ آپ کا انتقال میدان تیہ میں ہوا جو شام اور مصر کے درمیان واقع ہے۔ (حاشیہ ۱۱، جلالین ص۱۰)

۷۔۔۔ آپ کا انتقال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال حق سے ایک سال قبل ہوا۔ (ابن کثیر پ۶ ع۸) (الاتقان ج۲ ص۱۷۷، حاشیہ ۱۱ جلالین ص۹۸)

بروایت دیگر تین سال قبل۔

۸۔۔۔ آپکے جنازے میں ہارون نامی چالیس ہزار آدمی شریک تھے۔ (ابن کثیر پ۶ ع۵)

۹۔۔۔ آپ، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک سال قبل پیدا ہوئے اور ایک سال قبل ہی وصال فرما گئے۔ (الاتقان ۲-۱۷۷)

(اس حساب سے آپ کی عمر شریف حضرت موسیٰؑ کی عمر سے برابر ہوئی)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو بیس سال ہے۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۷)

حضرت خضر علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام کا اصلی نام اور کنیت کیا ہے۔؟

۲۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام کا شجرۂ نسب کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پہلی ملاقات کیوں اور کیسے ہوئی۔؟

۴۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کس جگہ ہوئی تھی۔؟

۵۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام کس حال میں ملے۔؟

۶۔۔۔ دریا کے دوسری جانب کشتیاں چھیننے والے بادشاہ کا نام کیا تھا۔؟

۷۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام نے بادشاہ کے خوف سے کشتی کے کتنے تختے اکھاڑے تھے اور کس چیز سے۔؟

۸۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس بچے کو قتل کیا تھا اس کا نام کیا تھا۔؟

۹۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جن دو بچوں کے مکان کی گرتی ہوئی دیوار کو سیدھی فرمایا تھا ان کا نام کیا تھا۔

۱۰۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا یہ دیوار کس گاؤں میں تھی۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا اس کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس دیوار کو سیدھی فرمایا تھا اس میں کیا کیا چیزیں مدفون تھیں۔؟

حضرت خضر علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کا نام بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ بنی اسرائیل میں سے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ آپ شاہزادے ہیں۔ آپ نے دنیا ترک کر کے زہد اختیار فرمایا۔

(خزائن العرفان پ ۱۵ ع ۲۱)

۲۔۔۔ حضرت نوح علیہ السلام تک آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔

بلیا بن بن ملکان بن فالع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح۔

(ابن کثیر پ ۱۶ ع ۱)

۳۔۔۔ حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم سے سنا کہ حضرت موسیٰؑ ایک دن بنی اسرائیل کو خطبہ دے رہے تھے۔ اس دوران آپ سے سوال ہوا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے۔؟ آپ نے جواب دیا "میں"۔ اسی وقت وحی آئی کہ اے موسیٰ! مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ حکم ہوا کہ اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو۔ جہاں وہ مچھلی کھو جائے وہیں وہ مل جائیں گے۔ حکم پاتے ہی اسی وقت حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو ہمراہ لیکر مجمع البحرین کی طرف روانہ ہوگئے۔

(ابن کثیر پ ۱۵ ع ۲۱)

اور فرمایا کہ میں اپنی کوشش جاری رکھوں گا یہاں تک کہ وہاں پہنچ جاؤں۔ خدا نے مدد فرمائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو پالیا اور ان سے فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کے علم سے میں بھی کچھ مستفید ہوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر کئی ایسی باتیں دیکھیں گے کہ آپ ان پر صبر نہ کرسکیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے فرمایا نہیں! میں صبر کروں گا آپ مجھے اپنے ساتھ رہنے دیجئے: حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا تو پھر میں چاہے کچھ کروں آپ میری کسی بات پر دخل نہ دیں۔ فرمایا منظور ہے اور آپ ساتھ رہنے لگے۔ ایک روز دونوں چلے اور کشتی پر سوار ہوئے۔ کشتی والے نے حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان کر مفت بٹھالیا مگر حضرت نے اس کشتی کو ایک جانب سے توڑ دیا اور عیب دار کر دیا۔ حضرت موسیٰ یہ بات دیکھ کر بول اٹھے جناب! یہ آپ نے کیا کیا؟ ایک غریب شخص کی جس نے بٹھایا بھی ہمیں مفت آپ نے کشتی توڑ دی۔ حضرت خضر بولے موسیٰ! میں نہ کہتا تھا کہ آپ سے صبر نہ ہو سکے گا اور میری باتوں پر آپ دخل دیئے نہ رہ سکیں گے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ مجھ سے بھول ہو گئی ہے آئندہ محتاط رہونگا۔ پھر چلے تو راستے میں ایک لڑکا ملا حضرت خضر نے اس لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر بول پڑے کہ اے خضر! یہ تم نے کیا کیا؟ ایک بچے کو مار ڈالا؟ حضرت خضر بولے موسیٰ! آپ پھر بول پڑے میرا اور آپ کا ساتھ مشکل ہے۔ حضرت موسیٰ فرمانے لگے ایک بار اور موقع دیجئے اب اگر بولوں تو الگ کر دیجئے گا۔ چنانچہ پھر چلے تو ایک ایسے گاؤں میں پہنچے جس گاؤں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کو کھانے تک کو نہ پوچھا بلکہ انہوں نے کھانا طلب فرمایا تو لوگوں نے انکار کر دیا۔ گاؤں میں ایک شکستہ مکان کی دیوار گرنے والی تھی حضرت خضر نے اس دیوار کو اپنے ہاتھ سے سیدھا کر کے مضبوطی سے قائم کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ یہ گاؤں والے تو اتنے بخیل ہیں کہ کھانا تک دینے کو تیار نہیں اور یہ خضر اتنی شفقت پر اتر آئے ہیں کہ ان کی گرنے والی دیواریں قائم کرنے لگے ہیں یہ دیکھ کر پھر بول اٹھے اے خضر! اگر آپ چاہتے تو اس دیوار کے کھڑا کر دینے کی اجرت بھی لے سکتے تھے مگر آپ نے مفت میں کام کر دیا؟ حضرت خضر بولے موسیٰ! بس اب میری اور آپ کی جدائی ہے لیکن جدا ہونے سے پہلے ان باتوں کی حکمت بھی سنتے جایئے۔

وہ جو میں نے کشتی کو توڑ دیا تھا اس کی حکمت یہ تھی کہ دریا کے دوسرے کنارے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا تھا مگر جس کشتی میں کوئی عیب ہوتا اسے نہیں چھینتا تھا کشتی والے کو اس بات کا علم نہیں تھا اگر کشتی کا کچھ حصہ نہیں توڑتا تو اس غریب کی ساری کشتی چھین جاتی۔

اور جو لڑکا میں نے مار ڈالا اس کی حکمت یہ تھی کہ اس کے ماں باپ مسلمان تھے اور یہ لڑکا بڑا ہو کر کافر نکلتا اور اس کے ماں باپ بھی اس کی محبت میں دین سے پھر جاتے تو میں نے ارادہ کر لیا کہ اس کے ماں باپ کو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر لڑکا دے اور میں نے مار ڈالا تاکہ اس کے ماں باپ اس فتنہ سے محفوظ رہیں

اور جو میں نے گاؤں کی گرنے والی دیوار کو سیدھا کر دیا اس کی حکمت یہ تھی کہ وہ دیوار گاؤں کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے اس کا خزانہ تھا اور باپ ان کا بڑا صالح تھا تو رب کی یہ مرضی تھی کہ دونوں بچے جوان ہو جائیں اور اپنا خزانہ آپ نکال لیں۔ یہ تھی ان باتوں کی حکمت جو آپ نے دیکھیں۔ (روح البیان پ ۱۵/۱۶)

۴ـــ مجمع البحرین میں۔ مجمع البحرین سے مراد وہ جگہ ہے جہاں بحیرۂ فارس مشرقی اور بحیرۂ روم مغربی ملتے ہیں۔ یہ جگہ طنجہ کے پاس مغرب کے شہروں کے آخر میں ہے۔

(ابن کثیر پ ۱۵ع ۲۱)

بعض نے کہا ہے وہ بحر محیط ہے جہاں دریائے اردن اور دریائے قلزم ملتے ہیں۔

(حاشیہ ۱۲ جلالین ص ۲۴۸)

۵ـــ آپ سبز گدی بچھائے چادر میں لیٹے ہوئے تھے اس طرح کہ چادر کا ایک سرا دونوں پیروں کے نیچے دبا ہوا تھا اور دوسرا سرا سر تلے۔ (ابن کثیر پ ۱۵ع ۲۱، خزائن العرفان پ ۱۵ع ۲۱)

۶ـــ اس ظالم بادشاہ کے نام سے متعلق مختلف اقوال وارد ہیں۔

(۱) اس کا نام حلبدی تھا (خزائن العرفان پ ۱۶ع ۱)

(۲) ہدد بن بدد نام تھا۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۰)

(۳) صاحب روح المعانی [illegible] کا نام [illegible] الجلندی بن سعید الازدی

[illegible]

بیان کیا ہے یہ جزیرہ اندلس میں رہتا تھا۔

(روح المعانی ج ۱۶ ص ۱۰)

(۴) اور بعض نے اس کا نام جیسور کہا ہے یہ غسان کا بادشاہ تھا۔ ([illegible])

یہ بادشاہ عمص بن اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے تھا یہی وہ بادشاہ ہے جس نے سب سے پہلے دریا میں فساد کیا جیسا کہ زمین پر سب سے پہلے قابیل نے فساد کیا۔

([illegible] ج ۱۶، جمالین ج ۳ ص ۲۵۰)

۷۔۔۔ آپ نے بسولے یا کلہاڑی سے اس کشتی کے ایک تختہ یا دو تختے کو اکھاڑ دیا لیکن باوجود اس کے پانی کشتی میں نہ آیا۔

([illegible])

۸۔۔۔ اس بچے کا نام جیسون یا حیسون تھا۔

(اتقان ج ۲ ص ۱۸۰)

بروایت دیگر جیسور یا حنور تھا۔

(روح المعانی ج ۱۶ ص ۱۰)

اس کے باپ کا نام کازیرا اور ماں کا نام سہوی تھا۔

(اتقان ج ۲ ص ۱۸۰، روح المعانی ج ۱۶ ص ۱۰)

۹۔۔۔ ان دو بچوں کے نام اصرم اور صریم تھا۔ باپ کا نام کاشح۔ ([illegible])

اور ماں کا نام دنیا۔

(جمالین ج ۳ ص ۲۵۰)

۱۰۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس گاؤں کا نام انطاکیہ تھا۔

([illegible])

بعض نے اس گاؤں کا نام ایلہ کہا ہے۔

([illegible])

۱۱۔۔۔ اس دیوار کی بلندی سو گز لمبائی پانچ سو گز اور چوڑائی پچاس گز تھی۔

(جمالین ج ۳ ص ۲۵۰)

۱۲۔۔۔ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے۔ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس میں سونے کی ایک تختی تھی جس پر ایسا لکھا تھا۔

اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کو خوشی کیسے حاصل ہوتی ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جسے قضاء و قدر کا یقین ہو اسے غصہ کیسے آتا ہے۔

اس کا حال عجیب ہے جسے رزق کا یقین ہو وہ کیوں تعب میں پڑتا ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جسے حساب کا یقین ہو وہ کیسے غافل رہتا ہے۔
اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے اور اس کیساتھ لکھا تھا لا اله الا الله محمد رسول الله اور اس تختی کے دوسری جانب لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں نے خیر و شر پیدا کی۔ اس کیلئے خوشی ہے جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری کی۔ اسکے لئے تباہی جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری کی۔

([illegible])

حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین کتنے سال کا فاصلہ ہے۔؟

۲۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے کتنے سال پیشتر ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے والد اور دادا کا نام کیا ہے۔؟

۴۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے۔؟

۵۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو کس طرح قتل کیا تھا۔؟

۶۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام سریر سلطنت پر کیسے متمکن ہوئے اور کتنے سال برسراقتدار رہے۔؟

۷۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے زرہ بنانے کا پیشہ کیوں اختیار فرمایا۔؟

۸۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام روزانہ کتنے زرہ بنایا کرتے تھے۔؟

۹۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک زرہ کتنے میں بکتی تھی۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عقد نکاح میں کتنی بیویاں تھیں۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے کتنے صاحبزادگان تھے۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام زبور شریف کتنی آوازوں میں تلاوت کیا کرتے تھے۔؟

۱۳۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا انتقال پرملال کس دن ہوا۔؟

۱۴۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے جنازے میں کتنے علماء شریک تھے۔؟

۱۵۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین پانچسو انہتر (۵۶۹) بروایت دیگر پانچسو اناسی (۵۷۹) سال کا فاصلہ ہے۔ (حاشیہ ۸ جلالین ص ۲۷۵)

۲۔۔۔ آپ کا زمانہ، نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار آٹھ سو (۱۸۰۰) سال پیشتر ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۲)

۳۔۔۔ آپ کے والد ماجد کا نام ایشا۔ اور دادا محترم کا نام نامی اسم گرامی عوبد بن باعر ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

۴۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔

داؤد بن ایشا بن عوبد بن باعر بن سلمون بن نخشون بن عمی بن یارب بن رام بن خضرون بن فارص بن یہودا بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل اللہ۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

۵۔۔۔ حضرت شمویل علیہ السلام نے بنیامن بن یعقوب علیہ السلام کے خاندان سے ایک شخص طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ منتخب فرمایا۔ طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار جوان منتخب کئے اور جالوت سے مقابلہ کیلئے بیت المقدس روانہ ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ایشا بھی طالوت کے لشکر میں تھے اور ان کے ساتھ ان کے تمام فرزند بھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام ان سب میں چھوٹے اور بیمار تھے۔ جب جالوت کے ساتھ مقابلہ ہوا اور جالوت نے بنی اسرائیل سے اپنا مقابل طلب کیا تو بنی اسرائیل اس کی قوت و جسامت دیکھ کر گھبرائے۔ کیونکہ وہ بڑا جابر، قوی، شہ زور، عظیم الجثہ اور قد آور تھا۔ طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک بھی۔

کسی نے بھی اس اعلان کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت شمویل علیہ السلام سے عرض کیا کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں۔ آپ نے دعا کی تو بتایا گیا حضرت داؤد علیہ السلام جالوت کو قتل کریں گے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اسے قبول فرمایا اور جالوت کی طرف روانہ ہو گئے۔ صف قتال قائم ہوئی۔ آپ دست مبارک میں فلاخن (پتھر پھینکنے کا آلہ) لے کر مقابل ہوئے۔ جالوت باوجود نڈر ہونے کے ڈر گیا اور اس کے دل میں آپ کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی۔ مگر اس نے باتیں بہت متکبرانہ کیں۔ اور آخیر وقت تک ڈینگیں ہانکتا رہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فلاخن میں پتھر رکھ کر پوری قوت کے ساتھ فلاخن کو چکر دیا پھر نشانہ بنا کر جالوت کی پیشانی پر مارا وہ پتھر قہرِ الٰہی بن کر اس کی پیشانی کو توڑتا ہوا پیچھے سے نکل گیا۔ اور جالوت وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کی لاش کو لا کر طالوت کے سامنے ڈال دیا۔ تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے۔ طالوت نے حسب وعدہ آدھی سلطنت حضرت داؤد علیہ السلام کو دیدی اور اپنی بیٹی کا نکاح بھی آپ کے ساتھ کر دیا۔

(خزائن العرفان پ ۲ ع آخری)

۶—— طالوت کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے طالوت کے سارے خزانے بخوشی آپ کے حوالے کر دیئے۔ تمام ملک پر آپ کی سلطنت قائم ہوئی۔ اور ستر سال تک آپ سریر آرائے سلطنت پر متمکن رہے۔ واضح رہے کہ قتل جالوت کے بعد طالوت نے حسب وعدہ آدھی سلطنت آپ کو دیدی تھی۔ اس کے چالیس سال بعد طالوت کی وفات ہوئی۔

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۵۵۶)

بروایت دیگر چالیس سال تک آپ کی حکمرانی رہی۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸، الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۸۸)

۷—— اس کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی اسرائیل کے بادشاہ منتخب ہوئے تو آپ کا طریقۂ کار یہ تھا کہ آپ لوگوں کے حالات کی جستجو کیلئے اس طرح نکلتے کہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں۔ جب کوئی ملتا اور آپ کو نہ پہچانتا تو آپ اس سے

دریافت کرتے کہ داؤد کیسا شخص ہے؟ سب لوگ آپ کی تعریف کرتے۔ ایک دن اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بصورت انسان بھیجا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے بھی حسب عادت یہی سوال کیا کہ داؤد کیسا شخص ہے؟ فرشتہ نے کہا: داؤد ہیں تو بہت ہی اچھے آدمی۔ کاش ان میں ایک خصلت نہ ہوتی۔ اس پر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا: بندۂ خدا وہ کونسی خصلت ہے۔؟ فرشتہ نے کہا: وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ بیت المال سے لیتے ہیں۔! یہ سن کر آپ کے خیال میں آیا کہ اگر میں بیت المال سے وظیفہ نہ لوں تو بہتر ہے۔ اس لئے آپ نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ میرے لئے کوئی ایسا سبب کر دے جس سے میں اپنے اہل و عیال کا گزارہ کروں اور بیت المال سے مجھے بے نیازی ہو جائے۔ آپ کی یہ دعا مستجاب ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لوہے کو نرم کیا اس طرح کہ لوہا آپ کے دست مبارک میں آ کر مثل موم یا گوندھے ہوئے آٹے کے ہو جاتا۔ اور آپ اس سے جو چاہتے بغیر آگ کے، بغیر ٹھونکے پیٹے بنا لیتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو صنعت زرہ سازی کا علم دیا آپ روزانہ زرہ بناتے تھے۔ (خزائن العرفان پ ۲۲ ع ۸، ابن کثیر پ ۲۲ ع ۸)

۸—— آپ روزانہ ایک زرہ بنایا کرتے تھے۔ (خزائن العرفان پ ۲۲ ع ۸، ابن کثیر پ ۲۲ ع ۸)

۹—— آپ کی ایک زرہ چار ہزار میں بکتی تھی۔ (خزائن العرفان پ ۲۲ ع ۸)

بروایت دیگر وہ چھ ہزار میں بکتی تھی۔ دو ہزار اپنے اہل و عیال پر خرچ فرماتے اور چار ہزار فقراء و مساکین اور لوگوں کو کھلانے پلانے میں صرف کرتے۔

(ابن کثیر پ ۲۲ ع ۸)

۱۰—— آپ کی ننانوے بیویاں تھیں۔ (خزائن العرفان پ ۲۳ ع ۱۱، تفسیر نعیمی ۳-۲۳۱)۔

بقول دیگر سو بیویاں تھیں۔ (البدایہ ج ۲ ص ۱۵، حاشیہ ۶ جلالین ص ۲۰۵)

۱۱—— آپ کے انیس صاحبزادے تھے۔ (تفسیر نعیمی ۳-۶۲۳، البدایہ ۲-۱۷)

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آپ کے بارہ فرزند ارجمند تھے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

۱۲ـــ آپ خوش الحانی کے ساتھ زبور شریف کو ستر آوازوں میں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(البدایہ ج۲ ص۱۶)

۱۳ـــ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں:

آپ نے بدھ کے دن عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔

اور امام سدی کا قول ہے:

ہفتہ کے دن آپ نے اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کی۔

(البدایہ ج۲ ص۱۷)

۱۴ـــ آپ کے جنازہ مبارک کے ساتھ چالیس ہزار علمائے راہبین تھے۔

(البدایہ ج۲ ص۱۷)

۱۵ـــ آپ کی عمر شریف سو سال ہوئی۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۸)

حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کا زمانہ حضور اکرم ﷺ سے کتنے سال پہلے ہے۔؟

۲ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۳ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کا سلسلہ نسب کن واسطوں سے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔؟

۴ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتنی بیویاں تھیں۔؟

۵ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنی تمام ازواج میں سب سے زیادہ اعتبار کس بیوی پر تھا۔؟

۶ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کتنی عمر میں سریر سلطنت پر متمکن ہوئے تھے۔؟

۷ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کو دیکھ کر جس چیونٹی نے کہا تھا کہ اے چیونٹیو! اپنی بلوں میں گھس جاؤ کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تم کو کچل نہ دے۔ اس چیونٹی کا نام کیا تھا۔؟

۸ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ چیونٹی کا یہ واقعہ کس جگہ پیش آیا تھا۔؟

۹ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق بات کرنیوالی یہ چیونٹی از روئے خلقت کیسی تھی۔؟

۱۰ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی اس بات کو کتنی دوری سے سن لیا تھا۔؟

۱۱ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس چیونٹی نے کیا ہدیہ پیش کیا تھا۔؟

۱۲ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام سے اس چیونٹی نے پوچھا کہ آپ کے والد کا نام داؤد اور آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا۔ تو آپ نے کیا جواب دیا۔؟

۱۳ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام اور الو کے مابین جو سوال و جواب ہوئے تھے اس کی تفصیل کیا ہے۔؟

۱۴ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس ہدہد کا نام کیا ہے جس نے ملکہ سبا بلقیس کی خبر دی تھی۔؟

۱۵۔۔۔ بلقیس نے [illegible] کیا تھا؟

۱۶۔۔۔ بلقیس نے [illegible] سلیمان علیہ السلام [illegible]
پہنچے تھے؟

۱۷۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] بلقیس [illegible]
[illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible]؟

۱۸۔۔۔ تخت بلقیس [illegible] تھا؟

۱۹۔۔۔ بلقیس [illegible] تھی؟

۲۰۔۔۔ [illegible] تخت بلقیس [illegible]
[illegible] تھا؟

۲۱۔۔۔ [illegible] تخت بلقیس [illegible]
[illegible] تھا؟

۲۲۔۔۔ [illegible] سلیمان علیہ السلام [illegible] تھا؟

۲۳۔۔۔ بلقیس [illegible] تھا؟

۲۴۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] تھا؟

۲۵۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] تھا؟

۲۶۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] تھیں؟

۲۷۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] تھے؟

۲۸۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible]
آپ کتنے سال کے ہوئے؟

۲۹۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible]؟

۳۰۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] ہوئی؟

۳۱۔۔۔ [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible]
[illegible]؟

حضرت سلیمان علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کا زمانہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے سترہ سو سال قبل ہے۔
([illegible])

۲۔۔۔ آپ کے والد ماجد حضرت داؤد علیہ السلام ہیں اور والدہ محترمہ کا نام "اوریا" ہے۔
([illegible])

۳۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:
سلیمان بن داؤد بن ایشا بن عوید بن باعز بن سلمون بن نحشون بن عمی
نادب بن حصرون بن فارص بن یہودا بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم
السلام ہے
([illegible])

۴۔۔۔ آپ کی ایک ہزار بیویاں تھیں۔ ([illegible])
جن میں تین سو حرائر اور سات سو باندیاں تھیں۔ ([illegible])
دوسرا قول یہ ہے کہ سات سو بیویاں اور تین سو باندیاں تھیں اور تیسرا
قول یہ ہے کہ چار سو عورتیں اور چھ سو باندیاں تھیں۔ ([illegible])
[illegible] فرماتے ہیں کہ آپ کی سو بیویاں تھیں۔ ([illegible])

۵۔۔۔ آپ کو اپنی تمام بیویوں میں سب سے زیادہ اعتبار "جرادہ" نامی بیوی پر
تھا۔ جب آپ کبھی [illegible] حاجت کیلئے جاتے تو اپنی انگوٹھی انہی کو سونپ جاتے۔
([illegible])

۶۔۔۔ آپ تیرہ سال کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہوئے تھے۔
([illegible])

ایک روایت میں بارہ سال ہے۔ ([illegible])

۷۔۔۔اس چیونٹی کا نام طاخیہ تھا۔

(شان حبیب الرحمن ۱۲۳)

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسکا نام "خرس" تھا۔ یہ بنو شیصان کے قبیلے سے تھی۔

(ابن کثیر پ ۱۹ ع ۱۷)

ایک قول یہ بھی ہے کہ اس چیونٹی کا نام "منذرہ" یا "طاخیہ" تھا۔

(بین السطور جلالین ص ۳۱۸)

۸۔۔۔ یہ واقعہ شام یا طائف میں سے اس وادی پر پیش آیا جہاں چیونٹیاں بکثرت تھیں۔

(خزائن العرفان پ ۱۹ ع ۱۷)

۹۔۔۔وہ چیونٹی لنگڑی تھی۔

(خزائن العرفان پ ۱۹ ع ۱۷)

بعض کہتے ہیں کہ یہ چیونٹی مثل مکھیوں کے پردار تھی۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۳، ابن کثیر پ ۱۹ ع ۱۷)

۱۰۔۔۔ آپ نے چیونٹی کی بات کو تین میل دور سے ہی سن لیا تھا۔

(خزائن العرفان پ ۱۹ ع ۱۷)

۱۱۔۔۔ اس چیونٹی نے آپ کو ایک بیر بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ (جمل ج ۳ ص ۳۶۸)

۱۲۔۔۔اس چیونٹی نے آپ سے معلوم کیا کہ آپ کے والد محترم حضرت داؤد علیہ السلام کا نام داؤد کیوں رکھا گیا۔؟ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔! اس نے جواب دیا: (داوی یداوی مداواۃ بمعنی علاج کرنا) آپ کے ابا حضور نے اپنے قلب کا علاج کیا اس لئے داؤد نام ہوا۔! اس چیونٹی نے پھر پوچھا اچھا! یہ بتایئے کہ آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا۔؟ فرمایا: معلوم نہیں۔! چیونٹی نے کہا: سلیمان بمعنی سلیم اور سلامتی والے۔ آپ سلیم القلب والصدور ہیں اس لئے آپ کا نام سلیمان رکھا گیا۔

(روح المعانی پ ۱۹ ص ۱۷۹)

۱۳۔۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور الّو کے مابین گفتگو کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک دن الو، حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلام وجواب کے بعد گفتگو یوں ہوئی۔

سلیمان علیہ السلام: اے الو! تو کھیت کی چیزیں کیوں نہیں کھاتا۔؟

الو: اسلئے کہ حضرت آدم علیہ السلام اسی کے باعث بہشت بریں سے نکالے گئے۔!

سلیمان علیہ السلام: تو پانی کیوں نہیں پیتا۔؟

الو: اس لئے کہ نوح علیہ السلام کی قوم اسی میں غرق ہوئی۔!

سلیمان علیہ السلام: تو آبادی میں کیوں نہیں رہتا۔؟

الو: اس لئے کہ کھنڈرات اور جنگل اللہ تعالیٰ کی میراث ہے۔ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔ **وکم اهلكنا من قرية بطرت معيشتها فتلك مساكنهم لم تسكن من بعدهم الا قليلاً و كنا نحن الوارثين**. (ترجمہ: اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے۔ جو اپنے عیش پر اتر گئے تھے۔ تو یہ ہیں ان کے مکان کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم۔ اور ہمیں وارث ہیں)

سلیمان علیہ السلام: اے الو! جب تو ویران جنگلوں میں بیٹھتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟

الو: میں اس وقت یہ کہتا ہوں: اے اس بستی کے رہنے والو! تمہاری خوش عیشی کہاں چلی گئی۔!

سلیمان علیہ السلام: جب تو ویران کھنڈرات سے گزرتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟

الو: میں اس وقت کہتا ہوں: بنی آدم کیلئے افسوس کا مقام ہے۔ ان پر عذاب آرہے ہیں اور وہ ان عذاب و عقاب اور شدائد سے غافل ہو کر خواب آلودہ ہیں۔!

سلیمان علیہ السلام: اے الو! تو دن کو نہیں نکلتا۔ رات کو کیوں نکلتا ہے۔؟

الو: اس لئے کہ دن کو اولاد آدم ایک دوسرے پر ظلم ڈھاتے ہیں۔؟

سلیمان علیہ السلام: اچھا تو مجھے بتا کہ جب تو بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟

الو: میں کہتا ہوں: اے غفلت کی نیند سونے والو! آخرت کیلئے کچھ زاد [illegible]ار کرلو۔ اور سفر آخرت کے لئے ہمہ وقت تیار رہو۔ پاک ہے

نور پیدا کرنے والی ذات۔!

اس مکالمہ کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: بنی آدم کیلئے الو سے زیادہ نصیحت اور شفقت کرنے والا کوئی پرندہ نہیں۔ (حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۱۵۹)

۱۴۔۔۔۔ اس کا نام عنفز تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۵ ص ۱۵)

ایک روایت میں اس کا نام عنبر ہے۔ (ابن کثیر پ ۱۹ ص ۱۷)

اور ایک روایت میں یعفور۔ (حاشیہ ۲۳ جلالین ص ۳۱۸)

۱۵۔۔۔۔ اس کے باپ کا نام شراحیل اور ماں کا نام فارعہ تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ اس کے باپ کا نام ذی شرخ اور ماں کا نام بلتعہ تھا۔ (ابن کثیر پ ۱۹ ص ۱۷)

ایک قول یہ بھی ہے کہ باپ کا نام شراحیل بن مالک بن ریان اور ماں کا نام فارعہ یا ریحانہ بنت اسکن۔ (حاشیہ ۹ جلالین ص ۳۱۹)

۱۶۔۔۔۔ جب بلقیس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کا مکتوب پہنچا تو انہوں نے بطور امتحان کچھ تحفے بھیجے کہ معلوم ہو جائے حضرت سلیمان بادشاہ ہیں یا نبی۔ کیونکہ بادشاہ عزت واحترام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کرلیں گے اور اگر نبی ہیں تو قبول نہیں کریں گے۔ چنانچہ بلقیس نے پانچسو غلام اور پانچسو باندیاں بہترین لباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کرکے انہیں ایسے گھوڑوں پر بٹھایا جن کی کاٹھیاں سونے کی اور لگامیں جواہرات سے مرصع تھیں۔ پانچسو اینٹیں سونےکی اور جواہرات سے مزین ایک تاج اور مشک وعنبر وغیرہ وغیرہ مع ایک خط کے اپنے قاصد کے ساتھ روانہ کئے۔ (خزائن العرفان پ ۱۹ ع ۱۸)

۱۷۔۔۔۔ جب بلقیس کا قاصد تحائف لیکر روانہ ہوا۔ تو ہدہد سلیمانی یہ سارا منظر دیکھ کر چل دیا اور سلیمان علیہ السلام کو سارا قصہ سنایا۔ آپ نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نو فرسخ تک انہیں اینٹوں کی سڑک بنادی جائے اور اس کے اردگرد سونے چاندی سے احاطہ کی بلند دیوار بنادی جائے۔ بحر وبر کے خوبصورت جانور اور جنات کے بچے سڑک کے دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کی

تعمیل فوراً آگئی سونے چاندی کی سڑک اور دیوار بن گئیں۔ خشکی وتری کے خوبصورت جانور بھی حاضر کر دیئے گئے۔

ادھر بلقیس کا قاصد اپنے زعم میں بڑا قیمتی تحفہ لا رہا تھا۔ کہ جب اس نے سونے چاندی کی بنی ہوئی سڑک پر قدم رکھا اور [illegible] سونے چاندی کی دیواریں دیکھیں تو شرم کے مارے پانی پانی ہو گیا اور سوچنے لگا کہ بلقیس کا تحفہ کس منہ سے سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں۔

([illegible])

۱۸۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بلقیس کا تخت سونے چاندی کا بنا ہوا تھا اور بڑے قیمتی جواہرات سے مرصع تھا۔ اس کی لمبائی، چوڑائی تیس تیس گز اور اونچائی تیس گز تھی۔ حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ اس کی اونچائی اسی ہاتھ تھی۔ بعض نے کہا ہے اس کی لمبائی اسی ہاتھ، چوڑائی چالیس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ تھی۔ ([illegible])

۱۹۔۔۔۔ بلقیس کے وزیر ومشیر تین سو بارہ تھے۔ اور ہر ایک کے ماتحت بارہ ہزار جمعیت تھی۔ ([illegible])

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انکے بارہ ہزار سپہ سالار تھے اور ہر یک سپہ سالار کے ماتحت ایک ایک لاکھ سپاہی۔ ([illegible])

۲۰۔۔۔۔ اس متعلق کئی اقوال ہیں۔

(۱) اس جن کا نام کوزن تھا۔ ([illegible]) (۲) بعض نے اس کا نام صخر جنی۔ (۳) بعض نے کوزالا (۴) اور بعض نے ذکوان کہا ہے۔ ([illegible])

۲۱۔۔۔۔ اس کے تحت بھی مختلف اقوال وارد ہیں۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اس کا نام آصف بن برخیا تھا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاتب تھے۔ (۲) حضرت مجاہد کہتے ہیں اس کا نام اسطوم تھا۔ (۳) بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ذوالنون تھا (۴) بعض تملیخا۔ (۵) بعض نے

کہتے ہیں۔ (۶) بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (۷) ایک قول یہ ہے کہ وہ جبرائیل کے علاوہ کوئی اور فرشتہ تھا۔ (۸) اور ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ خضر علیہ السلام تھے۔ (الاتقان ج۲ ص۱۱۸، ابن کثیر پ۱۹ ع۱۸)

۲۲— اس وقت آپ بیت المقدس میں تھے اور تخت بلقیس ملک سبا میں۔ دونوں مقام کا درمیانی فاصلہ دو مہینے کی راہ کا تھا۔ (حاشیہ ۱۹ جلالین ص۳۲۰)

۲۳— بلقیس نے ایک مضبوط گھر بنوایا تھا جس گھر میں دوسرا گھر تھا پھر دوسرے گھر میں تیسرا گھر پھر تیسرے میں چوتھا اسی طرح پھر اس میں پانچواں پانچویں میں چھٹا اور چھٹے میں ساتواں گھر تھا اور اس ساتویں گھر میں وہ تخت مقفل تھا۔

(خزائن العرفان پ۱۹ ع۱۸، یواقیت ج۲ ص۲۱۳)

۲۴— آپ کا لشکر سو فرسخ میدان میں پھیلا ہوا ہوتا تھا جن میں سے پچیس فرسخ میں انسان، پچیس میں جنات اور پچیس فرسخ میں پرندے ہوتے تھے۔

(حاشیہ ۱۵ جلالین ص۳۱۸)

۲۵— حضرت عبادہ بن الصامت ؓ فرماتے ہیں کہ آپ کی انگوٹھی میں یہ لکھا ہوا تھا۔ انا اللہ لا الہ الا انا محمد عبدی و رسولی۔ (کنز العمال ص۲۹۸)

۲۶— فرش سلیمانی پر چھ ہزار کرسیاں سونے اور چاندی کی بچھائی جاتی تھیں۔ سونے کی کرسیوں پر انبیاء اور چاندی کی کرسیوں پر علماء بیٹھتے تھے پھر عوام الناس پھر جنات اور پرندے آپ کے سر پر سایہ کرتے تھے۔ اور ہوا اس تخت کو وہاں لیجاتی جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام حکم فرماتے۔ (روح المعانی پ۲۹ ص۱۷۵)

ایک دوسری روایت کے بموجب آٹھ ہزار کرسیاں بچھائی جاتی تھیں۔ چار ہزار دائیں اور چار ہزار بائیں۔ (حاشیہ ۰ ص۳۲۰)

۲۷— آپ صبح کو دمشق سے روانہ ہوتے تو دوپہر کو قیلولہ اصطخر میں کرتے جو ملک فارس میں ہے۔ اور دمشق سے ایک مہینہ کی راہ پر ہے اور شام کو اصطخر سے روانہ ہوتے تو شب کو کابل میں آرام فرماتے۔ یہ بھی تیز سوار کیلئے ایک مہینہ کی مسافت ہے۔ (خزائن العرفان پ۲۲ ع۸)

۲۸— آپ کا وصال اس حال میں ہوا کہ آپ اپنے عصا مبارک سے ٹیک لگا کر عبادت الٰہی میں مصروف تھے۔ آپ نے ہی اس طرح کی موت کی دعا بارگاہ الٰہی میں کی تھی کہ میرے انتقال کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو تاکہ انسانوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے دعاء کے بعد آپ محراب میں داخل ہوئے اور حسب عادت نماز کیلئے اپنے عصا پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ جنات حسب دستور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ حضرت زندہ ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا عرصہ دراز تک اسی حالت پر رہنا ان کیلئے کچھ حیرت کا باعث نہ ہوا کیونکہ وہ بارہا دیکھتے تھے کہ ایک ماہ دو ماہ اور اس سے زیادہ عرصہ تک آپ عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی نماز بہت دراز ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات کے پورے ایک سال تک جنات آپ کے وفات پر مطلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکم الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھالیا۔ اور آپ کا جسم مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آرہا۔ اس وقت جنات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔

(خزائن العرفان پ۲۲ ع۸، جلالین ص۳۶۰)

۲۹— چالیس سال آپ نے حکمرانی فرمائی۔ (خزائن العرفان پ۲۲ ع۸، الاتقان ج۲ ص۱۷۸)

بروایت دیگر آپ نے بیس سال حکومت کی۔ (البدایہ ج۲ ص۳۲)

۳۰— آپ کی عمر شریف ترپن سال ہوئی۔ (خزائن العرفان پ۲۲ ع۸، الاتقان ج۲ ص۱۷۸)

ایک دوسری روایت کے بموجب آپ کی عمر شریف انسٹھ (۵۹) سال ہوئی۔

(حاشیہ ۸ جلالین ص۲۷۵)

۳۱— حضرت سلیمان علیہ السلام کا جب وادیٔ نمل میں گزر ہوا تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس رہو کہیں سلیمان (علیہ السلام) اور ان کے لشکر والے کچل نہ ڈالیں۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام اور اس چیونٹی کے مابین جو گفتگو ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

سلیمان علیہ السلام: السّلام علیکم۔

چیونٹی: وعلیکم السّلام اے فانی اور اپنے ملک فانی میں مشغول رہنے والے۔ اے سلیمان علیہ السلام! کیا آپ کا گمان ہے کہ آپ ہی حکم اور ممانعت کرتے ہیں۔ میں ایک ضعیف سی چیونٹی ہوں میرے چالیس ہزار افسر ہیں اور ہر افسر کی ماتحتی میں چیونٹیوں کی چالیس چالیس صفیں ہیں اور ہر صف مشرق سے لے کر مغرب تک چلی گئی ہے۔

سلیمان علیہ السلام : اے چیونٹی! تو نے سیاہ لباس کیوں پہنا ہے۔؟

چیونٹی: اس لئے کہ دنیا دارِ مصیبت ہے اور اہل مصائب کا لباس سیاہ ہے۔

سلیمان علیہ السلام: تیری کمر میں کٹے ہونے کا نشان کیسا ہے۔؟

چیونٹی: یہ عبودیت کیلئے خدمت کا پٹکا ہے۔

سلیمان علیہ السلام: تمہاری یہ کیا حالت ہے کہ تم خلق سے دور دور رہتے ہو۔؟

چیونٹی: اسلئے کہ وہ غفلت میں پڑے ہیں ان سے دوری ہی اچھی ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام: تم سب برہنہ کیوں رہتے ہو۔؟

چیونٹی: ہم دنیا میں ایسے ہی آئے ہیں اور ایسے ہی جائیں گے۔

سلیمان علیہ السلام: ایک چیونٹی کتنا اٹھا سکتی ہے۔؟

چیونٹی: ایک دو دانے۔

سلیمان علیہ السلام: ایسا کیوں۔؟

چیونٹی: اس لئے کہ ہم مسافر ہیں اور مسافر کا بار جتنا ہلکا ہو اتنا ہی اس کی پشت ہلکی رہتی ہے۔

سلیمان علیہ السلام: تیرا نام کیا ہے۔؟

چیونٹی: منذرہ۔ (ڈرانے والی) میں اپنے ساتھیوں کو دنیا کے [illegible] سے ڈراتی ہوں اور انہیں آخرت کی رغبت دلاتی ہو[illegible]

چیونٹی: اے سلیمان علیہ السلام جو کچھ آپ کو اپنے ملک و سلطنت میں ملا ہے اس میں سب سے افضل یا افخر کون سی شی ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام: میری انگشتری کیوں کہ وہ جنت کی ہے۔

چیونٹی: آپ اس کے معنی جانتے ہیں۔؟

سلیمان علیہ السلام: نہیں۔!

چیونٹی: اس سے مراد یہ ہے کہ خدا نے آپ کے قبضہ میں اس انگشتری کی مقدار دنیا عطا کی ہے۔

چیونٹی۔: کچھ اور بھی ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام ہاں میرا فرش وہ بھی جنت کا ہے جو ہوا پر اڑتا ہے۔

چیونٹی: آپ اس کے معنی جانتے ہیں۔؟

سلیمان علیہ السلام : نہیں!

چیونٹی: اس سے اس امر پر تنبیہ مقصود ہے کہ جو کچھ آپ کے پاس ہے ہوا کے مانند ہے۔ آج آپ کے پاس ہے اور کل نہ رہے گا۔

سلیمان علیہ السلام: اسکی صبح کی رفتار ایک ماہ کی مسافت ہے اور شام کی رفتار ایک ماہ کی مسافت۔!

چیونٹی: اس میں یہ اشارہ ہے کہ آپ کی عمر پرواز کر رہی ہے اور آپ سیر میں شتاب کاری کر رہے ہیں۔!

چیونٹی: اے سلیمان علیہ السلام! اور بھی کچھ ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام: ہاں! خدا نے مجھے پرندوں کی زبان تعلیم کی ہے۔

چیونٹی: تو آپ بجائے مناجات خداوندی کے پرندوں کی سرگوشیاں سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

چیونٹی: اور بھی کچھ ہے۔؟ 13

سلیم[illegible] ہاں! پروردگار عالم نے جن و انس کو میرا خدمت گزار بنایا ہے۔

چیونٹی: اس میں یہ اشارہ ہے کہ خدا کی جانب سے یہ فرمان صادر ہوتا ہے کہ خلق تو آپ کی خدمت گزاری میں مشغول ہے لہٰذا آپ کو چاہیے کہ آپ میری خدمت وطاعت کی بجا آوری میں مشغول ہوں۔!

چیونٹی: کیا اور بھی کچھ ہے۔؟

سلیمان علیہ السلام: ہاں! نگینۂ انگشتری سے مجھے انس حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس میں خدا کا نام رقم ہے۔

چیونٹی: جب آپ کسی کے ساتھ مانوس ہو جائیں تو آپ کو اسم کی انسیت سے کیا سروکار۔

اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس چیونٹی اور اس کی سخن طرازی سے حیرت ہوئی۔ آپ اسی حیرت زدگی کی حالت میں اس سے رخصت ہوئے اور اسے اپنی راہ لی۔

(نزہۃ المجالس ج۲ ص۲۹۵، ۵۹۲)

حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے۔؟

۲۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا سلسلہ نسب کن واسطوں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے۔؟

۴۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا زمانہ کس نبی کے بعد اور کس نبی سے پہلے ہے۔؟

۵۔۔۔ جو شیطان حضرت ایوب علیہ السلام کے پیچھے پڑا ہوا تھا اس کا نام کیا ہے۔؟

۶۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کس دن ابتلاء میں مبتلا ہوئے تھے۔؟

۷۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ آزمائش میں مبتلا ہوئے تھے۔؟

۸۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کتنی مدت آزمائش میں مبتلا رہے۔؟

۹۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی ان زوجہ محترمہ کا کیا نام ہے جو آزمائش کے دنوں آپ کی خدمت کیا کرتی تھیں۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت ایوب علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱ـــــ بقول ابن اسحٰق آپ کے والد محترم کا نام ابیض ہے۔ جو قوم بنی اسرائیل سے تھے اور بقول ابن جریر آپ کے والد ماجد کا نام موص ہے۔ (الاتقان ج۲ ص۱۷۸)

۲ـــــ آپ کے سلسلۂ نسب میں اختلاف ہے۔ بقول ابن جریر آپ کا نسب، ایوب بن موص بن روح بن عیص بن اسحٰق علیہ السلام کے ذریعہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

(الاتقان ج۲ ص۱۷۸)

۳ـــــ ابن عساکر نے بیان کیا ہے کہ آپ کے نانا، حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔

(الاتقان ج۲ ص۱۷۸)

۴ـــــ بقول ابن عساکر آپ کا زمانہ قبل موسیٰ علیہ السلام ہے۔ بقول ابن جریر بعد زمانہ شعیب علیہ السلام اور بقول ابن ابی خیثمہ آپ کا زمانہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد ہے۔

(الاتقان ج۲ ص۱۷۸)

۵ـــــ اس کا نام مسعط تھا۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج۲ ص۱۸۸)

حضرت نوف کہتے ہیں کہ اس کا نام مبسوط تھا۔ (ابن کثیر پ۷ ع۶)

۶ـــــ آپ بدھ کے دن بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۹۹)

واقعہ:

حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ حسین صورت بھی، اولاد کی کثرت اور کثرت اموال بھی۔ بارہ فرزند دلبند، چار سو غلام، باغات، ہزار ہا اونٹ اور ہزار ہا بکریاں تھیں۔ ایک روز جبرائیل امین آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ایوب! مدت گزر گئیں کہ آپ ناز و نعم میں گزار رہے ہیں۔ اب حکم الٰہی ہے کہ آپ کی حالت منقلب کی

جائے اور ناز و نعمت، رنج و محنت سے بدل جائے۔ تونگری کا بدلہ درویشی سے ہو، تندرستی رخت سفر باندھے اور بیماری خیمہ ڈالے۔ آپ نے فرمایا کوئی فکر نہیں۔ جبرائیل امین جواب سن کر رخصت ہوئے اور حضرت ایوب علیہ السلام میزبان مہمان بلا و مصائب بنکر منتظر رہے۔

ایک روز شام کی نماز سے فرصت پاکر محراب کی طرف پشت فرما کر حاضرین جلسہ کو وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک آہ و بکا کی آوازیں آئیں آپ حیران ہوئے اتنے میں ایک غلام آیا اور رو کر کہنے لگا: حضور! سیل دریا آیا اور تمام بکریوں کو بہا لے گیا۔ ابھی آپ جواب دینے نہ پائے تھے دوسرا آیا اور رو کر پکارا کہ اچانک بادسموم نے تمام اونٹ ہلاک کر دیئے۔ یہ سن ہی رہے تھے کہ محافظان باغ چیختے اور کپڑے پھاڑتے ہوئے پکارے کہ حضور! ابھی ابھی بجلی گری اور تمام درختوں کو جلا گئی۔ آپ یہ سب واقعات نہایت ہی اطمینان سے سنتے رہے اور زبان مبارک پر شکر الٰہی! تسبیح و تہلیل جاری کرتے رہے کہ اتنے میں صاحبزادگان کا اتالیق سینہ کوٹتا ہوا آیا اور چیخ مار کر پکارا: اے پیغمبر خدا! صاحبزادے جو مہمان میں گئے تھے اچانک صاحب خانہ کی چھت گری اور سب اس میں دب گئے۔ اس کو سن کر حضرت ایوب علیہ السلام کچھ مضطرب ہوئے مگر علی الفور سجدے میں گر گئے اور ہمت کر کے فرمایا کچھ پرواہ نہیں اگر محبوب حقیقی کی محبت دل میں ہے تو سب کچھ ہے۔

جب مال و منال کا یہ حشر ہو چکا تو انواع و اقسام کی بلائیں آپ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہوئیں۔ آپ بیمار ہو گئے، بدن پر آبلے پڑ گئے، جسم شریف زخموں سے بھر گیا۔ سب لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا بجز آپ کی بی بی صاحبہ کے کہ وہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت سالہا سال رہی۔

آخر ایک روز حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے۔ انہوں نے پاؤں مارا تو ایک چشمہ ظاہر ہوا۔ حکم دیا گیا اس سے غسل کیجئے۔ غسل کیا تو ظاہر بدن کی تمام بیماریاں دور

ہو گئیں۔ پھر آپ چالیس قدم چلے اور دوبارہ زمین پر پاؤں مارنے کا حکم ہوا آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ جاری ہوا جس کا پانی نہایت سرد تھا آپ نے بحکم الٰہی پیا تو اس سے باطن کی تمام بیماریاں دور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صحت حاصل ہوئی۔

حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہم اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تمام اولاد کو زندہ فرمادیا اور آپ کو اتنی ہی اولاد اور عنایت کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عنایت کی اور ان کی کثیر اولادیں ہوئیں۔ پھر آپ کا تمام ہلاک شدہ مال و مویشی اور اسباب و سامان بھی آپ کو مل گیا بلکہ پہلے جس قدر مال و دولت کا خزانہ تھا اس سے کہیں زیادہ مل گیا۔

(اورق غم ص ۵۵ و مواہب القرآن)

۷۔۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ستر سال کی تھی۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

۸۔۔۔۔ مدت مرض باختلاف روایت تین یا سات یا تیرہ یا اٹھارہ سال تھی۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸، جلالین ص ۲۷۶)

تفسیر مظہری میں سات سال سات ماہ سات دن اور سات گھنٹے ہے۔

۹۔۔۔۔ آپ کی وہ بیوی صاحبہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی تھیں ان کا نام رحمت بنت افرائیم بن یوسف یا ماحیر بن میشا بن یوسف۔ (حاشیہ ۳ جلالین ص ۲۷۶)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ وہ حضرت یوسف کی صاحبزادی رحمت تھی۔

(پ ۱۳ ع ۱، و حاشیہ ۴ جلالین ص ۱۹۹)

ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ یوسف کی بہن لیا بنت یعقوب تھی۔ (حاشیہ ۱۳ جلالین ص ۲۸۳)

۱۰۔۔۔۔ طبرانی کی روایت ہے کہ آپ کی عمر شریف ترانوے (۹۳) سال ہوئی

(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام سے متعلق سوالات

۱۔۔۔۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ کو ولادت فرزند یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری دی گئی۔؟

۲۔۔۔۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو پیرانہ سالی کے باعث بیٹے کی ولادت کا یقین نہ ہوا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے نشانی طلب کی آپ کو کیا نشانی دی گئی۔؟

۳۔۔۔۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو جب بیٹے کی خوشخبری دی گئی تھی تو اس کے کتنے سالوں بعد یحییٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔؟

۴۔۔۔۔ حضرت زکریا علیہ السلام کیا کام کر کے اپنا گزارہ کرتے تھے۔؟

۵۔۔۔۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا نام "یحییٰ" کیوں رکھا گیا۔؟

۶۔۔۔۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۷۔۔۔۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نانا کا نام کیا ہے۔؟

۸۔۔۔۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھوٹے تھے یا بڑے۔؟

۹۔۔۔۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رشتے میں کیا لگتے تھے۔؟

۱۰۔۔۔۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کتنی عمر میں نبوت سے سرفراز ہوئے تھے۔؟

۱۱۔۔۔۔ حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام کی شہادت کا واقعہ کس طرح ہے۔؟

۱۲۔۔۔۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو جس آرا سے ذبح کیا گیا تھا اسکے کتنے دندانے تھے۔؟

۱۳۔۔۔۔ حضرت زکریا علیہ السلام کہاں مدفون ہیں۔؟

حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام سے متعلق جوابات

۱— اس وقت آپ کی عمر شریف ایک سو بیس سال۔ اور آپ کی زوجہ محترمہ کی عمر اٹھانوے سال کی تھی۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

بعض نے آپ کی عمر بانوے سال اور بعض نے ننانوے سال کہا ہے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۹)

۲— اس کی نشانی یہ بتائی گئی تھی کہ "صحیح و سالم ہو کر بھی بغیر کسی بیماری کے اور بغیر گونگا ہونے کے تین دن رات لوگوں سے بات نہ کر سکیں گے"

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان ایام میں آپ لوگوں سے کلام کرنے پر قادر نہ ہوئے اور جب اللہ کا ذکر کرنا چاہتے تو زبان کھل جاتی۔ یہ ایک عظیم معجزہ ہے کہ جس میں جوارح صحیح و سالم ہوں اور زبان سے تسبیح و تقدیس کے کلمات ادا ہوتے رہیں مگر لوگوں کے ساتھ گفتگو نہ ہو سکے۔ یہ علامت اس لئے مقرر کی گئی کہ اس نعمتِ عظیمہ کے ادائے حق میں زبان ذکر و شکر کے سوا اور کسی بات میں مشغول نہ ہو۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

۳— اس خبر بشارت اثر اور مژدۂ سعادت ثمر کے تیرہ سال بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔

(حاشیہ ۱۳ جلالین ص ۲۵۴)

۴— صحیح بخاری شریف میں ہے کہ آپ بڑھئی کا پیشہ کر کے اپنا گزارہ کرتے تھے۔

(ابن کثیر پ ۱۶ ع ۴)

۵— آپ "یحییٰ" کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے کہ خداوند قدوس نے آپ کو حیات ایمانی عطا فرمائی تھی۔ یا اسلئے کہ آپ نے اپنی ضعیفہ ماں کے رحم کو زندہ فرمایا تھا کہ وہ شروع ہی سے بانجھ تھیں مگر آپ کے ساتھ حاملہ ہونے سے رحم

مادر کو حیات تولید مل گئی۔ یا اسلئے یحییٰ نام رکھا گیا کہ آپ کو شہید ہونا تھا اور شہید زندہ ہوا کرتا ہے۔

(الاتقان [illegible] ج ۲ ص ۱۰۹)

۶— آپ کی والدہ محترمہ کا نام ایشاع بنت فاقوذا ہے۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

بعض نے اشیاع اور بعض الیع کہا ہے۔

(الاتقان ج ۲ ص ۱۸۹)

۷— فاقوذا۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲ الاتقان ج ۲ ص ۱۸۹)

بعض نے عمران کہا ہے۔

(حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۲۰۵)

۸— آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ (خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

۹— آپ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ کی والدہ ایشاع اور مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ حنہ دونوں فاقوذا کی دختر فرخندہ اختر تھیں۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

۱۰— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آپکی عمر شریف تین سال کی تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی، نبوت سے سرفراز فرمایا۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

۱۱— آپ دونوں باپ بیٹے کی شہادت کا واقعہ یوں ہے:

اس زمانے کا جو بادشاہ تھا اس کی بیوی پہلے شوہر سے ایک لڑکی ہمراہ لائی تھی جو نہایت حسین و جمیل تھی۔ چونکہ وہ عورت بوڑھی ہو چلی تھی اپنی آسائش کا خیال کرتے ہوئے اس نے یہ سوچا کہ اگر بادشاہ کوئی باہر سے بیوی لے آیا تو میری کچھ نہ چلے گی۔ لہٰذا میں اپنی لڑکی اسکے عقد میں دے دوں۔ بادشاہ سے اس کا ذکر کیا۔ بادشاہ نے حضرت یحییٰ سے اس متعلق مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا یہ لڑکی تجھ پر حرام ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع اس بدبخت زانیہ فاحشہ کو پہنچی۔ جس نے اپنے دل میں حضرت یحییٰ کی طرف سے کینہ پیدا کیا اور موقعہ کی تلاش میں رہی۔ ایک روز بادشاہ نشہ میں چور تھا موقعہ دیکھ کر لڑکی کو آراستہ کر کے اس کے روبرو پیش کیا۔ بادشاہ نے اس کے جمال باکمال پر از خود رفتہ ہو کر اسکی

طرف ارادہ کیا تو اس بدکار عورت نے فوراً روک دیا۔ اور کہا: یہ صورت تجھے تب میسر آسکتی ہے جب تو یحیٰ کو قتل کردے۔ اسلئے کہ شیر بہا میری لڑکی کا سر یحیٰ ہے۔ بادشاہ نے خواہش نفسانی سے قتل یحیٰ کا حکم دے دیا۔ علمائے وقت نے کہا یہ فعل شنیع ہے اس سے باز آؤ۔ یحیٰ کے خون کا قطرہ جس زمین پر گرے گا وہاں گھاس نہ اُگے گی۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ سر یحیٰ کو طشت میں رکھا جائے اور خون کسی کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔

چنانچہ سپاہی حضرت یحیٰ کے لینے کو بھیجے گئے۔ ایک شخص نے جو مقرب بارگاہ شاہی تھا عرض کی: حضور! یحیٰ کے والد زکریا مستجاب الدعوات ہیں اول انہیں قتل کیجئے تاکہ قتل فرزند پر وہ بددعا نہ کرسکیں! بادشاہ نے اس بنا پر یہ حکم بھی دے دیا کہ قتل یحیٰ سے قبل قتل زکریا ہو جائے۔ ملازمان شاہی حضرت زکریا کی گرفتاری کو بھی روانہ ہوئے۔ یہاں آکر دیکھا کہ پدر و پسر دونوں نماز میں مشغول ہیں۔ پہلے ان بے دینوں نے پہلوئے زکریا سے حضرت یحیٰ کو کھینچا اور مشکیں کسیں۔ دوسری جماعت نے آپ کی گرفتاری کا قصد کیا تو آپ وہاں سے بھاگے مگر اس جماعت نے آپ کا تعاقب کیا۔ حضرت زکریا بھاگتے بھاگتے بے طاقت ہو کر ایک مقام پر درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے کہ متعاقبین آتے نظر آئے۔ آپ نے اس درخت کی طرف اشارہ فرمایا وہ شق ہو گیا اور حضرت زکریا اس میں روپوش ہو گئے شیطان نے آپ کی چادر مبارک کا ایک کونہ بیرونِ درخت کر دیا۔ دشمنان زکریا ڈھونڈتے ہوئے جب یہاں پہنچے تو شیطان ایک معمر بزرگ کی صورت میں آیا اور پوچھا۔ انہوں نے کہا: اس حلیہ کے شخص کی تلاش ہے۔

اس ملعون مطعون نے انجان بن کر کہا اس حلیہ کے شخص کو میں نے اس درخت میں روپوش ہوتے دیکھا ہے اور چادر مبارک کا کونہ دکھایا۔ انہوں نے شیطان سے پوچھا کہ اب اس درخت سے باہر نکالنے کی کیا تدبیر ہے۔؟ شیطان

نے کہا: باہر نکالنے کی کیا ضرورت ہے تمہارا مقصد اسے ہلاک کرنا ہے لہٰذا اس کی ہلاکت یوں بھی ممکن ہے اور آرہ کی صورت بتائی اور کہا کہ اس کے ذریعہ اس درخت کے دو ٹکڑے کر دو! چنانچہ یہ خبیث اس رائے کو پسند کر کے آرہ لائے اور درخت پر رکھ کر اسکے دو پرکالے کرنے لگے۔ آرہ درخت کاٹتے کاٹتے فرق زکریا تک پہنچا آرہ سر سے چل گیا اور جسد مبارک کے دو پرکالے ہو گئے مگر آپ نے آہ تک نہ کی۔

ادھر آپ شہید ہوئے ادھر معصوم ہستی حضرت یحیٰ علیہ السلام بادشاہ کے محل میں لائے گئے۔ بارگاہِ شاہی سے حکم ہوا: زندہ ہمارے سامنے پیش نہ کرو بلکہ سر لایا جائے۔ ان سنگین دلوں نے جفاکاری سے حضرت یحیٰ کو بحالت مظلومی بیرونِ محل میں شہید کر ڈالا۔ سر مبارک کو طشت میں رکھا اور خون کنوئیں میں ڈالا۔ وہ کنواں جوش زن ہوا اور بادشاہ کو اللہ نے بخت نصر بابلی یا طرطوس رومی کے ہاتھوں ہلاک کیا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کو دمشق کے بادشاہ حدابن حداد کی بیوی نے مسجد جبرون میں بحالت سجدہ شہید کیا۔ بروایت دیگر بیت المقدس میں ہیکل سلیمانی اور قربان گاہ کے بیچ جہاں اس سے قبل ستر انبیاء شہید ہوئے آپ کو شہید کرایا۔

(غرائب القرآن ص ۵۷)

ابن عساکر نے "المتقصی فی فضائل الاقصیٰ" میں حضرت یحیٰ علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ اسطرح تحریر فرمایا ہے کہ دمشق کے بادشاہ "حدابن حدار" نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھی۔ پھر وہ چاہتا تھا کہ بغیر حلالہ اس کو واپس کر کے اپنی بیوی بنالے۔ اس نے حضرت یحیٰ علیہ السلام سے فتوی طلب کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ اب تجھ پر حرام ہو چکی ہے۔ اس کی بیوی کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور وہ حضرت یحیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہو گئی چنانچہ اس نے بادشاہ کو مجبور کر کے قتل کی اجازت حاصل کر لی اور جب کہ حضرت یحیٰ علیہ السلام مسجد جبرون میں نماز پڑھ رہے تھے بحالت سجدہ آپ کو قتل کرادیا اور ایک طشت میں آپ کا سر مبارک اپنے سامنے منگوالیا۔ مگر کٹا ہوا سر اس حالت میں بھی یہی کہتا رہا کہ "تو بغیر حلالہ کرائے بادشاہ

[illegible] تک اور اسی حالت میں اس پر خدا کا یہ عذاب نازل ہو گیا کہ وہ عورت [illegible] کے ساتھ زمین میں دھنس گئی۔ یہودیوں نے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا تو پھر یہ لوگ حضرت زکریا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے کہ ان کو بھی شہید کر دیں مگر جب حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ دیکھا تو وہاں سے بھاگ گئے اور ایک درخت کے شگاف میں روپوش ہو گئے۔ ظالم یہودیوں نے درخت کے ساتھ آپ کے بھی دو ٹکڑے کر دیے۔

([illegible])

س۔ ایک [illegible] ([illegible])

ج۔ [illegible] ([illegible])

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق سوالات

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مابین کتنے سالوں کا فاصلہ ہے؟

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ حضرت داؤد علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہے؟

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت [illegible] علیہ السلام کے مابین کتنے [illegible] ہے؟

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر قرآن میں کتنی مرتبہ ہے؟

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا، نانی صاحبہ کا نام کیا ہے؟

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش کہاں ہے؟

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا تھا؟

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والا پہلا شخص کون ہے؟

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے علاوہ آپ پر ایمان لانے والے کا نام کیا ہے؟

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی تعداد کتنی تھی اور ان کے نام کیا ہیں؟

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کو [illegible] ہے؟

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب لوگوں سے مدد طلب کی [illegible]؟

۱۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کتنے [illegible]؟

۱۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے [illegible]؟

۱۵۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کیلئے آسمان سے جو دستر خوان نازل ہوتا تھا اس میں کس قسم کا کھانا ہوتا تھا؟

۱۶۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے لئے آسمان سے اترنے والے دسترخوان کا رنگ کیسا تھا؟

۱۷۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کیلئے نازل ہونے والا کھانا جنتی تھا یا دنیاوی؟

۱۸۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والا یہ کھانا کتنے آدمی کھایا کرتے تھے؟

۱۹۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ دستر خوان کتنے دنوں تک نازل ہوتا رہا؟

۲۰۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کے جن لوگوں کو خنزیر بنادیا گیا تھا ان کی تعداد کتنا تھی؟

۲۱۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم جاری کرنے والے بادشاہ کا نام کیا تھا؟

۲۲۔۔۔ اس شخص کا نام کیا ہے جسے لوگوں نے عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر سولی دیدی تھی؟

۲۳۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس رات کو آسمان میں اٹھالئے گئے؟

۲۴۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ آسمان میں اٹھالئے گئے؟

۲۵۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دنیا میں کس جگہ اتریں گے اور کس وقت؟

۲۶۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو کس جگہ قتل کریں گے؟

۲۷۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو کیا آپ نکاح بھی فرمائیں گے یا نہیں؟

۲۸۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں کتنے سال قیام فرمائیں گے؟

۲۹۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال کے کتنے دنوں بعد صور پھونکا جائے گا؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے مابین تقریباً دو ہزار تین سو (۲۳۰۰) سال کا فاصلہ ہے۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص ۸۱۰)

۲۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے درمیان ایک ہزار نو سو پچھتر (۱۹۷۵) سال کا فاصلہ ہے۔ (حاشیہ ۳۳ جلالین ص ۵۸)

۳۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے مابین چار ہزار پیغمبر گزرے۔ اور سب کے سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے محافظ اور اسکے احکام جاری کرنیوالے تھے۔ (روح البیان پ ۱۱ ص ۱۶۲)

ایک دوسری روایت کے بموجب ان پیغمبروں کی تعداد ستر ہزار ہے۔ (حاشیہ ۳۱ جلالین ص ۳)

۴۔۔۔ اس تعلق سے ائمہ تفسیر و مورخان پاکیزہ حمل پر اختلاف رکھتے ہیں۔

(۱) آپ شکم مادر میں ایک ساعت رہے۔ (۲) تین ساعت (۳) چھ ماہ (۴) آٹھ ماہ (۵) اور نو ماہ کی روایتیں بھی ہیں۔ (الاتقان ج۲ ص ۱۶۹)

ایک قول سات ماہ کا بھی ہے (حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۲۵۵)

اور آپ اپنی ماں کی ناف سے پیدا ہوئے تھے۔ (الصاوی ج۳ ص ۴)

۵۔۔۔ آپ کے نانا کا نام عمران بن ماثان اور نانی صاحبہ کا نام حنہ بنت فاقوذا ہے۔ (روح البیان پ ۳ ص ۳)

۶۔۔۔ آپ "بیت لحم" میں پیدا ہوئے جو بیت المقدس سے آٹھ میل کے فاصلے پر ایک بستی ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کی جائے پیدائش بیت المقدس کی مشرقی جانب کا ایک حجرہ ہے۔ (الاتقان ج۲ ص ۸۸)

۷۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چوبیس دن کی یا ایک دن کی تھی۔ ([illegible])

واقعہ:

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم سے فرمایا: جب کوئی شخص تجھ سے اس معاملہ میں پوچھے تو خود گفتگو مت کرنا بلکہ اس بچے کی طرف اشارہ کر دینا۔ چنانچہ حضرت مریم پھر اپنے بچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں لے کر اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگوں نے یہ عجیب بات دیکھ کر کہ کنواری مریم کی گود میں بچہ ہے کہا: اے مریم! تو نے یہ اچھا کام نہیں کیا، تیری ماں باپ تو ایسے نہ تھے، افسوس! تو نے بہت بری بات کی۔ حضرت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر کے کہا: "مجھ سے کچھ نہ کہو اگر کچھ کہنا ہے تو اس سے کہو" لوگ یہ بات سن کر اور بھی غصے میں آئے اور بولے "ہم اس دودھ پیتے بچے سے کیسے بات کریں"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر قوم کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ سنو! میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مبارک کیا ہے چاہے میں کہیں بھی ہوں اور اللہ نے مجھے نماز و زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور بدبخت نہیں بنایا"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس شہادت سے لوگ حیران اور خاموش ہو گئے۔

([illegible])

۸۔۔۔ آپ پر ایمان لانے میں سبقت کرنے والے حبیب نجار ہیں۔ جن کو کافروں نے پتھر مار مار کر شہید کر دیا تھا۔

(ابن کثیر [illegible])

۹۔۔۔ وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں جو آپ سے عمر میں چھ ماہ بڑے تھے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ، حضرت مریم سے ملیں اور انہیں اپنے حاملہ ہونے پر مطلع کیا تو حضرت مریم نے فرمایا: میں بھی حاملہ ہوں۔ حضرت یحییٰ کی والدہ نے کہا۔ اے مریم! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میرے پیٹ کا بچہ تمہارے پیٹ کے بچے کو سجدہ کرتا ہے۔

لہٰذا قبل ولادت آپ پر ایمان لانے والے اور آپ کی تصدیق کرنے والے حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں۔

([illegible])

۱۰۔۔۔ حواری وہ شخص ہیں جو بڑے مخلص تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے ہوئے دین (دینِ اسلام) کی مدد کرتے اور دین پر پورا عمل کرتے تھے۔ یہ بارہ شخص تھے ان کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) شمعون یحییٰ جرس (۲) اندریاس (۳) یعقوب بن زبدی (۴) یوحنا (۵) فیلبس (۶) برتھلمی (۷) توما (۹) متی یعقوب بن حلفی (۱۰) تدی (۱۱) شمعون (۱۱) قنانی (۱۲) یہودا اسکریوطی۔

([illegible])

ایک دوسرے قول کے مطابق ان کے نام یوں ہیں

(۱) فرطوس (۲) یعقوبس (۳) مرجیس (۴) نودرجس (۵) فیلبس (۶) ابن یلمک (۷) قنتا (۸) طوماس (۹) یعقوب بن حلقیا (۱۰) ندوسیس (۱۱) قتیبہ (۱۲) یہوذس۔

([illegible])

بعض کہتے ہیں کہ وہ تیرہ حضرات تھے اور تیرھویں کا نام سرجس تھا اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ستر تھے۔

([illegible])

۱۱۔۔۔ اس لئے کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے جس گاؤں میں سکونت اختیار کی اس کا نام ناصرہ تھا۔ اسی گاؤں سے آپ نے تبلیغِ دین شروع کی۔ اس گاؤں کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کے متبعین نصاریٰ کہلانے لگے

([illegible])

۱۲۔۔۔ آپ نے مٹی سے چمگادڑ کی صورت بنائی۔ پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی۔ چمگادڑ کی یہ خصوصیت ہے کہ اڑنے والے جانوروں میں بہت مکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ وہ بغیر پروں کے اڑتی ہے دانت رکھتی ہے اور ہنستی بھی ہے۔ اس کی مادہ کی چھاتی ہوتی ہے اور وہ بچہ بھی جنتی ہے باوجودیکہ اڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں

ہیں۔ (خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۳)

وہ چمگاڈر ایک دن رات تک زندہ رہی۔ (حاشیہ ۲۶ جلالین ۵۱)

۱۳۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چار شخص کو زندہ کیا

(۱) عازر نامی شخص کو جو آپ کا مخلص تھا۔ جب اس کی حالت نازک ہوئی تو اس کی بہن نے آپ کو اطلاع دی مگر وہ آپ سے تین روز کی مسافت کے فاصلے پر تھا۔ جب آپ تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے ہیں، آپ نے اسکی بہن سے فرمایا: ہمیں اس کی قبر پر لے چلو۔ وہ لے گئی آپ نے اللہ سے دعا فرمائی۔ عازر باذن الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ (۲) ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ آپ کے سامنے سے جا رہا تھا آپ نے اس کیلئے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا اور کپڑے پہن کر گھر آیا۔

(۳) ایک عاشر (چنگی وصول کرنے والے) کی لڑکی، شام کو مری، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سے اس کو زندہ فرمایا۔

(۴) سام بن نوح علیہ السلام۔ جنکی وفات کو ہزاروں برس گذر چکے تھے۔ لوگوں نے خواہش کی کہ آپ ان کو زندہ کریں۔ آپ لوگوں کی نشاندہی سے ان کی قبر پر پہنچے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے "جب روح اللہ" یہ سنتے ہی وہ مرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہو کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اس ہول سے انکا نصف سر سفید ہو گیا تھا۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۳)

۱۴۔۔۔ سام بن نوح علیہ السلام کے علاوہ کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کی کہ دوبارہ انہیں سکرات موت کی تکلیف نہ ہو۔ بغیر اس کے واپس کیا جائے۔ چنانچہ اسی وقت ان کا انتقال ہو گیا۔ باقی تین حضرات زندہ ہونے کے بعد عرصہ دراز تک باحیات رہے۔ شادی بھی ہوئی اور بچے بھی ہوئے۔ (خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۳)

۱۵۔۔۔ اس متعلق مختلف اقوال وارد ہیں

(۱) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں سات مچھلیاں اور سات روٹیاں ہوتی (جلالین ص ۱۱۱، ابن کثیر پ ۷ ع ۵)

(۲) اس میں بغیر کانٹے کی تلی ہوئی ایک مچھلی ہوتی تھی اور ہر قسم کی سبزیاں سوائے مولی کے۔ اس کے سر کی طرف سرکہ اور دم کی طرف نمک ہوتا تھا۔ سبزیوں کے اطراف پانچ روٹیاں ہوتی تھیں جن میں سے ایک پر گھی، دوسری پر زیتون، تیسری پر شہد، چوتھی پر پنیر اور پانچویں پر قیمہ شدہ گوشت ہوتا تھا۔

(ابن کثیر پ ۷ ع ۵، حاشیہ ۵ جلالین ص ۱۱۱)

(۳) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس میں روٹی اور گوشت ہوتا تھا۔ (ابن کثیر پ ۷ ع ۵ جلالین ص ۱۱۱)

(۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک دوسری روایت کے بموجب اس میں روٹی و گوشت کے علاوہ ہر چیز ہوتی تھی۔

(۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ بکری کے گوشت کے سوا ہر چیز ہوتی تھی (ابن کثیر پ ۷ ع ۵)

روٹیوں سے متعلق حضرت اسحٰق بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ وہ جو کی روٹیاں ہوتی تھیں۔ اور حضرت عکرمہ کا قول ہے کہ وہ چاول کی روٹیاں ہوتی تھیں۔

(ابن کثیر پ ۷ ع ۵)

واقعہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے یہ عرض کیا کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! کیا آپ کا رب یہ کر سکتا ہے کہ وہ آسمان سے ہمارے پاس ایک دسترخوان اتار دے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس طرح کی نشانیاں طلب کرنے سے اگر تم لوگ مومن ہو تو خدا سے ڈرو۔ یہ سن کر حواریوں نے کہا کہ ہم نشانی طلب کرنے کے لئے یہ سوال نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم شکم سیر ہو کر خوب کھائیں اور ہم

کو ہمیشہ عید رہے آپ کی صداقت کا علم ہو جائے تاکہ ہمارے دلوں کو قرار آجائے اور ہم اس بات کے گواہ بن جائیں تاکہ بنی اسرائیل کو ہماری شہادت سے یقین اور اطمینان حاصل ہو جائے۔ مومنین کا یقین اور بڑھ جائے اور کفار ایمان لائیں۔ حواریوں کے یہ عرض کرنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں تیس روزے رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا جب تم ان روزوں سے فارغ ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرو گے قبول ہوگی۔ انہوں نے روزے رکھ کر دستر خوان اترنے کی دعا کی اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غسل فرمایا موٹا لباس پہنا، دو رکعت نماز ادا کی، سر جھکایا اور رو کر دستر خوان اتارنے کی دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چار فرشتے ایک دستر خوان لیکر آسمان سے اترے۔ (خزائن العرفان پ ۷)

۶۔۔۔ حضرت وہب اور سلمان الخیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دستر خوان کا رنگ سرخ تھا۔ (ابن کثیر پ ۷ ص ۱۱۵)

۷۔۔۔ حواریوں کے سردار شمعون نے پوچھا یا روح اللہ! یہ دنیا کا کھانا ہے یا جنت کا؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہ یہ دنیا کا کھانا ہے اور نہ جنت کا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے علاوہ اپنی قدرت کاملہ سے تیار کرا کر بھیجا ہے۔

(ابن کثیر پ ۷ ص ۱۱۵، حاشیہ جلالین ص ۱۱۱)

۸۔۔۔ اس کو روزانہ چار ہزار آدمی کھاتے تھے۔ (ابن کثیر پ ۷ ص ۱۱۵)

۹۔۔۔ یہ چالیس دنوں تک نازل ہوتا رہا۔ (ابن کثیر پ ۷ ص ۱۱۵)

۱۰۔۔۔ ان کی تعداد تین سو تیس تھی۔ وہ لوگ خنزیر بنائے جانے کے بعد صرف تین دنوں تک زندہ رہے۔ بعض نے کہا ہے کہ چار دن تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے سات دن تک زندہ رہے پھر مر گئے۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۱۱)

واقعہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ سے دستر خوان نازل فرمانے کی دعا کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں دستر خوان تو اتار دوں گا لیکن اس کے بعد

بنی اسرائیل میں سے جو کفر کرے گا میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ تمام جہان والوں میں سے کسی کو ایسا عذاب نہیں دونگا۔ چنانچہ جب دستر خوان نازل ہوا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ خوب شکم سیر ہو کر کھاؤ۔ اور خبردار اس میں کسی قسم کی خیانت نہ کرنا اور کل کے لئے ذخیرہ بنا کر نہ رکھنا۔ مگر بنی اسرائیل نے اس میں خیانت بھی کر ڈالی اور کل کیلئے ذخیرہ بنا کر بھی رکھ لیا۔ اس نافرمانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر یہ عذاب آیا کہ یہ لوگ رات کو سوئے تو اچھے خاصے تھے مگر صبح کو اٹھے تو صورتیں مسخ کر کے خنزیر بنا دیئے گئے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کی موت کے لئے دعا مانگی تو یہ لوگ مر کر دنیا سے نیست و نابود ہو گئے اور کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان کی لاشوں کو زمین نگل گئی یا اللہ نے ان کو کیا کر دیا۔ (خزائن العرفان پ ۷، عجائب القرآن ص ۱۰۲)

۱۔۔۔ اس بادشاہ کا نام داؤد تھا۔ (ابن کثیر پ ۶ ج ۲)

۲۔۔۔ اس شخص کا نام طیطانوس تھا۔ (حاشیہ ۹ جلالین ۵۲)

بروایت دیگر طیطلانوس۔ (جمل ج ۱ ص ۴۴۳)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب لوگوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا تو آپ نے محسوس کیا کہ یہ لوگ یا تو مکان میں گھس کر آپ کو گرفتار کر لیں گے یا پھر خود آپ کو باہر نکلنا پڑے گا۔ اس وقت آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس پر میری مشابہت ڈال دی جائے اور ان کے ہاتھوں گرفتار ہو تاکہ مجھے خدا خلاصی دے۔ میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ اس کو سن کر سرجس نامی مومن صادق جو سرفروش تھا انہوں نے خود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پر سولی پر چڑھایا جانا منظور کیا۔ (ابن کثیر پ ۶ ص ۱)

۳۔۔۔ قدر کی رات کو (تفسیر صاوی پ ۳ ص ۲۰، جلالین ص ۵۰)

۴۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تینتیس (۳۳) سال کی تھی

(خزائن العرفان پ ۳ ص ۱۰۹)

بروایت دیگر اس وقت آپکی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ (حاشیہ ۱۶ جلالین ص ۵۱)

۲۵۔۔۔ آپ جامع مسجد دمشق کی مشرقی سمت سفید منارے سے اتریں گے اس وقت فجر کی اقامت ہو چکی ہو گی آپ حضرت امام مہدی کو امامت کے لئے آگے بڑھائیں گے۔

(بہار شریعت حصہ اول ص ۲۳)

۲۶۔۔۔ آپ دجال کو باب اللد میں قتل کریں گے جو بیت المقدس کے قریب ایک بستی ہے۔

(ابن کثیر پ ۷ ع ۱۷)

۲۷۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے تو نکاح بھی کریں گے اور صاحب اولاد بھی ہوں گے۔

(حاشیہ ۲۲ جلالین ص ۵۲)

۲۸۔۔۔ اس سے متعلق تین روایتیں ہیں۔

(۱) سات سال قیام فرمائیں گے (حدیث مسلم شریف بحوالہ جلالین ص ۵۲)

(۲) چالیس سال قیام فرمائیں گے (حدیث ابی داؤد بحوالہ جلالین ص ۵۲)

(۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات نے فرمایا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پینتالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے۔

(حاشیہ ۱۲ جلالین ص ۵۲، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۸۰)

۲۹۔۔۔ آپ کے وصال کے ایک سو بیس سال بعد صور اولیٰ پھونکا جائیگا۔ لیکن یہ ایک سو بیس سال کا سال مہینے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر ہفتہ دن کے اور دن گھنٹے کے برابر ہوں گے۔ اس حساب سے یہ مدت صرف بارہ سال کی ہو گی۔

(حاشیہ ۸ جلالین ص ۲۷۷)

حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۲۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے نانا اور دادا کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب داؤد علیہ السلام تک کتنے واسطوں سے پہنچتا ہے۔؟

۴۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے کس کس عورت کا دودھ پیا۔؟

۵۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا ایک دن میں کتنا بڑھتی تھیں۔؟

۶۔۔۔ حضرت مریم کس طرح حاملہ ہوئیں۔؟

۷۔۔۔ بوقت حمل حضرت مریم کتنے سال کی تھیں۔؟

۸۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے حاملہ ہونے کی خبر سب سے پہلے کس کو ہوئی۔؟

۹۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھالئے جانے کے بعد کتنے سال باحیات رہیں۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔۔ آپ کے والد ماجد کا نام عمران اور والدہ صاحبہ کا نام حنہ ہے۔
(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

۲۔۔۔۔ آپ کے دادا محترم کا نام ماثان اور نانا جان کا نام فاقوذا ہے۔ (خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)
بروایت دیگر آپ کے دادا محترم کا نام یاشم ہے۔ (ابن کثیر پ ۳ ع ۱۲)

۳۔۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام تک آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔
مریم بنت عمران بن یاشم بن میشا بن حزقیا بن ابراہیم ابن عزایا بن ناوش بن اجر بن بہو ابن نازم بن مقاسط بن ایشا بن ایاز بن رحیم بن سلیمان بن داؤد۔
(ابن کثیر پ ۳ ع ۱۲)

۴۔۔۔۔ آپ نے کسی بھی عورت کا دودھ نہیں پیا۔ آپ کے لئے جنت سے بے فصل میوے اترتے تھے۔
(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

۵۔۔۔۔ آپ ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا اور بچے ایک سال میں۔
(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۲)

۶۔۔۔۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے گریبان میں یا آستین میں یا دامن میں یا منہ میں دم کیا اور آپ بقدرت الٰہی فی الحال حاملہ ہوگئیں۔ (خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۵)

۷۔۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تیرہ سال یا دس سال کی تھی۔ (خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۵)
بعض نے پندرہ سال بھی کہا ہے۔
(الاتقان ج ۲ ص ۱۷۹)

۸۔۔۔۔ اس کا علم سب سے پہلے آپ کے چچازاد بھائی یوسف نجار کو ہوا جو بیت المقدس کا خادم تھا۔ اور بہت بڑا عبادت گزار تھا۔ اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا تھا کہ ان پر تہمت لگائے تو ان کی

عبادت و تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا۔ اور جب حمل کا خیال کرتا تو ان کو بری سمجھنا مشکل معلوم ہوتا تھا بالآخر اس نے ایک دن حضرت مریم سے کہا: میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا ہے آپ اجازت دیجیے کہ میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو۔ حضرت مریم نے کہا: اچھی بات ہے کہو اس نے کہا: اے مریم۔ مجھے بتاؤ کیا کھیتی بغیر تخم۔ درخت بغیر بارش اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے۔

حضرت مریم نے کہا: ہاں! تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے پہلے کھیتی پیدا کی وہ بغیر تخم ہی کی تھی۔ اور اپنی قدرت سے درخت بغیر بارش کے اگائے۔ کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ یوسف نے کہا: میں یہ تو نہیں کہتا۔ بیشک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شی پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے حضرت مریم نے کہا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی بیوی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ حضرت مریم کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا۔ (خزائن العرفان پ ۱۶ ع ۵)

۹۔۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں اٹھا لئے جانے کے بعد آپ چھ سال اس دنیا میں رہیں
(جلالین ص ۵۲)

اور ایک روایت میں چھیاسٹھ سال ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۶)

۱۰۔۔۔۔ آپ کی عمر شریف اکاون (۵۱) سال ہوئی۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۵۳)
اور ایک قول کے بموجب آپ کی عمر ایک سو بارہ سال ہوئی۔
(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۶)

حضور اکرم ﷺ سے متعلق سوالات

۱ـــ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت، حضرت آدم علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی؟

۲ـــ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے۔؟

۳ـــ حضور اکرم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کتنے سال بعد رونق بخش عالم ہوئے؟

۴ـــ حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہے؟

۵ـــ حضور اکرم ﷺ کی رونق افروزی، حضرت داؤد علیہ السلام کے کتنے سال بعد ہوئی؟

۶ـــ حضور اکرم ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین کا زمانہ فترۃ کتنے سال کا ہے؟

۷ـــ حضور اکرم ﷺ کا نسب شریف والد اور والدہ کی طرف سے کس کس طرح ہے۔؟

۸ـــ حضور اکرم ﷺ کے دادا، دادی، نانا اور نانی کا نام کیا ہے۔؟

۹ـــ حضور اکرم ﷺ کا نطفۂ زکیہ صدف رحم مادر میں کس ماہ کی کس تاریخ کو قرار پایا۔؟

۱۰ـــ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کس مکان میں ہوئی۔؟

۱۱ـــ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ کے کس محلے میں ہوئی۔؟

۱۲ـــ حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے وقت انتظام زچہ خانہ کیلئے کون کونسی عورتیں آئی تھیں اور کہاں سے۔؟

۱۳ـــ حضور اکرم ﷺ کی ولادت میں کیا کیا خصوصیات ہیں۔؟

۱۴ـــ حضور اکرم ﷺ کی دایہ کا نام کیا ہے۔؟

۱۵ـــ حضور اکرم ﷺ کو کن کن عورتوں نے دودھ پلایا اور کتنے کتنے دن۔؟

۱۶ـــ حضور اکرم ﷺ کو ثوبیہ نے کتنے دن دودھ پلایا۔؟

۱۷ـــ حضرت حلیمہ سعدیہ کے بعد حضور ﷺ کی حفاظت وحضانت کے فرائض کس نے انجام دیئے۔؟

۱۸ـــ حضور اکرم ﷺ کے رضاعی بھائی بہن کون کون ہیں۔؟

۱۹ـــ حضور اکرم ﷺ کے سینہ مبارک کو کتنی بار شق کیا گیا اور کب کب۔؟

۲۰ـــ حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے اپنی زبان وحی ترجمان سے کونسا کلمہ ادا فرمایا۔؟

۲۱ـــ وہ حضرات کتنے اور کون کونسے ہیں جو حضور ﷺ کی ولادت یا اظہار نبوت سے قبل آپ پر ایمان لاکر مشرف بہ اسلام ہوئے۔؟

۲۲ـــ حضور اکرم ﷺ نے ملک شام کا پہلا سفر کس عمر میں کیا۔؟

۲۳ـــ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں" یہ دو ذبیح کے مصداق کون کون ہیں۔؟

۲۴ـــ حضور اکرم ﷺ کی مہر نبوت جسم مبارک کے کس حصے میں تھی اور اس مہر کی شکل وصورت کیسی تھی۔؟

۲۵ـــ حضور اکرم ﷺ کی مہر نبوت پر کیا لکھا ہوا تھا۔؟

۲۶ـــ حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے بعد مہر نبوت باقی رہی تھی یا نہیں۔؟

۲۷ـــ حضور اکرم ﷺ کو کتنے معجزے عطا ہوئے۔؟

۲۸ـــ حضور اکرم ﷺ نے کس کی خواہش پر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔؟

۲۹ـــ حضور اکرم ﷺ نے شق قمر کا معجزہ کس جگہ ظاہر فرمایا تھا اور چاند کے دو ٹکڑے کس کس جگہ گرے تھے۔؟

۰س — حضور اکرم ﷺ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ ان میں سے روحانی کتنی تھی اور جسمانی کتنی۔؟

۱س — حضور اکرم ﷺ کی معراج جسمانی کی سیر کی مدت کتنی ہے۔؟

۲س — شب معراج میں حضور اکرم ﷺ نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کرام کو جو نماز پڑھائی اس نماز کی اذان و اقامت کس نے کہی تھی اور اس نماز میں حضور ﷺ نے کون کونسی سورۃ تلاوت فرمائی۔؟

۳س — شب معراج کو بیت المقدس میں پڑھی گئی اس نماز میں انبیاء و مرسلین کی کتنی صفیں تھیں اور کس ترتیب سے۔؟

۴س — شب معراج میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو کتنی چیزیں عطا فرمائیں؟

۵س — حضور اکرم ﷺ نے کتنی بار تمام انبیاء و مرسلین کی امامت فرمائی اور کہاں کہاں۔؟

۶س — حضور اکرم ﷺ کتنی بار دیدار الٰہی سے مشرف و ممتاز ہوئے۔؟

۷س — حضور اکرم ﷺ نے جبرائیل امین کو ان کی اصلی صورت میں کتنی بار دیکھا اور کب۔؟

۸س — حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کا وہ کونسا زمانہ ہے جو آپ کی عمر شریف میں شامل نہیں۔؟

۹س — ہجرت کی رات حضور اکرم ﷺ کے مکان کا جن کفار و مشرکین نے محاصرہ کر رکھا تھا ان کی تعداد کتنی تھی۔؟

۰س — غار حرا کا طول و عرض کتنا تھا، یہ غار مکہ مکرمہ سے کتنی مسافت پر واقع ہے۔؟

۱س — غار ثور کا وہ سانپ جس نے ہجرت کے موقع پر حضرت صدیق اکبر ؓ کے انگوٹھے کو ڈسا تھا وہ سانپ کتنے سالوں سے وہاں منتظر تھا؟

۲س — غار ثور میں کتنے سوراخ تھے کہ جن کو حضرت صدیق اکبر ؓ نے کپڑے سے بند کر دیا تھا؟

۳س — غار ثور میں حضور اکرم ﷺ کتنی مدت اقامت پذیر رہے۔؟

۴س — غار ثور میں قیام کے دوران حضور اکرم ﷺ کیا تناول فرمایا کرتے تھے۔؟

۵س — ہجرت کے سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ حضرت صدیق اکبر ؓ کے علاوہ اور کون کون تھے۔؟

۶س — ہجرت کے سفر میں حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام کیا تھا اور اس کو کتنے میں خرید فرمایا تھا۔؟

۷س — ہجرت کیلئے حضور اکرم ﷺ کس ماہ کی کس تاریخ کو مکہ سے روانہ ہوئے تھے اور کس تاریخ کو مدینہ میں رونق افروز ہوئے۔؟

۸س — مدینہ منورہ کے جس مکان میں حضور اکرم ﷺ نے نزول اجلال فرمایا تھا اس مکان کو کس نے بنایا تھا۔؟

۹س — حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "میرے چار وزیر ہیں" وہ چار حضرات کون ہیں؟

۰س — حضور اکرم ﷺ نے کتنے حج اور کتنے عمرے کئے۔؟

۱س — حضور اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کے کتنے بال سفید تھے۔؟

۲س — حضور اکرم ﷺ کی گود میں کتنے بچوں نے پیشاب کیا۔؟

۳س — غزوۂ خیبر کے موقع پر حضور اکرم ﷺ کو زہر آلود گوشت کس عورت نے دیا تھا؟

۴س — اس یہودی کا کیا نام ہے جس نے حضور اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا، یہ واقعہ کس سن میں پیش آیا، آپ پر جادو کا اثر کتنے دنوں تک رہا؟

۵س — حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع اور صلح حدیبیہ کے موقع پر کتنے کتنے اونٹ ذبح فرمائے تھے۔؟

۵۶— حضور اکرم ﷺ کتنی مقدار پانی سے وضو اور غسل فرمایا کرتے تھے۔؟

۵۷— حضور اکرم ﷺ کو نماز میں کل کتنی بار سہو ہوا۔؟

۵۸— حضور اکرم ﷺ کی امامت میں پڑھی جانے والی آخری نماز کونسی تھی اور اس نماز میں آپ نے کونسی سورۃ تلاوت فرمائی۔؟

۵۹— حضور اکرم ﷺ کی علالت کی مدت کتنی رہی۔؟

۶۰— حضور اکرم ﷺ نے دوران علالت کتنے غلاموں کو آزاد فرمایا۔؟

۶۱— حضور اکرم ﷺ کی روح پر فتوح قبض کرنے کیلئے ملک الموت اپنے ہمراہ کتنے فرشتے لائے تھے۔؟

۶۲— حضور اکرم ﷺ نے آخری تین سانسوں میں کیا کیا فرمایا تھا۔؟

۶۳— حضور اکرم ﷺ کو کن کن حضرات نے غسل دیا۔؟

۶۴— حضور اکرم ﷺ کو کس کنویں کے پانی سے غسل دیا گیا اور کتنی مقدار پانی سے۔؟

۶۵— حضور اکرم ﷺ کو کس طرح کے اور کتنے کپڑوں کا کفن دیا گیا۔؟

۶۶— حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی۔؟

۶۷— حضور اکرم ﷺ پر کتنی نمازیں پڑھی گئیں۔؟

۶۸— حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ سب سے پہلے کن لوگوں نے پڑھی۔؟

۶۹— حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ میں پڑھی جانے والی دعا کونسی تھی۔؟

۷۰— حضور اکرم ﷺ کی تدفین کے سلسلے میں صحابہ کرام کے مابین کیا رائے مشورے ہوئے اور کس کی رائے پر عمل کیا گیا۔؟

۷۱— حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک کس نے کھودی اور کس طریقہ پر کھودی۔؟

۷۲— حضور اکرم ﷺ نے کس روز وصال حق فرمایا اور کس دن کس وقت آپ کی تدفین عمل میں آئی۔؟

۷۳— حضور اکرم ﷺ کو قبر کی کس جانب سے قبر میں اتارا گیا۔؟

۷۴— حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں کون کون حضرات اترے تھے۔؟

۷۵— حضور اکرم ﷺ کو جب قبر مبارک میں اتارا گیا تو آپ اپنے لبہائے مبارک کو جنبش فرما رہے تھے تو کس صحابی نے کان لگا کر سنا اور آپ کیا فرما رہے تھے۔؟

۷۶— وہ آخری صحابی کون تھے جنہوں نے حضور ﷺ کا روئے انور قبر اطہر میں دیکھا تھا۔؟

۷۷— قبر انور میں حضور اکرم ﷺ کے نیچے کیا بچھایا گیا اور کس نے بچھایا۔؟

۷۸— حضور اکرم ﷺ کی قبر انور کو کن چیزوں سے بنایا گیا۔؟

۷۹— حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک زمین سے کتنی اونچی کی گئی۔؟

۸۰— حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر کتنا پانی چھڑکا گیا اور کس نے چھڑکا۔؟

۸۱— حضور اکرم ﷺ نے ترکہ میں کیا کیا چیزیں چھوڑیں۔؟

حضور اکرم ﷺ سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت، حضرت آدم علیہ السلام سے چھ ہزار ساٹھ سو پچاس (۱۷۵۰) سال بعد ہے۔ (حضور نبی ج ۲ ص ۱۹، معارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۲)

۲۔۔۔ آپ ﷺ کی ولادت شریف اور حضرت نوح علیہ السلام کے مابین چار ہزار چار سو نوے (۴۴۹۰) سال کا فاصلہ ہے۔ (معارج النبوۃ ص ۲ رکن دوم)

۳۔۔۔ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے تین ہزار ستر (۳۰۷۰) سال بعد خواجہ کائنات علیہ الصلوات والتسلیمات رونق بخش عالم ہوئے۔ (معارج ۲ رکن دوم)

۴۔۔۔ زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے دو ہزار تین سو (۲۳۰۰) سال مکمل ہونے کے بعد رسول کریم رؤف رحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم رونق افزائے دار دنیا ہوئے۔ (حوالہ بالا)

۵۔۔۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے ایک ہزار آٹھ سو (۱۸۰۰) سال بعد حضور سید السادات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات نے عالم کو اپنی تشریف آوری سے مشرف فرمایا۔ (معارج النبوۃ ص ۳۲ رکن دوم)

۶۔۔۔ اس سلسلے میں ائمہ تفسیر و مورخان پاکیزہ تحریر کے کئی اقوال ہیں۔

(۱) حضور سید عالم و عالمیان علیہ التحیہ والثناء اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے درمیان زمانہ فترۃ پانچ سو پچاس برس کا ہے۔ (خزائن العرفان پ ۲۰ ع ۸)

(۲) تفسیر جلالین میں اس کی مدت پانچ سو انہتر (۵۶۹) سال ہے (جلالین ۹۷)

(۳) حضرت قتادہ کہتے ہیں پانچ سو ساٹھ سال (۴) ابوعثمان الہندی کے مطابق چھ سو سال۔ (حاشیہ ۱۲ جلالین ص ۹۷)

(۵) پانچ سو چالیس۔ (۶) چار سو سے کچھ اوپر تیس۔ (۷) اور چھ سو بیس سال کے اقوال بھی ہیں۔ (ابن کثیر پ ۶ ع ۷)

۷۔۔۔ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے نسب شریف کو مواہب لدنیہ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

یہاں تک سلسلہ نسب میں ارباب سیر و اصحاب خبر اور علمائے علم الانساب سب کا اتفاق ہے۔ اور اس سے اوپر صحیح معلوم نہیں کیونکہ عدنان سے حضرت اسماعیل تا حضرت آدم علیہما السلام بہت اختلاف ہے۔ چنانچہ کسی نے عدنان سے حضرت اسماعیل علیہ السلام تک تیس اڈتی پشتوں کا ذکر کیا ہے جن کا کچھ اتہ پتہ نہیں۔ اور کسی نے اس سے کم کسی نے اس سے زیادہ پشتوں کا ذکر کیا ہے۔ چونکہ ہمیں اس پر اعتماد نہیں اور علماء کے اقوال کے بھی مخالف ہے اسلئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۔)

اور والدہ محترمہ کی طرف سے سلسلہ نسب اس طرح ہے۔

آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ ابن کلاب بن مرہ۔ کلاب میں جا کر دونوں سلسلہ ملاقی ہو جاتے ہیں۔ (معارج النبوۃ ص ۱۵ رکن اول)

۸۔۔۔ آپ ﷺ کے دادا محترم کا نام عبدالمطلب، دادی صاحبہ کا نام فاطمہ بنت عمرو، نانا جان کا نام وہب بن عبدمناف اور نانی محترمہ کا نام نامی برہ (بنت عبدالعزی) ہے۔ (معارج ج ۱ ص ۱۵۳، ۱۵۰)

۹۔۔۔ نطفہ زکیہ مصطفوی وابداع ذرہ محمدیہ کا صدف رحم آمنہ رضی اللہ عنہا میں کب استقرار ہوا اس متعلق تین قول ہیں۔

(۱) ایام حج کی درمیانی تشرق کے دنوں شب جمعہ کو ہوا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰)

(۲) شب جمعہ عرفہ کو (معارج النبوۃ ج ۲ رکن اول)

(۳) بارہویں ذی الحجہ کو منیٰ شریف میں ہوا کہ حضرت عبداللہ جمار کی رمی کر کے آئے اور مقاربت کی۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۸۹)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمہ تفسیر نعیمی میں اسی جگہ فرماتے ہیں یہ اصل میں رجب کا مہینہ تھا جسے کفار مکہ نے اس سال ذی الحجہ قرار دے کر حج کیا تھا۔

۱۰ــــ اس مکان میں جو مکہ معظمہ میں دار محمد بن یوسف کے نام سے مشہور ہے۔

(الکامل فی التاریخ [illegible])

۱۱ــــ اس محلے میں جس کو زقاق المولد کہتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ [illegible])

۱۲ــــ حضرت آمنہ سے روایت ہے کہ جب آپ تولد ہوئے تو چار عورتیں کہ ملک کی عورتوں سے مشابہت نہ رکھتی تھیں آسمان سے اتریں۔ میں ان کو دیکھ کر ڈری۔ لہذا خوف نہ کرو ہم چاروں حوا، سارہ، ہاجرہ اور آسیہ ہیں (رضی اللہ عنہن) حوا کے پاس سونے کا طبق۔ سارہ کے پاس ابریق نقرہ آب کوثر سے بھرا ہوا۔ ہاجرہ کے پاس عطر بہشتی اور آسیہ کے پاس مندیل سبز۔ پھر انہوں نے حضرت کو اس طشت زریں میں آب کوثر سے نہلایا اور مندیل سبز سر مبارک پر باندھ کر عطر بہشت اس میں مل دیا اور آپ کو آمنہ کی گود میں لٹا دیا۔ (تفسیر [illegible] ص ۵۵)

۱۳ــــ آپ ﷺ شکم مادر سے ختنہ شدہ، غیر آلودہ، پاک اور ناف بریدہ تولد ہوئے۔

(مدارج ج ۲ ص ۲۲)

۱۴ــــ حضرت عبد الرحمن بن عوف ؓ کی والدہ محترمہ ہیں جن کا نام شفا ہے۔

(مدارج ج ۲ ص ۳۸)

۱۵ــــ اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

(۱) ابتدائے ولادت سے سات ایام تک ثوبیہ نے دودھ پلایا جو ابو لہب کی آزاد کردہ باندی تھی۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ کا قافلہ آیا اور آپ ﷺ ان کے سپرد کر دیئے گئے۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۱۸۶)

(۲) سات روز تک آپ ﷺ نے آمنہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا اور چند دن ثوبیہ کا دودھ پیا اس کے بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلانے کی سعادت

حاصل کی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۰)

۱۶ــــ ایک روایت میں سات روز ہے۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۱۸۶)

اور ایک روایت میں ستائیس روز۔ (مدارج النبوۃ ص ۲۳ رکن دوم)

۱۷ــــ حلیمہ سعدیہ کے بعد ام ایمن نے آپ کی حفاظت و حضانت کے فرائض انجام دیئے۔ یہ ام ایمن رضی اللہ عنہا، حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی باندی تھیں اور وہ حضور اکرم ﷺ کو حضرت عبد اللہ کی میراث میں حاصل ہوئی تھیں۔ مواہب لدنیہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ام ایمن کا حضانت کے فرائض انجام دینا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۰)

۱۸ــــ حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ کے رضاعی یعنی دودھ شریک بھائیوں میں سے ایک تو آپ کے چچا حضرت حمزہ ؓ ہیں۔ دوسرے ابو سلمہ ؓ بن عبد الاسد شوہر ام سلمہ رضی اللہ عنہا ان کی والدہ برہ بنت عبد المطلب جو آپ ﷺ کی پھوپھی ہیں انکو اور حضور ﷺ کو ثوبیہ نے اپنے بیٹے مسروح بن ثوبیہ کا دودھ چار برس کے فرق میں پلایا۔ پہلے حضرت حمزہ کو ان کے بعد آپ کو آپ کے بعد ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد کو۔ تیسرے ابو سفیان بن الحارث ؓ جو کہ آپ ﷺ کے چچا حارث کے بیٹے ہیں ان کو اور آپ کو سیدہ دائیہ حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔ ان کے علاوہ حلیمہ سعدیہ کی اولاد بھی آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بہن ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳،۸۴)

۱۹ــــ شق صدر کا وقوع چار مرتبہ ہوا۔

(۱) جبکہ آپ ﷺ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے۔ اس مرتبہ کے شق صدر میں یہ نکتہ تھا کہ کھیل کی رغبت جو لڑکوں کے دل میں ہوتی ہے آپ کے دل سے دور ہو جائے اور بزرگوں کی طرح تمکین و وقار حاصل ہو۔ (۲)

دس برس کی عمر شریف میں سینہ مبارک کو فرشتوں نے چاک کیا اور شفقت و مہربانی سے بھر دیا تاکہ غضب و غصہ کہ اس امر کا مقتضی ہے فرو رہے

اور مہر و محبت کی اور گناہگاران امت کو اس کی حاجت ہوتی ہے عادت ہو جائے۔

(۳) بعثت کے قریب دل مقدس کو چاک کیا کہ بار وحی کا تحمل اور کلام الٰہی کے سمجھنے کی قوت حاصل ہو۔

(۴) معراج کی رات یہ معاملہ واقع ہوا کہ دل مبارک میں انوار و تجلیات اور علوم و معارف کی استعداد اور قابلیت پیدا ہو اور اس کا حوصلہ بقدر ان ترقیات و کمالات کے کہ اس رات عنایت ہوں کے وسیع اور فراخ ہو جائے۔

(تفسیر الم نشرح ص ۱۰/۱۱، مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۲۲)

۲۰۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اول کلمہ جو رسول اللہ ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے نکلا یہ تھا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا فسبحان اللہ بکرۃ و اصیلا۔ (تفسیر الم نشرح ص ۹۵)

حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں:

سب سے پہلی بات جو میں نے نبی آخر الزمان سید الانس والجان علیہ التحیۃ والثناء سے سنی رات کے دوران تھی پوری فصاحت سے یہ کلمہ متبرک زبان مبارک سے ادا فرمایا لا الہ الا اللہ قدوسا قدوسا نامت العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ دوسری روایت میں یوں وارد ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر والحمد للہ رب العلمین۔ (مدارج النبوۃ ص ۲۰ جلد دوم)

۲۱۔۔۔ ایسے خوش نصیب افراد کی جو تعداد ہمیں دستیاب ہوئی وہ مذکورہ ذیل ہے

(۱) تبع حمیری شاہ یمن (اسعد ابو کریب یمانی)

(۲) حبیب ابن نجار

(۳) زید بن عمرو موحد الجاہلیہ۔

یہ وہ حضرات ہیں جو قبل از ولادت صرف آپ ﷺ کے اوصاف سن کر ایمان لائے۔ (تفسیر الم نشرح ص ۹۰)

(۴) ورقہ بن نوفل۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۴۹)

(۵) بحیرہ راہب۔

یہ وہ حضرات ہیں جو حضور اکرم ﷺ پر آپ کے اظہار نبوت سے پہلے

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۱)

ایمان لائے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۰)

۲۲۔۔۔ بارہ سال کی عمر میں

ایک دوسری روایت میں بارہ سال دو ماہ دس دن ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۸)

۲۳۔۔۔ دو ذبیح سے مراد ایک تو حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کی اولاد میں سے آپ ﷺ ہیں اور دوسرے ذبیح آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ ان کا ذبیح نام کے ساتھ موسوم ہونے کا واقعہ اصحاب احادیث وخبر وارباب تواریخ وسیر یوں بیان کرتے ہیں۔

قوم جرہم جب مکہ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور یمن کی جانب چلی گئی تو بھاگتے وقت ابن عمرو بن حارث نے جو قوم کا حاکم تھا حجر اسود کو رکن کعبہ سے اکھاڑ کر اور دو سونے کے ہرن کی مورتیوں کو جو زر و جواہر سے مرصع تھی اور چند ہتھیار جو کعبہ میں تھے سب کو چاہ زمزم میں چھپا کر اسے پاٹ دیا اور جگہ کو زمین کے برابر کر دیا۔ رفتہ رفتہ اس کا مقام اور جگہ بھی کسی کو معلوم نہ رہی چاہ زمزم کا صرف تذکرہ ہی لوگوں کی زبان پر رہ گیا تھا اور چاہ زمزم اسی دن سے گم اور بے نشان رہا۔ ارادہ الٰہی جب چاہ زمزم کے اظہار سے متعلق ہوا تو حق تقدس وتعالیٰ نے حضرت عبد المطلب کو خواب میں چاہ زمزم کا مقام دکھا کر حکم دیا کہ اسے ظاہر کرو۔ حضرت عبد المطلب نے حکم الٰہی کی بجا آوری کے ارادے سے جب چاہ زمزم کو کھودنا چاہا تو قوم قریش مانع آئی اور لڑنے کو تیار ہو گئی کیونکہ چاہ زمزم کی جگہ پر دو بت نصب تھے جن کا نام اساف اور نائلہ تھا اور قریش نہیں چاہتے تھے کہ بتوں کے بیچ کنواں کھودا جائے۔ یہ صرف دو ہی باپ بیٹے تھے عبد المطلب اور ان کا ایک فرزند حارث۔ اور کوئی مددگار و معاون انکا نہ تھا تاہم یہ غالب ہوئے اور کنواں کھودنے کے کام میں مشغول ہو گئے اسی وقت

عبد المطلب نے اپنی تنہائی کو محسوس کیا اور منت مانی کہ اگر خدائے تعالیٰ مجھ کو دس فرزند عطا کرے اور چشمہ بھی نکل آئے تو میں اپنے بیٹوں میں سے ایک کی حق تعالیٰ کے حضور قربانی دونگا۔

چنانچہ چند روز کی محنت کے بعد چشمہ بھی نکل آیا اور پھر خدائے تعالیٰ نے عبد المطلب کو دس فرزند بھی عطا کیے۔ چاہ زمزم کے نکل آنے سے قریش میں عبد المطلب کی عزت و منزلت دو بالا ہو گئی۔ سب انکی بزرگی اور سرداری کے قائل ہو گئے۔ جب عبد المطلب کے سبھی بیٹے حد بلوغ کو پہنچ گئے تو انہوں نے اپنی مانی ہوئی منت پوری کرنی چاہی اور اپنے تمام فرزندوں کو جمع کر کے سارا حال بیان کیا۔ تمام فرزندوں نے بیک زبان کہا آپ کو اختیار ہے اگر آپ ہم سب کی قربانی دینے پر راضی ہیں تو ہم سب تیار ہیں۔ حضرت عبد المطلب کو اپنے فرزندوں کی یہ اطاعت و سعادتمندی بہت بھلی معلوم ہوئی اور فرمایا قرعہ ڈالو۔ جب قرعہ ڈالا گیا تو اتفاق کی بات قرعہ کا تیر سب سے چھوٹے بیٹے حضرت عبداللہ کے نام نکلا۔ حضرت عبد اللہ اپنے والد کے نزدیک بہت محبوب اور پیارے تھے کیونکہ انکی پیشانی پر نور محمدی ﷺ تاباں و درخشاں تھا اور وہ صاحب حسن و جمال، بڑے بہادر پہلوان اور تیر انداز تھے اس کے باوجود حضرت عبد المطلب، حضرت عبد اللہ کو ہمراہ لیکر قربان گاہ کی طرف چلے۔ حضرت عبداللہ کے تمام بھائیوں، بہنوں، رشتہ داروں اور قریش کے سرداروں نے حضرت عبد المطلب کو ذبح عبداللہ سے باز رکھنا چاہا مگر عبد المطلب نہ مانے بالآخر بڑی ردّ و کد کے بعد یہ معاملہ لیکر سجاع نامی کاہنہ کی طرف رجوع کیا گیا جو حجاز میں تمام کاہنوں سے زیادہ دانا اور عقلمند تھی۔ تمام ماجرا سننے کے بعد اس کاہنہ عورت نے کہا: تمہارے یہاں ایک آدمی کا خون بہا دس اونٹ ہیں پس تم ایک طرف دس اونٹ اور ایک طرف عبداللہ کو رکھو اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو اونٹوں کی قربانی دیدو اور اگر قرعہ عبداللہ کے نام پر آئے تو دس اونٹ اور بڑھا کر بیس اونٹ عبداللہ کے مقابل رکھو اور پھر قرعہ ڈالو۔ اسی طرح ہر مرتبہ دس دس اونٹ بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر نکل آئے۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قرعہ عبداللہ ہی کے نام نکلتا رہا یہاں تک جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی تو اونٹوں کے نام پر قرعہ نکلا۔ عبد المطلب نے اپنی تسکین خاطر کیلئے دو مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اور اب ہر مرتبہ اونٹوں ہی کے نام قرعہ نکلا۔ حضرت عبد المطلب نے شکر الٰہی ادا کیا اور حضرت عبداللہ نے ذبح سے خلاصی پائی۔ اس کے بعد سو اونٹوں کو ذبح کر کے خاص و عام اور وحوش و طیور کو کھلایا گیا۔ پھر عرب میں ایک شخص کی دیت سو اونٹ مقرر ہو گئی حالانکہ اس سے پہلے دس اونٹ مقرر تھی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۶۸ و تاریخ حبیب الہ ص ۹)

۲۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ مہر نبوت ایک ایسی ابھری ہوئی چیز تھی جو ہمرنگ بدن، مشابہ جسد اطہر اور صاف نورانی تھی۔ راویوں نے مہر نبوت کی صورت و شکل کا بھی ذکر کیا ہے اور سمجھانے کیلئے تشبیہ استعمال کی ہے۔

چنانچہ کسی نے اسے بیضۂ کبوتر سے اور کسی نے سرخ غدود (گوشت کی سخت گرہ) سے جو عام طور پر جسم پر ہوتا ہے تشبیہ دی ہے۔ مراد یہ ہے کہ غدود کے مشابہ اور سرخ سے مطلب مائل بہ سرخی ہے۔ لہٰذا یہ اس روایت کے منافی نہیں جس میں کہا گیا ہے کہ مہر نبوت کا رنگ جسم اطہر کے رنگ کے ہم رنگ تھا بلکہ اس سے اس قول کا رد کرنا مقصود تھا جس میں ہے کہ اس کا رنگ سیاہ یا سبز تھا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ مہر نبوت زر حجلہ کی مانند تھی۔ زر بمعنی تکمہ (گھنڈی) جو پیرہن کے گریبان میں ہوتا ہے اور حجلہ بمعنی وہ گوشہ جہاں دلہن کو بٹھایا جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حجلہ ایک مشہور پرندہ اور زر اسکا انڈا ہے یہ اس حدیث کے موافق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مہر نبوت کبوتر کے بیضے کی مانند تھی۔

اور ترمذی کی ایک اور حدیث میں ہے کہ مہر نبوت گوشت کا ایک ٹکڑا تھا

ایک اور حدیث میں مشت کی مانند آیا ہے جس میں ثآلیل کی مانند تل تھے ثآلیل ان دانوں کو کہتے ہیں جو جلد کے نیچے چنے کے دانے کی مانند نکل آتے ہیں۔

یہ سب کچھ مہر نبوت کی ظاہری شکل وصورت کے بارے میں تھا لیکن اسکے پیچھے خدا کا عظیم اثر کار فرما ہے جو حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہ ہوا۔

(مدارج النبوۃ ج ا ص ۳۶، ۳۷)

۲۵۔۔۔۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں:

آپ کی مہر نبوت میں لکھا ہوا تھا اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ۔

(مدارج النبوۃ ج ا ص ۳۶)

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مطابق مہر نبوت پر لا الہ الا اللہ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ اور ایک اور روایت کے بموجب محمد رسول اللہ کے الفاظ تھے۔

(شواہد النبوۃ ص ۲۵۱)

۲۶۔۔۔۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ کے وصال حق کے بعد وہ مہر نبوت روپوش ہو گئی تھی اور اسی علامت سے معلوم ہوا کہ آپ نے پردہ فرمایا ہے کیونکہ لوگوں میں شبہ اور اختلاف واقع ہو گیا تھا۔ یا اس لئے کہ یہ دلیل نبوت تھی اب اس کے اثبات کی حاجت نہ رہی یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص بھید ہو جسے وہی خوب جانتا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کہ بعد از وصال، نبوت باقی نہ رہی کیونکہ نبوت در سالت موت کے بعد بھی بر قرار رہتی ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ا ص ۳۶)

۲۷۔۔۔۔ اور پیغمبروں کو ایک ایک یا دو دو معجزے ملے۔ سب سے زیادہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو عطا ہوئے یعنی نو۔ لیکن ہمارے حضور ﷺ کے چھ ہزار معجزے تو روایتوں میں آتے ہیں اور حق یہ ہے کہ خود حضور ﷺ از سر مبارک تا قدم محترم معجزہ ہیں یعنی آپ کا ہر عضو شریف معجزہ بلکہ ہر وصف ہر حال میں معجزہ ہے

ج ا ص ۲۳)

۲۸۔۔۔۔ حبیب ابن مالک والی یمن کی خواہش پر۔ ص ۱۸۸)

بروایت دیگر ولید بن مغیرہ، ابو جہل، عاص بن وائل، عاص بن ہشام، اسود بن یغوث، اسود بن مطلب، زمعہ بن اسود، نضر بن حارث اور ایسے ہی دیگر افراد کی خواہش پر۔ (دلائل النبوۃ ج ا ص ۲۳۴)

۲۹۔۔۔۔ آپ ﷺ نے یہ معجزہ کوہ صفا پر ظاہر فرمایا تھا۔ چاند کا ایک ٹکڑا کوہ ابو قبیس پر اور دوسرا کوہ قعیقعان پر گرا تھا۔ (شان حبیب الرحمٰن ص ۱۸۸، دلائل النبوۃ ج ا ص ۲۳۴)

۳۰۔۔۔۔ بعض عارفین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اسرات اور معارج بہت تھیں۔ اور بعض نے چونتیس ۳۴ کہا ہے۔ جن میں سے ایک تو چشم سر بیداری سے تھی باقی خواب میں روحانی۔ (مدارج النبوۃ ج ا ص ۲۸۸، شان حبیب الرحمٰن، ص ۱۸۷)

۳۱۔۔۔۔ معراج کی مدت بعض نے چار ساعات، بعض نے تین ساعات اور بعض نے اس سے بھی کم کہا ہے۔ (حاشیہ ۱۹ جلالین ص ۲۲۸، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۵۰)

۳۲۔۔۔۔ اس نماز کی اذان و اقامت جبرائیل علیہ السلام نے کہی تھی۔ (تفسیر نعیمی ۲-۵)

اور آپ نے اس نماز کی پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی تھی۔ (زرقانی ج ۹، ص ۷۹۔ روح المعانی ج ۱۵ ص ۱۲)

۳۳۔۔۔۔ اس نماز میں انبیاء و مرسلین کی سات صفیں تھیں۔ تین میں مرسلین اور چار میں انبیاء کرام علیہم السلام، حضور ﷺ کی پشت مبارک کے بالمقابل حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے دائیں اسمٰعیل اور بائیں اسحٰق علیہما السلام تھے۔

(حاشیہ ۷ جلالین ص ۲۰۸، روح البیان ج ۵، ص ۱۱۲۔ روح المعانی ج ۵، ص ۱۲)

۳۴۔۔۔۔ تین چیزیں۔

(۱) پانچ وقتوں کی نمازیں (۲) سورۂ بقرہ کی آخری آیات (۳) آپ کی امت میں جو مشرک نہ ہو ان کے گناہوں کی بخشش۔ (الاتقان ج ا ص ۱۰۳، ابن کثیر پ ۷، ۱۲ النجم)

۳۵۔۔۔۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اولین و آخرین انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے ایک بار حضور کی اقتداء میں (شب معراج کو) بیت المقدس میں نماز پڑھی اور دوسری بار بیت المعمور میں

سب انبیاء اور امت مرحومہ نے بھی۔

(الملفوظ چہارم ص ۴۷)

شیخ عماد الدین بن کثیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم انے شب معراج کو قبل از عروج اور بعد عروج دونوں حالتوں میں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔

(مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۹۵)

۳۶ــــ ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تقدس وتعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو دو بار اپنے دیدار سے امتیاز بخشا۔

(خزائن العرفان پ ۲۷ سورہ نجم، مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۱۳۵)

اور جلالین ص ۲۲۹ کے حاشیہ ۲۱ پر ہے کہ شب معراج کو حضور دس بار دیدار الٰہی سے مشرف فرمائے گئے۔ ایک بار جب ملاقات کیلئے گئے اس کے بعد پھر نو بار جب آپ نمازیں کم کرانے کو گئے۔

۳۷ــــ کسی نبی نے بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں نہیں دیکھا صرف حضور خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوات واکرم التحیات نے جبرائیل کو ان کی اصل شکل میں دیکھا اور ایسا چار بار واقع ہوا۔

(۱) غار حرا میں۔ جب آپ ﷺ نے جبرائیل سے ان کی اصل شکل دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور جبرائیل نے اپنی اصل شکل دکھائی۔

(۲) شب معراج کو سدرۃ المنتہیٰ پر

(۳) نزول وحی کی ابتدائی زمانہ میں مکہ مکرمہ کے مقام اجیاد پر۔

(تفسیر خازن فتح الباری ج ۱ ص ۱۸)

پہلے دو واقعہ تو سند صحیح سے ثابت ہیں البتہ تیسرا واقعہ سند کمزور ہونے کے باعث مشکوک ہے۔

(۴) کعبہ میں۔ سید الشہداء حضرت حمزہ ؓ نے آپ ﷺ سے جبرائیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ حضور ﷺ نے پہلے ت فرمایا لیکن ان کے اصرار پر آپ نے فرمایا بیٹھ جائیے۔ پھر کچھ دیر بعد جب

کعبہ پر اترے۔ آپ ﷺ نے چچا حمزہ ؓ سے فرمایا: دیکھیے جبرائیل اپنی اصلی صورت میں آگئے! انہوں نے جب دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑے۔

(دلائل النبوۃ، مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۹۲)

۳۸ــــ معراج کی سیر کا زمانہ آپ ﷺ کی عمر شریف میں شمار نہیں کیونکہ عمر، اس زمین پر زندہ رہنے کی مدت کا نام ہے۔

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۵۱۵)

۳۹ــــ یہ بارہ کفار ناہنجار تھے۔ انکے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) ابو جہل۔ (۲) حکم بن العاص۔ (۳) عقبہ بن ابی محیط۔ (۴) نضر بن الحارث۔ (۵) امیہ بن خلف۔ (۶) ابن عیطلہ۔ (۷) زمعہ بن مسعود (۸) طعیمہ۔ (۹) ابو لہب۔ (۱۰) ابی بن خلف۔ (۱۱) بنیہ بن حجاج (۱۲) منبہ بن حجاج۔

(طبقات ابن سعد ص ۱۵۴)

۴۰ــــ اس کا طول چار گز اور عرض ایک گز، بعضے جگہ تین گز اور بعضے جگہ کم۔ یہ غار مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

(معارج النبوۃ ص ۳۰ رکن سوم)

۴۱ــــ تاج القصص میں ہے کہ ایک روز ایک سانپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر آیا اور عرض کیا: یا روح اللہ! راہ مکہ کدھر ہے۔؟ آپ نے پوچھا تجھے راہ مکہ سے کیا مطلب۔؟ اس نے کہا: چھ سو سال ہو گئے کہ میرے دل میں عشق محمدی ﷺ جاگزیں ہوا۔ اب فراق میں دل سوختہ اور تن گداختہ ہو رہا ہوں۔! آپ نے فرمایا: ابھی دل ناصبور کو صبر دے کہ میرے اور ان کی تشریف آوری میں چھ سو سال در پیش ہے۔ اس نے کہا: میری تو رگ و پے میں محبت محمدی ﷺ پر ہے۔ تسکین دل محزون فرمایئے اور از راہ کرم مکہ کا راستہ بتایئے۔! میرے لئے یہی بہتر ہے کہ میں اپنے محبوب کے شہر میں دیدۂ امید اور چشم انتظار لئے بیٹھا رہوں قسمت نے یاوری کی تو جمال جہاں آراء مصطفوی ﷺ سے اپنی ھوں کو مشرف کروں یا پھر محبوب کی یاد میں جان دیدوں۔! چنانچہ آپ نے اس تہ دکھایا اور وہ سانپ قطع منازل اور طے مراحل کے بعد غار ثور میں آکر

منتظر رہا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ روزانہ وہ شوق دیدار میں ستر بار اپنے سوراخ سے باہر نکلتا تھا۔ (معارج النبوۃ رکن چہارم)

جس مکڑی نے ہجرت کے موقعہ پر غار کے دہانے پر جالا تنا تھا اس سے متعلق بھی یہ قول ملتا ہے کہ سات سو سال سے وہ اس غار کے دہانے پر منتظر بیٹھی تھی۔ (معارج النبوۃ ص ۶، رکن چہارم)

۴۲ـــــ ستر سوراخ تھے۔ (معارج النبوۃ ص ۷، رکن چہارم)

۴۳ـــــ غار ثور میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اقامت تین راتیں رہی۔ بعضوں نے بارہ راتیں کہا ہے۔ اس وہم وشبہ کی وجہ یہ ہے کہ یہ جو ارباب سیر کہتے ہیں کہ شب دوشنبہ کو غار میں داخل ہوئے اور پنجشنبہ کو وہاں سے نکلے اگر یہ پنجشنبہ اسی دوشنبہ کے بعد کا ہے تو تین شبانہ روز ہوتے ہیں اور اگر یہ پنجشنبہ دوسرے ہفتہ کا ہے تو بارہ اور تیرہ روز بنتے ہیں۔ اور صحیح تین شبانہ روز مشہور ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۰)

۴۴ـــــ عامر بن فہیرہ جو کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اس جگہ بکریاں چرانے لاتے اور روزانہ رات کو دودھ دے جاتے۔ اسی دودھ سے رات کا کھانا ہوتا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۰)

۴۵ـــــ آپ کے ساتھ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ایک تو عامر بن فہیرہ جو کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے اور ایک عبد اللہ بن اریقط تھا جو رہبری میں ماہر اور رازوں کو چھپانے میں مشہور تھا اسکو راہبری کے لئے اجرت پر لیا گیا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۱)

۴۶ـــــ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دو اونٹ تھے جسے انہوں نے چار سو یا آٹھ سو درہم میں خریدا تھا اور چار مہینہ پہلے سے انہیں خوب چارہ پانی دیکر موٹا تازہ کر رہے تھے۔ دونوں کو انہوں نے حضور کی خدمت میں پیش کیا تاکہ ان میں سے ایک قبول فرمائیں حضور ﷺ نے فرمایا میں نے اسے قبول کیا مگر اس کی قیمت

لینی ہوگی۔ چنانچہ آپ نے اس اونٹ کو نو سو درہم میں خرید لیا۔ اس کا نام بقول صحیح "قصواء" تھا اور ایک قول کے بموجب "جدعا" تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۶)

۴۷ـــــ حضور اکرم ﷺ کا مکہ مکرمہ سے نکلنا ستائیس (۲۷) صفر کو ہوا تھا اور غار ثور سے پہلی ربیع الاول کو نکلے تھے۔ اور مدینہ منورہ میں رونق افروزی سے متعلق علماء سیر کے درمیان اس پر کلی اتفاق ہے کہ وہ دوشنبہ کا دن تھا اور مہینہ ربیع الاول کا تھا لیکن تاریخ میں اختلاف ہے بعض بارہ ربیع الاول کہتے ہیں اور بعض تیرہ۔ یہ اختلاف تاریخ، باختلاف رویت ہلال ہے۔ امام نووی نے کتاب سیر میں روضہ سے بارہ ربیع الاول پر جزم کیا ہے۔ اور بھی چند اقوال ہیں لیکن وہ مقام صحت سے بعید ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۶)

۴۸ـــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں:
جب طائف کے بادشاہ تبع نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی اور اس نے اعلان کیا تھا کہ میں شہر مدینہ کو ویران کر دونگا اور اسکے رہنے والوں کو اپنے اس لڑکے کے انتقام میں قتل کر ڈالونگا جسے انہوں نے فریب اور دھوکہ سے قتل کیا ہے۔ تو اس وقت ساموِل یہودی نے جو اس زمانے میں یہودیوں کا سب سے بڑا عالم تھا اسنے کہا: اے بادشاہ۔ یہ وہ شہر ہے جس کی طرف بنی اسمٰعیل سے نبی آخرالزماں کی ہجرت ہوگی۔ اور اس نبی کی جائے ولادت مکہ مکرمہ ہے۔ اس کا اسم گرامی احمد ہے یہ شہر اس کا دار ہجرت ہے اور اسکی قبر انور بھی اسی جگہ ہوگی۔
یہ سن کر تبع یوں ہی واپس ہو گیا

محمد بن اسحٰق کتاب مغازی میں نقل کرتے ہیں:
تبع نے نبی آخرالزماں کیلئے ایک عالیشان محل تعمیر کرایا۔ تبع کے ہمراہ توریت کے چار سو علماء تھے جو اسکی صحبت چھوڑ کر مدینہ منورہ میں اس آرزو میں ٹھہر گئے کہ وہ نبی آخرالزماں کی صحبت کی سعادت حاصل کریں گے۔ تبع نے ان چار سو عالموں میں سے ہر ایک کیلئے ایک ایک مکان بنوایا اور ایک ایک باندی

بخشی اور ان کو مال کثیر دیا۔ تبع نے ایک خط بھی لکھا جس میں اپنے اسلام لانے کی شہادت دی۔ وہ مکان جو خاتم الانبیاء ﷺ کیلئے بنایا گیا تھا وہ حضور ﷺ کے قدم رنجہ فرمانے تک موجود رہا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وہ مکان جس میں حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد نزول اجلال فرمایا تھا وہی مکان تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۰۴)

۴۹ــــ وہ چار وزیر یہ ہیں۔

دو اہل آسمان میں سے جبرائیل و میکائیل علیہما السلام اور دو اہل زمین سے حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۹۶)

۵۰ــــ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہتے ہیں اور ہجرت سے قبل بعض کہتے ہیں کہ دو حج کئے اور بعض کہتے ہیں کہ تین اور بعض اس سے زیادہ لیکن قول محقق یہ ہے کہ کوئی عدد معین محفوظ نہیں ہے۔

اور آپ ﷺ کے عمرے سے متعلق بعض علماء تین کہتے ہیں کیونکہ حدیبیہ میں حقیقتاً عمرہ نہ ہوا تھا لیکن جمہور علماء اسے عمرہ کا حکم دیکر کل عمرے کی تعداد چار بتاتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ص ۷۲۵، ۷۲۶۔ الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۲۷)

۵۱ــــ انیس بال سفید تھے۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۹۹)

۵۲ــــ پانچ بچوں نے۔

(۱) سلیمان بن ہشام ـ (۲) حضرت حسن ـ (۳) حضرت حسین ـ (۴) حضرت عبداللہ بن زبیر (۵) ابن ام قیس۔ (اوجز المسالک ج ۱ ص ۱۶۲)

۵۳ــــ زینب بنت حارث یہودیہ نے جو مرحب کی بھتیجی اور سلام بن شکم کی بیوی تھی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۲۲)

۵۴ــــ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم ﷺ پر جادو کیا۔ حضور کے جسم مبارک اور اعضاء ظاہرہ پر اسکا اثر ہوا قلب و عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند روز بعد جبرائیل آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ (ازدان نامی)

کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا ہے حضور سید عالم ﷺ نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ انہوں نے کنویں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی۔ اسمیں حضور ﷺ کے موئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے، اور حضور کی کنگھی کے چند دندانے، ایک ڈورا یا کمان کا چلہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چبھی تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکلا اور حضور کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ فلق اور سورۂ ناس نازل فرمائیں ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور ﷺ بالکل تندرست ہوگئے۔ (خزائن العرفان پ ۳۰ سورہ فلق)

اس حادثہ کا وقوع حدیبیہ سے واپسی کے بعد ۶ھ کے ماہ ذی الحجہ میں ہوا۔ اور اس عارضہ کے باقی رہنے کی مدت ایک قول کے بموجب چالیس روز ہے ایک روایت میں چھ مہینے اور ایک روایت میں ایک سال ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۱۵)

۵۵ــــ حجۃ الوداع کے موقع پر کل سو اونٹ قربان کئے، ترسٹھ (۶۳) اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح فرمائے جو آپ کی عمر شریف کے سالوں کے عدد پر ہے اور سینتیس (۳۷) اونٹوں کیلئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حکم فرمایا کہ وہ قربانی کریں (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۶۷۲)

اور حدیبیہ والے دن ستر اونٹ ذبح کئے تھے (ابن کثیر پ ۲۶) بیس اونٹوں کو اپنے دست مبارک سے نحر فرمایا اور باقی کو ناجیہ بن جندب کو دیا کہ وہ ذبح کرے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۷۱)

۵۶ــــ حضور اکرم ﷺ غسل ایک صاع پانی سے کرتے تھے جو کہ پانچ مد کے برابر ہے اور وضو ایک مد پانی سے اور ایک حدیث میں ہے کہ وضو دو رطل پانی سے کرتے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۵۸۹)

۵۷ــــ صاحب سفر السعادت فرماتے ہیں کہ پانچ مقامات ایسے ہیں جہاں تمام

عمر میں حضور اکرم ﷺ کو نماز میں سہو سے متصف فرمایا گیا ان کے سوا کہیں ثابت نہیں ہے۔

(۱) ظہر کی نماز میں ہوا کہ اول تشہد میں بیٹھے اور پھر کھڑے ہو گئے جب نماز پوری کر لی تو دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

(۲) دوسرا مقام ایک اور موقعہ کا ہے کہ ظہر کی نماز میں دوسری رکعت کے بعد قعدہ فرمایا اور سلام پھیرا، پھر یاد آیا تو نماز کو پورا فرمایا اور دو سجدے کئے۔ اسکے بعد سلام پھیرا۔

(۳) تیسرا موقعہ یہ ہے کہ ایک روز نماز پڑھی اور باہر تشریف لے آئے ایک رکعت باقی رہ گئی تھی۔ حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، آپ کے پیچھے باہر آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک رکعت آپ نے فراموش کر دی۔! اسکے بعد حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور بلال کو کہا کہ اقامت کہے اور ایک رکعت جو فراموش کی تھی ادا کی۔

(۴) چوتھا موقعہ یہ ہے کہ نماز ظہر ادا کی اور ایک رکعت زیادہ کی۔ صحابہ نے عرض کیا: ایک رکعت زیادہ ہو گئی۔ فرمایا: کیسے۔؟ عرض کیا: پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس وقت دو سجدے سہو کئے اور سلام پھیرا اور اسی پر اختصار کیا۔

(۵) پانچواں موقعہ یہ ہے کہ نماز عصر کی تین رکعتیں پڑھیں اور کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے۔ صحابہ نے بعد میں بتایا تو مسجد میں تشریف لائے اور ایک رکعت ادا کر کے دو سجدے کئے پھر دوبارہ سلام پھیرا۔

یہی وہ پانچ مقامات ہیں جہاں سہو فرمایا ہے۔

لیکن خبردار رہنا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ پر سہو و نسیان ان اقوال میں جو احکام و تبلیغ سے متعلق ہیں، بالاتفاق جائز نہیں لیکن افعال میں خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں اختلاف ہے۔ اہل حق کے نزدیک مختار اسکے جائز ہونے میں ہے درحقیقت یہ سہو و نسیان، حق تعالیٰ عزاسمہ کی حکمت بالغہ سے متعلق ہے کہ اس کی بدولت امت کو گوناگوں تشریعی احکام اور سید عالم ﷺ کی اقتداء کی سعادت نصیب

ہوتی ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ا ص ۹۲۶، ۹۳)

۵۸۔۔۔ وہ مغرب کی نماز تھی۔ اس نماز میں آپ نے سورہ ''مرسلات'' تلاوت فرمائی۔ (ابن کثیر پ ۲۹ مرسلات)

۵۹۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی مدت علالت میں اہل سیر کا اختلاف ہے اکثر کا مذہب یہ ہے کہ تیرہ روز تھے۔ ایک روایت میں چودہ روز ہے اور بعض نے بارہ روز بیان کیا ہے اور ایک گروہ کا مذہب یہ ہے کہ دس روز۔ یہ اختلاف ابتدائے مرض اور روز وفات میں اختلاف کا شاخسانہ ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۰۸)

۶۰۔۔۔ چالیس غلاموں کو آزاد فرمایا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۱۰)

۶۱۔۔۔ ملک الموت کے ساتھ دو بڑے فرشتے اور تھے۔ ایک جبرائیل علیہ السلام اور دوسرے اسماعیل علیہ السلام جو ستر ہزار بروایت دیگر ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے۔ جن میں کا ہر ایک فرشتہ ستر ہزار یا ایک لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے۔ یہ سب فرشتے ان کے ہمراہ تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۲۷)

۶۲۔۔۔ آپ ﷺ نے اپنی آخری تین سانسوں میں سے ایک سانس میں فرمایا۔ الصلوۃ دوسری میں فرمایا **وما ملکت ایمانکم**۔ اور آخری سانس میں فرمایا **اللھم بالرفیق الاعلیٰ**۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۱۹۷)

۶۳۔۔۔ آپ ﷺ کو غسل دینے کے لئے چاروں طرف سے چادر کو تانا گیا اور اس میں حضرت عباس، حضرت علی، حضرت فضل و قثم ایک روایت میں قثم کے بجائے ابو سفیان کا نام ہے اور حضرت اسامہ بن زید و شقران رضی اللہ عنہ جمع ہوئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اپنے سینہ پر لیا اور ہاتھوں میں دستانے پہن کر ہاتھوں کو پیرہن مبارک میں داخل کیا۔ حضرت اسامہ اور شقران رضی اللہ عنہما قمیص مبارک کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے حضرت عباس و قثم رضی اللہ عنہما ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر لے جانے پر حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اعانت و امداد کرتے تھے اور غیب سے بھی غسل میں اعانت واقع ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۴۴)

۶۴—— حضور اکرم ﷺ کو تین مرتبہ پاک وصاف پانی بیری کے پتے اور کافور کے پانی سے غسل دیا گیا۔ ابن ماجہ نے بسند جید حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کیا، فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب مجھے غسل دو تو بیر غرس کے پانی کے سات مشکیزے سے دینا۔ بیر غرس یہ ایک کنواں ہے جو مدینہ طیبہ سے شمال کی جانب نصف میل کی مسافت پر واقع ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۰۵)

۶۵—— آپ ﷺ کو تین سفید سحولی کپڑوں کا کفن دیا گیا۔ سحولی سے مراد یا تو سفید دھلے ہوئے کپڑے ہیں یا پھر ملک یمن کے شہر سحول کی طرف منسوب ہے۔ ایک روایت میں "کرسف" آیا ہے یعنی روئی۔ اور کرسف ایک قریہ کا نام بھی بتاتے ہیں۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو سفید کپڑے تھے اور ایک یمنی چادر۔ ایک روایت میں سات کی تعداد بھی ہے یہ روایت ضعیف ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۰۶)

۶۶—— حضور اکرم ﷺ کی نماز ادا کرنا جماعت کے ساتھ نہ تھا۔ بلکہ ایک جماعت آپ ﷺ کے قریب آتی اور بغیر جماعت کے نماز پڑھتی اور نکل جاتی پھر دوسری جماعت آتی تھی اور پڑھتی تھی۔ آپ کا جسد اقدس اسی حجرۂ مبارک میں تھا جہاں آپ کو غسل دیا گیا۔ سب سے پہلے مرد داخل ہوئے جب مرد فارغ ہوگئے تو عورتیں داخل ہوئیں اور عورتوں کے بعد بچے آئے۔

امیرالمومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے جنازہ شریف پر کسی نے امامت نہ کی اس لئے کہ حضور ایام حیات و ممات میں ہمارے امام ہیں۔ متعدد نمازیں ہوئیں اور تنہا تنہا لوگوں نے پڑھیں۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۰۷)

۶۷—— علامہ ابن ماجشون رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ پر کتنی نمازیں پڑھی گئیں۔؟ انہوں نے فرمایا: ستر! لوگوں نے پوچھا: آپ کو یہ کہاں سے پتہ چلا۔؟ فرمایا اس صندوق سے جو امام مالک نے اپنی تحریر سے چھوڑا اور وہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ اس سے

فرشتوں کے سوا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی نمازیں ہوں گی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۰۹)

۶۸—— ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے جنہوں نے جنازہ شریف کی نماز پڑھی وہ اہل بیت نبوت تھے حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عباس اور بنو ہاشم رضی اللہ عنہم اس کے بعد مہاجرین ان کے بعد انصار آئے پھر اور لوگ، جماعت کی جماعت داخل ہوتی اور نماز ادا کرتی جاتی تھی (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۰۸)

یہ ترتیب تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ سے جب لوگوں نے دریافت کیا تھا کہ آپ پر سب سے پہلے کون نماز پڑھے تو آپ نے فرمایا تھا سب سے پہلے جو میری نماز جنازہ پڑھے گا وہ میرے دوست جبرائیل ہوں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت گروہ ملائکہ کے ساتھ۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ سب سے پہلے جو مجھ پر نماز پڑھے گا وہ میرا رب ہے اس کے بعد یہ فرشتے جن کا ذکر ہوا۔ اس کے بعد لوگ فوج در فوج آئیں اور نماز پڑھیں۔ اور نماز کی ابتدا میرے اہلبیت کریں۔ (ایضاً)

۶۹—— منقول ہے کہ جس وقت اہل بیت نے نماز پڑھ لی تو لوگوں کو معلوم نہ ہوا کہ کیا پڑھیں اور کیا دعا کریں۔ پھر لوگوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ تم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے پوچھو۔ پھر لوگوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا

إنَّ اللهَ وَ مَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِي يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللهِ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ، وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِيْنَ وَ مَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ، الدَّاعِي بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۰۹)

۷۰—— حضور اکرم ﷺ کی تدفین میں اختلاف ہوا کہ کہاں دفن کریں۔ ایک

بعض نے کہا کہ اس حجرہ میں جہاں آپ ﷺ مقبوض ہوئے۔ ایک جماعت نے کہا مسجد شریف میں۔ ایک گروہ نے کہا بقیع کے مقبرہ میں اور بعض لوگوں نے کہا "قدس" میں جو کہ تمام نبیوں کی قبریں وہاں ہیں۔ حضرت صدیق اکبر ﷺ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرمایا کہ کوئی نبی دفن نہیں کیا گیا مگر اسی جگہ جہاں کہ اس کی روح قبض کی گئی۔" ایک روایت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا روئے زمین پر کوئی خطہ خدا کے نزدیک اس خطہ سے گرامی تر نہیں ہے جس میں نبی کی روح کو قبض کیا گیا۔" اس کے بعد آپ کے بستر مبارک کو اٹھایا اور اسی خاص جگہ پر قبر کھودنا طے پایا۔

([illegible])

۷۱۔۔۔ مدینہ میں دو قبر کھودنے والے تھے ایک حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ﷺ جو بطریق شق یعنی شامی کی طرح قبر کھودتے تھے۔ اور دوسرے حضرت ابو طلحہ انصاری ﷺ جو بطریق لحد قبر کھودتے تھے۔ اس پر حضرت عباس ﷺ نے فرمایا اے خدا "اپنے حبیب کے لئے وہ چیز اختیار فرما جو محبوب و مختار ہو" اور پھر دو آدمی بھیجے ایک حضرت ابو طلحہ کو بلانے اور دوسرے حضرت ابو عبیدہ کو بلانے کے لئے اور فرمایا جو پہلے آجائے وہ اپنے طریقے پر کام کرے۔" حضرت ابو عبیدہ اس شخص کو نہ ملے جو انہیں بلانے گیا تھا اور حضرت ابو طلحہ آگئے۔ اس کے بعد بطریق لحد قبر تیار کی گئی۔

([illegible])

۷۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے دوشنبہ کو وصال حق فرمایا تھا اور سہ شنبہ کا پورا دن آپ کا تخت شریف آپ کے حجرہ میں رہا اور لوگ نماز پڑھتے رہے۔ شب چہار شنبہ [illegible] وقت [illegible] ﷺ [illegible]

([illegible])

۷۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

([illegible])

۷۴۔۔۔ [illegible] حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت [illegible] ﷺ قبر انور میں [illegible]

۷۵۔۔۔ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے قبر میں دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے لبہائے مبارک کو جنبش فرما رہے ہیں۔ میں نے کانوں کو آپ کے دہن مبارک سے قریب کیا میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے "رب امتی امتی"۔

([illegible])

۷۶۔۔۔ وہ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے خود فرمایا۔ آخری شخص جس نے حضور اکرم ﷺ کا روئے انور قبر اطہر میں دیکھا میں تھا۔

([illegible])

۷۷۔۔۔ نجران کی سرخ مخملی چادر جو خیبر کے روز حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تھی اور اسے آپ اوڑھتے تھے اسے بچھایا گیا۔ کہتے ہیں کہ اسے بچھانے والے شقران ﷺ تھے۔ اس نے کہا میں نہیں چاہتا کہ آپ کے بعد اسے کوئی دوسرا اوڑھے۔

([illegible])

۷۸۔۔۔ لحد کچی اینٹ سے بنائی گئی۔ اس کے بعد لحد پر مٹی ڈالی گئی اور [illegible] جمائے گئے۔

([illegible])

۷۹۔۔۔ قبر شریف زمین سے ایک بالشت اونچی کی گئی۔ ایک روایت میں چار انگل آیا ہے۔

([illegible])

۸۰۔۔۔ حضرت بلال ﷺ نے قبر شریف پر ایک مشکیزہ پانی چھڑکا اور سرہانے کی طرف سے چھڑکنا شروع کیا۔

([illegible])

۸۱۔۔۔ [illegible]

[illegible]

([illegible])

مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق سوالات

۱۔ [illegible] کتنے انبیاء و مرسلین علیہم السلام تشریف لائے۔؟
۲۔ حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت کے وقت آدم علیہ السلام کی عمر کتنی تھی۔؟
۳۔ حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت، قتل ہابیل کے کتنے سال بعد ہوئی۔؟
۴۔ حضرت شیث علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے۔؟
۵۔ حضرت لوط علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے۔؟
۶۔ حضرت لوط علیہ السلام کی کافرہ بیوی کا نام کیا تھا۔؟
۷۔ حضرت ہود علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۸۔ حضرت ہود علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے۔؟
۹۔ حضرت ہود علیہ السلام کا سلسلۂ نسب نوح علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے۔؟
۱۰۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قبر انور کہاں ہے۔؟
۱۱۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے۔؟
۱۲۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا شجرۂ نسب، حضرت ابراہیم علیہ السلام تک کن واسطوں سے ہے۔؟
۱۳۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی عمر کتنی ہوئی۔؟
۱۴۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قبر مقدس کہاں ہے۔؟
۱۵۔ حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے اور آپ کو ذوالکفل کیوں کہا جاتا ہے۔؟
۱۶۔ حضرت ذوالکفل علیہ السلام کی والد کا نام کیا ہے۔؟
۱۷۔ حضرت ذوالکفل کا انتقال کس جگہ ہوا اور آپ کی عمر کتنی ہوئی۔؟
۱۸۔ حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں پہنچنے کا وا [illegible]۔؟

۱۹۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں کتنی مدت رہے۔؟
۲۰۔ حضرت یونس علیہ السلام نے شکم مچھلی سے باہر آنے کے بعد سب سے پہلے کیا چیز تناول فرمائی۔؟
۲۱۔ حضرت یونس علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے۔؟
۲۲۔ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے مابین کیا رشتہ ہے۔؟
۲۳۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے والد اور دادا کا نام کیا ہے۔؟
۲۴۔ حضرت الیاس علیہ السلام کا سلسلہ نسب کس طرح ہے۔؟
۲۵۔ حضرت عزیر علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے۔؟
۲۶۔ حضرت عزیر علیہ السلام کی عمر اس وقت کتنی تھی جب آپ وفات پا کر دوبارہ زندہ ہوئے۔؟
۲۷۔ حضرت عزیر علیہ السلام کے وفات پانے پھر دوبارہ زندہ ہونے کے واقعہ کی تفصیل کیا ہے۔؟
۲۸۔ حضرت عزیر علیہ السلام وفات پانے کے کتنے سال بعد دوبارہ زندہ ہوئے اور لوگوں نے آپ کو کس طرح پہچانا۔؟
۲۹۔ کتنے انبیاء کرام کے نام عربی ہیں اور کتنوں کے عجمی۔؟
۳۰۔ اولاد آدم علیہ السلام میں سب سے پہلے نبی کون ہیں۔؟
۳۱۔ سب سے پہلے صاحب شریعت پیغمبر کون ہیں۔؟
۳۲۔ اولین نبی جو کفار کی رشد و ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے کون ہیں۔؟
۳۳۔ اولین نبی جو نبوت کے ساتھ ساتھ سلطنت سے بھی سرفراز ہوئے کون ہیں۔؟
۳۴۔ وہ کون کون سے نبی ہیں کہ ان کا نام ان کے وجود میں آنے سے قبل ہی رکھا گیا۔؟
۳۵۔ کتنے اور کون کون سے نبی ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔؟
۳۶۔ اولوالعزم انبیاء کتنے ہیں۔؟

۳۷ـــــ کتنے اور کون کون سے نبی ظاہری حیات طیبہ کے ساتھ موجود ہیں۔ ؟

۳۸ـــــ آسمان پر اٹھالئے جانے والے نبی کتنے اور کون کون سے ہیں۔ ؟

۳۹ـــــ کتنے پیغمبروں کے ذریعہ مردے زندہ ہوئے۔ ؟

۴۰ـــــ کتنے نبی، اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ ہم کلام ہوئے اور کہاں کہاں۔ ؟

۴۱ـــــ کتنے نبیوں کے لئے مکڑی نے جالا تنا اور کہاں کہاں۔ ؟

۴۲ـــــ وہ کتنے اور کون کونسے نبی ہیں کہ جن کے دو دو نام ہیں۔ ؟

۴۳ـــــ وہ کتنے اور کون کونسے نبی ہیں کہ جنہوں نے نکاح نہیں کیا۔ ؟

۴۴ـــــ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی کون ہیں اور سب سے آخری نبی کون۔ ؟

۴۵ـــــ وہ کون سے نبی ہیں کہ جنہوں نے کنویں کا پانی کبھی نہ پیا۔ ؟

۴۶ـــــ وہ کونسے نبی ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے ہم شبیہ تھے۔ ؟

۴۷ـــــ وہ کونسے نبی ہیں کہ جنہوں نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا۔ ؟

۴۸ـــــ وہ کونسے نبی ہیں کہ جن کے والد بھی نبی، بیٹا بھی نبی، دادا بھی نبی اور نانا بھی نبی۔ ؟

۴۹ـــــ انبیاء کرام میں سے سب سے آخر میں جنت میں کون جائینگے اور کیوں۔ ؟

۵۰ـــــ وہ کونسے نبی ہیں کہ جنہوں نے دعا کی تھی کہ مجھے امت محمدیہ دفن کرے۔ ؟

۵۱ـــــ وہ کونسی خوش نصیب عورت ہے کہ جن کے والد بھی نبی، شوہر بھی نبی، سسر بھی نبی اور بیٹا بھی نبی۔ ؟

۵۲ـــــ وہ کونسے نبی ہیں کہ جن کی چار پشتیں شرف نبوت سے مشرف ہوئیں۔ ؟

۵۳ـــــ کس نبی نے کونسا پیشہ اختیار فرمایا۔ ؟

۵۴ـــــ کوئی نبی بھی کسی کا شاگرد نہ ہوا سوائے ایک کے، وہ کون ہیں۔ ؟

۵۵ـــــ وہ کون سے نبی ہیں کہ جن کی عمر تین ہزار سال ہوئی۔ ؟

مختلف انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق جوابات

۱ـــــ حضرت ابو ذر ؓ نے حضرت سلطان رسالت علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات سے تعداد انبیاء و مرسلین سے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور تین سو تیرہ رسول تشریف لائے۔

(مشکوۃ شریف ص ۵۱۱ تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۵۵)

ایک روایت میں رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے۔ (مشکوۃ ص ۵۱۱)

۲ـــــ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو تیس سال کی تھی۔

(روح البیان ج ۱ ص ۵۵۵)

بروایت دیگر ایک سو بیس سال۔

۳ـــــ آپ کی ولادت، قتل ہابیل کے پانچ سال بعد ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۲۰)

۴ـــــ آپ کی قبر شریف اجودھیا فیض آباد میں ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۶۶۳)

۵ـــــ آپ کے والد ماجد کا نام ہاران بن آزر ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۶۷)

ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کے والد محترم کا نام آزور بن آزر ہے۔

(حاشیہ ۲ جلالین ص ۱۸۵)

۶ـــــ آپ کی اس بیوی کا نام واعلہ تھا۔ (خزائن العرفان پ ۸ ع ۲۰)

بعض نے والہہ اور بعض نے وابلہ کہا ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۹، حاشیہ ۶ جلالین ص ۳۱۵)

۷ـــــ ابن ہشام نے آپ کا اصلی نام عابر بن ارفخشد کہا ہے۔ لیکن راجح قول یہ ہے کہ آپ کا اصلی نام ھود ہی ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۰)

۸ـــــ ابن ہشام نے آپ کے والد کا نام ارفخشد بن سام کہا ہے۔ لیکن بقول صحیح، عبد اللہ بن رباح نام ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۰)

۹۔۔۔ راجح قول کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام تک آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔

ھود بن عبد اللہ بن ریاح بن حاوز بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۷)

۱۰۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضر موت کے رہنے والے ایک آدمی سے کہا کہ کیا تم نے سر زمین حضر موت میں کوئی سرخ ٹیلہ دیکھا ہے جس کی مٹی سرخ ہے اور اس ٹیلے کے فلاں فلاں کنارے پر بیری اور پیلو کے درخت بکثرت ہیں؟ اس نے کہا: ہاں امیر المومنین۔! خدا کی قسم آپ تو اس طرح فرما رہے ہیں جیسے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا: دیکھا تو نہیں لیکن مجھے ایک ایسی حدیث پہنچی ہے۔! اس نے کہا: یا امیر المومنین! آپ اس بارے میں کیا فرمانا چاہتے ہیں۔؟ آپ نے کہا: یہیں حضرت ھود علیہ السلام کی قبر شریف ہے۔ (ابن کثیر پ ۸ ع ۱۶)

ایک روایت میں ہے کہ آپ کی قبر شریف بیت اللہ میں رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان اس بقعہ میں ہے جس کو روضة من ریاض الجنة کہتے ہیں۔

(حاشیہ ۷ اجلالین ص ۱۸۴)

۱۱۔۔۔ آپ کے والد ماجد کا نام میکائیل اور دادا کا نام یشجن ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۷)

۱۲۔۔۔ حضرت امام نووی کی تحقیق کے مطابق آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔

حضرت شعیب بن میکائیل بن یشجن بن مدین بن ابراہیم خلیل اللہ۔

اور حضرت ابن اسحٰق نے آپ کا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا ہے۔

حضرت شعیب بن میکائیل بن یشجن بن لاوی بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم الصلوۃ والسلام۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۷)

۱۳۔۔۔ آپ کی عمر شریف تین ہزار سال ہوئی۔ ایک قول کے بموجب تین ہزار چھ سو سال۔ (حاشیہ اجلالین ص ۳۲)

۱۴۔۔۔ آپ کی قبر شریف بیت اللہ میں اس بقعہ میں ہے جس کو روضة من ریاض الجنة کہتے ہیں۔ (حاشیہ ۷ ۲جلالین ص ۱۸۴)

۱۵۔۔۔ آپ کا اصلی نام حزقیل (علیہ السلام) ہے۔ آپ کو ذوالکفل اس لئے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے ستر پیغمبروں کا ضامن بن کر ان کو قتل سے بچایا تھا۔ ذوالکفل کا معنی ہے ضمانت والے۔ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ حضرت یوشع بن نون ان کے خلیفہ کالب ابن یوحنا اور ان کے خلیفہ آپ ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۵۱۰)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ کا اصلی نام بشر ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

۱۶۔۔۔ آپ کے والد کا نام یوزی ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۵۱۲)

حضرت وہب فرماتے ہیں کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا نام بشر بن ایوب ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

۱۷۔۔۔ آپ ملک شام میں مقیم رہے اور وہیں آپ کا وصال حق ہوا۔ آپ کی عمر شریف پچھتر سال ہوئی۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

۱۸۔۔۔ ائمہ تفسیر و علمائے پاکیزہ تحریر آپ کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ:

آپ کی قوم کفر و شرک میں مبتلا تھی۔ آپ نے بت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے انکار کیا اور آپ کی تکذیب کی۔ آپ نے انہیں بحکم الٰہی نزول عذاب کی خبر دی۔ ان لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام والسلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے۔ دیکھو! اگر وہ رات کو یہاں رہے جب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انہوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ عذاب آئیگا۔

حضرت یونس علیہ السلام شب میں وہاں سے تشریف لے گئے۔ اور صبح کو آثار عذاب نمودار ہوگئے۔ آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا۔ اور کثیر دھواں جمع ہوا جو تمام شہر پر چھا گیا۔ یہ دیکھ کر قوم کو یقین ہوا کہ عذاب آنے والا ہے تو انہوں نے آپ کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا۔ اب انہیں اور زیادہ اندیشہ ہوا۔ وہ

مع اپنی عورتوں، بچوں اور جانوروں کے جنگل کو نکل گئے اور توبہ کی اسلام کا اظہار کیا سب نے بارگاہ الٰہی میں گریہ زاری شروع کی، کہا کہ جو یونس ں ایمان لائے اس پر ہم ایمان لائے اور توبہ صادقہ کی۔ جو مظالم ان سے ہوئے تھے ان کو دفع کیا، پرائے مال واپس کئے اور اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دعائیں کیں۔ پروردگار عالم نے ان پر رحم کیا، دعا قبول فرمائی اور عذاب اٹھالیا۔ ادھر حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے چل کر ایک کشتی پر سوار ہو گئے۔ کشتی چلتے ہی چاروں طرف سے موجیں اٹھیں اور سخت طوفان آیا۔ یہاں تک کہ سب کو اپنی موت اور کشتی ڈوب جانے کا یقین ہو گیا۔ سب آپس میں کہنے لگے کہ قرعہ ڈالو جس کے نام قرعہ نکلے اس کو سمندر میں ڈال دو تاکہ سب بچ جائیں اور کشتی اس طوفان سے نکل آئے۔ تین دفعہ قرعہ اندازی ہوئی اور تینوں مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام کا نام ہی نکلا۔ اہل کشتی آپ کو دریا میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے لیکن کیا کرتے بار بار کی قرعہ اندازی پر بھی آپ ہی نام نکلتا رہا۔ اور پھر آپ خود کپڑے اتار کر ان لوگوں کے روکنے کے باوجود سمندر میں کود پڑے۔ اسی وقت بحر اخضر کی ایک بڑی مچھلی کو جناب باری تعالیٰ کا فرمان صادر ہوا کہ وہ دریاؤں کو چیرتی پھاڑتی جائے اور یونس ں کو نگل لے۔ چنانچہ اس مچھلی نے آپ کو نگل لیا اور سمندر میں چلنے پھرنے لگی۔ (ابن کثیر پ ۱۷ ع ۶)

۱۹۔۔۔۔اس متعلق چند اقوال ہیں۔

(۱) حضرت ابن ابی حاتم نے ابو مالک سے روایت کی ہے کہ آپ شکم مچھلی میں چالیس دن رہے۔

(۲) بروایت جعفر صادق، سات دن۔

(۳) بروایت قتادہ، تین دن۔

(۴) بروایت شعبی، چند گھنٹے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

(۵) بیس دن۔

(۶) اور چودہ دن کی بھی روایتیں ہیں۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۴۷۹)

۲۰۔۔۔۔ جب آپ مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو وہیں ساحل دریا پر قدرت نے آپ کے لئے کدو کا پیڑ اگایا اس کو آپ نے تناول فرمایا۔ اور بحکم الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے منہ مبارک میں دے کر آپ کو صبح شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ آپ تندرست اور صحت مند ہو گئے۔ (خزائن العرفان پ ۲۳ ع ۹)

۲۱۔۔۔۔ آپ کے والد کا نام متی ہے۔ (خزائن العرفان پ ۱۷ ع ۶)

۲۲۔۔۔۔ آپ، حضرت یوسف علیہ السلام کے بیٹے افرائیم کے پوتے ہیں۔

(ابن کثیر پ ۲۳ ع ۱)

۲۳۔۔۔۔ آپ کے والد کا نام نسی اور دادا کا نام فنحاص ہے۔ (تفسیر نعیمی ۲-۵۲۶)

علامہ سیوطی نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ آپ کے والد کا نام یاسین بن فنحاص ہے۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۹)

۲۴۔۔۔۔ آپ کا سلسلۂ نسب یوں ہے۔

الیاس بن نسی بن فنحاص بن عنیزار بن ہارون علیہ السلام (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۵۲۶)

ابن اسحٰق کے مطابق یوں ہے:

الیاس ابن یاسین بن فنحاص بن عنیزار بن ہارون۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۹)

۲۵۔۔۔۔ آپ کے والد کا نام شرخیا ہے۔ (حاشیہ ۱۵ جلالین ص ۴۰)

۲۶۔۔۔۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال کی تھی۔ (خزائن العرفان پ ۳ ع ۳)

۲۷۔۔۔۔ اس واقعہ کی تفصیل یوں ہے۔

جب بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا، بنی اسرائیل کو قتل کیا، گرفتار کیا اور تباہ کر ڈالا تب حضرت عزیر علیہ السلام وہاں سے گزرے۔ آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا۔ آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے۔ تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا۔ بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہ تعجب کہا **اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا** (اسے کیوں کر

جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد) آپ نے اپنی سواری کے گدھے کو وہاں باندھ دیا اور آرام فرمانے لگے۔ اسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا۔ یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے۔ اس کے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہان فارس میں سے ایک کو مسلط کیا۔ وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المقدس پہنچا۔ بیت المقدس کو پہلے سے بھی بہتر طریقے پر آباد کیا۔ بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہ گئے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا۔ وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی۔ اس زمانہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا۔ جب آپ کی وفات کو سو برس گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ کیا۔ پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا آپ نے اپنا کھانا اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھا وہ باسی نہ تھا اس میں بو تک نہ آئی تھی۔ پھر آپ نے اپنے گدھے کو دیکھا جو مر کر گل گیا تھا۔ اس کے اعضاء بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں۔ آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے اپنے اپنے مواقع پر آئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال آئی بال نکلے۔ پھر اس میں روح پھونکی گئی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا۔ آپ نے اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی پر قادر ہے۔ پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہو کر اپنے محلے میں تشریف لائے۔

* * *

۲۸۔۔۔ جب آپ سو برس کے بعد زندہ ہو کر اپنے محلے میں تشریف لائے۔ آپ کے سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے عمر وہی چالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے ایک ضعیفہ نابینا ملی جس کے پاؤں رہ گئے تھے وہ نابینا ہو گئی تھی وہ آپ کے گھر کی باندی تھی اور اس نے پہلے بھی آپ کو دیکھا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہ عزیر کا [illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

حضرت سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ

۳۰— وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۰۵)

۳۱— حضرت موسیٰ علیہ السلام (قرآن الاعراف پ ۹ ع ۱) (الاتقان ج ۲ ص ۱۰۵)

۳۲— حضرت نوح علیہ السلام پہلے نبی ہیں جو کفار کی ہدایت کیلئے آئے۔ آپ سے پہلے کے پیغمبر مومنین ہی کو ہدایت پر رکھنے کے لئے آئے تھے۔ (البدایہ [illegible] ج ۱ ص ۲۲۸)

۳۳— حضرت داؤد علیہ السلام پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کے ساتھ ساتھ سلطنت سے بھی سرفراز فرمایا۔ آپ سے پہلے سلطنت و نبوت دونوں کا اعزاز ایک ساتھ کسی کو نہیں ملا۔ (حاشیہ الجلالین ص ۳۸۲)

۳۴— پانچ انبیائے کرام کے نام۔ وہ یہ ہیں

(۱) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ ارشاد باری ہے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

(۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ ارشاد باری ہے۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ارشاد ربانی ہے۔

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک نام مصدق اور ایک نام کلمۃ اللہ ہے)

(۴) حضرت اسحٰق علیہ السلام۔

(۵) حضرت یعقوب علیہ السلام ارشاد قرآنی ہے۔

فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ (الاتقان ج ۲ ص ۱۰۹)

۳۵— وہ تیرہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ ان کے نام مذکور بذیل ہیں

(۱) حضرت آدم۔ (۲) حضرت شیث (۳) حضرت نوح۔ (۴) حضرت سام۔
(۵) حضرت ادریس۔ (۶) حضرت لوط۔ (۷) حضرت یوسف۔ (۸) حضرت موسیٰ۔
(۹) حضرت شعیب۔ (۱۰) حضرت سلیمان۔ (۱۱) حضرت یحییٰ۔ (۱۲) حضرت عیسیٰ۔
(۱۳) حضرت سید الانبیاء والمرسلین علیہم السلام۔

محمد بن [illegible] ہاشمی کے [illegible] ہیں۔

(۱) حضرت آدم (۲) حضرت شیث (۳) حضرت نوح۔ (۴) حضرت ہود۔
(۵) حضرت صالح۔ (۶) حضرت لوط، (۷) حضرت شعیب۔ (۸) حضرت یوسف۔
(۹) حضرت موسیٰ۔ (۱۰) حضرت سلیمان۔ (۱۱) حضرت زکریا۔ (۱۲) حضرت [illegible] بن
[illegible]۔ (۱۳) حضرت یحییٰ۔ (۱۴) حضرت خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

([illegible] ص ۹۰)

۳۶— پانچ انبیاء کرام ہیں۔

(۱) حضرت نوح (۲) حضرت ابراہیم۔ (۳) حضرت موسیٰ۔ (۴) حضرت عیسیٰ۔
(۵) اور حضرت محمد مصطفیٰ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین۔ ([illegible] ص ۹۰)

۳۷— وہ چار انبیاء کرام ہیں۔

دو آسمان پر۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت ادریس علیہما السلام۔ اور دو زمین پر۔ حضرت الیاس اور حضرت خضر علیہما السلام۔ ([illegible] ص ۱۸۱، [illegible] ص ۱۹۱)

۳۸— دو۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت ادریس علیہما السلام۔

([illegible] القرآن [illegible])

۳۹— چھ انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعہ۔ ان کی تفصیل ذیل میں مندرج ہے۔

(۱) حضرت حزقیل علیہ السلام۔ آپ کی دعا سے بنی اسرائیل کے ان ستر ہزار آدمیوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے زندہ فرمایا جو طاعون کے خوف سے آبادی سے نکل کر جنگل کی طرف چلے گئے تھے اور انہیں وہیں موت آگئی تھی۔

(۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ جن کے ذریعہ چار جانور ذبح اور قیمہ کر دینے کے بعد زندہ ہوئے۔

(۳) حضرت عزیر علیہ السلام۔ آپ کے ذریعہ مردہ گدھا زندہ ہوا۔

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ انہوں نے کئی مردوں کو زندہ فرمایا۔ ان چاروں رسولوں کا مردہ زندہ فرمانا قرآن میں صراحتاً مذکور ہے۔

(۵) ہمارے حضور ﷺ۔ جن سرکار نے اپنے والدین حضرت آمنہ و حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما۔ اور بہت سے مردوں کو زندہ فرمایا۔ جس کا ذکر احادیث شریف، کتب تواریخ، شامی شریف اور مدارج میں ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۵۱۰، ۵۱۲)

(۶) حضرت جرجیس علیہ السلام۔ آپ کی دعا سے سترہ آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہوگئے جن میں نو مرد، پانچ عورتیں اور تین بچے تھے۔ آپ کے عہد کے بادشاہ نے کہا تھا کہ اگر تیرا خدا مردوں کو زندہ کردے تو ہم اس کی پرستش کریں گے۔! چنانچہ پاس ہی میں ایک پرانا قبرستان تھا وہاں آپ لوگوں کیساتھ تشریف لائے اور مردوں کو زندہ فرمایا۔ (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء ۱۳۰)

۴۰ــــ دو نبیوں نے۔

(۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ طور سینا پر۔

(۲) اور حضور اکرم ا۔ شب معراج کو عروج عرش پر۔ (صاوی، جمل ج ۳ ص ۲۴۵)

۴۱ــــ دو نبیوں کے لئے۔

(۱) نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے لئے۔ ہجرت کے موقع پر۔

(۲) حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے۔ جب طالوت نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ایک غار میں جا چھپے۔ طالوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے لگا۔ تب مکڑی نے اس غار کے دہانے پر جالا تن دیا تھا جسے دیکھ کر طالوت تلاش میں غار کے اندر نہ گیا۔ (حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۲۸۶، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۹)

۴۲ــــ ایسے صرف دو نبی ہیں۔

(۱) حضور اکرم ﷺ کہ آپ کا ذاتی نام "محمد" اور "احمد" ہے۔ اور صفاتی نام سینکڑوں بل کہ ہزاروں ہیں۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (عیسیٰ اور مسیح) (الاتقان ج ۲ ص ۱۷۹)

۴۳ــــ دو نبیوں نے نکاح نہیں فرمایا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحیٰ علیہما السلام

۴۴ــــ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ اور سب

سے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (ابن کثیر پ ۶ ج ۳)

۴۵ــــ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ نے ہمیشہ بارش کا پانی پیا کنویں کا پانی کبھی نہ پیا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۳۱)

۴۶ــــ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا:

میں نے شب معراج کو ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ بالکل میرے مشابہ تھے۔

(ابن کثیر پ ۱۵ ج ۱)

۴۷ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے۔ پھر مراجعت فرمائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۲۰۲)

۴۸ــــ یہ اعزاز حضرت یعقوب علیہ السلام کو ہے کہ آپکے والد ماجد حضرت اسحٰق علیہ السلام نبی دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی نانا حضرت لوط علیہ السلام نبی اور صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام نبی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۷۸)

۴۹ــــ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ کیونکہ آپ تونگر تھے۔ (کیمیائے سعادت اردو ص ۷۹۳)

۵۰ــــ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت دانیال علیہ السلام نے اپنے رب سے یہ دعا کی تھی کہ انہیں محمد ﷺ کی امت دفن کرے۔ جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قلعہ تستر فتح کیا تو انہوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کو ان کے تابوت میں اس حال میں پایا کہ ان کے تمام جسم اور گردن کی سب رگیں برابر چل رہی تھیں پھر انہوں نے ان کو دفن کیا۔

(البدایہ ج ۲ ص ۴۰ بحوالہ سچی حکایات ص ۷ حصہ پنجم)

۵۱ــــ وہ خوش نصیب حضرت اسحٰق علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ کے والد محترم حضرت لوط علیہ السلام بھی نبی شوہر حضرت اسحٰق علیہ السلام بھی نبی۔ خسر حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی نبی بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام اور پوتے حضرت یوسف علیہ السلام بھی نبی۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۰)

۵۲ــــ وہ حضرت ابراہیم ؑ ہیں کہ آپ کے صاحبزادے حضرت اسحٰق ؑ ان کے فرزند حضرت یعقوب ؑ اور ان کے فرزند حضرت یوسف ؑ سب کے سب نبوت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کے علاوہ کسی نبی کو بھی یہ فضیلت حاصل نہ ہوئی۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۱۸۱)

۵۳ــــ بعض انبیاء کرام علیہم السلام کے مبارک پیشے درج ذیل ہیں۔

حضرت آدم ؑ نے پہلے کپڑا بننے کا کام کیا۔ بعد میں کھیتی باڑی کے کام میں مشغول رہے۔

حضرت ادریس ؑ کپڑے سی کر گزر بسر کرتے تھے۔

حضرت نوح ؑ بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

حضرت ھود اور حضرت صالح علیہما السلام تجارت کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم ؑ بھی کاشتکاری کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ ؑ نے کچھ مدت بکریاں چرائیں۔

حضرت داؤد ؑ زرہ بنا کر گزر اوقات کرتے تھے۔

حضرت سلیمان ؑ جو روئے زمین کے بادشاہ تھے، درخت کے پتوں سے پنکھے اور زنبیلیں وغیرہ بنا کر گزر کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ ؑ نے کوئی پیشہ اختیار نہ فرمایا بلکہ ہمیشہ سیر فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مجھے ناشتہ دیا وہی شام کا کھانا بھی دے گا۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۳۳۱)

۵۴ــــ کوئی بھی نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوا سوائے حضرت موسیٰ ؑ کے کہ آپ علم اسرار و طریقت حاصل کرنے کے لئے حضرت خضر ؑ کے پاس گئے۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۹۳)

۵۵ــــ وہ حضرت شعیب ؑ ہیں کہ آپ کی عمر تین ہزار سال ہوئی بروایت دیگر تین ہزار چھ سو سال۔

(حاشیہ اجلالین ص۳۲۹)

حضرت ذوالقرنین اور لقمان حکیم سے متعلق سوالات

۱ــــ حضرت ذوالقرنین کا اصلی نام کیا ہے۔؟

۲ــــ حضرت ذوالقرنین کا لقب ”ذوالقرنین“ کیوں ہوا۔؟

۳ــــ حضرت ذوالقرنین اور حضرت خضر ؑ کے مابین کیا رشتہ ہے۔؟

۴ــــ حضرت ذوالقرنین نے کس نبی کے ساتھ طواف بیت اللہ کیا۔؟

۵ــــ حضرت ذوالقرنین کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۶ــــ حضرت لقمان حکیم کے والد اور دادا کا نام کیا ہے۔؟

۷ــــ حضرت حکیم لقمان کا حضرت ایوب ؑ سے کیا رشتہ ہے۔؟

۸ــــ حضرت لقمان حکیم نے کس نبی کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا۔؟

۹ــــ حضرت لقمان حکیم کتنے انبیاء کرام کی بارگاہ کی حاضری سے مشرف ہوئے۔؟

۱۰ــــ حضرت لقمان حکیم کے اس صاحبزادے کا کیا نام ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے۔؟

۱۱ــــ حضرت لقمان حکیم کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۲ــــ حضرت لقمان حکیم کی قبر کہاں ہے۔؟

حضرت ذوالقرنین و حضرت حکیم لقمان سے متعلق جواہرات

۱۔۔۔ آپ کا نام اسکندر ہے۔ (خزائن العرفان پ۱۶ع۲)

بعض نے عبداللہ بن ضحاک بن سعد۔ بعض نے مصعب بن قرین بن ہلال اور بعض نے المنذر بن اسماء کہا ہے۔ (الاتقان ج۲ص۱۸۴)

۲۔۔۔ ذوالقرنین کے معنی دو گیسوؤں یا دو سینگوں والا۔ آپ کا لقب ذوالقرنین کیوں ہوا؟ اس سلسلے میں کئی اقوال ہیں۔

(۱) حضرت وہب کہتے ہیں۔: چونکہ ان کے سر کے دونوں طرف تانبا رہتا تھا اس لئے انہیں ذوالقرنین کہا گیا۔

(۲) چونکہ آپ زمین کی دونوں شاخوں یعنی مشرق و مغرب تک پہنچ گئے اس لئے ذوالقرنین لقب ہوا۔

(۳) یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ روم و فارس جیسی دو عظیم مملکتوں کے بادشاہ تھے اس لئے یہ لقب ہو گیا۔

(۴) بعض کا قول ہے کہ فی الواقع آپ کے سر پر دو سینگیں تھیں جن کو آپ اپنے تاج میں چھپائے رکھتے تھے اس لئے آپ اس لقب سے ملقب ہوئے۔

(۵) حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: آپ خدا کے نیک بندہ تھے اپنی قوم کو دعوت توحید دی تو قوم آپ کے مخالف ہو گئی اور آپ کے سر کے ایک جانب اس قدر مارا کہ آپ شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوبارہ زندہ فرمایا۔ قوم نے پھر سر کے دوسری جانب مارا جس سے آپ پھر شہید ہو گئے اس لئے آپ کا لقب ذوالقرنین ہوا۔

(۶) ایک قول یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں آدمیوں کے دو قرن (صدی)

گزر گئے تھے آپ اتنی مدت تک زندہ رہے اس لئے اس لقب سے ملقب ہوئے۔

(۷) یہ بھی قول ہے کہ آپ کو علم ظاہر و باطن دونوں عطا کئے گئے تھے اسلئے یہ لقب ہوا۔

(۸) اور ایک قول یوں بھی ہے کہ نور و ظلمت دونوں کی طرف آپ کا میلانِ طبع تھا اس لئے ذوالقرنین کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

(الاتقان ج۲ص۱۸۴۔ ابن کثیر پ۱۶ع۲)

۳۔۔۔ آپ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ (خزائن العرفان پ۱۶ع۲)

۴۔۔۔ آپ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ساتھ طواف بیت اللہ کیا اور خدا کے نام پر بہت سی قربانیاں کیں۔ (ابن کثیر پ۱۶ع۲)

۵۔۔۔ آپ کی عمر ایک ہزار چھ سو سال ہوئی۔ (ابن کثیر پ۱۶ع۲)

۶۔۔۔ محمد بن اسحٰق نے کہا ہے کہ آپ کے والد کا نام باعور اور دادا کا نام ناحور بن تارخ ہے۔ (خزائن العرفان پ۲۱ع۱۱)

بقول دیگر والد کا نام عنقاء بن سدون۔ (ابن کثیر پ۲۱ع۱۱)

۷۔۔۔ وہب کا قول ہے کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے۔ اور مقاتل نے کہا ہے کہ آپ ایوب علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی تھے۔ (خزائن العرفان پ۲۱ع۱۱)

۸۔۔۔ آپ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان کی خدمت میں رہ کر علم اخذ کیا اور خود کامل و مکمل تھے۔ اپنے دور کے قاضی و مفتی تھے مگر داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا تھا۔ (خزائن العرفان پ۲۱ع۱۱)

۹۔۔۔ آپ کو چار ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ (غرائب القرآن ص۱۵۹)

۱۰۔۔۔ آپ کے اس بیٹے کا نام انعم یا اشکم ہے۔ (خزائن العرفان پ۲۱ع۱۱)

بعض نے اس بیٹے کا نام بار، ان بعض نے داران اور بعض نے مشکم کہا ہے۔ (الاتقان ج۲ص۱۸۸)

سہیلی نے ثاران بیان کیا ہے۔ (ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۱)

۱۱۔۔۔ آپ کی عمر ایک ہزار سال ہوئی۔ (خزائن العرفان پ ۱۳ ع ۱۱)

۱۲۔۔۔ آپ کی قبر شریف مقامِ ہرفند میں ہے جو رملہ کے قریب ہے اور حضرت قتادہ نے کہا ہے کہ آپ کی قبر رملہ میں مسجد اور بازار کے درمیان میں ہے۔

(غرائب القرآن ص ۱۶۱)

حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی کتنی اولاد تھیں اور ان میں سے کتنے صاحبزادے اور کتنی صاحبزادیاں تھیں۔؟

۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام کس کس کے بطن سے تولد ہوئیں۔؟

۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی اولادِ کرام میں سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون۔؟

۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادگان میں سے سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون اور صاحبزادیوں میں سب سے بڑی کو تھی اور سب سے چھوٹی کون؟

۵۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادگان میں طیب و طاہر کس کا لقب ہے اور کیوں؟

۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی اولادِ کرام میں سے کون کون قبل از اظہار نبوت تولد ہوئے اور کون کون بعد اظہار نبوت۔؟

۷۔۔۔ حضرت قاسم بن رسول اللہ ﷺ کی وفات کب ہوئی۔؟

۸۔۔۔ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۹۔۔۔ حضرت عبداللہ بن رسول اللہ ﷺ کی ولادت کب ہوئی اور وصال کب ہوا۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کس سن میں متولد ہوئے۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کیا ذبح فرمایا۔؟

۱۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے حضور میں حضرت ابراہیم کی ولادت کی خبر کس نے پہنچائی اور آپ نے انہیں کیا انعام سے سرفراز فرمایا۔؟

۱۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کے لئے کس کے سپرد فرمایا۔؟

۱۴۔۔۔ حضرت ابراہیم ؓ کا انتقال کس تاریخ کو ہوا۔؟

۱۵۔۔۔ حضرت ابراہیم ؓ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۶۔۔۔ حضرت ابراہیم ؓ کو کس نے غسل دیا۔؟

۱۷۔۔۔ حضرت ابراہیم ؓ کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں۔؟

۱۸۔۔۔ حضرت ابراہیم ؓ کی قبر مبارک کہاں ہے۔؟

۱۹۔۔۔ سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۲۰۔۔۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا۔؟

۲۱۔۔۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی کتنی اولادیں ہوئیں۔؟

۲۲۔۔۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رحلت کس سن میں ہوئی۔؟

۲۳۔۔۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل کس کس نے دیا۔؟

۲۴۔۔۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو غسل کتنی بار دیا گیا۔؟

۲۵۔۔۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو قبر میں کس نے اتارا۔؟

۲۶۔۔۔ سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۲۷۔۔۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا اور جدائی کیوں ہوئی تھی۔؟

۲۸۔۔۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح کس سے ہوا۔؟

۲۹۔۔۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی کتنی اولاد ہوئیں۔؟

۳۰۔۔۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن میں ہوا اور ان کے دفن میں حضور ﷺ موجود تھے یا نہیں۔؟

۳۱۔۔۔ سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ پہلے کس کی زوجیت میں تھیں۔؟

۳۲۔۔۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر سے جدائی کیوں ہوئی اور پہلے شوہر کا انجام کیا ہوا۔؟

۳۳۔۔۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا دوسرا نکاح کس کے ساتھ اور کس سن میں ہوا۔؟

۳۴۔۔۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کس سن میں رحلت فرمائی۔؟

۳۵۔۔۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟

۳۶۔۔۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں کس نے اتارا۔؟

۳۷۔۔۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے شوہر حضرت عثمان ؓ سے کیا فرمایا۔؟

۳۸۔۔۔ سیدہ ام کلثوم کی کتنی اولاد ہوئیں۔؟

۳۹۔۔۔ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۴۰۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام "فاطمہ" کس نے رکھا اور کیوں۔؟

۴۱۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کے وقت انتظام زچہ خانہ کے لئے کون کونسی عورتیں آئیں اور کہاں سے۔؟

۴۲۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا خطاب اور لقب کیا کیا ہیں۔؟

۴۳۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نکاح کا پیام کس کس نے دیا تھا اور حضور ﷺ نے انہیں کیا جواب دیا تھا۔؟

۴۴۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کس نے ترغیب دی کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے پیام دیں اور حضور ﷺ نے اس پیام کا کیا جواب دیا۔؟

۴۵۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا، مہر نقد کتنا متعین ہوا اور نکاح کے بعد کیا تقسیم کیا گیا۔؟

۴۶۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کس سن میں ہوا۔؟

۴۷۔۔۔ بوقت نکاح سیدہ فاطمہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کی عمر کتنی تھی۔؟

۴۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں کیا کیا چیزیں عطا فرمائیں۔؟

۴۹۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولیمہ میں کیا کھانا کھلایا۔؟

۵۰۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضور اکرم ﷺ کے وصال کے کتنے عرصہ بعد کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا۔؟

۵۱۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل کس نے دیا اور کفن کس نے پہنایا۔؟

۵۲۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ کس چیز میں چھپا کر اٹھایا گیا۔؟

۵۳۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟

۵۴۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہوئیں۔؟

۵۵۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کتنی اولاد ہوئیں۔؟

۵۶۔۔۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۵۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام میں سب سے پہلے کس نے وفات پائی۔؟

۵۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے کس صاحبزادے کے وصال پر سورۂ کوثر کا نزول ہوا۔؟

۵۹۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے اس فرزند کا نام کیا ہے جن کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ "اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک دودھ پلانے والی کو مقرر فرمادیا ہے جو مدت رضاعت تک دودھ پلاتی رہے گی"۔؟

۶۰۔۔۔ سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کا اصلی نام کیا ہے۔؟

حضور اکرم ﷺ کی اولاد کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ جن اولاد کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر تمام اہل سیر کا اتفاق بیان کیا گیا ہے وہ چھ رسول زادے ہیں۔ دو فرزند دلبند حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم۔ اور چار صاحبزادیاں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم۔ ان کے سوا میں اختلاف ہے۔

بعض علماء طیب و طاہر کو بھی شمار کرتے ہیں لہٰذا کل آٹھ رسول زادے ہوئے۔ چار فرزندار جمند اور چار دختران اختران۔

بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم و قاسم رضی اللہ عنہما کے سوا ایک فرزند عبداللہ ہیں جو کہ مکہ مکرمہ میں صغر سنی کے عالم ہی میں اس جہاں سے رخصت ہوگئے اور طیب و طاہر انہی کا لقب ہے اکثر علمائے انساب کا مذہب یہی ہے۔ لہٰذا کل سات رسول زادے ہوئے۔ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔

مواہب لدنیہ نے دار قطنی سے نقل کیا ہے کہ طیب و طاہر، عبداللہ کے سوا ہیں اس بنا پر صاحبزادگان کی تعداد پانچ ہو جاتی ہے اور کل تعداد نو ہوتی ہے۔

بعض لوگوں نے نقل کیا ہے کہ طیب و مطیب ایک حمل سے اور طیب و طاہر دوسرے حمل سے متولد ہوئے اس قول کو صاحب صفوۃ نے بیان کیا ہے اس لحاظ سے فرزندوں کی تعداد سات اور کل تعداد گیارہ بن جاتی ہے۔

بعض سے منقول ہے کہ اظہار نبوت سے قبل ایک فرزند متولد ہوا تھا اس کا نام عبد مناف رکھا گیا تھا۔ اس طرح کل تعداد بارہ ہو جاتی ہے۔

ان تمام اقوال سے آٹھ فرزندان رسول کی تعداد حاصل ہوئی جن میں سے دو، حضرت قاسم و ابراہیم متفق علیہ ہیں اور چھ مختلف فیہ۔

(۱) عبد مناف۔ (۲) عبد اللہ (۳) طیب (۴) مطیب (۵) طاہر (۶) مطہر۔

اصح یہ ہے کہ تین فرزند ہیں قاسم، ابراہیم اور عبد اللہ اور چار صاحبزادیاں۔ زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۰، ۷۷۱)

۲۔۔۔ حضرت ابراہیم، ماریہ قبطیہ کے بطن سے اور باقی تمام اولاد کرام حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے شکم انور سے تولد ہوئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۱)

۳۔۔۔ تمام اولاد کرام میں سب سے بڑے حضرت قاسم اور سب سے چھوٹے حضرت ابراہیم تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۱، ۷۷۳)

ان کی ترتیب میں اختلاف ہے ایک قول کے بموجب ترتیب اس طرح ہے۔ قاسم، زینب، رقیہ، فاطمہ، ام کلثوم، عبد اللہ اور پھر ابراہیم رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۰۵)

۴۔۔۔ سب سے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم، سب سے بڑی صاحبزادی بقول اکثر علماء سیدہ زینب۔ سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور سب سے چھوٹی صاحبزادی ایک قول کے بموجب سیدہ فاطمہ، ایک قول کے بموجب سیدہ رقیہ اور ایک قول کے بموجب سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہم ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۲، ۷۸۷)

۵۔۔۔ یہ حضرت عبد اللہ بن رسول اللہ ﷺ کا لقب ہے چونکہ یہ فرزند عہد اسلام میں متولد ہوا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۱)

۶۔۔۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم کے سوا سب کے سب اولاد کرام قبل از اظہار نبوت پیدا ہوئیں۔ ایک قول ہے کہ بجز عبد مناف کے تمام اولاد کرام بعد اعلان نبوت منصہ وجود میں آئیں اور ایک قول یہ بھی کہ کہ صرف عبد اللہ عہد اسلام میں رونق بخش عالم ہوئے اسی بنا پر ان کا لقب طاہر ہوا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ صفحہ [illegible]

۷۔۔۔ ان کی وفات حسرت آیات قبل از اظہار نبوت ہوئی۔ صاحب مواہب نے فرمایا: مستدرک میں ایسی روایت ہے کہ جو عہد اسلام میں ان کی وفات پانے پر دلالت کرتی ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۲)

۸۔۔۔ ان کی عمر میں اختلاف ہے۔

(۱) بعض کہتے ہیں کہ یہ پاؤں پر چلنے کی عمر تک با حیات رہے۔ (۲) بعض کا قول ہے کہ سواری پر سوار ہونے کی عمر تک اس دنیا میں رہے۔ (۳) بعض دو سال عمر بتاتے ہیں۔ (۴) اور بعض سترہ مہینے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۲)

۹۔۔۔ یہ فرزند مکہ مکرمہ میں بعد ظہور اسلام عالم وجود میں تشریف لائے اور عہد طفولیت میں ہی دولت سرائے جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۲)

۱۰۔۔۔ آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں ماہ ذوالحجۃ الحرام ۸ھ میں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۲)

۱۱۔۔۔ دو بھیڑیوں کو ذبح فرمایا۔ اور ایک قول کے بموجب ایک بکری کو ذبح کیا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۲)

۱۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ نے اس مژدہ کے پہنچانے پر انہیں غلامی سے آزاد فرمادیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۲)

۱۳۔۔۔ ام سیف رضی اللہ عنہا کے سپرد فرمایا جو کہ حضرت ابو سیف رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیم کو دیکھنے کیلئے ابو سیف کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۲)

۱۴۔۔۔ ان کا انتقال دسویں محرم یا دسویں ربیع الاول (۱۰ھ) کو ہوا تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۵)

۱۵۔۔۔ ان کی عمر سے متعلق بھی ارباب سیر اختلاف رکھتے ہیں۔

(۱) ستر دن۔ جیسا کہ ابو داؤد نے ذکر کیا ہے۔ (۲) سولہ مہینے آٹھ دن۔ (۳) ایک سال دو مہینے اور چھ دن۔ (۴) تقریباً ڈیڑھ سال۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۵)

۱۶۔۔۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؓ کو ان کی دایہ (سلمٰی زوجہ ابو رافع رضی اللہ عنہا) نے غسل دیا۔ اور ایک قول میں ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے غسل دیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے پانی ڈالا حضور اکرم ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۵)

۱۷۔۔۔ صحیح یہ ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے انکی نماز جنازہ پڑھی اور یہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انکی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی، علماء اس کی اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ حضور ﷺ نے خود نہ پڑھی ہو اور صحابہ کرام کو حکم فرمایا ہو کہ وہ نماز پڑھ لیں۔ یا یہ مراد ہو کہ جماعت کے ساتھ نماز نہ ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۵)

۱۸۔۔۔ جنت البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون ؓ کی قبر شریف سے متصل۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۵)

۱۹۔۔۔ ان کی ولادت ۳۰؁ میلاد النبی ﷺ میں ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۹)

۲۰۔۔۔ آپ کے خالہ زاد بھائی حضرت ابو العاص بن الربیع ؓ سے جو سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بہن ہند بنت خویلد کے بیٹے تھے حضرت ابو العاص ؓ مشہور اپنی کنیت کیساتھ ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے۔ لقیط ہے یا مقسم یا قاسم یا یاسر۔ اکثر کے نزدیک قول اول درست ہے یعنی لقیط۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۷۹)

۲۱۔۔۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا حضرت ابو العاص ؓ سے ایک ہی فرزند دلبند تھا جس کا نام علی تھا جو حد بلوغیت سے قریب دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور ایک دختر فرخندہ اختر تھی جنکا نام امامہ تھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد سیدہ فاطمہ کی وصیت کے بموجب سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا ان سے ایک فرزند "محمد اوسط" پیدا ہوئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱، ۸۲)

۲۲۔۔۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ۸ھ کو دولت سرائے جاودانی کو رحلت فرمائی۔

(مدارج النبوۃ ص ۸۲)

۲۳۔۔۔ ان چار عورتوں نے

(۱) سیدتنا سودہ بنت زمعہ۔ (۲) ام سلمہ (۳) ام ایمن۔ (۴) ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہن۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲)

۲۴۔۔۔ متفق علیہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم آپ کی صاحبزادی (سیدہ زینب) کو غسل دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ان کو تین مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ۔ ایک روایت میں پانچ اور سات مرتبہ آیا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲)

۲۵۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے خود ان کو قبر میں اتارا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳)

۲۶۔۔۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی ولادت کے تین سال بعد ۳۳ میلاد النبی ﷺ میں رونق بخش عالم ہوئیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳)

۲۷۔۔۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اظہارِ نبوت سے قبل عتبہ بن ابی لہب کی زوجیت میں تھیں۔ جب رسولِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات نے اعلان نبوت فرمایا اور سورۂ "تبت یدا ابی لہب" نازل ہوئی تو ابو لہب نے اپنے بیٹے عتبہ سے کہا: او عتبہ! تیرا سر حرام ہے۔! مطلب یہ ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اگر تو محمد (ﷺ) کی بیٹی کو اپنے سے جدا نہ کرے۔ اس پر اس نے جدائی کر لی اور علیحدہ ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳)

۲۸۔۔۔ عتبہ بن ابی لہب سے جدائی کے بعد حضور اکرم ﷺ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان ذوالنورین ؓ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں کر دیا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴)

دولابی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عثمان کا سیدہ رقیہ رضی اللہ کیساتھ نکاح زمانۂ جاہلیت میں ہوا تھا مگر اور دیگر تمام اہل سیر نے بعد اسلام بیان کیا ہے۔ (حوالہ بالا)

۲۹۔۔۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عثمان ؓ سے ایک فرزند ارجمند عبد اللہ

تولد ہوا۔ جب وہ دو سال کا ہوا تو ایک مرغ نے ان کی چشم مبارک میں چونچ ماری جس سے وہ بیمار ہوگئے اور اسی بیماری میں دنیا سے رخصت ہوگئے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۶۰، ۷۸۶)

۳۰۔۔۔ شوال ۲ھ میں۔ جب نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے شوال المکرم کے پہلے روز حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو فتح جنگ بدر کی بشارت کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ کیا اور جب وہ چاشت کے وقت مدینہ طیبہ پہنچے تو لوگوں کو سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کے دفن سے فارغ ہوتے ہوئے پایا یہی قول زیادہ صحیح ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے دفن میں خود موجود تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۷۲)

۳۱۔۔۔ اظہار نبوت سے قبل سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عتبہ یا عتیبہ ابن ابو لہب کی زوجیت میں تھیں اعلان نبوت کے بعد اس نے جدائی کرلی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۸۵)

۳۲۔۔۔ منقول ہے کہ عتبہ نے جب سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے جدائی کرلی تو وہ بارگاہ رسالت میں آیا اور کہنے لگا: میں کافر ہوا آپ کے دین سے۔ نہ آپ کا دین مجھے محبوب ہے اور نہ آپ مجھے پیارے ہیں۔! اس بد بخت نے حضور اکرم ﷺ سے زیادتی کی اور آپ کی قمیص مبارک کو چاک کردیا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ اس ملعون نے اتنی گستاخی کی کہ اس نے اپنے ناپاک منہ کا تھوک حضور اکرم ﷺ کی جانب پھینکا اور کہا: میں نے رقیہ (رضی اللہ عنہا) کو طلاق دیدی۔! نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا: اے خدا! اس ملعون پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کردے۔! اہل سیر کہتے ہیں کہ حضرت ابو طالب اس وقت مجلس میں حاضر تھے انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تجھے کونسی چیز حضور اکرم ﷺ کی دعا کے تیر سے بچا سکے گی۔

یہ ملعون تجارت کی غرض سے شام کی طرف جارہا تھا راہ میں جب اس نے ایک ایسی منزل پر پڑاؤ ڈالا جہاں درندے تھے تو ابو لہب نے قافلہ والوں

سے کہا: آج کی رات تم سب ہماری مدد کرو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کی دعا میرے بیٹے کے حق میں کہیں آج کی رات اثر نہ کرے۔! اس پر سب نے اپنے اپنے بوجھوں کو اکٹھا کیا اور نیچے اوپر کرکے چنا، پھر ان بوجھوں کے اوپر عتبہ کے سونے کیلئے جگہ بنائی اور اس کے چاروں طرف گھیرا ڈال کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حق تعالیٰ نے ان پر نیند کو مسلط کیا۔ ایک شیر آیا اس نے ایک ایک کے منہ کو سونگھا اور کسی سے اس نے تعرض نہ کیا۔ پھر اس نے جست لگائی، عتبہ پر پنجہ مارا اور اس کے سینے کو پھاڑ ڈالا۔ ایک روایت میں ہے کہ عتبہ کی گردن کو دبوچا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۸۵)

۳۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ہجرت کے تیسرے سال حضرت عثمان ذوالنورین ؓ سے تزوج فرمادیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۶)

۳۴۔۔۔ ۹ھ کو عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۶)

۳۵۔۔۔ ان کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے پڑھائی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۶)

۳۶۔۔۔ بعد نماز جنازہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا۔

تم میں کوئی ایسا ہے جس نے آج رات اپنی بیوی سے ہم بستری نہ کی ہو۔! اس پر حضرت ابو طلحہ ؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں۔! فرمایا: ان کی قبر میں اترو۔! بعض شارحین نے کہا ہے کہ حضور ﷺ کا یہ فرمانا حضرت عثمان غنی ؓ پر تعریض تھا کیوں کہ انہوں نے اس رات اپنی باندی سے جماع کیا تھا بایں سبب کہ سیدہ ام کلثوم کی علالت طول کھینچا تھا جب وہ بے طاقت ہوگئے تو اپنی باندی کے پاس گئے اور جماع کیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۶)

۳۷۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی رحلت کے بعد حضرت عثمان غنی ؓ سے فرمایا:

اگر میرے پاس تیسری صاحبزادی ہوتی تو اسے بھی تمہارے نکاح میں

لے آتا۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر دس صاحبزادیاں ہوتیں تو میں ان کو یکے بعد دیگرے دیتا جاتا اور وفات پاتی رہتیں۔“

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۸۶)

۳۸—— اہل سیر کہتے ہیں کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عرصہ تک حضرت ذو النورین ؓ کی زوجیت میں رہیں لیکن ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دو فرزند متولد ہوئے لیکن زندہ نہ رہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۸۶)

۳۹—— سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت بقول ابن جوزی ۵۳م یعنی اظہار نبوت سے پانچ سال قبل ہے۔ مشہور تر روایت یہی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت، ولادت النبی ﷺ کے اکتالیسویں سال میں ہوئی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ یہ قول ابو بکر رازی کا ہے اور یہ قول اس کے مخالف ہے جسے ابن اسحٰق نے حضور اکرم ﷺ کی اولاد پاک کے بارے میں بیان کیا ہے کہ تمام اولاد کرام قبل از اظہار نبوت پیدا ہوئی ہیں بجز حضرت ابراہیم کے، اس لئے کہ اس قول کے بموجب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلانِ نبوت کے ایک سال بعد ہوتی ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۸۷)

۴۰—— صاحب روضۃ الواعظین فرماتے ہیں کہ جب حضرت خدیجہ، حمل سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے حاملہ ہوئیں تو حضور سید یوم النشور ﷺ نے فرمایا: خدیجہ۔! مجھ کو روح الامین نے خبر دی ہے کہ یہ صاحبزادی جو ہوگی ان کا نام فاطمہ رکھنا کہ یہ نام ان کا نسلی ہے۔

(اوراق غم ۱۱۹)

اور اس بنا پر یہ نام رکھا گیا کہ حق تعالیٰ نے ان کو اور ان کے محبین کو آتش دوزخ سے محفوظ رکھا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۸۷)

۴۱—— جب حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی ولادت قریب ہوئی تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے انتظام زچہ خانہ کے لئے حسب رواج قریش میں سے عورتوں کو بلایا۔ سب نے انکار کر دیا کہ ہم تمہاری امداد و نظام زچہ خانہ کو ہرگز نہ آئیں گے کیونکہ تم نے ہماری بات نہ مانی اور متمول کو چھوڑ کر

یتیم محمد (ﷺ) کی بیوی بنی، تونگری پر درویشی کو ترجیح دی۔! آپ اس جواب سے ملول و اندوہگین ہوئیں کہ اچانک چار عورتیں ظاہر ہوئیں جو گندم گوں اور دراز قد تھیں۔ حضرت خدیجہ ان اجنبی عورتوں کو دیکھ کر خائف ہوئیں تو ان میں سے ایک نے کہا: خدیجہ! غم نہ کر اور اصلاً خوف و خطر دل میں نہ لا، ہمیں اللہ نے تیری خدمت کے لئے بھیجا ہے اور ہم تمہاری بہنیں ہیں۔ میں سارہ بنت اسحٰق ہوں، یہ مریم بنت عمران ہیں، یہ کلثوم ہمشیرہ موسیٰ علیہ السلام اور یہ آسیہ فرعون کی بیوی ہیں۔ یہ کہہ کر ایک دائیں طرف بیٹھ گئی اور ایک بائیں طرف، ایک پیچھے کو اور ایک آپ کے آگے کہ اتنے میں آثار وضع حمل ظاہر ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت ہوئی۔ ان عورتوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طشت میں بٹھا کر آب کوثر سے غسل دیا اور ایک سپید کپڑا جو عطرہائے جنت سے معطر تھا نکالا۔ اس میں سیدہ کو لپیٹ لیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی گود میں دیتے ہوئے کہا لو! خدیجہ مبارک ہو۔!

(اوراق غم ص ۱۱۹)

۴۲—— خطاب سیدۃ نساء العالمین اور سیدۃ نساء اہل الجنہ ہیں۔ اور لقب زہرا، بتول، زکیہ اور راضیہ ہیں۔ زہرا اس بنا پر کہ زہرت بہجت اور جمال میں کمال مرتبہ میں ہیں۔ اور بتول اس بنا پر کہ آپ اپنے زمانے کی تمام عورتوں سے فضیلت، دین اور حسن و جمال میں جدا ہیں اور ماسوی اللہ سے بے نیاز ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۸۷)

۴۳—— روایتوں میں آیا ہے کہ سید فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے پیام دیا تھا اور حضور ﷺ نے علت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”میں ان کے نکاح میں وحی کا انتظار کر رہا ہوں۔“ اسکے بعد حضرت عمر فاروق ؓ نے پیام دیا ان کو بھی اسی طرح جواب مرحمت فرمایا۔ مشکوۃ شریف میں مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان کیلئے پیام دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا وہ خورد سال ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۲)

۴۴—— حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو

ترغیب دی کہ آپ جاکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے حضور اکرم ﷺ کو پیام دیں۔ روضۃ الاحباب میں کہا گیا ہے کہ صحابہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا: آپ حضور ﷺ کے اہل اور خواص میں سے ہیں آپ جاکر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے حضور اکرم ﷺ کو پیام دیں۔! حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں شرم رکھتا ہوں اور فرمایا: حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا پیام رد فرما دیا تو میرا پیام کیوں قبول فرمائیں گے۔! صحابہ نے کہا: آپ حضور ﷺ کی بارگاہ میں بہت زیادہ مقرب اور آپ ﷺ کے چچا کے صاحبزادے اور حضرت ابو طالب کے فرزند ہیں۔ جاؤ شرم نہ کرو۔! اس کے بعد حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پیام اپنے لئے پیش کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے مرحبا و اہلاً فرمایا اور اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس وقت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ اس وقت آپ پر وہ کیفیت طاری ہوئی جو نزول وحی کے وقت طاری ہوتی ہے اور حضور ﷺ اس میں مستغرق ہو گئے۔ اس کے بعد جب وہ کیفیت دور ہوئی اور حضور ﷺ اپنے حال میں آئے تو فرمایا: اے انس۔! رب العرش کی پاس سے میرے حضور جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ حق تقدس و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ فاطمہ کا نکاح علی (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ کر دو۔! تو اے انس۔! جاؤ اور ابو بکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر اور جماعت انصار کو بلا لاؤ۔! اور پھر جب یہ سب حضرات حاضر ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ نے بلیغ خطبہ پڑھا اس کے بعد حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ کر دیا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۲۸)

۴۵۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے چار سو مثقال چاندی پر عقد باندھا پھر ایک طباق کھجوروں کا لیا اور جماعت صحابہ میں بکھیر کر لٹایا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۲۸)

۴۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کا عقد ہجرت کے دوسرے سال رمضان المبارک میں غزوہ بدر کی واپسی پر فرمایا۔ بعض غزوہ احد کے بعد کہتے ہیں۔ اور ماہ ذی الحجہ میں شب عروسی واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ماہ رجب میں نکاح ہوا اور ایک قول سے ماہ صفر میں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۸۔)

۴۷۔۔۔ بوقت نکاح سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ کی تھی بعض سولہ سال اور بعض اٹھارہ سال کہتے ہیں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر مبارک اکیس سال پانچ ماہ کی تھی دیگر اقوال بھی ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص۔ ۸۸،۸۹۔)

۴۸۔۔۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جو جہیز حضور ﷺ نے عطا فرمایا تھا وہ مندرجہ ذیل ہے

(۱) دو رضائی جو کتان سے مملو تھیں۔ (۲) چار بالشت کپڑا۔ (۳) دو چاندی کے بازو بند۔ (۴) گدا۔ (۵) تکیہ۔ (۶) ایک پیالہ۔ (۷) ایک چکی۔ (۸) ایک مشکیزہ۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۰)

دوسرے قول کے بموجب جہیز کے سامان اس طرح ہیں۔

(۱) دو جوڑے۔ (۲) دو بازو بند چاندی کے۔ (۳) ایک چادر۔ (۴) ایک پیالہ۔ (۵) ایک چکی۔ (۶) دو گلاس (۷) ایک مشکیزہ۔ (۸) ایک کٹورہ پانی پینے کا۔ (۹) دو رضائی۔ (۱۰) اور چار گدے دو اون سے بھرے ہوئے تھے اور دو کھجور کی چھال سے۔ (ورق نم ص ۱۳۱)

۴۹۔۔۔ حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زرہ کو ایک یہودی کے پاس گروی رکھ کر ولیمہ کیا۔ ان کے ولیمہ میں چند صاع جو، کھجوریں اور حیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور، ستو اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے۔) کا کھانا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۰)

۵۰۔۔۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ کے عالم وصال کی طرف ارتحال فرما جانے کے چھ ماہ بعد تین رمضان المبارک ۱۱ھ منگل کی رات کو محنت خانہ دنیا سے دار البقا کو رحلت فرمائی۔ یہی قول مشہور و صحیح ہے۔ اور بھی کئی

قول ہیں لیکن وہ درجہ صحت سے دور ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۷۹۰)

۵۱ــــ آپ کو حضرت اسماء بنت عمیس زوجہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نے حسب وصیت غسل دیا اور آپ نے ہی کفن پہنایا۔ (اوراق غم ص۱۴۰)

۵۲ــــ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جب بستر مرگ پر تھیں تو حضرت اسماء بنت عمیس کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگیں: اسماء۔! مجھے اس کی زیادہ فکر ہے کہ میرا جنازہ باہر جائیگا اور لوگ دیکھیں گے! اس نے عرض کی: سیدہ! میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ عورتوں کے جنازے پر نرم شاخیں کمان کی طرح باندھ کر اوپر سے چادر ڈال دیتے ہیں۔ اس طریقے سے جنازہ نکالنے میں پردہ دری نہیں ہوتی۔ آپ نے وہ گہوارہ بنوا کر ملاحظہ کیا اور بہت خوش ہوئیں پھر وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ اس گہوارہ میں اٹھایا جائے۔ آپ کی وصیت کے مطابق گہوراہ میں پوشیدہ کر کے جنازہ اٹھایا گیا۔ (اوراق غم ص۱۳۸)

۵۳ــــ ایک قول کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور ایک قول کے بموجب حضرت عباس ؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (مدارج النبوۃ ج۲۔ ص۷۹۰)

ایک قول یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ شریف رکھا گیا تاکہ نماز پڑھی جائے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: اے ابو بکر۔! آگے آؤ۔! حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے فرمایا: میں آگے آؤں حالانکہ تم موجود ہو! حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: ہاں! میں موجود ہوں لیکن تمہارے سوا کوئی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھائے گا۔ اس کے بعد حضرت صدیق اکبر ؓ آگے بڑھے اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۷۵۹، نزہۃ المجالس ق۱۱ص۵۹)

۵۴ــــ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے محلِ دفن میں اختلاف ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ آپ کا مرقد بقیع میں حضرت عباس ؓ کے قبہ میں ہے جہاں تمام اہل بیت نبوت آسودہ ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ آپ کا مدفن آپ کے گھر ہی میں ہے جو کہ مسجد نبوی شریف میں ہے آپ کا جنازہ گھر سے

باہر نہ نکالا گیا۔ آج بھی آپ کی زیارت گاہ وہیں مشہور ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ کا مزار شریف بقیع کی مسجد میں ہے جو قبہ عباسی کے نام سے منسوب ہے اور کہتے ہیں کہ یہ مسجد بیت الحزن کے نام سے معروف ہے۔ (مدرج، ج۲ص۷۹۱)

۵۵ــــ چھ اولادیں ہوئیں۔

تین صاحبزادگان

(۱) حضرت حسن (۲) حضرت حسین اور حضرت محسن رضی اللہ عنہم۔

اور تین صاحبزادیاں۔

(۱) سیدہ زینب (۲) سیدہ ام کلثوم۔ (۳) اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہن۔

حضرت محسن اور سیدہ رقیہ عہد طفولیت میں ہی انتقال فرما گئے۔ سیدہ زینب، حضرت عبد اللہ بن جعفر کی اور سیدہ ام کلثوم، حضرت عمر فاروق ؓ کی زوجیت میں آئیں اور ان کی اولاد باقی نہ رہی اگرچہ سیدہ ام کلثوم کا حضرت فاروق اعظم سے ایک فرزند پیدا ہوا اور اس کا نام زید تھا۔ (مدارج النبوۃ ص۷۸۸)

۵۶ــــ آپ کی عمر اٹھائیس سال ہوئی۔ (اسماء الرجال مشکوۃ ۶۱۳، نزہۃ المجالس ق۱۱، ص۵۹)

۵۷ــــ حضرت قاسم بن رسول اللہ ﷺ پہلے فرزند ہیں جس نے اولاد شریف میں سب سے پہلے وفات پائی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۷۷۲)

۵۸ــــ حضرت عبد اللہ بن رسول اللہ ﷺ کے وصال پر۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۷۷۲)

۵۹ــــ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دن رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا:

ابراہیم میرے فرزند کی وفات مدت رضاعت پوری کئے بغیر دنیا سے ہوئی ہے اور ان کیلئے ایک دودھ پلانے والی مقرر کی گئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جنت میں ہے تاکہ مدت رضاعت پوری کرے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۷۷۶)

۶۰ــــ اہل سیر کہتے ہیں کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا اصلی نام معلوم نہ ہو سکا، بعض لوگ ''آمنہ'' بتاتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۷۸۵)

حضور اکرم ﷺ کے دادا اور والدین سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت عبد المطلب کے والد اور دادا کا نام کیا ہے۔؟

۲۔۔۔ حضرت عبد المطلب کی عمر اس وقت کتنی تھی جب کہ آپ کے والد کا انتقال ہوا۔؟

۳۔۔۔ حضرت عبد المطلب کا نام ''عبد المطلب'' کیوں ہوا۔؟

۴۔۔۔ حضرت عبد المطلب کے کتنے بھائی تھے۔؟

۵۔۔۔ حضرت عبد المطلب نے کتنی شادیاں کیں اور کس بیوی سے کتنی اولاد ہوئیں۔؟

۶۔۔۔ حضرت عبد المطلب کے کتنے صاحبزادے تھے اور کتنی صاحبزادیاں۔؟

۷۔۔۔ حضرت عبد المطلب کی قبر مبارک کہاں ہے۔؟

۸۔۔۔ حضرت عبد المطلب کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۹۔۔۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت حضور ﷺ کی عمر شریف کتنی تھی۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال کس جگہ ہوا۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کہاں ہے۔؟

۱۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف اس وقت کتنی تھی جب آپ اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے۔؟

۱۴۔۔۔ مدینہ منورہ کے اس سفر میں حضور اکرم ﷺ اور آپ کی والدہ کے علاوہ اور کون تھے۔؟

۱۵۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس جگہ ہوا اور آپ کی قبر شریف کہاں ہے۔؟

حضور اکرم ﷺ کے دادا اور والدین سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کے والد کا نام ہاشم بن عبد مناف ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۱)

اور والدہ کا نام سلمیٰ۔ (مدارج ج ص ۱۴۲)

۲۔۔۔ اس وقت حضرت عبد المطلب کی عمر پچیس سال کی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کی پیدائش سے قبل ہی والد ہاشم کا انتقال ہو گیا تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ص ۱۴۲ اور کس اول)

۳۔۔۔ آپ کا نام عبد المطلب رکھے جانے میں بکثرت وجوہ مشہور ہیں۔

(۱) اس وجہ سے کہ آپ کے والد ہاشم کسی زمانہ میں مدینہ منورہ جا کر اقامت گزیں ہوئے تو ان سے یہ فرزند (عبد المطلب) پیدا ہوا۔ جب ہاشم کے بھائی مطلب مدینہ میں آئے تو انہوں نے بچہ کو دیکھا جو حسین صورت اور خوش جمال تھا۔ دریافت کرنے لگے کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ ہم ہی میں سے معلوم ہوتا ہے اور ہمارا ہی ناک و نقشہ رکھتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ہاشم بن عبد مناف کا فرزند ہے۔ پھر تو انہوں نے اس بچہ کو اٹھا کر اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ چونکہ بچہ کے کپڑے میلے کچیلے اور بری شکل میں تھے جب لوگوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ میرا ''عبد'' ہے۔ اسی بنا پر انہیں عبد المطلب کہا جانے لگا۔

(۲) یا اس وجہ سے کہ بعض لوگ لیتے ہیں کہ جب ہاشم اس جہاں سے رحلت فرمانے لگے تو اپنے بھائی ''مطلب'' سے وصیت کی کہ اپنے اس ''عبد'' کو لے لو جو یثرب (مدینہ) میں ہے اور اپنے اس فرزند کی طرف اشارہ کیا جو مدینہ میں مقیم تھا اسی بنا پر لوگ ان کو عبد المطلب کہنے لگے۔

(۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب یہ بچے ہی تھے کہ ان کے والد نے

وفات پائی اور ان کے چچا مطلب نے ان کی پرورش کی۔ عرب میں یہ دستور تھا کہ زیر پرورش بچے کو "عبد" کہتے تھے اس لئے عبدالمطلب کے نام سے مشہور ہو گئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹)

۴ــــ تین بھائی تھے۔

(۱) اسد۔ جو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی والدہ کے والد ہیں۔

(۲) نفیلہ۔ (۳) صفی۔ (مدارج ج ۲ ص ۱۱)

۵ــــ آپ نے پانچ شادیاں کیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) فاطمہ بنت عمرو بن عابد سے۔ ان سے آٹھ اولادیں ہوئیں تین صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں۔ زبیر، ابو طالب، عبداللہ، فاطمہ (یا عائلہ) بیضاء، برّہ، امیمہ اور اروی۔

(۲) دوسرا نکاح ہالہ بنت وہب سے کیا۔ ان سے ایک صاحبزادی اور تین صاحبزادگان پیدا ہوئے۔ صفیہ، مقوم، حجل اور حمزہ

(۳) تیسری شادی نتیلہ بنت حباب یا شیلہ بنت خباب سے کی۔ ان سے تین فرزند عباس، ضراء اور قثم تولد ہوئے۔

(۴) چوتھا عقد صفیہ بنت جندب سے فرمایا۔ ان سے صرف ایک لڑکا حارث پیدا ہوا۔

(۵) اور پانچواں نکاح لُبنی یا لبّی بنت ہاجر سے کیا۔ ان سے ابو لہب پیدا ہوا۔ (معارج النبوۃ ص ۵۱۴ رکن اول، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۱)

۶ــــ آپ کے صاحبزادگان کی تعداد سے متعلق اختلاف ہے۔ بعض تیرہ، بعض بارہ، بعض گیارہ اور بعض دس کہتے ہیں۔ ان کے نام اسطرح ہیں۔

(۱) حارث (۲) ابو طالب (۳) زبیر (۴) حمزہ (۵) ابو لہب (۶) غیداق یا عنداق۔ (۷) مقوم۔ (۸) ضرار (۹) عباس۔ (۱۰) قثم۔ (۱۱) عبدالکعبہ۔ (۱۲) حجل۔ (۱۳) عبداللہ۔

جو دس کہتے ہیں وہ عنداق اور حجل ایک ہی کا نام بتاتے ہیں اور قثم و عبدالکعبہ کو اولادِ عبدالمطلب میں شمار نہیں کرتے۔ جو بارہ بتاتے ہیں وہ مقوم کو ساقط کرتے ہیں۔ اس میں اور بھی بہت اقوال ہیں۔

اور صاحبزادیاں چھ تھیں۔

(۱) بیضاء۔ (۲) صفیہ۔ (۳) عاتکہ یا فاطمہ۔ (۴) برّہ۔ (۵) امیمہ۔ (۶) اروی۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۵۱۳، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۱)

۷ــــ آپ کی قبر مکہ مکرمہ میں حجون نامی قبرستان میں ہے۔ (معارج النبوۃ ۷ رکن دوم)

۸ــــ آپ کی عمر ایک سو دس سال ہوئی۔ ایک روایت میں ایک سو بیس سال اور ایک روایت میں ایک سو چالیس سال ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۸)

ایک روایت بیاسی سال کی بھی ہے۔ (شواہد النبوۃ ص ۸۵)

۹ــــ محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ابھی شکم مادر ہی میں تھے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ آٹھ ماہ یا سات ماہ یا دو ماہ کے گود میں تھے کہ حضرت عبداللہ نے وفات پائی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۲)

۱۰ــــ حضرت عبداللہ کی وفات مدینہ منورہ میں ہوئی ان دنوں وہ بسلسلۂ تجارت قریش کے ساتھ تھے۔ جب واپسی میں مدینہ طیبہ سے گزر ہوا تو قافلہ سے جدا ہو کر اپنے بھائیوں کے پاس جو بنی نجار تھے ٹھہر گئے۔ جب قافلہ کے لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو حضرت عبدالمطلب نے حضرت عبداللہ کے بارے میں دریافت کیا تو قافلہ والوں نے بتایا کہ ہم نے انہیں بیمار چھوڑا ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنے بڑے فرزند حارث کو ان کو لانے کے لئے بھیجا جب حارث مدینہ پہنچے تو عبداللہ کا انتقال ہو چکا تھا اور دفن بھی کئے جا چکے تھے۔ (مدارج النبوۃ ص ۲۲)

۱۱ــــ آپ کی عمر پچیس سال ہوئی۔ (معارج النبوۃ ۵ رکن اول، نزہۃ المجالس ق ۵۰۸ھ)

۱۲ــــ مدینہ منورہ کے "دار نابغہ" میں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۲)

۱۳ــــ اس وقت آپ ﷺ کی عمر شریف چار، پانچ، چھ یا سات سال کی تھی۔

ایک روایت میں بارہ سال کہا گیا ہے مگر اصح چھ یا سات سال ہے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۳۷)

۱۴۔۔۔ ام ایمن رضی اللہ عنہا جو حضرت عبداللہ کی باندی تھیں اس سفر میں ساتھ تھیں۔ (مدارج النبوۃ ص۳۷)

۱۵۔۔۔ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو واپس ہونے لگیں تو دوران سفر مقام ''ابواء'' میں انتقال فرمایا اور اسی جگہ دفن کی گئیں۔ ابواء مدینہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدہ آمنہ کی قبر انور مکہ مکرمہ کے مقام ''حجون'' میں جانب معلا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ممکن ہے ابواء میں مدفون ہونے کے بعد انہیں مکہ مکرمہ منتقل کیا گیا ہو۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۳۸)

حضور اکرم ﷺ کے چچاؤں اور پھوپھیوں سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے کتنے چچا تھے اور کون کون مشرف بہ اسلام ہوئے۔؟

۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی پھوپھیاں کتنی تھیں اور کون کون مسلمان ہوئیں۔؟

۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی چچاؤں میں سب سے بڑے کون تھے اور سب سے چھوٹے کون؟

۴۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۵۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کس سن میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ کے اسلام لانے کا واقعہ کیا ہے۔؟

۶۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کس غزوہ میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔؟

۷۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کے قاتل کا نام کیا ہے۔؟

۸۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کی شہادت کا واقعہ کیا ہے۔؟

۹۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کو کس جگہ دفن کیا گیا۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کی قبر میں آپ کے ساتھ اور کس کو دفن کیا گیا۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت عباس ؓ کس سن میں پیدا ہوئے۔؟

۱۳۔۔۔ زمانۂ جاہلیت میں حضرت عباس ؓ کے سپرد کیا کیا ذمہ داریاں تھیں۔؟

۱۴۔۔۔ حضرت عباس ؓ کس سن میں ایمان لائے۔؟

۱۵۔۔۔ حضرت عباس ؓ کا انتقال کس سن میں کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا۔؟

۱۶۔۔۔ حضرت عباس ؓ کی قبر شریف کہاں ہے۔؟

۱۷۔۔۔ حضرت عباس ؓ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے ان چچا کا نام کیا ہے جو آپ کے رضاعی بھائی بھی تھے۔؟

۱۹۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے ان چچا کا کیا نام ہے جو آپ کے ہم زلف بھی تھے۔؟

حضور ﷺ کے چچااور پھوپھیوں سے متعلق جوابات

۱۔ــــ حضور اکرم ﷺ کے چچاؤں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ بعض نو، بعض دس اور بعض گیارہ کہتے ہیں جیسا کہ ان کی تفصیل اولاد حضرت عبد المطلب میں گزری۔ چچاؤں میں سے بجز حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے کوئی مسلمان نہ ہوا۔ ابو طالب اور ابولہب نے زمانۂ اسلام پایا لیکن اسلام کی توفیق نہ پائی جمہور علماء کا مذہب یہی ہے۔ صاحب جامع الاصول نقل کرتے ہیں کہ انکے اہل بیت نے گمان کیا ہے کہ ابو طالب دنیا سے مسلمان گئے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۲)

۲۔ــــ آپ ﷺ کی پھوپھیاں چھ تھیں جنکا تفصیلی ذکر اولاد عبد المطلب میں گزرا۔ ان میں صرف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت زبیر بن عوام ؓ کی والدہ ہیں باتفاق مسلمان ہوئیں۔ اور عاتکہ کے اسلام میں اختلاف ہے۔ ابو جعفر عقیلی ان کے اسلام کی طرف ہیں اور ان کو صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ مسلمان نہ ہوئیں مگر صفیہ رضی اللہ عنہا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۲)

۳۔ــــ سب سے بڑے حارث تھے اور سب سے چھوٹے حضرت عباس ؓ۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۲، ۸۲۸)

۴۔ــــ حضرت حمزہ ؓ کی ولادت حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے چار سال قبل ہوئی۔ بعض کتابوں میں دو سال کہا گیا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۴)

۵۔ــــ ان کا اسلام لانا اعلان نبوت کے دوسرے سال میں تھا۔ بعض نے چھٹے سال میں، حضور اکرم ﷺ کا دار ارقم میں داخل ہونے کے بعد کہا ہے۔ اور حضرت عمر فاروق ؓ کے اسلام لانے سے تین دن قبل اسلام لائے۔

واقعہ یوں ہے کہ ایک دن ابو جہل بے عقل، حضور اکرم ﷺ کو ایذا پہنچا

رہا تھا اور دشنام طرازی کر رہا تھا۔ حضرت حمزہ ؓ شکار کو گئے ہوئے تھے جب واپس آئے تو ان کی باندی نے بتایا کہ آج ابو جہل تمہارے بھتیجے کو اس طرح ایذا پہنچا رہا تھا۔" حضرت حمزہ کو غصہ آیا اور ابو جہل کے پاس گئے۔ اپنی کمان جو ہاتھ میں تھی اس کے سر پر ماری اور اس کا سر پھاڑ دیا پھر اسلام لے آئے اس سے حضور ﷺ بہت مسرور ہوئے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۲)

(تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۱۳۰، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰۰)

۶۔ــــ جنگ احد میں۔

۷۔ــــ وحشی بن حرب جو بعد میں مسلمان ہوئے۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۱۳۰، مدارج ج ۲ ص ۲۰۰)

۸۔ــــ واقعہ یوں ہے کہ جناب حمزہ نے جنگ بدر میں طیعمہ ابن عدی اور عتبہ کو جو ہند کا باپ تھا قتل کیا تھا۔ جبیر ابن مطعم جو طیعمہ کا بھتیجہ تھا اس نے اپنے غلام وحشی سے کہا: اگر تو حضرت حمزہ سے میرے چچا طیعمہ کا بدلہ لے لے اور انہیں شہید کر دے تو تو آزاد ہے۔! ادھر ہند زوجہ ابو سفیان نے وحشی سے کہا: اگر تو میرے باپ عتبہ کا بدلہ جناب حمزہ سے لے لے تو میں تجھے زرو جواہر اور دیگر انعام جزیل سے نوازوں۔!

چنانچہ جب جنگ احد کی صف بندی ہو گئی اور عرصۂ کارزار گرم ہوا تو سباع بن عبد العزیٰ خزاعی کفار کی صفوں سے نکل کر آیا اور اپنا مقابل مانگا اس پر حضرت حمزہ ؓ میدان میں اس کے مقابل ہوئے اس پر حملہ آور ہوئے اور اس کا قصہ تمام کر دیا۔ جب آپ اس قتل سے لوٹے تو وحشی دامن کوہ میں ایک بڑے پتھر کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا جب حضرت حمزہ اس کے قریب سے گزرے تو وحشی نے پتھر کی آڑ سے آپ پر نیزہ کا وار کیا جو زیر ناف لگا اور آر پار ہو گیا۔ آپ وحشی کی طرف متوجہ ہوئے وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ ایک جگہ وحشی مڑا، آپ بھی مڑے۔ وہاں ایک خندق تھی جس میں آپ پھسلے زمین پر آرہے اور جام شہادت نوش فرمایا۔ وحشی لوٹ کر اس غار کے منہ پر پہنچا جہاں مرد مجاہد ابدی نیند سو رہا تھا، موت پر یقین نہ آیا تو کنکری ماری مگر جب جسم شریف میں

حرکت ہوتی نہ پائی تو اسے یقین ہوا۔ غار میں اتر کر نہایت بے دردی سے آپ کا سینہ بے کینہ چاک کیا، کلیجہ نکال کر ہند زوجہ ابوسفیان کو پیش کیا۔ ہند نے کچا کلیجہ دانتوں سے چبایا پھر حضرت حمزہ کی نعش شریف پر آئی، چھری سے آپ کے کان، ناک اور اعضائے نہانی کاٹے۔ ان سب کو ایک دھاگے میں پرو کر ہار بنا کر اپنے گلے میں پہنا اور اپنے گلے کا طلائی ہار وحشی کو انعام میں دیا مکہ پہنچ کر دس اشرفیاں اور دینے کا وعدہ کیا۔

اللہ تیری شان۔ ایہ ہند، ابوسفیان کی بیوی اور حضرت امیر معاویہ کی ماں ہے جس نے آج یہ حرکت کی اور پھر فتح مکہ کے دن شرف اسلام سے مشرف ہوئی۔ پھر خلافت فاروقی میں اسی ہند نے اسلامی لشکر کے ساتھ شامل ہو کر بڑی اسلامی خدمات انجام دیں اور بار بار کہتی تھیں: میں اپنے جرم کی مکافات اور پرانے گناہوں کا کفارہ کر رہی ہوں۔ جنگ قادسیہ اور جنگ یرموک میں ہند کے کارنامے تاقیامت یاد رہیں گے۔ حبشی بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور عہد صدیقی میں نبوت کے داعی مسیلمہ کذاب کو اسی نیزہ سے قتل کر کے بولے یہ حمزہ کے قتل کا بدلہ ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۱۳۰، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰۷)

۹۔۔۔ آپ کو میدان احد کے دامن کوہ میں دفن کیا گیا۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۱۳۰)

۱۰۔۔۔ آپ کے بھانجے حضرت عبداللہ بن جحش کو جو احد کے شہداء میں سے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۲۹)

۱۱۔۔۔ انسٹھ سال۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۴)

۱۲۔۔۔ ان کی ولادت عام الفیل سے تین سال قبل ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے دو یا تین سال عمر میں زیادہ تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۴)

۱۳۔۔۔ عمارت بیت الحرام آپ کے سپرد تھی یعنی تعمیر اور اس کی دیکھ بھال اور منصب سقایہ یعنی حاجیوں کو زمزم پلانا بھی آپ کے ہاتھ میں تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۴)

۱۴۔۔۔ جب حضور اکرم ﷺ فتح مکہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت عباس ؓ مکہ سے ہجرت کر کے راہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ حضور نے ان کے عیال کو مدینہ طیبہ بھیج دیا اور ان کو اپنے ہمراہ رکھا۔ حضرت عباس ؓ فتح مکہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہی تھے۔ بعض بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس فتح خیبر سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے مگر انہوں نے اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا تھا اور روز فتح مکہ اسلام کو ظاہر فرمادیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۵)

اہل سیر یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ جنگ بدر سے پہلے بھی مسلمان تھے۔ (حوالہ بالا)

۱۵۔۔۔ آپ کا انتقال حضرت عثمان ذوالنورین ؓ کی خلافت میں ان کی شہادت سے دو سال پہلے بارہ یا چودہ ماہ رجب یا ماہ رمضان ۳۲ھ یا ۳۳ھ میں ہوا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۷)

۱۶۔۔۔ بقیع شریف میں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۷)

۱۷۔۔۔ آپ کی عمر اٹھاسی یا نواسی سال ہوئی۔ اور آپ بتیس سال زمانہ اسلام میں رہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۷)

۱۸۔۔۔ حضرت حمزہ ؓ کہ ان کو اور حضور اکرم ﷺ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۸)

۱۹۔۔۔ حضرت عباس ؓ کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ام الفضل رضی اللہ عنہا حضرت عباس ؓ کی زوجیت میں تھیں۔ (مدارج ج ۲ ص ۸۳۱)

ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۲ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب کیا ہے اور آپ کا نسب حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے کہاں ملاقی ہوتا ہے۔؟

۳ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ سے پہلے کس کے نکاح میں تھیں اور ان سے کتنی اولاد ہوئیں۔؟

۴ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا لقب زمانۂ جاہلیت میں کیا تھا؟

۵ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کس کے ذریعہ حضور اکرم ﷺ کے پاس پیام نکاح بھیجا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے اس کا کیا جواب دیا۔؟

۶ـــ بوقت نکاح ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضور اکرم ﷺ کی عمر کتنی تھی۔

۷ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے منعقد کرایا محفل نکاح میں اور کون لوگ شامل تھے۔؟

۸ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا۔؟

۹ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے عقد کے بعد ولیمہ کس نے کیا اور کیا کھلایا۔؟

۱۰ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آغوش رسول ﷺ میں کتنی مدت رہیں۔؟

۱۱ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن سے حضور اکرم ﷺ کی کتنی اولادیں ہوئیں۔؟

۱۲ـــ وہ کونسا شرف ہے جو ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دنیا کی کسی عورت کو حاصل نہ ہوا۔؟

۱۳ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال کس سن میں کس ماہ کی کس تاریخ کو ہوا۔؟

۱۴ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی نماز جنارہ کس نے پڑھائی اور ان کو قبر میں کس نے اتارا۔؟

۱۵ـــ ام المومنین سے سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کہاں ہے۔؟

۱۶ـــ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کے والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ یہ قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھیں۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۳۴، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۷)

۲۔۔۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے۔

خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

آپ کا نسب، حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے "قصی" میں مل جاتا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۷)

۳۔۔۔ نبی کریم ﷺ کے حبالۂ عقد میں آنے سے قبل حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی دو شادیاں ہو چکی تھیں۔ ایک ابو ہالہ بن نیاس بن زرارہ سے اور دوسری عتیق بن عائذ مخزومی سے۔ بعض نے عتیق کو ابو ہالہ پر مقدم کیا ہے۔ ابو ہالہ کا اصلی نام مالک، ایک قول سے زرارہ اور ایک قول سے ہند تھا۔

اس سے آپ کے دو فرزند ہوئے ایک ہند اور دوسرا ایک ہالہ۔ اور عتیق سے ایک لڑکی ہند تولد ہوئی۔ روضۃ الاحباب میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی کہا گیا ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۸۹ پر اس لڑکے کا نام عبد اللہ بتایا گیا ہے) (اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۳۴ و مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۷)

۴۔۔۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ کا لقب طاہرہ تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۷)

۵۔۔۔ نفیسہ بنت امیہ نامی عورت کے ذریعہ۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے اس پیام سے متعلق مشورہ فرمایا۔ آپ کے دوسرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے بھی اس رشتہ کو بخوشی منظور فرمایا۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۳۵)

۶۔۔۔ اس وقت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس برس کی تھی۔ اور حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف پچیس سال کی تھی۔ اور ایک قول کے بموجب اکیس سال کی تھی بعض نے تیس سال بھی کہا ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۷)

۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ، حضرت ابو طالب و حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر چچاؤں کے ساتھ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و دیگر روسائے شہر کے ساتھ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے وہاں سیدہ کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل۔ چچا عمرو بن اسد۔ ایک روایت کے بموجب خدیجہ کے والد خویلد بن اسد پہلے ہی سے موجود تھے۔ حضرت ابو طالب نے ایک بلیغ خطبہ پڑھا۔ جب حضرت ابو طالب نے خطبہ مکمل کیا تو ورقہ بن نوفل نے بھی خطبہ پڑھا جس میں انہوں نے حمد و ثناء کے بعد کہا کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) کو محمد بن عبد اللہ (ﷺ) کی زوجیت میں دیا۔! ابو طالب نے کہا کہ اے ورقہ! میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ کے چچا عمرو بن اسد بھی آپ کے نکاح میں شریک ہوں۔ اس پر عمرو بن اسد نے کہا: اے گروہ قریش! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے خدیجہ دختر خویلد کو محمد (ﷺ) بن عبد اللہ کی زوجیت میں دیا۔! پھر دونوں جانب سے ایجاب و قبول متحقق ہوا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۳، ۴۴)

۸۔۔۔ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مہر سے متعلق مختلف اقوال ہیں۔

(۱) حضرت ابو طالب کے خطبہ میں ہے کہ انہوں نے اپنے مال سے بیس اونٹ مہر قرار دیا۔

(۲) ورقہ بن نوفل کے خطبہ میں چار سو مثقال چاندی کا ذکر ہے۔

(۳) مواہب لدنیہ میں بعض روایتوں سے نقل کیا گیا ہے کہ خدیجہ کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہے۔ گویا اس روایت کے بموجب پانچسو درہم ہوا۔ ان روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ اس زمانہ میں بیس اونٹ کی قیمت پانچسو درہم یا چار سو مثقال چاندی ہوتی ہو گی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۴)

ایک روایت یہ کہ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مہر انتیس جوان اونٹ تھے اور ایک روایت میں ہے کہ بارہ اوقیہ سونا تھا۔ (مدراج النبوۃ ج۲ ص ۷۹۷)

۹۔۔۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایجاب وقبول کے بعد سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ایک گائے ذبح کرائی اور کھانا پکوا کر مہمانوں کو کھلایا۔ (زرقانی ج۳ ص۲۲۱)

روضۃ الاحباب میں منقول ہے کہ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ اپنے چچا ابو طالب سے فرمائیں کہ مہر کے اونٹوں میں سے ایک کو ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص ۴۴)

۱۰۔۔۔ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی پچیس سال یا چوبیس سال شریک حیات رہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۷۹۸)

۱۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی تمام اولاد خواہ فرزند ہوں یا دختر سب سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئے بجز حضرت ابراہیم ؑ کے جو سیدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۷۹۸)

۱۲۔۔۔ وہ ہے رب العالمین کا سلام کہنا کہ حضرت سیدتنا خدیجہ کو رب تقدس و تعالیٰ نے سلام، جبرائیل ؑ کی معرفت حضور اکرم ﷺ کی زبان سے کہلوایا۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۰)

۱۳۔۔۔ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دسویں رمضان المبارک ۱۰ نبوی، ہجرت سے تین سال پیشتر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ دوسرا قول ہجرت سے پانچ سال قبل کا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۷۹۸)

اور تیسرا قول ہجرت سے چار سال قبل کا ہے۔ (اسد الغابہ ج۵ ص۴۳۹)

۱۴۔۔۔ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خود رسول اللہ ﷺ نے ان کی قبر میں داخل ہو کر دفن فرمایا اور دعائے خیر فرمائی۔ نماز جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی۔

(مدراج النبوۃ ج۲ ص۷۹۸، اسد الغابہ ج۵ ص۴۳۹)

۱۵۔۔۔ آپ کی قبر شریف مقبرہ حجون میں ہے۔ (مدرج النبوۃ ج۲ ص۷۹۸، اسد الغابہ ج۵ ص۴۳۹)

حجون، مکہ مکرمہ میں پہاڑی کے دامن کا وہ قبرستان جس کو آج کل جنۃ المعلیٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (اسماء الرجال مشکوۃ ص ۵۹۳)

۱۶۔۔۔ آپ کی عمر شریف پینسٹھ سال ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۷۹۸، اسماء الرجال مشکوۃ ص ۵۹۳)

ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

ا۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا سلسلۂ نسب کس طرح ہے اور کہاں حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے ملتا ہے۔؟

۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کی زوجیت میں تھیں۔؟

۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا اپنے پہلے شوہر کے ساتھ کب مشرف بہ اسلام ہوئیں۔؟

۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا انتقال کس جگہ ہوا اور ان سے کتنی اولادیں ہوئیں۔؟

۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا رشتہ حضور اکرم ﷺ سے کس نے طے کیا تھا۔؟

۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں اور اس وقت ان کی عمر کتنی تھی۔؟

۹۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے منعقد کرایا۔؟

۱۰۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر ہوا۔؟

۱۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا نے کس سن میں رحلت فرمائی۔؟

۱۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہیں۔؟

۱۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

ا۔۔۔ ام المومنین سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کی ولادت یم میلاد النبی ﷺ میں ہوئی۔
([illegible] ص۱۰۶۹)

۲۔۔۔ آپ کے والد کا نام زمعہ بن قیس اور والدہ کا نام شموس بنت قیس ہے۔
(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۱)

۳۔۔۔ آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے۔
سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد ود بن نضر بن مالک بن قہر بن عامر بن لوی بن غالب۔
(معارج النبوۃ ج۲ ص۹۵ [illegible])

ان کا نسب حضور اکرم ﷺ کے نسب شریف سے لوی پر مل جاتا ہے۔
(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۱)

۴۔۔۔ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا پہلے اپنے چچازاد بھائی حضرت سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں۔ سیدتنا سودہ اور حضرت سکران رضی اللہ عنہما دونوں ایک ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے اور دونوں نے حبشہ کی جانب ہجرت ثانیہ کی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۱)

۵۔۔۔ دونوں میاں بیوی اسلام کے ابتدائی دور میں ہی مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئے۔
(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۱)

۶۔۔۔ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت سکران رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی ہجرت سے واپسی پر مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حبشہ ہی میں اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کی۔ ان سے ایک فرزند تولد ہوا تھا جن کا نام عبد الرحمن ہے۔
(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۱)

۷۔۔۔ جب حضرت سکران رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بیوہ

ہوگئیں۔ اور ادھر حضور اکرم ﷺ سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رحلت سے بہت ملول و محزون ہوئے تو خولہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہما نے حضور ﷺ سے اجازت لیکر سیدتنا سودہ کے باپ سے یہ رشتہ طے کیا۔ (اصح السیر ص ۵۷)

۸۔۔۔ ماہ شوال سن ۱۰ نبوی ﷺ میں حضور اکرم ﷺ نے سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حبالہ عقد میں لاکر شرف زوجیت بخشا۔ (معارج النبوۃ ص ۶۵ رکن سوم و مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰۲)

اس وقت سیدتنا سودہ کی عمر پچاس سال کی تھی۔ (اصح السیر ص ۵۷۰)

۹۔۔۔ یہ نکاح سلیط بن عمرو بروایت دیگر ابو حاطب بن عمرو نے منعقد کرایا۔

(سیرۃ ابن ہشام اردو ج ۲ ص ۹۰۔)

۱۰۔۔۔ چار سو درہم، سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کا مہر مقرر ہوا تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰۲ و معارج النبوۃ ج ۳ ص ۶۵)

۱۱۔۔۔ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا نے ماہ شوال ۵۴ھ زمانہ امارت حضرت معاویہ ؓ میں رحلت فرمائی۔ ایک روایت کے بموجب آپ کا انتقال زمانہ خلافت فاروقی کے آخری دور میں ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰۲)

۱۲۔۔۔ آپ، جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ (معارج النبوۃ ص ۶۶ رکن سوم)

۱۳۔۔۔ آپ کی مرویات، پانچ حدیثیں ہیں۔ ان میں سے ایک بخاری شریف میں باقی سنن اربعہ میں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰۲)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل کس سے نامزد ہوئی تھیں۔؟

۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سن میں ہوا۔؟ اس وقت آپ کی عمر اور حضور اکرم ﷺ کی عمر کتنی تھی۔؟

۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کس سن میں اور کتنے سال کی عمر میں ہوئی۔؟

۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے منعقد کرایا۔؟

۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا متعین ہوا۔؟

۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں کیا کھلایا گیا۔؟

۹۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کنیت کیا تھی۔؟

۱۰۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین کا تہمت لگانا کس سن میں پیش آیا۔ اس واقعہ کی تفصیل کیا ہے۔؟

۱۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کے باعث کن کن لوگوں کو حد قذف لگائی گئی۔؟

۱۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت و طہارت میں اللہ تعالیٰ نے کتنی آیتیں نازل فرمائیں۔؟

۱۳۔۔۔ وہ کون کونسی فضیلتیں ہیں جو ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے

علاوہ کسی اور ازواج مطہرات کو حاصل نہ ہوئیں۔؟

۱۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی آغوش محبت میں کتنے سال رہیں۔؟

۱۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر اس وقت کتنی تھی جس وقت حضور اکرم ﷺ نے وصال حق فرمایا۔؟

۱۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کس ماہ کی کس تاریخ کو اور کس دن رحلت فرمائی۔؟

۱۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟

۱۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہوئیں۔؟

۱۹۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۲۰۔۔۔ ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا اظہار نبوت کے چار یا پانچ سال بعد رونق بخش عالم ہوئیں۔ (اسد الغابہ ج۵ ص۵۰۱)

۲۔۔۔ آپ کے والد ماجد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور والدہ ماجدہ کا نام زینب بنت عامر اور کنیت ام رومان ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۹۹۰۔ اسماء رجال مشکوۃ ص۶۱۳)

۳۔۔۔ آپ، حضور اکرم ﷺ کے حبالہ عقد میں آنے سے قبل جبیر بن مطعم سے نامزد ہوئی تھیں۔ (مدارج ج۲ ص۸۰۳)

۴۔۔۔ ۱۰ نبوی میں آپ کا نکاح ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر چھ یا سات سال کی تھی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۱۱، سیرۃ ابن ہشام ج۲ ص۶۸۹)

اور حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف پچاس سال کی تھی۔

۵۔۔۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی پہلی سن ہجری میں نوماہ بعد ماہ شوال المکرم میں ہوئی۔ اس وقت صدیقہ کی عمر نو سال کی تھی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۱۱، ۸۰۳)

بروایت دیگر ۲ ہجری میں آٹھویں مہینہ کے آخر میں ہوئی۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۳)

۶۔۔۔ یہ نکاح سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منعقد کر لیا۔ (سیرۃ ابن ہشام ج۲ ص۶۸۹)

۷۔۔۔ آپ کا مہر عقد چار سو درہم مقرر ہوا۔ (سیرۃ ابن ہشام ج۲ ص۶۹۰)

۸۔۔۔ ولیمہ سے متعلق خود سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کوئی اونٹ یا بکری ذبح کر کے ولیمہ کا کھانا تیار نہ ہوا بلکہ ایک پیالہ دودھ جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے آیا ہوا تھا وہی ولیمہ تھا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۰۹)

۹۔۔۔ آپ کی کنیت ام عبد اللہ ہے۔ اپنے بھانجے عبد اللہ بن زبیر، اسماء بنت

ابی بکر ؓ کی نسبت سے ہے۔ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ ان کی کنیت مقرر فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اپنی بہن کے صاحبزادے سے اپنی کنیت رکھ لو یعنی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے لعابِ دہن مبارک ان کے منھ میں ڈالا۔ اور سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ عبداللہ ہیں اور تم ہو ام عبداللہ۔ (مدارج جلد ۲ ص ۸۰۳)

• ا ـــــ قصہ افک یعنی منافقین کا سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا ۵ھ میں پیش آیا۔ اس کی قدرے تفصیل یوں ہے۔

غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت مسلمانوں کا قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں۔ وہاں ہار آپ کا ٹوٹ گیا آپ اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں۔ ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف (اونٹ کا ہودج) اونٹ پر کس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ ام المومنین اس میں ہیں (چونکہ اس وقت آپ کی عمر شریف بارہ سال کی تھی اور جسم بھی ہلکا تھا اس لئے ہودج اٹھانے والے کو آپ کے نا ہونے کا احساس نہ ہوا) قافلہ چلدیا۔ آپ آکر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا۔ قافلہ کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے۔ جو وہ آئے اور انہوں نے آپ کو دیکھا تو بلند آواز سے "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پکارا۔ آپ نے کپڑے سے پردہ کر لیا انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہونچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلائے، آپ کی شان میں بد گوئی شروع کی۔ بعض مسلمان بھی ان کے فریب میں آگئے، ان کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بیجا سرزد ہوا۔ ام المومنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں۔ اس زمانے میں انہیں

اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں۔ ایک روز ام مسطح سے انہیں یہ خبر ہوئی اس سے آپ کا مرض اور بڑھ گیا۔ اس صدمہ میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لحہ کے لئے نیند آتی تھی۔ اس حال میں سید عالم ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المومنین کی طہارت میں آیتیں اتریں۔ اور آپ کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ کی طہارت و فضیلت بیان کی گئی اور بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم ﷺ حد قائم کی گئی اور اسی اسی کوڑے لگائے گئے۔ (خزائن العرفان پ ۱۸ ع ۸)

ا ـــــ ان چار لوگوں کو حد قذف لگائی گئی۔

(۱) عبداللہ بن ابی۔ (۲) حضرت حسان بن ثابت۔ (۳) حضرت مسطح بن اثاثہ۔ (خزائن العرفان پ ۱۸ ع ۸) (۴) اور حمنہ بنت جحش۔ (ابن کثیر پ ۱۸ ع ۸)

۲ا ـــــ حق سبحانہ و تعالیٰ نے سترہ، اٹھارہ آیتیں آپ کے دامن عزت کی برأت و طہارت اور جماعت منافقین کی مذمت و خباثت میں نازل فرمائیں۔

(خزائن العرفان پ ۱۸ ع ۸، مدارج جلد ۲ ص ۸۰۸)

۳ا ـــــ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے تمام امہات المومنین پر کچھ ایسی فضیلتیں حاصل ہیں جو کسی اور ازواج مطہرات کو حاصل نہ ہوئیں۔ مثلاً

(۱) حضور اکرم ﷺ نے میرے سوا کسی باکرہ سے شادی نہ فرمائی۔

(۲) قبل اس کے کہ حضور اکرم ﷺ میرے لئے پیام نکاح دیں جبرائیل علیہ السلام نے ریشمی کپڑے پر میری صورت حضور ﷺ کو دکھادی اور کہا کہ یہ آپ کی زوجہ مطہرہ ہے۔ اسی طرح آپ تین راتیں خواب میں مجھے ملاحظہ فرماتے رہے۔

(۳) میرے سوا ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جن کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں۔

(۴) اللہ تقدس و تعالیٰ نے میری برأت و طہارت کا بیان آسمان سے

[illegible] قرآن میں نازل ہوئیں۔

۵۔ حضور اکرم ﷺ نماز تہجد پڑھتے اور میں آپ کے آگے لیٹی رہتی تھی اور یہ بات میرے سوا کسی کو [illegible] تھی۔

۶۔ میں اور حضور اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے پانی لے کر غسل کیا کرتے تھے یہ شرف کسی اور زوجہ کو حاصل نہیں۔

۷۔ کئی دفعہ [illegible] حضور اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوئی جب [illegible] تھے۔

۸۔ حضور ﷺ نے میرے ہی گھر میں رحلت فرمائی اور میری ہی باری کے دن آپ کی روح مقدس قبض کی گئی۔

۹۔ حضور اکرم ﷺ اس حال میں فوت ہوئے کہ آپ میرے سینہ اور چھاتی پر آرام فرماتے تھے۔

(۱۰) اور حضور اکرم ﷺ میرے حجرے میں مدفون ہوئے۔

(مدارج النبوۃ [illegible])

۲۔ آپ حضور ﷺ کی صحبت و معاشرت میں نو سال رہیں۔

(مدارج النبوۃ [illegible])

۳۔ اس وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی۔ (مدارج النبوۃ [illegible])

۴۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بروز منگل سترہ رمضان المبارک ۵۸ھ میں [illegible] ۶۶ سال وصال فرمایا۔ بقول دیگر ۵۷ھ کو۔

(مدارج النبوۃ [illegible])

۵۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(مدارج النبوۃ [illegible])

۶۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(مدارج النبوۃ [illegible])

۷۔ آپ کی عمر شریف چھیاسٹھ سال ہوئی۔ ([illegible])

بروایت دیگر ۶۷ سال۔ ([illegible])

اور ایک روایت میں اڑسٹھ سال ہے۔ ([illegible])

۸۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کتب معتبرہ میں دو ہزار دو سو دس حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے بخاری و مسلم میں ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں صرف بخاری شریف میں چون اور صرف مسلم شریف میں اڑسٹھ ہیں۔ بقیہ تمام کتابوں میں ہیں۔

([illegible])

اور مدارج النبوۃ کی جلد ۲ صفحہ ۸۰ پر ان کی مرویات حدیثوں کی تعداد دو ہزار دو سو دس بتائی گئی ہے۔ جن میں سے صحیحین میں دو سو ستاسی ایک سو چوہتر متفق علیہ، چون بخاری میں اور اڑسٹھ مسلم شریف میں۔ باقی دیگر کتابوں میں۔

ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کب ہوئی۔؟

۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آنے سے قبل کس کے نکاح میں تھیں۔؟

۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم ﷺ کے عقد میں آنے کا سبب اور واقعہ کیا ہے۔؟

۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔؟

۶۔۔۔ بوقت نکاح ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی عمر کتنی تھی۔؟

۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا۔؟

۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر ہوا۔؟

۹۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو کتنی طلاقیں دی تھی اور کس کے کہنے پر رجوع فرمایا تھا۔؟

۱۰۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن میں ہوا۔؟

۱۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟

۱۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

۱۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کہاں مدفون ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اعلان نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰۱)

۲۔۔۔ آپ سیدنا عمر فاروق ؓ کی دختر فرخندہ اختر ہیں اور آپ کی والدہ محترمہ کا نام زینب بنت مظعون ہے جو حضرت عثمان بن مظعون ؓ کی بہن ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰۳)

۳۔۔۔ آپ حضور اکرم ﷺ کے حرم میں آنے سے قبل حضرت خنیس بن حذافہ ؓ کی زوجیت میں تھیں۔ حضرت خنیس ؓ غزوۂ بدر میں زخمی ہو کر بعد میں شہید ہو گئے اور ایک قول ہے کہ وہ بعد از غزوۂ احد شہید ہوئے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰۱، معہ اصحاب بدر ص ۲۲۴)

۴۔۔۔ آپ کا حضور اکرم ﷺ کے حبالۂ عقد میں آنے کا واقعہ یوں ہے کہ۔

جب سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت خنیس ؓ سے بیوہ ہوئیں تو اسی زمانہ میں سیدتنا رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ جو کہ حضرت عثمان ؓ کی زوجیت میں تھیں فوت ہوئیں۔ حضرت عمر فاروق ؓ، حضرت عثمان بن عفان ؓ کے پاس آئے اور حفصہ کی پیشکش کی۔ حضرت عثمان نے کہا مجھے مہلت دو کہ اپنا معاملہ سوچ سمجھ لوں۔ چند راتیں گزارنے کے بعد حضرت عثمان ؓ نے جواب دیا کہ میری رائے یہ قائم ہوئی کہ چند روز نکاح نہ کروں۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق ؓ نے حضرت صدیق اکبر ؓ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ اگر آپ کی خواہش ہو تو حفصہ کا نکاح آپ کے ساتھ کر دوں۔ حضرت صدیق اکبر نے خاموشی اختیار فرمائی کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے

حضور اکرم اکی خدمت میں حاضر ہو کر ان دونوں کی شکایت کی۔ آپ انے فرمایا: حق تعالیٰ حضرت عثمان کے لئے تمہاری بیٹی سے بہتر زوجہ عطا فرمائے اور تمہاری بیٹی حفصہ کے لئے عثمان سے بہتر شوہر عنایت فرمائے۔ !اور ایسا ہی واقعہ ہوا کہ سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو حضور اکرم ﷺ نے قبول فرمایا اور سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان کو مرحمت ہوگئیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب حضرت ابو بکر صدیق ص نے مجھ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ شاید تم مجھ سے اس وقت ناراض ہوگئے تھے جب کہ تم نے پیش کش کی تھی اور میں نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ !میں نے کہا ہاں میں ناراض ہو گیا تھا۔ !انہوں نے فرمایا: تم نے جو پیش کش کی تھی اس کا جواب میں نے تمہیں انکار میں تو نہیں دیا تھا البتہ بات یہ تھی کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ انے حفصہ کو یاد فرمایا ہے اور میں نے آپ کا راز فاش کرنا نہیں چاہا اگر رسول اللہ ا انہیں قبول نہ فرماتے تو میں قبول کر لیتا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۳، اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۲۵)

۵ــــ آپ ۳ھ یا ۲ھ میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۳، اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۲۵)

۶ــــ اس وقت آپ کی عمر بیس سال کی تھی اور حضور اکرم ﷺ کی عمر شریف پچپن سال۔ (اصح السیر ص ۵۰۳)

۷ــــ آپ کا یہ نکاح آپ کے والد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

(سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۱)

۸ــــ آپ کا دین مہر چار سو درہم مقرر ہوا۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۱)

۹ــــ ایک روایت میں مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک طلاق رجعی دی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو انہیں بہت دکھ ہوا۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام آئے اور وحی لائے کہ حکم الٰہی یہ ہے کہ سیدتنا حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع فرمالیں کیونکہ وہ بہت روزہ دار اور شب بیدار ہیں اور وہ

جنت میں آپ کی زوجہ ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۳)

۱۰ــــ آپ کا انتقال ۴۱ھ ۴۵ھ یا ۴۷ھ زمانہ امارت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ بعض خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بتاتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۳)

اور بعض نے ۲۷ھ کہا ہے۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۲۶)

۱۱ــــ آپ کی نماز جنازہ مروان (جو اس زمانے میں مدینہ طیبہ کا حاکم تھا) نے پڑھائی۔ (معارج النبوۃ ص ۶۳، رکن چہارم)

۱۲ــــ آپ کی عمر شریف ساٹھ سال ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۴)

۱۳ــــ کتب متداولہ میں ساٹھ حدیثیں آپ سے مروی ہیں ان میں سے چار متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم میں ہیں اور تنہا مسلم میں چھ حدیثیں باقی پچاس دیگر تمام کتابوں میں مروی ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۴)

۱۴ــــ آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟

۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔؟

۳۔۔۔ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کس نے کرایا۔؟

۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا مہر نکاح کتنا مقرر ہوا؟

۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس ماہ وسن میں ہوا؟

۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا، حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں کتنی مدت رہیں۔؟

۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟

۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں۔؟

۹۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا پہلے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں وہ غزوۂ احد میں شہید ہوگئے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور وہ غزوۂ بدر میں شہید ہوگئے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ پہلے طفیل بن الحارث کی بیوی تھیں انہوں نے ان کو طلاق دیدی تو عبیدہ بن الحارث نے ان کو اپنی زوجہ بنالیا۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے ان کو پیام دیا۔ بعض اہل سیر اس قول کو ترجیح دیتے ہیں اور مواہب لدنیہ میں فرمایا کہ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص ۸۱۴)
ایک قول یہ بھی ہے کہ عبیدہ بن الحارث سے پہلے جہم بن عمرو بن حارث کی زوجیت میں رہیں جو آپ کے چچازاد بھائی تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام ج۲ ص ۷۹۳)

۲۔۔۔رمضان ۳ھ میں رسول اللہ ﷺ آپ کو اپنے حبالۂ عقد میں لائے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص ۸۱۴، معارج ج۴ ص ۶۳)

۳۔۔۔یہ نکاح قبیصہ بن عمرو ہلالی نے منعقد کرایا۔ (سیرۃ ابن ہشام ج۲ ص ۷۹۳)

۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مہر میں چار سو درہم عنایت فرمائے۔

(سیرۃ ابن ہشام ج۲ ص ۷۹۳)

۵۔۔۔سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا ماہ ربیع الآخر ۴ھ کو رخت ارتحال باندھ کر سمت دار البقاء روانہ ہوئیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص ۸۱۵)

۶۔۔۔ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں بہت کم مدت حیات رہیں۔ بعض ارباب سیر دو ماہ، بعض چھ ماہ اور بعض آٹھ ماہ مدت صحبت بتاتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص ۸۱۴)

۷۔۔۔ آپ کی نماز جنازہ خود نبی کریم ﷺ نے پڑھائی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۴)
۸۔۔۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۵)
۹۔۔۔ آپ کی عمر شریف تمیس سال ہوئی۔ (اصابہ ج ۴ ص ۳۱۶، زرقانی ج ۳ ص ۲۴۹)

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کس سن میں ہوئی۔؟
۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟
۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں۔؟
۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے شوہر کا انتقال کب ہوا تھا اور ان سے آپ کی کتنی اولاد ہوئیں۔؟
۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب بیوہ ہوئیں تو آپ کو کس کس نے پیغام نکاح دیا۔؟
۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام لیکر کون گیا تھا۔؟
۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جب حضور اکرم ﷺ کا پیغام پہنچا تو انہوں نے کیا عذر کیا اور حضور ﷺ نے اس کا کیا جواب دیا۔؟
۹۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کس سن میں حضور اکرم ﷺ کی زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔؟
۱۰۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس نے کرایا اور کتنے مہر پر۔؟
۱۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن اور کس ماہ میں ہوا۔؟
۱۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟
۱۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں۔؟
۱۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟
۱۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جواہرات

۱۔۔۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سن ۱۳ میلاد النبی ﷺ [illegible] وارد دنیا ہوئیں۔
[illegible]

۲۔۔۔ آپ کا اصلی نام ہند ہے بعض رملہ بتاتے ہیں۔ [illegible]

۳۔۔۔ آپ کے والد کا نام ابو امیہ سہل بن المغیرہ بن عبد اللہ ہے اور والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر۔
[illegible]

۴۔۔۔ آپ پہلے ابو سلمہ عبد اللہ بن الاسد کی زوجیت میں تھیں جو حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی برہ بنت عبد المطلب کے فرزند ہیں۔
[illegible]

۵۔۔۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں زخمی ہو کر تندرست ہوئے اس کے بعد آپ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا گیا جب وہاں سے واپس ہوئے تو آپ کے زخم پھر تازہ ہو گئے اور انہیں زخموں سے ۴ھ کو انتقال فرمایا۔ ایک قول ۳ھ کا ہے۔

ان سے سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے چار بچے ہوئے۔

(۱) زینب (۲) سلمہ (۳) عمرو (۴) درہ۔ [illegible]

۶۔۔۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جب سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا پیام بھیجا مگر سیدتنا ام سلمہ نے ان کے پیام کو منظور نہ فرمایا۔
[illegible]

۷۔۔۔ آپ کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے۔
[illegible]

۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے جب سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اپنا پیام نکاح بھیجا تو کہا مرحبا برسول اللہ لیکن میں بڑی عمر کی عورت ہوں۔ میرے ساتھ

[illegible] آپ [illegible] اکرم ﷺ نے فرمایا [illegible] عمر تمہاری عمر سے زیادہ ہے۔ تمہارے بچوں کی پرورش اللہ اور رسول [illegible] فرمایا تمہارے بچے [illegible]
[illegible]

۹۔۔۔ آپ ماہ شوال ۴ھ میں رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں داخل ہو گئیں۔
[illegible]

۱۰۔۔۔ [illegible] سیدتنا ام سلمہ [illegible] آپ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] نکال دی۔
[illegible]

ایک روایت میں ہے کہ آپ کا مہر [illegible] سامان [illegible] درہم کی قیمت کا تھا [illegible]
[illegible]

۱۱۔۔۔ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال شوال ۵۹ھ میں ہوا۔ بعض ۶۲ھ میں [illegible] حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بتاتے ہیں۔
[illegible]

اور بعض ۶۱ھ کہتے ہیں۔ [illegible]

۱۲۔۔۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ [illegible]

۱۳۔۔۔ ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔
[illegible]

۱۴۔۔۔ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف چوراسی سال ہوئی۔
[illegible]

۱۵ــــ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے تین سو اٹھہتر حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے متفق علیہ یعنی بخاری ومسلم میں تیرہ حدیثیں ہیں۔ صرف بخاری شریف میں تین حدیثیں اور تنہا مسلم شریف میں تیرہ حدیثیں ہیں باقی دیگر کتابو میں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۸۱۷)

ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا حضور اکرم ﷺ سے اور کیا رشتہ تھا۔؟

۲ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا پہلا نام کیا تھا اور آپ کی کنیت کیا ہے۔؟

۳ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں اور یہ نکاح کس نے کتنے مہر پر کرایا تھا۔؟

۴ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اپنے پہلے شوہر کے نکاح میں کتنی مدت رہیں اور جدائی کیوں ہوئی۔؟

۵ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام لیکر کون گیا تھا۔؟

۶ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس جب حضور اکرم ﷺ کا پیام پہنچا تو انہوں نے کیا کہا۔؟

۷ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کس ماہ وسن میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔؟

۸ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے کس جگہ کرلیا اور گواہ کون تھے۔؟

۹ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا مہر کتنا مقرر ہوا۔؟

۱۰ــــ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ان کا نکاح حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہو جانے کی بشارت کس نے سنائی۔؟

۱۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کیساتھ نکاح ہونے کی خوشی اور اس نعمت کے شکرانے میں کتنے دن روزہ دار رہیں؟

۱۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وہ فضیلتیں کیا کیا ہیں جو کسی اور ازواج مطہرات میں نہیں ہیں۔؟

۱۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال کس سن میں ہوا۔؟

۱۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟

۱۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک کہاں ہے۔؟

۱۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ پھوپھی زاد بہن کہ سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی والدہ حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب تھیں۔ (خزائن العرفان پ ۲۲ ع ۲، مدارج ج ۲ ص ۸۱۷)

۲۔۔۔ آپ کا نام پہلے برّہ تھا حضور اکرم ﷺ نے یہ نام تبدیل فرما کر زینب رکھا اور آپ کی کنیت ام الحکم تھی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۷، البدایہ ج ۴ ص ۱۴۶)

۳۔۔۔ آپ، ازواج مطہرات میں داخل ہونے سے قبل حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ ؓ کی زوجیت میں تھیں یہ نکاح خود حضور اکرم ﷺ نے اپنی طرف سے دس دینار، ساٹھ درہم، ایک جوڑا کپڑا، پچاس مُد کھانا اور تیس صاع کھجور مہر دیکر کرایا تھا۔ (خزائن العرفان پ ۲۲ ع ۲)

۴۔۔۔ آپ، حضرت زید ؓ کے نکاح میں ایک سال یا کچھ زیادہ عرصہ رہیں۔ چونکہ سیدتنا زینب صاحب جمال تھیں اور حضرت زید آزاد کردہ غلام، بایں وجہ دونوں کے درمیان ناسازگاری پیدا ہوئی اور حضرت زینب کی جانب سے حضرت زید کی نسبت کج خلقی ہونا شروع ہوئی یہاں تک کہ یہ حد کو پہنچ گئی اور حضرت زید نے طلاق یدی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۸۱۸)

۵۔۔۔ منقول ہے کہ جب سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت زید ؓ سے فرمایا: جاؤ! اور زینب کو میرے لئے پیام دو۔! حضرت زید کی اس کام کے لئے تخصیص میں حکمت یہ تھی کہ لوگ یہ گمان نہ کریں کہ یہ عقد بغیر رضامندی زید کے بر سبیل قہر و جبر واقع ہوا ہے۔ اور انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ زید کے دل میں زینب کی کوئی خواہش نہیں ہے اور وہ اس بات سے راضی و خوش ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۹)

۶ـــ جب سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام پہنچا تو سیدتنا زینب نے کہا: میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتی جب تک کہ میں اپنے رب عزوجل سے مشورہ نہ کرلوں۔ اس کے بعد وہ اٹھیں اور مصلیٰ پر پہنچیں۔ سر کو سجدہ میں رکھ کر بارگاہ بے نیاز میں عرض نیاز کی۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کے سجدے میں گئیں اور یہ مناجات کی: اے خدا۔! تیرا نبی میری خواستگاری فرماتا ہے اگر میں ان کی زوجیت کے لائق ہوں تو مجھے ان کی زوجیت میں دے دے۔! اسی وقت ان کی یہ دعا مقبول ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۰)

۷ـــ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا ماہ ذیقعدہ ۵ھ کو ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں یہ قول قتادہ کا ہے اور بقول ابو عبیدہ ۳ھ میں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۴ ص ۱۴۸)

۸ـــ یہ نکاح خود اللہ تقدس وتعالیٰ نے عرش معلی پر کیا۔ اور گواہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۱، تفسیر الم نشرح ص ۲۰۳)

۹ـــ آپ کا مہر عقد چار سو درہم مقرر ہوا۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۷۹۰)

۱۰ـــ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور ﷺ کی خادمہ تھیں انہوں نے سیدتنا زینب کو یہ بشارت سنائی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۰)

اور اس خوش خبری سنانے پر وہ زیورات جو سیدتنا زینب پہنے ہوئے تھیں اتار کر سلمیٰ کو عطا فرما دیئے۔

۱۱ـــ آپ اس خوشی میں دو ماہ لگاتار روزہ دار رہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۰)

۱۲ـــ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے مجھے چند فضیلتیں ایسی حاصل ہیں جو کسی اور زوجہ کو حاصل نہیں ہیں۔ ایک یہ کہ میرے جد اور تمہارے جد ایک ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ میرا نکاح آسمان میں ہوا۔ اور تیسرا یہ کہ اس قصہ میں جبرائیل علیہ السلام سفیر و گواہ تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۱۳ـــ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال سن ۲۰ھ یا ۲۱ھ کو ہوا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۱۴ـــ آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۲، اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۶۵)

۱۵ـــ آپ کی قبر انور بقیع شریف میں ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۲، اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۶۵)

۱۶ـــ آپ کی عمر ترپن سال ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

دوسرا قول پچاس سال کا ہے۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۶۵)

۱۷ـــ آپ سے گیارہ حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے متفق علیہ دو حدیثیں ہیں بقیہ نو تمام دیگر کتابوں میں۔ (مدارج ج ۲ ص ۸۲۲)

ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام کیا ہے اور ان کا تعلق کس قبیلہ سے ہے۔؟

۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام کیا تھا۔؟

۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کس غزوہ میں قید کر کے لائی گئیں اور مال غنیمت کی تقسیم میں کس کے حصے میں آئیں۔؟

۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد میں آنے سے قبل کس کے نکاح میں تھیں۔؟

۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں کیسے آئیں۔؟

۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کس سن اور کتنی عمر میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔؟

۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کیا مقرر ہوا۔؟

۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور اکرم ﷺ کیساتھ کس نے کرایا۔؟

۹۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا وصال کس سن میں ہوا۔؟

۱۰۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟

۱۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حارث بن ابی ضرار ہے جو قبیلہ بنی مصطلق کے سردار اور پیشوا تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۵، الاکمال فی الآثار ج ۲ ص ۱۲۹)

۲۔۔۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام بھی برہ تھا۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہ نام تبدیل فرما کر جویریہ تجویز فرمایا (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

ایک قول کے بموجب تیرہ نام تھا۔ (مدارج النبوۃ ص ۹۶، رکن چہارم)

۳۔۔۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا غزوہ مریسیع یعنی غزوہ مصطلق میں قید ہو کر آئیں اور جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۵)

۴۔۔۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں آنے سے قبل اپنے چچازاد بھائی عبد اللہ کی زوجیت میں تھیں۔ (سیر اعلام ج ۲ ص ۹۲)

ایک قول یہ ہے کہ مسافع بن صفوان کے نکاح میں تھیں۔ (الاکمال ج ۲ ص ۱۲۹)

۵۔۔۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے حصہ مال غنیمت میں آئیں تو حضرت ثابت نے انہیں مکاتبہ بنا دیا یعنی یہ کہہ دیا کہ اتنا مال اتنی رقم ادا کرو تو تم آزاد ہو جاؤ گی۔ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا مسلمان ہو کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر آئیں اور عرض کیا کہ میرے مولیٰ نے مجھے مکاتب بنا دیا ہے میں کتابت کی رقم ادا نہیں کر سکتی۔ میں امید رکھتی ہوں کہ آپ میری اعانت فرمائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے کسی کو بھیجا کہ ثابت بن قیس کے پاس جائے اور وہ کتابت کی رقم ادا کرے۔ اس کے بعد آپ ان کو آزاد کر کے اپنے حبالہ عقد میں لے آئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۵)

۶ـــ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا ماہ شعبان ۵ھ میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر بیس سال کی تھی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۸۲۵)

۷ـــ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کا مہر قبیلہ بنی مصطلق کے تمام قیدیوں کی آزادی کو بنایا کہ اسی قبیلہ سے آپ تعلق رکھتی تھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ چار سو درہم مہر مقرر رہوا۔ صحابہ عظام جب اس حقیقت حال سے باخبر ہوئے تو باہم کہنے لگے کہ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ سید کائنات ﷺ کے حرم کے اقرباء کو اسیری، قید اور غلامی میں رکھیں۔ اس کے بعد تمام صحابہ نے ان قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اہل سیر بتاتے ہیں کہ بنی المصطلق کے قیدیوں کی مجموعی تعداد سو سے زیادہ تھی اور سب ہی نے اس قید سے رہائی پائی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۸۲۵)

۸ـــ یہ نکاح سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا کے والد حارث بن ابی ضرار نے کرلیا۔

(سیرۃ ابن ہشام ج۲ص۷۹۲)

۹ـــ سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہا ۵۰ھ یا ۵۶ھ میں عالم وصال کی طرف رحلت فرمائیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۸۲۶)

۱۰ـــ آپ کی نماز جنازہ مروان نے پڑھائی جو حضرت امیر معاویہ ؓ کی جانب سے مدینہ طیبہ میں حاکم تھا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۸۲۶)

۱۱ـــ آپ کی عمر پینسٹھ سال ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۸۲۶)

۱۲ـــ کتب معتبرہ میں آپ سے سات حدیثیں مروی ہیں۔ بخاری شریف میں دو، مسلم شریف میں دو باقی دیگر کتابوں میں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ص۸۲۶)

ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۲ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے۔؟

۳ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح کس سے ہوا تھا؟ اور ان سے کتنی اولاد ہوئیں۔؟

۴ـــ حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا پیام دیکر کس کو کس کے پاس بھیجا۔؟

۵ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کے پیام کی بشارت لیکر کون گیا تھا۔؟

۶ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، کس سن میں حضور اکرم ﷺ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔؟

۷ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے پڑھایا اور دونوں طرف سے وکیل کون کون تھے۔؟

۸ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کتنا مقرر رہوا اور کس نے اپنی طرف سے ادا کیا۔؟

۹ـــ بوقتِ نکاح ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی۔؟

۱۰ـــ حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو لانے کیلئے کس کو بھیجا تھا۔؟

۱۱ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی وفات کس جگہ اور کس سن میں ہوئی؟

۱۲ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

۱۳ـــ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی قبر کہاں ہے۔؟

ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام صخر بن حرب تھا جو کہ ابو سفیان کی کنیت سے مشہور تھے۔ اور والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص تھا جو کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۶، ۱۰۱، ار جال ص ۵۹۲)

۲۔۔۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصلی نام رملہ تھا۔ ایک قول کے بموجب ہند۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۶)

اور ایک قول کے مطابق آملہ تھا۔ (معارج النبوۃ ص۱۵۰ ارکن چہارم)

۳۔۔۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات میں داخل ہونے سے قبل عبید اللہ بن جحش کی زوجیت میں تھیں۔ ابتدائے احوال میں مسلمان ہوئیں اور حبشہ کی جانب ہجرت ثانیہ کی۔ اسکے بعد عبید اللہ مرتد ہوگیا اور نصرانیت کی طرف رجوع ہو کر شراب خوری کو مشغلہ بنایا اور اسی حال میں مرگیا۔ عبید اللہ سے ایک دختر پیدا ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا اسی سے انکی کنیت ام حبیبہ ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۶)

۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی بادشاہ کے پاس بھیجا کہ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ہمارا پیام دیں اور نکاح کریں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۹)

۵۔۔۔ مروی ہے کہ نجاشی بادشاہ نے اپنی باندی جس کا نام ابرہہ تھا سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ حضور اکرم ﷺ کا ایک مکتوب اس مضمون کا یعنی پیام نکاح کا آیا ہے اگر تم کو منظور ہو تو وکیل کا تعین کروں تا کہ عقد نکاح انجام پائے۔ سیدتنا ام حبیبہ کے پاس جب یہ پیام پہنچا تو از حد خوشی کا اظہار کیا اور اس خبر بشارت اثر و مژدۂ سعادت ثمر کو لا کر سنانے پر اپنے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں جتنا زیور تھا اتار کر اس باندی کو دیدیا۔ پھر جب عقد نکاح ہو گیا تو مہر میں سے

پچاس مثقال سونا اس ابرہہ باندی کو بھیجا اور عذر خواہی کی کہ اس روز جب کہ تم خوشخبری لائی تھیں واقعہ کے مطابق انعام نہ دے سکی تھی۔ ابرہہ باندی نے یہ پچاس مثال سونا، سابقہ زیور والا انعام کے ساتھ یہ کہکر واپس کر دیا کہ بادشاہ نے لینے سے منع کر دیا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۲۳)

۶۔۔۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ۶ھ میں حضور اکرم ﷺ کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۲۲)

۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے وکیل نجاشی بادشاہ تھے اور سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے وکیل حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ۔ اور خطبہ نکاح بادشاہ نجاشی نے پڑھا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۶)

۸۔۔۔ آپ کا مہر عقد چار سو مثقال سونا یا چار ہزار درہم مقرر ہوا۔ جسے نجاشی بادشاہ نے اپنی طرف سے ادا کیا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۲۳)

۹۔۔۔ اس وقت سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کچھ اوپر تیس سال کی تھیں۔ (مدارج النبوۃ ص۴۲۳)

۱۰۔۔۔ جب اس عقد کے استحکام کے سلسلہ کی خبر حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تو حضور نے حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا کہ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ لائیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری لیکر آئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۲۳)

۱۱۔۔۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی وفات مدینہ طیبہ میں ۴۰ھ یا ۴۴ھ میں بقول صحیح واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ وفات ملک شام میں واقع ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۸)

۱۲۔۔۔ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کتب متداولہ میں پینسٹھ حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں دو متفق علیہ ہیں۔ ایک تنہا مسلم میں ہے۔ باقی حدیثیں دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔ (معارج النبوۃ ص۱۵۱ ارکن چہارم)

۱۳۔۔۔ آپ کی قبر انور بقیع میں ہے۔ (معارج ص۱۵۱ رکن چہارم)

ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام کیا ہے۔؟

۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں۔؟

۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس غزدہ میں اسیر ہوکر آئیں اور حضور اکرم ﷺ کے حصے میں کیسے آئیں۔؟

۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس سن میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔؟

۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد کیا مقرر ہوا۔؟

۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں کیا کھلایا گیا اور کہاں۔؟

۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کس سن میں ہوئی۔؟

۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کس جگہ مدفون ہوئیں۔؟

۹۔۔۔ ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام حیی بن اخطب ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۸)

۲۔۔۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا، پہلے سلام بن مسلم کی زوجیت میں تھیں جب ان میں جدائی ہو گئی تو پھر کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کی زوجیت میں آگئیں۔ کنانہ غزوۂ خیبر میں مارا گیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۸)

۳۔۔۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا فتح خیبر میں اسیران جنگ کے ساتھ قبضہ میں آئیں۔ لوگوں نے ان کے حسن و جمال کا حضور اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو حضور نے ان کو اپنے لئے منتخب کر لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ سیدتنا صفیہ تقسیم مال غنیمت میں حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ لوگوں نے کہا: وہ حسینہ، جمیلہ قبیلہ کی سردار، یہود کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی بیٹی اور حضرت ہارون نبی علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ مناسب ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ مخصوص ہوں۔ صحابہ میں حضرت دحیہ کی مانند بہت ہیں اور غنیمت میں صفیہ کی مانند کم۔ اور انہیں دحیہ کے ساتھ مخصوص کرنا بہت سے صحابہ کی دل آزاری کا موجب ہو گا۔ عام مصلحت یہی ہے کہ ان کو حضرت دحیہ سے واپس لیکر اپنے لئے مخصوص کر لیا جائے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی سے فرمایا: ان قیدیوں میں سے کوئی اور لیلو۔ ! بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت دحیہ کو سیدتنا صفیہ کے چچا کی لڑکی ان کے بدلے میں مرحمت فرمائی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت دحیہ سے سیدتنا صفیہ کو سات باندیوں کے بدلے خریدا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۲۱)

۴۔۔۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا فتح خیبر کے بعد ۷ھ میں ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔ اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۲۲)

۵۔۔۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر عقد ان کی آزادی مقرر ہوا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۲۲)

۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ خیبر سے واپسی پر منزل صہبا میں پہنچے تو بعد از طہارت حیض سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے زفاف فرمایا اور حیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور، گھی اور ستو سے تیار ہوتا ہے) کا ولیمہ کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا جو بھی حضرات ملیں صفیہ کے ولیمہ میں بلالو۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۲۲)

۷۔۔۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۳۶ھ میں واقع ہوئی۔ ایک قول یہ ہے کہ ۵۲ھ میں۔ اور ایک قول کے مطابق ۵۵ھ میں ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلافت فاروقی میں ہوئی اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۰)

ایک قول ۵۰ھ کا بھی ہے۔ (اسد الغابہ ج ۵ ص ۴۹۰، اصابہ جلد ہشتم ص ۲۱۰)

۸۔۔۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(اصابہ جلد ہشتم ص ۲۱۰)

۹۔۔۔ سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا سے دس حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے ایک متفق علیہ باقی دیگر کتابوں میں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۰)

ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۲۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا پہلا نام کیا تھا۔؟

۴۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا پہلے کس کے نکاح میں تھیں۔؟

۵۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم ﷺ نے کس سن و ماہ میں تزوج فرمایا۔؟

۶۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور اکرم ﷺ کا پیام لیکر کون گیا تھا۔؟

۷۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ نکاح کس نے منعقد کرایا اور کتنا مہر مقرر ہوا۔؟

۸۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کس جگہ اور کس سن میں ہوا؟

۹۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور قبر میں کس نے اتارا؟

۱۰۔۔۔ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے کتنی حدیثیں مروی ہیں۔؟

ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے متعلق جوابات

۱ـــ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سن ۲۵ رمیلاد النبی ﷺ میں رونق بخش عالم ہوئیں۔ (اسد الغابہ ج۵ ص۵۵۰)

۲ـــ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام الحارث اور والدہ کا نام ہند بنت عوف ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳۰)

۳ـــ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی برہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ نام تبدیل فرماکر میمونہ تجویز فرمایا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳۱)

۴ـــ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمر ثقفی کی زوجیت میں تھیں۔ باہمی نا اتفاقی ہونے پر جدائی ہو گئی۔ پھر ابورہم بن عبد العزی کی زوجیت میں آئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کا پہلا نکاح ابورہم بن عبد العزی سے ہوا تھا۔ ایک قول کے بموجب سنجرہ بن ابی رہم سے، ایک قول کے مطابق حویطب بن عبد العزی سے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ پہلا نکاح فروہ بن عبد العزی برادر حویطب بن عبد العزی سے ہوا تھا۔ (اسد الغابہ ج۵ ص۵۵۰)

۵ـــ حضور اکرم ﷺ نے سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے ماہ ذیقعدہ ۷ھ میں عمرۃ القضاء میں تزوج فرمایا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳۱)

۶ـــ سیدتنا کے پاس یہ پیغام حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لیکر گئے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۴۴)

۷ـــ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے یہ نکاح منعقد کرایا اور آپ ہی نے اپنی طرف سے چار سو درہم مہر عقد مقرر فرمایا۔

(سیرۃ ابن ہشام ج۲ ص۷۹۲، مدارج النبوۃ ج۲ ص۴۴۴)

۸ـــ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی سن وفات سے متعلق اختلاف ہے مشہور تر قول ۵۱ھ ہے اور باقوال مختلفہ ۶۱ھ یا ۶۳ھ بتایا گیا ہے۔ اور ایک قول ۳۸ھ زمانہ خلافت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بھی ہے اور محل وفات موضع "سرف" ہے جو مکہ مکرمہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳۲)

۹ـــ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ان کے بھانجے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پڑھائی۔ یہ اور دیگر بھانجوں نے ان کو قبر میں اتارا۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳۲)

۱۰ـــ سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا سے چھہتر حدیثیں مروی ہیں ان میں سے سات متفق علیہ ہیں باقی دیگر کتابوں میں ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳۳)

امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے متعلق مختلف سوالات

1۔ حضور اکرم ﷺ کی کتنی ازواج مطہرات تھیں۔؟
2۔ حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں کتنی قریشیہ اور کتنی غیر قریشیہ ہیں۔؟
3۔ ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ کے عقد میں کونسی زوجہ آئیں۔؟
4۔ حضور اکرم ﷺ کے حبالہ عقد میں آنے والی سب سے آخری زوجہ کون ہیں۔؟
5۔ حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں ازواج مطہرات کس ترتیب سے آئیں۔؟
6۔ ازواج مطہرات میں سے اس زوجہ محترمہ کا کیا نام ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔؟
7۔ ازواج مطہرات میں سے اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جو حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی زاد بہن بھی تھیں۔؟
8۔ حضور اکرم ﷺ نے کس زوجہ مطہرہ کے نکاح پر سب سے بڑی دعوت ولیمہ فرمائی۔؟
9۔ حضور اکرم ﷺ نے کس زوجہ مطہرہ سے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔؟
10۔ اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جنہوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیا تھا۔؟
11۔ حضور اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ عمر پانے والی زوجہ کا نام کیا ہے اور سب سے کم عمر پانے والی زوجہ کا نام کیا؟
12۔ حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں ہی وفات پانے والی ازواج کون کونسی ہیں؟

13۔ اس زوجہ مطہرہ کا کیا نام ہے جو حضور اکرم ﷺ کی ہم عمر تھیں؟
14۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت کتنی ازواج مطہرات حیات تھیں؟
15۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہیں جن کو حضور اکرم ﷺ نے خود دفن فرمایا لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی اور کیوں؟
16۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہیں جن کی نماز جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی؟
17۔ وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہیں کہ جن کا نکاح، زفاف اور وفات ایک ہی موضع میں واقع ہوئی؟
18۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال حق کے بعد سب سے پہلے انتقال فرمانے والی زوجہ مطہرہ کا نام کیا ہے؟
19۔ ازواج مطہرات میں سے سب سے آخر میں انتقال کرنے والی زوجہ کا نام کیا ہے؟
20۔ ان گیارہ ازواج مطہرات کے علاوہ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن سے حضور اکرم ﷺ نے نکاح تو فرمایا مگر زفاف نہ فرمایا۔ یا [illegible] سے جانے پر وہ حبالہ عقد سے نکل گئیں؟
21۔ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن کو حضور اکرم ﷺ نے پیام نکاح تو دیا لیکن نکاح واقع نہ ہوا اور کیوں؟
22۔ وہ کون کونسی عورتیں ہیں کہ جن کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا لیکن آپ نے ان سے نکاح نہ فرمایا اور کیوں؟

امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے متعلق مختلف جوابات

۱۔۔۔۔نبی کریم، رؤف رحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ازواج مطہرات کی تعداد میں ارباب سیر و اصحاب خبر اختلاف رکھتے ہیں۔ اقوال مختلفہ میں سے گیارہ ازواج مطہرات متفق علیہ ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۷۹۶)

باقی دیگر اقوال حسب ذیل ہیں۔

(۱) امام زہری فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے بارہ عربیہ عورتوں سے تزوج فرمایا۔ (۲) حضرت قتادہ کا قول ہے: سید عالم و عالمیان ﷺ نے پندرہ عورتوں سے عقد نکاح فرمایا۔ (۳) حضرت ابو عبیدہ کا کہنا ہے: وہ اٹھارہ عورتیں ہیں جو خواجہ کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات کے حبالۂ عقد میں آئیں۔ (سیر اعلام النبلاء ج۲ ص۲۵۴)

(۴) بعض کا قول ہے: ازواج مطہرات نو ہیں۔ (۵) اور ایک قول کے بموجب جن خواتین سے آپ ﷺ کا رشتۂ ازواج قائم ہوا ان کی تعداد تیرہ ہے۔

(سیرۃ ابن ہشام ج۲ ص۷۸۹)

۲۔۔۔۔ازواج مطہرات میں سے قریشیہ چھ ہیں۔

(۱) سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ۔ (۲) سیدتنا عائشہ صدیقہ۔ (۳) سیدتنا سودہ۔ (۴) سیدتنا حفصہ۔ (۵) سیدتنا ام حبیبہ۔ (۶) سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہن۔

اور عربیہ غیر قریشیہ چار ہیں۔

(۱) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۲) سیدتنا میمونہ۔ (۳) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ (۴) سیدتنا جویریہ رضی اللہ عنہن

اور ایک غیر عربیہ بنی اسرائیل سے وہ ہیں سیدتنا صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۷۹۶)

۳۔۔۔۔اس میں اختلاف ہے کہ ام المومنین سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور اکرم ﷺ کے عقد نکاح میں کونسی زوجہ آئیں۔ حضرت قتادہ اور حضرت ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا خدیجہ کے انتقال کے بعد سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا سے تزوج فرمایا قبل اس کے کہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عقد ہو۔ بعض کہتے ہیں کہ سیدتنا عائشہ سے عقد، سیدتنا سودہ سے پہلے ہوا تھا۔ رضی اللہ عنہما۔ ان دونوں قولوں کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال حق کے بعد سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقد، سیدتنا سودہ، رضی اللہ عنہا سے قبل ہوا ہو۔ لیکن صغر سنی کی وجہ سے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی نہ ہوئی اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ سیدتنا سودہ کی رخصتی سیدتنا صدیقہ سے قبل ہوئی رضی اللہ عنہما۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۱، تاریخ الامم والسلوک ج۲ ص۳۱۱)

۴۔۔۔۔سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا آخری زوجۂ مطہرہ ہیں۔ ان کے بعد حضور اکرم ﷺ نے کسی سے نکاح نہ فرمایا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳۲)

۵۔۔۔۔اس میں بھی علماء اختلاف رکھتے ہیں کہ ازواج مطہرات کس ترتیب سے حضور اکرم ﷺ کے حبالۂ عقد میں آکر شرف زوجیت سے مشرف ہوئیں۔

مدارج النبوۃ کی ترتیب اس طرح ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ۔ (۲) سیدتنا سودہ (۳) سیدتنا عائشہ صدیقہ۔ (۴) سیدتنا حفصہ۔ (۵) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ (۶) سیدتنا ام سلمہ۔ (۷) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۸) سیدتنا جویریہ۔ (۹) سیدتنا ام حبیبہ۔ (۱۰) سیدتنا صفیہ۔ (۱۱) سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہن۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۷۹۶ تا ج۲ ص۸۳۰)

سیر اعلام النبلا جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ پر ترتیب یوں ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجہ۔ (۲) سیدتنا سودہ۔ (۳) سیدتنا عائشہ۔ (۴) سیدتنا ام سلمہ (۵) سیدتنا حفصہ۔ (۶) سیدتنا زینب بنت جحش۔ (۷) سیدتنا جویریہ۔ (۸) سیدتنا ام

حبیبہ۔ (۹) سیدتنا صفیہ (۱۰) سیدتنا میمونہ (۱۱) سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہن

اور ایک ترتیب یوں بھی ہے۔

(۱) سیدتنا خدیجہ۔ (۲) سیدتنا عائشہ۔ (۳) سیدتنا سودہ (۴) زینب بنت جحش۔ (۵) سیدتنا ام سلمہ (۶) سیدتنا حفصہ (۷) سیدتنا ام حبیبہ (۸) سیدتنا جویریہ۔ (۹) سیدتنا صفیہ (۱۰) سیدتنا میمونہ۔ (۱۱) سیدتنا زینب بنت خزیمہ۔ رضی اللہ عنہن۔

(سیرۃ ابن ہشام ج ۲ ص ۸۹ تا ۹۳۳)

۶۔۔۔ وہ سیدتنا صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۸)

۷۔۔۔ وہ سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہیں کہ ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب تھیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۷)

بعض نے سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عبدالمطلب بتایا ہے جو محل نظر ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۵)

۸۔۔۔ سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو روٹی اور گوشت سے سیر فرمایا۔ اس اہتمام سے ولیمہ کسی دوسری زوجہ کے نکاح میں نہ فرمایا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲)

۹۔۔۔ وہ ہیں سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کہ حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۹)

۱۰۔۔۔ وہ ہیں سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰۲)

۱۱۔۔۔ سب سے زیادہ مدت صحبت پانے والی حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں کہ انہوں نے آغوش رسول اللہ ﷺ میں چوبیس یا پچیس سال گزاری۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۹۸)

اور سب سے کم مدت صحبت پانے والی سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ حضور اکرم کی خدمت میں دو ماہ یا چھ ماہ یا آٹھ ماہ رہ کر عالم وصال

کی طرف رحلت فرمائیں۔ ([illegible])

۱۲۔۔۔ وہ ہیں سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ اور سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کہ حضور اکرم ﷺ کی حیات ظاہرہ میں ہی وصال حق فرمائیں۔ ([illegible])

۱۳۔۔۔ وہ ہیں سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کہ حضور اکرم ﷺ کی [illegible] ([illegible])

۱۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت بلا اختلاف نو ازواج مطہرات موجود تھیں۔ ([illegible])

۱۵۔۔۔ وہ ہیں سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو دفن فرمایا۔ نماز جنازہ نہیں پڑھائی کیونکہ اس وقت تک نماز جنازہ شروع نہ ہوئی تھی۔ ([illegible])

۱۶۔۔۔ وہ ہیں سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کہ ان کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے پڑھائی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کے وقت تک نماز جنازہ شروع نہ ہوئی تھی۔ باقی دیگر ازواج مطہرات کا وصال حضور اکرم ﷺ کے بعد ہوا۔ ([illegible])

۱۷۔۔۔ وہ ہیں سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کہ ان کا نکاح، زفاف اور وفات ایک ہی موضع میں واقع ہوئی جسے "سرف" کہتے ہیں۔ اور یہ مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ ([illegible])

۱۸۔۔۔ وہ ہیں سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث ہے [illegible] مروی ہے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا تم میں سے جس کا ہاتھ دراز ہے وہ مجھ سے ملنے میں تم سب سے پہلے سبقت کرنے والی ہے یعنی کہ اس دنیا سے میرے جانے کے بعد وہ تم سب سے پہلے انتقال کرے گی۔ اس کے بعد ازواج مطہرات نے باہم ہاتھ ناپنا شروع کر دیا تاکہ جانیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ دراز ہیں [illegible]

انہوں نے جانا کہ سیدتنا سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں۔ اور جب حضور اکرم ﷺ کے عالم وصال کی طرف ارتحال فرما جانے کے بعد سیدتنا زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا تو انہوں نے جانا کہ درازی سے مراد، صدقہ و خیرات کی کثرت تھی۔ اس لئے کہ سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھ سے دستکاری کرتیں اور صدقہ دیتی تھیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۲)

۱۹۔۔۔۔ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ امہات المومنین میں انہوں نے سب سے آخر میں وفات پائی۔ ان کی سن وفات ۵۹ھ ہے اور بعض نے ۶۲ھ کہا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۲)

ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کی سن وفات سے متعلق ایک قول ۶۳ھ کا بھی ہے تو اس قول کے بموجب سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا آخری زوجہ مطہرہ قرار پاتی ہیں جنہوں نے سب کے بعد وفات پائی۔ (مدارج جلد ۲ ص ۸۳۲)

۲۰۔۔۔۔ ان گیارہ ازواج مطہرات، امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے علاوہ عورتوں کی ایک جماعت اور بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان میں سے کچھ سے نکاح تو کیا مگر زفاف نہ فرمایا اور بعض وہ ہیں جن سے زفاف بھی ہوا مگر آیت کریمہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِينَتَهَا (اے نبی اپنی بیویوں سے فرما دو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو) کے تحت اختیار دیئے جانے کے وقت حبالۂ عقد سے نکل گئیں۔ ان میں سے جن کے نام و حالات دستیاب ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔

ان عورتوں میں سے ایک عورت کلابیہ تھی۔ جس نے دنیا کو اختیار کیا تھا۔ آخر کار اس کا حال اس حد تک پہنچا کہ کھجوروں کی گٹھلیاں اور ایک روایت میں ہے کہ مینگنیاں چنتی تھی۔ ایک شخص نے اسے دیکھا تو پوچھا تو کون ہے۔؟ اس نے سر اٹھا کر کہا: میں وہ بدبخت عورت ہوں جس نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر دنیا کو اختیار کیا تھا۔

دوسری عورت اسماء کندیہ ہے۔ اسے جامع الاصول میں جونیہ کہا گیا ہے۔ اور مواہب لدنیہ میں اسماء بنت النعمان بن ابی الجون الکندیہ الجونیہ نام بتایا گیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے نکاح فرمایا البتہ اس کو اپنے سے علیحدہ کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ قتادہ اور ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اسے اپنے قرب سے نوازنا چاہا اور اس سے فرمایا کہ قریب آ۔ تو اس نے انکار کیا اور سرکشی کی۔ بعض کہتے ہیں کہ اس عورت نے کہا میں آپ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو پناہ تلاش کرتی ہے اور بہت بڑی پناہ مانگتی ہے بلاشبہ حق تعالیٰ نے مجھے پناہ دیدی۔ جا اپنے گھر والوں سے مل جا۔ یہ کلمہ ایسا ہے جو طلاق کی نیت سے بولا جاتا ہے۔ جامع الاصول میں اسی بنت الجون کے قصہ کو ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ابنۃ الجون، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا اعوذ باللہ منک۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو نے بہت بڑی پناہ تلاش کی ہے۔ جا اپنے اہل کے ساتھ مل جا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس عورت کا نام امیمہ تھا اور بعض نے أمام کہا ہے۔

تیسری عورت شراف بنت خلیفہ کلبیہ رضی اللہ عنہا تھی جو حضرت دحیہؓ کی بہن تھی۔ حضور ﷺ نے ان سے نکاح فرمایا اور وہ دخول سے پہلے ہی فوت ہو گئیں۔

چوتھی عورت لیلیٰ بنت الخطیم، قیس کی بہن تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے نکاح فرمایا یہ بڑی غیور عورت تھی۔ پھر اس نے اقالہ یعنی فسخ نکاح چاہا۔ حضور ﷺ نے اسے اقالہ کیا اس کے بعد اسے بھیڑیے نے کھا لیا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہی وہ عورت ہے جس نے اپنے آپ کو ہبہ کیا تھا۔

اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ پشت بر آفتاب تشریف فرماتے تھے۔ تو لیلیٰ بنت خطیم حضور ﷺ کی پشت مبارک کی طرف سے آئی اور آپ کے پشت مبارک پر ایک مکہ مارا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کون ہے یہ ہے

بھیڑیا کھائے گا۔ !اس نے کہا میں خطیم کی بیٹی ہوں۔ پھر اپنے باپ کی تعریفیں کرنے لگی۔ اس نے کہا کہ میں آئی ہوں تاکہ اپنے نفس کو آپ پر ہبہ کروں۔ !آپ نے فرمایا: میں تجھے اپنی زوجیت کے لئے پسند کرتا ہوں۔ لیکن اس کے بعد وہ اپنی قوم کی طرف گئی اور ان کو اس سے باخبر کیا۔ قبیلہ کے لوگوں نے کہا: تو نے برا کیا تو ایک غیور عورت ہے اور وہ بہت سی بیویاں رکھتے ہیں۔ تو غیرت میں جلتی رہیگی اور باتیں کریگی تو وہ تجھ پر غضب فرمائیں گے اور دعائے بد کریں گے۔ ان کی دعا مستجاب و مقبول ہے۔ جا۔ !اور فسخ نکاح کا مطالبہ کر۔ !پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آئی اور فسخ کا مطالبہ کیا۔ آپ نے نکاح فسخ فرمادیا۔ اس عورت نے دوسرا شوہر کر لیا اور ایک دن مدینہ طیبہ کے کسی باغ میں نہا رہی تھی کہ اچانک بھیڑیئے نے اس پر جست کی اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۳، ۸۳۴)

پانچویں عورت شنباء بنت عمرو غفاریہ تھی۔ آپ نے اس سے نکاح فرمایا۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے کہا: اگر آپ نبی ہوتے تو آپ کے بیٹے جو آپ کو اپنی اولاد میں سب سے محبوب تھے انتقال نہ فرماتے۔ اس لئے آپ نے اسے دخول سے قبل ہی طلاق دے دی۔

چھٹی عورت غزیہ بنت جابر تھی۔ حضور اکرم ﷺ جب شب کو اس کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپ سے کہا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ۔ آپ نے دخول سے قبل ہی اسے اس کے اہل خانہ کے پاس پہنچادیا۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اس کو بڑی عمر کی پایا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی۔ وہ مشرف باسلام ہوئی اس کے بعد آپ نے اس کو طلاق دیدی۔

ساتویں عورت عالیہ بنو غفار سے تھی۔ آپ نے اس سے نکاح کیا۔ اس کے پاس تشریف فرما ہوئے تو اس کے پہلو میں سفید داغ نظر آئے آپ نے اسے اس کے گھر والوں تک مع مہر کے پہنچا دینے کا حکم فرمایا۔

آٹھویں عورت ام شریک ہے۔ یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے

اپنے کو حضور اکرم ﷺ کے لئے ہبہ کر دیا تھا۔ آپ نے دخول سے قبل ہی ان کو طلاق دیدی۔

نویں عورت فاطمہ بنت ضحاک تھی۔ اہل سیر نے ان کے نام میں اختلاف کیا ہے۔

(۱) کلابیہ۔ (۲) عالیہ بنت ظبیان۔ (۳) سنا بنت سفیان۔ (۴) عمرہ بنت یزید۔ حضور اکرم ﷺ نے جب اسے اپنے قرب سے نوازنا چاہا تو اس نے پناہ مانگی آپ نے فرمایا: تو اپنے گھر چلی جا۔

دسویں عورت قتیلہ، اشعث کی بہن ہے۔ آپ نے اس سے تزوج فرمایا مگر وہ زفاف سے پہلے ہی رحلت کر گئیں۔

گیارہویں عورت ہے خولہ بنت حکیم۔ (تاریخ الامم والملوک ج ۳ ص ۱۶۹، سیر اعلام النبلاء ج ۲ ص ۲۶۰)

بارہویں عورت کا نام ملیکہ بنت کعب تھا۔ ایک قول ہے کہ قبیلہ لیث کی لڑکی تھی۔ قبل از دخول حضور اکرم ﷺ نے اس سے مفارقت فرمائی۔ بعض کہتے ہیں کہ اسی عورت نے استعاذہ کیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے دخول ہوا اور حضور اکرم ﷺ ہی کے پاس وفات پائی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ نکاح بھی نہ کیا تھا صرف خواستگاری فرمائی تھی جیسا کہ مواہب میں ہے۔ روضۃ الاحباب میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ خلوت فرمائی جب اس سے پوشش دور ہوئی تو اس کے جسم میں سفیدی نظر آئی۔ حضور ﷺ علیحدہ ہو گئے اور فرمایا: اپنے کپڑے پہن لو اور اپنے لوگوں میں چلی جاؤ۔ ! (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۶)

۲۱ــــــ اس قسم عورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا جن کا نام فاختہ ہے بعض عاتکہ بتاتے ہیں اور بعض ہند، آپ ہبیرہ بن وہب کے نکاح میں تھیں جب ام ہانی رضی اللہ عنہا مسلمان ہوگئیں تو ان کے اور ہبیرہ کے درمیان اسلام نے جدائی کر دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کو پیام دیا۔ اس پر حضرت ام ہانی رضی

اللہ عنہا نے کہا۔ خدا کی قسم! میں آپ کو زمانۂ جاہلیت میں بھی پسند کرتی تھی۔ اب جب کہ میں اسلام سے بھی محبت رکھتی ہوں آپ کو کیسے نہ پسند کروں۔ بلاشبہ آپ میری آنکھ اور کان سے زیادہ محبوب ہیں لیکن میں ایک ایسی عورت ہوں جو کئی یتیم بچے رکھتی ہے اور میں ڈرتی ہوں کہ اگر میں ان بچوں کی دیکھ بھال میں مشغول ہوئی تو آپ کا حق بجا نہ لا سکوں گی۔ اور اگر جیسا آپ کا حق اور آپ کی خدمت فرض ہے اس کے بجالانے میں مشغول ہوئی تو بچوں کی دیکھ بھال نہ کر سکوں گی اور یہ ضائع ہو جائیں گے۔ اور میں شرم کرتی ہوں کہ آپ میرے بستر پر تشریف لائیں اور میرے ایک بچے کو تو میرے پاس لیٹا ملاحظہ فرمائیں اور دوسرے بچے کو دودھ پلاتا دیکھیں! اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: وہ عورتیں بہترین ہیں جو اونٹوں کو سوار کرتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عرب کی بیبیاں اور قریش کی عورتیں اپنی اولاد پر زیادہ مائل و مہربان اور دل میں اپنے شوہر کی زیادہ امانت دار اور دیکھ بھال کرنے والی ہیں۔

(۲) ایک عورت سنا' یا سبا' یا اسما بنت صلت سلمیہ تھی۔ ارباب سیر کہتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے اسے پیام دیا تو وہ اس خبر کے سنتے ہی خوشی سے مرگئی۔

(۳) ایک عورت قبیلہ مرہ بن عوف بن سعد کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کے باپ کو پیام بھیجا۔ اس نے کہا یہ لڑکی برص رکھتی ہے۔ یہ بات اس نے جھوٹ کہی تھی تاکہ اسے پیش نہ کرنا پڑے۔ جب وہ گھر لوٹ کر آیا تو وہ لڑکی برص میں مبتلا ہو چکی تھی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ اس کے باپ نے اس کو اپنے بھتیجے کے ساتھ بیاہ دیا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۸)

(۴) ضباعہ بنت عامر بن قرط نامی عورت کو حضور اکرم ﷺ نے پیام نکاح دیا۔ زیادہ عمر والی ہونے کی وجہ سے تزوج نہ فرمایا۔

(۵) صفیہ بنت بشامہ، اعور عنبری کی بہن کو بھی پیام دیا مگر نکاح نہ فرمایا۔

(۶) جمرہ بنت حارث بن ابی حارثہ کو بوجہ برص کے پیام دینے کے بعد

نکاح نہ فرمایا۔

(تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۱۸)

۲۲ــــ اس طرح کی عورتیں تین ہیں۔

(۱) ایک عورت امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب پیش کی گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے کہ ابولہب کی باندی ثوبیہ چچا حمزہ کو دودھ پلایا تھا۔

(۲) ایک عورت غزہ بنت ابوسفیان جو کہ ام المومنین سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھی پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں کہ ان کی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا موجود ہیں۔

(۳) بنی سلیم کا ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ایک لڑکی ہے جو بڑی حسین و جمیل ہے آپ کے سوا کسی اور کے لئے وہ مناسب نہیں حضور اکرم ﷺ نے اس کی خواستگاری فرمائی یا خواستگاری کا قصد فرمایا۔ اس شخص نے لڑکی کی تعریف کے ارادے سے کہا: وہ ایک اور صفت بھی رکھتی ہے کہ وہ نہ کبھی بیمار ہوئی اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچی ہے! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہمیں تیری لڑکی کی ضرورت نہیں ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۸۳۸)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۲۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کا اصلی نام کیا ہے اور زمانۂ جاہلیت میں آپ کا نام کیا تھا۔؟

۴۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کا لقب صدیق اور عتیق کیوں ہوا۔؟

۵۔۔۔ بوقت قبول اسلام حضرت صدیق اکبر ؓ کی عمر کتنی تھی۔؟

۶۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ نے حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں کتنی نمازوں کی امامت فرمائی۔؟

۷۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو سب سے پہلے کس نے آپ سے بیعت کی۔؟

۸۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ نے کتنی شادیاں کیں۔؟

۹۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کو زہر کس نے دیا تھا اور آپ کتنے دن مرض الوفات میں مبتلا رہے۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کا وصال کس دن اور کس تاریخ کو ہوا اور آپ کے آخری الفاظ کیا تھے۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کس تخت پر اٹھایا گیا۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کو غسل کس نے دیا اور آپ کی قبر میں کون کون داخل ہوئے۔؟

۱۳۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کی مدت خلافت کتنی رہی اور آپ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت صدیق اکبر ؓ سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کی ولادت حضور اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ سے دو سال اور چند ماہ بعد ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ آپ کی ولادت عام الفیل کے تین سال بعد ۵۷۴ء میں ہوئی۔ (الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۰۵)

۲۔۔۔ آپ کے والد محترم کا نام عثمان بن عامر ہے کنیت ابو قحافہ۔ (اسماء رجال مشکوٰۃ ص ۶۰۳ اوراق غم ص ۱۰۹)

اور والدہ صاحبہ کا نام سلمٰی بنت صخر، کنیت ام الخیر۔ (اوراق غم ص ۱۹۲)

۳۔۔۔ زمانۂ جاہلیت میں آپ کا نام عبد الکعبہ یا عبد رب الکعبہ تھا جب آپ شرف اسلام سے مشرف ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے آپ کا نام عبد اللہ رکھا۔ ایک قول ہے کہ عتیق رکھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۱۵)

۴۔۔۔ آپ کا لقب صدیق اس وجہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی تصدیق میں آپ نے سبقت و پہل کی۔ اور تمام احوال میں حضور اکرم ﷺ کی صداقت پر آپ نے تصدیق کو لازم جانا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۱۵)

یا اس وجہ سے کہ جب حضور اکرم ﷺ معراج سے واپس تشریف لائے اور صبح ہوئی تو آپ نے لوگوں سے اس کا تذکرہ فرمایا تو کچھ ضعیف الایمان لوگ اس پر مرتد ہو گئے اور کچھ مشرکین دوڑ کر حضرت صدیق اکبر ؓ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ کچھ اپنے یار اور رفیق کی خبر ہے کہ وہ کیا کہتے ہیں۔؟ وہ فرماتے ہیں "آج رات مجھے بیت المقدس لے جایا گیا" حضرت صدیق اکبر ؓ نے دریافت کیا۔ کیا یقیناً ایسا فرماتے ہیں۔؟ مشرکین نے کہا ہاں۔ 'یہی فرماتے ہیں'

تو حضرت صدیق اکبر ؓ نے فرمایا: پھر تو وہ جو کچھ فرماتے ہیں ٹھیک ہی فرماتے ہیں میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ نے بلا حیل و حجت واقعہ معراج کی تصدیق کی چنانچہ اسی دن سے آپ کا لقب "صدیق" مشہور ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۱۰ و معارج ج ۳ ص ۱۵۱)

اور عتیق لقب اس وجہ ہوا کہ ترمذی شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ ایسے شخص کو دیکھے جو جہنم سے آزاد (عتیق) ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ابو بکر ؓ کو دیکھے۔ بعض کہتے ہیں کہ بوجہ حسن و جمال آپ کا لقب عتیق ہوا۔ بعض کا قول ہے کہ آپ کا لقب عتیق اس بنا پر تھا کہ آپ کے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جس سے آپ پر عیب لگایا جاتا کیونکہ آپ پہلے ہی سے خیر پر تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲، ص ۹۱۴)

۵۔۔۔ آپ کی عمر مبارک بوقت قبول اسلام سینتیس یا اڑتیس سال کی تھی۔

(اوراق غم ص ۱۸۰)

۶۔۔۔ حضرت صدیق اکبر ؓ نے حضور اکرم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷۱۵)

۷۔۔۔ جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے تو سب سے پہلے حضرت عمر فاروق ؓ نے آپ سے بیعت کی۔ پھر صحابہ کرام ؓ نے آپ کی خلافت پر اجماع اور اتفاق کیا۔

(تفسیر الم نشرح ۱۰۹)

۸۔۔۔ زمانہ جاہلیت میں آپ نے دو نکاح کئے۔ اول قتیلہ بنت عبد العزی سے دوسرا عقد حضرت ام رومان و عد بنت عامر سے۔ اور بعد اسلام مدینہ طیبہ میں دو نکاح کئے۔ پہلا حضرت اسماء بنت عمیس سے جو حضرت جعفر بن ابی طالب ؓ کی بیوہ تھیں۔ اور دوسرا حبیبہ بنت خارجہ سے۔ پہلی بیوی سے ایک صاحبزادہ عبد اللہ تولد ہوئے اور ایک صاحبزادی اسماء ہوئیں۔ دوسری زوجہ سے ایک صاحبزادہ عبد الرحمٰن اور حضرت عائشہ صدیقہ پیدا ہوئیں۔ تیسری بیوی سے ایک صاحبزادہ محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ اور چوتھی بیوی سے جو آپ کے وصال حق کے وقت حاملہ تھیں آپ کے انتقال کے بعد ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ آپ کی پہلی بیوی آپ کی زندگی میں ہی انتقال فرما گئیں۔ باقی تینوں آپ کے انتقال کے بعد زندہ رہیں۔ ایک صاحبزادہ عبد اللہ آپ کی زندگی میں انتقال کر گئے تھے۔ دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں آپ کے انتقال کے بعد زندہ رہیں۔

(اوراق غم ص ۱۹۰)

۹۔۔۔ بعض نے کہا ہے کہ ایک سال قبل از وفات "الحسود" نامی ایک عورت نے آپ کو چاول یا حریرہ میں زہر دے دیا۔ آپ نے حارث بن کلدہ کیساتھ وہ کھانا تناول فرمایا۔ حارث طبیب تھے انہوں نے زہر کو محسوس کر کے آپ سے عرض کیا: اس کھانے میں یقیناً زہر تھا اور یہ زہر ایسا ہے کہ ایک سال بعد اس کا اثر ظاہر ہو گا۔ ممکن ہے کہ آپ اور ہم ایک ہی دن دنیا سے رخصت ہوں۔ اکثر مؤرخوں کا بیان ہے کہ حسب پیشگوئی حارث، دونوں نے ایک ہی تاریخ میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ ایک روز بوجہ شدت گرمی سرد ہوا میں ٹھنڈے پانی سے غسل فرمایا جس سے آپ کو بخار ہوا اور پندرہ دن بخار میں مبتلا رہ کر عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔

(الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۷۵، اوراق غم ص ۱۸۹)

۱۰۔۔۔ آپ نے ۲۸/ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ منگل کی رات تَوَفَّنِیْ مُسْلِماً وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ کہتے ہوئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

(الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۷۵)

ایک دوسری روایت کے بموجب ۲۲/ اور ۲۳/ جمادی الثانی ۱۳ھ کی درمیانی شب جو شب سہ شنبہ تھی بعد نماز مغرب آپ کا وصال حق ہوا۔

(اسماء رجال مشکوٰۃ ص ۵۸۰، نزہۃ المجالس ج ۱۰ ص ۱۰۵)

۱۱۔۔۔ آپ کو اس تخت پر اٹھایا گیا جس پر حضور اکرم ﷺ استراحت فرمایا کرتے تھے اور اسی تخت پر آپ ﷺ کو بھی اٹھایا گیا تھا۔ اور آپ کی نماز جنازہ حضرت عمر فاروق ؓ نے پڑھائی۔

(الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۱۷۷، نزہۃ المجالس ج ۱۰ ص ۱۰۵)

۱۲۔۔۔ آپ کو غسل آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے دیا۔ (اسماء الرجال مشکوٰۃ ص ۵۸۰ نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۰۵)

اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن ؓ نے ان کی مدد کی۔ (اوراق غم ص ۱۹۱) اور آپ کی قبر میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ ؓ داخل ہوئے۔

(الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۹۔۱۰۷، نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۰۵)

۱۳۔۔۔ آپ کی مدت خلافت دو سال تین ماہ آٹھ دن ہے۔ (حیاۃ الحیوان ج ۱ ص ۸۹)

دوسرا قول ہے کہ دو سال چار ماہ۔ (اسماء الرجال مشکوٰۃ ص ۵۸۰)

تیسرا قول دو سال تین ماہ چھبیس یوم کا اور چوتھا قول دو سال تین ماہ دس یوم کا ہے۔ (اوراق غم ص ۱۹۰)

اور آپ کی عمر شریف ترسٹھ (۶۳) سال ہوئی۔

(اسماء الرجال مشکوٰۃ ص ۵۸۰، مدارج ج ۲ ص ۳۰)

حضرت عمر فاروق ؓ سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کی ولادت کس سن میں ہوئی۔؟

۲۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کا لقب "فاروق" کیوں ہوا۔؟

۳۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کس سن میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس وقت آپکی عمر کتنی تھی۔؟

۴۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے اسلام لانے کے وقت تک کتنے افراد دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔؟

۵۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے کتنی شادیاں کیں۔؟

۶۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے قاتل کا نام کیا ہے اور آپ کی شہادت کا واقعہ کیا ہے؟

۷۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کس نماز کے دوران زخمی ہوئے اس نماز کو مکمل کس نے کرایا؟

۸۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کس تاریخ کو زخمی ہوئے اور کس تاریخ کو مرتبہ شہادت پر فائز ہو کر مدفون ہوئے۔؟

۹۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور قبر میں کس کس نے اتارا؟

۱۰۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کی مدت خلافت کتنی رہی۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کی خلافت کے زمانے میں کتنے شہر مفتوح ہوئے اور کتنی مسجدیں تعمیر ہوئیں۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے صدیق اکبر ؓ کے ایام علالت میں کتنے دنوں کی نمازوں کی امامت فرمائی۔؟

۱۳۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کی مہر پر کیا لکھا ہوا تھا۔؟

۱۴۔۔۔ حضرت عمر فاروق ؓ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی ولادت عام الفیل کے تیرہ سال بعد محرم کی چاند رات کو ہوئی۔ (مدارج ج ۲ ص ۹۵)

۲۔۔۔ آپ کا لقب "فاروق" ہونے کا واقعہ یوں ہے

ایک یہودی اور ایک منافق کے درمیان زمین کی سیرابی پر جھگڑا ہوا اور معاملہ بارگاہ رسالت مآب میں پیش ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے واقعہ کو سماعت فرمانے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ صادر فرمایا۔ منافق نے وہ فیصلہ نہ مانا اور یہودی سے کہا چلو عمر کے پاس سے دوبارہ فیصلہ کرائیں۔ دونوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر معاملہ آپ کے سامنے رکھا۔ یہودی نے یوں فیصلہ کی بھی خبر دی کہ حضور ﷺ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے لیکن اس نے یہ فیصلہ نہ مانا اور مجھے آپ کے پاس لے آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: اب میں ایسا فیصلہ کروں گا کہ اس کو انکار کا موقعہ ہی نہیں ملے گا۔ یہ کہہ کر آپ گھر میں گئے اور تلوار لا کر اس منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا: جو اللہ کے رسول ﷺ کا فیصلہ نہ مانے اس کا میرے یہاں یہی انجام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اس واقعہ کو سماعت فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو "فاروق" کے لقب سے ملقب فرمایا کہ ان کے اس فعل سے حق و باطل میں فرق ہو گیا۔ ([illegible] ص ۳۹)

حاشیہ ۱۲ جلالین ص ۳۰۰ پر ہے کہ اس واقعہ کے بعد جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت رسالت مآب ہوئے اور آپ کا لقب فاروق رکھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس دن مشرف بہ اسلام ہوئے اسی دن مسجد حرام میں علی الاعلان نماز ادا کی۔ تب حضور اکرم ﷺ نے آپ کو اس لقب سے ملقب

[illegible]

فرمایا

۳۔۔۔ آپ [illegible]

[illegible]

بعض نے [illegible]

۴۔۔۔ جب آپ [illegible]

[illegible] مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے

دوسرا قول [illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلام ہوئے۔

اور پانچواں قول [illegible]

مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے

۵۔۔۔ آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرا [illegible]

[illegible]

ہوئی۔

تیسری [illegible]

[illegible]

چوتھا [illegible]

[illegible]

پانچواں [illegible]

کیا جن کے بطن سے عاصم پیدا ہوئے لیکن ان کو بھی کسی وجہ سے طلاق دیدی۔

چھٹا نکاح ۱۷ھ میں ام کلثوم بنت علی کرم اللہ وجہہٗ سے کیا ان کے بطن سے رقیہ اور زید پیدا ہوئے۔

عاتکہ بنت زید بن عمرو جو آپ کی چچازاد بہن تھیں اور فکیہہ یمینہ بھی حضرت فاروق اعظم ؓ کی بیویوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ فکیہہ کی نسبت بعضوں نے لکھا ہے کہ وہ لونڈی تھیں۔ ان کے بطن سے عبدالرحمٰن اوسط پیدا ہوئے۔

(تاریخ اسلام ج ا ص ۳۶۶)

۶۔۔۔ آپ کی شہادت کا واقعہ اس طرح ہے

مدینہ طیبہ میں مغیرہ بن شعبہ کا ایک نصرانی غلام رہتا تھا جس کا نام فیروز تھا اور کنیت ابولؤلؤ۔ اس نے ایک دن بازار میں آپ سے شکایت کی کہ میرا آقا مغیرہ بن شعبہ مجھ سے زیادہ محصول لیتا ہے آپ کم کرا دیجئے! فاروق اعظم ؓ نے اس سے دریافت کیا کہ کس قدر محصول وہ وصول کرتا ہے۔؟ ابولؤلؤ نے کہا: دو درہم روزانہ! آپ نے دریافت فرمایا: تو کیا کام کرتا ہے۔؟ اس نے کہا آہنگری، نقاشی اور نجاری۔! آپ نے فرمایا کہ ان صنعتوں کے مقابلہ میں یہ رقم زیادہ نہیں ہے۔! یہ سن کر ابولؤلؤ اپنے دل میں سخت ناراض ہوا۔ فاروق اعظم ؓ نے پھر اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تو ایسی چکی بنانا جانتا ہے کہ جو ہوا کے زور سے چلتی ہے۔ تو مجھ کو بھی ایسی چکی بنا دے۔ اس نے جواب میں کہا: بہت خوب! میں ایسی چکی بنا دونگا کہ جس کی آواز اہل مغرب و مشرق سنیں گے۔ دوسرے دن نماز فجر کے لئے لوگ مسجد نبوی میں جمع ہوئے۔ ابولؤلؤ ایک خنجر لئے ہوئے مسجد میں داخل ہو گیا جب نماز کے لئے صفیں درست ہو گئیں اور فاروق اعظم ؓ امامت کے لئے آگے بڑھ کر نماز شروع کر چکے تو ابولؤلؤ نے نکل کر فاروق اعظم ؓ پر خنجر کے چھ وار کئے جن میں سے ایک وار ناف کے نیچے پڑا۔ ابولؤلؤ مسجد نبوی سے بھاگا لوگوں نے اسے پکڑنے کی کوشش

کی اس نے کئی شخصوں کو زخمی کیا اور کلیب ابن ابی بکیر ؓ کو شہید کر دیا۔ بالآخر وہ گرفتار کر لیا گیا لیکن اس نے گرفتار ہوتے ہی خودکشی کر لی۔

([illegible])

جب آپ کو خنجر کا زخم لگا تو اس وقت آپ کی زبان مبارک پر یہ جملہ تھا۔ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَراً مَّقْدُوراً۔ ([illegible] ص ۱۹۶)

۷۔۔۔ آپ جب حالت نماز میں زخمی ہوئے تو فوراً آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو کھینچ کر اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود زخموں کے صدمے سے گر پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے لوگوں کو اس حالت میں نماز پڑھائی کہ حضرت فاروق اعظم ؓ سامنے تڑپ رہے تھے۔ (تاریخ اسلام ج ا ص ۳۶۴)

۸۔۔۔ آپ ۲۶ رذی الحجہ بروز منگل ۲۳ھ کو زخمی ہو کر یکم محرم ۲۴ھ بروز اتوار کو وصال فرما کر مدفون ہوئے۔ ([illegible] ج ۲ ص ۶۰۲)

ایک روایت میں ہے کہ آپ چھ ذی الحجہ ۲۳ھ بروز بدھ کو زخمی ہوئے تھے۔ ([illegible] ص ۱۰۰)

تیسرا قول یہ ہے کہ ۲۷ رذی الحجہ ۲۳ھ کو زخمی ہوئے اور یکم محرم ۲۴ھ بروز ہفتہ کو وصال فرما کر مدفون ہوئے۔ (تاریخ اسلام ج ا ص ۳۶۶)

۹۔۔۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رومی ؓ نے پڑھائی۔

([illegible] ج ۲ ص ۶۰۲)

اور قبر میں حضرت عثمان غنی، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اتارا۔ (تاریخ اسلام ج ا ص ۳۶۶)

۱۰۔۔۔ آپ کی مدت خلافت دس سال اور چھ ماہ ہے۔ ([illegible] ص ۱۵۵)

ایک قول کے بموجب دس سال چھ ماہ تیرہ دن۔ اور ایک قول کے مطابق دس سال چھ ماہ اور پانچ راتیں ([illegible])

ایک اور روایت میں دس سال چھ ماہ دس روز ہے۔ ([illegible])

۱۱۔۔۔ آپ کی خلافت کے زمانہ میں ایک ہزار چھتیس شہر ان کے قصبات اور دیہات کے ساتھ مفتوح ہوئے۔ چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ چار ہزار مندر، بت کدے اور آتش کدے منہدم ہوئے اور ایک ہزار نو سو نبر جوامع میں رکھے گئے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۹۱۵)

۱۲۔۔۔ آپ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی اجازت سے پندرہ دن ان کے ایام علالت میں نماز کی امامت فرمائی۔ (اوراق غم ص۱۸۹)

۱۳۔۔۔ آپ کی مہر مبارک پر وَکَفیٰ بِالْمَوْتِ وَاعِظاً کندہ تھا۔ (اوراق غم ص۱۹۶)

۱۴۔۔۔ آپ کی عمر شریف تر سٹھ سال ہوئی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص۶۰۲)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کی پیدائش کس سن میں ہوئی۔؟

۲۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کتنے افراد کے بعد اور کس کی دعوت پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔؟

۴۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کتنی مدت سریر خلافت پر متمکن رہے۔؟

۵۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی۔؟

۶۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کے قاتل کا نام کیا ہے۔؟

۷۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کو کس جگہ دفن کیا گیا۔؟

۸۔۔۔ حضرت عثمان غنیؓ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کی ولادت عام الفیل سے چھٹے سال میں ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۱۶)

۲۔۔۔ آپ کے والد ماجد کا نام عفان بن ابی العاص ہے۔ اور والدہ کا نام وردی بنت کریز جو حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی زاد بہن تھیں۔ (اوراق غم ص ۱۹۶، ۱۹۸)

ایک دوسری روایت میں اردی بنت کریز ہے۔

(استیعاب ج ۲ ص ۴۸۷، عمدۃ القاری ص ۲۴۷)

۳۔۔۔ آپ، حضور اکرم ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے آپ چوتھے مسلمان ہیں۔ آپ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی مرتضی اور حضرت زید بن حارثہ ؓ کے بعد حضرت صدیق اکبر ؓ کی دعوت پر اسلام لائے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۱۶)

۴۔۔۔ آپ کی خلافت کا دور بارہ سال رہا۔ دوسرا قول ہے بارہ دن کم بارہ سال اور تیسرا قول ہے کہ گیارہ سال گیارہ ماہ اور چودہ دن۔

(حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۹۶، مدارج ج ۲ ص ۹۱۷)

ایک قول اٹھارہ دن کم بارہ سال کا بھی ہے۔ (استیعاب ج ۲ ص ۴۹۲)

۵۔۔۔ آپ ۱۸؍ ذی الحجہ ۳۵ھ بروز جمعہ کو مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے

(اسماء الرجال مشکوۃ ۶۰۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ ۳۵ھ کے ایام تشریق کے وسط میں روز جمعہ کو۔

(مدارج ج ۲ ص ۹۱۷)

بقول دیگر روز شنبہ کو۔ (اوراق غم ص ۲۰۱)

۶۔۔۔ آپ کے قاتل کا نام "اسود التجیبی" ہے (اسماء الرجال مشکوۃ ص ۶۰۲)

دوسرے قول کے بموجب اس کا نام کنانہ ابن بشیر ہے۔ (تاریخ اسلام ج ۱ ص ۴۱۴)

۷۔۔۔ آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اس سلسلے میں اختلاف ہے۔
(۱) حضرت جبیر بن مطعم نے۔ (۲) یا حضرت حکیم بن حزام نے۔

(حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۹۶)

(۳) یا آپ کے صاحبزادے حضرت عمرو بن عثمان نے۔ (۴) یا حضرت مسور بن۔ (استیعاب ج ۲ ص ۴۹۱)

(۵) یا حضرت زبیر ؓ نے۔ (اوراق غم ص ۲۰۱)

اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (اسماء الرجال مشکوۃ ص ۶۰۲)

۸۔۔۔ آپ کی عمر شریف بیاسی سال ہوئی۔ بعض چھیاسی، اٹھاسی اور نواسی سال بھی بتاتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۱۰)

اور ایک قول نوے برس کا بھی ہے۔ (نزہۃ المجالس ق ۱۰ ص ۱۱۹)

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ولادت کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی۔؟

۲۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے۔؟

۳۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی ولادت کس جگہ ہوئی اور ولادت کا واقعہ کیا ہے۔؟

۴۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا نام "علی" کس نے رکھا اور کیوں۔؟

۵۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اظہار نبوت کی کتنے دنوں بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی۔؟

۶۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی کنیت "ابو تراب" ہونے کا واقعہ کیا ہے۔؟

۷۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا لقب "کرار" کس نے رکھا اور کیوں۔؟

۸۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے قاتل کا نام کیا ہے اور آپ کی شہادت کا واقعہ کیا ہے۔؟

۹۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کس تاریخ کو زخمی ہوئے اور اس کے کتنے دنوں بعد وصال حق فرمایا۔؟

۱۰۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو غسل کس نے دیا اور آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔؟

۱۱۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدت خلافت کتنی رہی۔؟

۱۲۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عمر کتنی ہوئی۔؟

۱۳۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے کتنی شادیاں کیں اور کس بیوی سے کتنی اولادیں ہوئیں۔؟

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ آپ کی ولادت مکہ معظمہ میں بعد از تیس سال عام الفیل یوم جمعہ ۱۳/ رجب المرجب کو ہوئی۔ ([illegible])

۲۔۔۔ آپ کے والد کا نام ابو طالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ (مدارج ج۲ ص۵۱۹)

۳۔۔۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت جوف کعبہ میں ہوئی۔ (مدارج، ج۲ ص۵۱۷) آپ کی ولادت کا واقعہ خود آپ کی والدہ صاحبہ یوں بیان فرماتی ہیں کہ "میں خانۂ کعبہ میں مشغول طواف تھی۔ تین شوط (چکر) باطمینان پورے کر چکی تھی۔ شوط چہارم کر رہی تھی کہ دردِ زہ محسوس ہوا۔ سید یوم النشور ﷺ نے میرے چہرے کے تغیر سے مجھے پہچانا اور فرمایا کیا بات ہے جو آپ کا رنگ متغیر ہو رہا ہے۔؟ میں نے عرض حال کیا۔ فرمایا فاطمہ۔! طواف پورا کر چکیں یا نہیں۔؟ میں نے عرض کی نہیں۔! فرمایا طواف پورا کرلو اور اسی حال میں اگر درد بڑھ جائے تو اندرون کعبہ چلی جانا کہ اس میں کوئی حکمت الٰہی ہے! صاحب بشائر المصطفیٰ نقل فرماتے ہیں کہ میں عباس بن عبد المطلب اور چند قبیلہ بنی عبد العزیٰ کے لوگوں کے ساتھ مسجد بیت الحرام میں بیٹھا ہوا تھا کہ فاطمہ بنت اسد (رضی اللہ عنہا) مسجد میں آئیں اور ان کو نواں مہینہ تھا۔ جب وہ مشغول طواف ہوئیں تو شوط رابع میں چلنے کی قوت نہ رہی تو آپ پکارنے لگیں۔ اے خداوند کعبہ۔! بحرمت کعبہ اس ولادت کو مجھ پر آسان فرما۔ یک لخت دیوار کعبہ شق ہوئی اور فاطمہ بنت اسد اندرون کعبہ تشریف لے گئیں اور ہماری نظروں سے غائب ہوگئیں ہم نے اندرون کعبہ آپ کو تلاش کیا مگر نہ ملیں۔ چوتھے روز آپ اسی کعبہ سے باہر تشریف لائیں اور حضرت علی

کرم اللہ وجہہ، کو گود میں لئے ہوئے تھیں۔ (اوراق غم ص ۱۴۸)

۴۔۔۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ آپ کی والدہ نے اپنے باپ کے نام پر جو اسد تھا آپ کا نام حیدر رکھا۔ جب ابو طالب تشریف لائے تو انہوں نے یہ نام ناپسند کیا اور علی نام رکھا۔ اور حضور اکرم ﷺ نے آپ کا نام صدیق رکھا جیسا کہ ریاض النضرۃ میں ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۱۷)

ایک دوسری روایت یں ہے کہ جب خبر ولادتِ علی، حضرت سرور عالم ﷺ کو پہنچی تو فرمایا: اس کا کیا نام رکھا۔؟ ابو طالب نے کہا: میں نے اس کا نام زید رکھا ہے۔ اور ان کی ماں نے اسد رکھا ہے۔! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا نام علی رکھو۔ جو عالی (علو) ہمتی کی خبر دے۔! آپ کی والدہ نے عرض کی: خدا کی قسم مجھے غیب سے آوازیں آتی تھیں کہ فاطمہ اس کا نام علی رکھو مگر میں نے اس کو چھپایا تھا۔ (اوراق غم ص ۱۴۹)

۵۔۔۔ ابو یعلی نے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ، سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شنبہ کے دن اظہارِ نبوت فرمایا اور میں نے دو شنبہ کے دن ہی اسلام لایا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف دس سال یا آٹھ سال کی تھی جیسا کہ علامہ سیوطی نے نقل کیا ہے بعض کا خیال ہے کہ پندرہ سال کی تھی اور بعض کا چودہ سال۔ (مدارج ج ۲ ص ۹۱۷، ۹۱۸)

ایک قول سولہ سال کا بھی ہے۔ (اسماء الرجال مشکوۃ ص ۶۰۲)

۶۔۔۔ آپ کی کنیت ابوتراب ہونے کا قصہ یوں ہے

حضرت عمار بن یاسر ﷜ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ، غزوۂ عشیرہ میں کھجور کے ایک درخت کی جڑ میں سو رہے تھے وہ زمین ریتلی تھی اور ہم گرد آلود ہو گئے تھے۔ پھر حضور اکرم اہمارے سرہانے تشریف لائے اور ہمیں جگایا اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ، سے فرمایا: اٹھ اے ابو تراب۔ لیکن آپ کی کنیت ابوتراب ہونے کا مشہور قصہ وہ ہے کہ جسے بخاری و مسلم نے حضرت سہل بن سعد ﷜ سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ، کے گھر سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ اس سے پہلے حضرت علی گھر سے باہر تشریف لے جا کر مسجد میں سو گئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارے ابن عم یعنی علی مرتضی کہاں ہیں۔؟ سیدہ فاطمہ نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ رنجش سی ہو گئی ہے اور وہ غصہ میں باہر چلے گئے ہیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے کسی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہے تو اس شخص نے آکر بتایا کہ سضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ، مسجد میں آرام کر رہے ہیں۔ پھر حضور ﷺ مسجد میں ان کے سرہانے تشریف لائے اور ان کے پہلو پر سوتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ ان کو پہلو پر نشانات پڑے ہوئے تھے اور ان کا بدن شریف خاک آلودہ ہو گیا تھا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "قُمْ اَبَا تُرَاب" ابوتراب اٹھو۔! اس دن سے آپ کی کنیت ابوتراب مشہور ہو گئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۶)

۷۔۔۔ آپ کا یہ لقب "کرار" حضور اکرم ﷺ نے رکھا۔ کرار کے معنی ہیں "بار بار حملہ کرنے والا" چونکہ آپ بھی دشمن پر بار بار حملہ کرتے تھے اس لئے آپ کا لقب کرار رکھا۔ (غیاث اللغات ص ۴۰۹)

۸۔۔۔ آپ کے قاتل کا نام عبد الرحمٰن بن ملجم المرادی ہے۔ (اسماء الرجال مشکوۃ ص ۶۰۲)

آپ کی شہادت کا مختصر واقعہ یوں ہے۔

یہ ابن ملجم مصری تھا اور جب لوگ قتل عثمان غنی ﷛ کو مصر سے آئے تھے تو ان کیساتھ یہ بھی آیا تھا پھر وہاں سے کوفہ آگیا اور توبہ کر کے لشکر شیر خدا میں شریک ہو گیا۔ جنگ نہروان کی فتح کے بعد ابن ملجم اہل کوفہ کو بشارت فتح سنانے گیا اس موقعہ پر کوفہ میں اس کی ایک عورت قطامہ نامی سے ملاقات ہوئی۔ یہ قطامہ عرب بھر میں حسین و جمیل مشہور تھی۔ ابن ملجم کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی شعلہ فسق اس کے سینہ پر کینہ میں بھڑکا اور خرمن صبر کو برق محبت

لے جلادیا۔ باتوں بات میں ابن ملجم پوچھ بیٹھا تو شادی کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔؟ قطامہ نے کہا: چاہتی ضرور ہوں مگر میری شرائط پوری کرنے والا مجھے اب تک نہ ملا۔ ابن ملجم نے کہا وہ کیا ہیں۔؟ قطامہ رونے لگی اور یوں گویا ہوئی کہ اے ابن ملجم الشکر علی (کرم اللہ وجہہ) نے حرب نہروان میں میرے بارہ رشتہ دار قتل کئے ہیں۔ جب سے میں نے اپنا مہر تین باتوں کو رکھا ہے۔ نمبر ایک تین ہزار درہم نقد۔ نمبر دو ایک کنیز حسینہ وجمیلہ اور نمبر تین قتل علی۔ ابن ملجم نے کہا: دو امور تو ممکن ہیں مگر مولیٰ علی شیر خدا کا قتل بڑی زبردست شرط ہے۔ قطامہ نے کہا: درہم وکنیز سے دستبرداری ممکن ہے مگر سب سے بڑی شرط یہی ہے! ابن ملجم نے غور وتامل کر کے کہا: اچھا قطامہ! میں تیار ہوں مگر صرف ایک ضرب کا ذمہ دار ہوں! قطامہ نے کہا: اچھا ایک ہی ضرب سہی اپنی تلوار مجھے لا کر دے۔! چنانچہ ابن ملجم اپنی تلوار لایا اور قطامہ نے اس تلوار کو زہر میں بجھا دیا۔ کچھ دن بعد ابن ملجم اس کے پاس آیا اور اس نے وہ تلوار اسے دیدی۔ ابن ملجم نے اپنی مدد کے لئے شبیب بن بجیرہ اشجعی خارجی اور وردان تیمی خارجی کو تیار کر لیا۔

المختصر رمضان المبارک کی ایک شب کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسجد میں تشریف لائے۔ دیکھا اہل کوفہ مسجد کے چاروں طرف محافظت کر رہے ہیں فرمایا: یہ قیدیوں کی سی کیا حفاظت ہے۔ تقدیر الٰہی مٹ نہیں سکتی جو ہونا ہے وہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ تم جاؤ اور گھروں میں آرام کرو! وہ مجبور ہو کر چلے گئے اور آپ تن تنہا مسجد کوفہ میں تمام شب مشغول عبادت رہے۔ پھر آپ نے صبح کی اذان دی اور سنت فجر میں مشغول ہو گئے۔ ابن ملجم مع دونوں معاونوں کے زہر آلود تلوار لیکر لپکا ابھی آپ ایک ہی رکعت ادا کر پائے تھے کہ اس خبیث نے وار کیا۔ وار اس مقام پر لگا جہاں پہلے جنگ خندق کا زخم تھا وہی زخم کھل گیا اور سر مبارک سے مغز باہر آ گیا۔ خبیث ابن ملجم بھاگا اور پکارتا چلا: افسوس! امیر المومنین شہید ہو گئے۔ اتمام اہل کوفہ مسجد میں بھر گئے دیکھا کہ حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ

اپنی خون آلود ریش مبارک پر ہاتھ پھیر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ اسی طرح میں دربار رسالت میں جاؤں گا۔ سیدہ فاطمہ زہرا سے ملوں گا۔ چچا حمزہ سے ملاقات کروں گا یہی حلیہ اپنی بھائی جعفر طیار کو دکھاؤنگا۔ ادھر شبیب لوگوں کے ہاتھوں ہلاک ہوا اور ابن ملجم کو آپ کے حکم سے قید میں ڈالا گیا۔ (نورق نمبر ص ۱۶۹ تا ۱۷۰)

۹۔۔۔ آپ نے ۱۹ر رمضان کو زخمی ہو کر بیس رمضان (۴۰ھ) کی تاریخ ختم فرما کر اکیسویں شب کی آغاز میں عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا۔ (نورق نمبر ۱۷۸)

دوسری روایت کے بموجب ۱۸ر رمضان ۴۰ھ کو زخمی ہو کر تین رات گزارنے کے بعد رخت ارتحال باندھ کر سمت دار البقاء روانہ ہوئے۔

(اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۰۳)

۱۰۔۔۔ آپ کو امام حسن و حسین اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور نماز جنازہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۰۳)

۱۱۔۔۔ آپ کی خلافت کی مدت چار سال سات ماہ اور چھ دن یا بارہ دن ہے۔ بعض چار سال نو ماہ بتاتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۱۸)

ایک قول پانچ سال کا اور ایک قول کچھ روز کم پانچ سال کا ہے۔ (نزہۃ المجالس ق ۱۱ ص ۲۳)

۱۲۔۔۔ آپ کی عمر شریف ترسٹھ سال موافق عمر نبوی ہوئی۔ بعض پینسٹھ بعض ستر اور بعض اٹھاون سال کہتے ہیں۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۰۳)

۱۳۔۔۔ آپ کے نو، دس عقد ہوئے۔

پہلی بیوی سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا ہیں ان سے دو شہزادے ہوئے۔

دوسری بیوی ام البنین بنت خرام ہیں ان سے عباس، جعفر، عبد اللہ، اور عثمان چار بیٹے ہوئے۔

تیسری بیوی لیلیٰ بیت مسعود ہیں ان سے عبد اللہ اور ابو بکر ہوئے۔

چوتھی اسماء بنت عمیس ہیں ان سے محمد اصغر اور یحیٰ پیدا ہوئے۔

پانچویں بیوی امامہ بنت ابی العاص جو زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی

[illegible] پیدا ہوا تھا۔

[illegible] الطاہر [illegible]
[illegible] پیدا ہوا تھا۔

[illegible] امام [illegible] اللہ کی اور امام
کلثوم [illegible] پیدا ہوئی۔

[illegible] پیدا ہوئیں [illegible] اور
[illegible] ہوئیں۔

ایک [illegible] رضی اللہ عنہا سے
[illegible] پیدا ہوا تھا۔

خلفائے راشدین سے متعلق سوالات

۱۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے لمبی مدت خلافت کس کی رہی اور سب سے کم کس کی۔؟

۲۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے سلام بھجوایا۔؟

۳۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جنہوں نے خلافت پر تنخواہ نہیں لی۔؟

۴۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے زیادہ دراز قد کون تھے۔؟

۵۔ خلفائے راشدین میں سے وہ کون ہیں کہ جو اس حال میں شہید ہوئے کہ تلاوت قرآن فرما رہے تھے۔؟

قرآن فرما رہے تھے اور آپ کے خون کا پہلا قطرہ قرآن کی آیت
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پر گرا [illegible]

خلفائے راشدین سے متعلق جوابات

۱۔ خلفائے راشدین میں سے سب سے لمبی مدت خلافت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تھی جو بارہ سال [illegible] تھی۔ اور سب سے کم مدت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی تھی جو دو سال تین ماہ [illegible] تھی۔ [illegible]

۲۔ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہلوایا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت ﷺ میں اس حال میں حاضر ہوئے کہ آپ نے جسم مبارک پر [illegible] ایک چادر [illegible] کی تھی [illegible] لگے ہوئے تھے۔ حضرت جبرائیل حاضر بارگاہ رسالت ﷺ ہوئے اور عرض کیا ابو بکر کا یہ کیا حال ہو گیا [illegible] مالداری میں بھی [illegible] ہو گئے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ابو بکر اپنا تمام مال مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر خرچ کر کے مفلس ہو گئے ہیں۔ حضرت جبرائیل نے عرض کی اللہ تعالیٰ نے ابو بکر کو سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ ابو بکر اس فقیری اور مفلسی میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو [illegible] میں اپنے رب سے راضی ہوں، راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ [illegible]

۳۔ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے خلافت [illegible] آپ سے [illegible] خلفائے راشدین [illegible] [illegible]

۴۔ وہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ ہیں، آپ خلفائے راشدین میں سب سے زیادہ [illegible] تھے۔ [illegible]

۵۔ وہ [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] آپ [illegible] میں شہید ہونے [illegible]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی رسالت کی تصدیق سب سے پہلے کس نے کی۔؟

۲۔۔۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جنکے پیچھے حضور اکرم ﷺ نے نمازیں پڑھیں۔؟

۳۔۔۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوئیں۔؟

۴۔۔۔ سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے والی سب سے پہلی خاتون کون ہے۔؟

۵۔۔۔ وہ کون کوسے صحابی ہیں کہ جن کو اللہ نے سلام کہلوایا۔؟

۶۔۔۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کے لئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا فِداكَ امى و ابى کہ میرے ماں باپ تم پر قربان۔؟

۷۔۔۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ ستر بار پڑھی گئی۔؟

۸۔۔۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں پڑھائی۔؟

۹۔۔۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جن کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے ستر تکبیروں سے پڑھائی۔؟

۱۰۔۔۔ وہ کون کون حضرات ہیں کہ جن کے کفن کے لئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اور تہبند عنایت فرمائے۔؟

۱۱۔۔۔ وہ کون کون سے صحابی ہیں کہ جنکی قبر میں حضور اکرم ﷺ داخل ہوئے۔؟

۱۲۔۔۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس سے دفن ہونے کا شرف پایا۔؟

۱۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے بول مبارک (پیشاب) پینے کا شرف پانے والے حضرات کون کون ہیں۔؟

۱۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے خون مبارک پینے کا شرف پانے والے صحابی کون کون ہیں۔؟

۱۵۔۔۔ وہ کون سے صحابی ہیں کہ جن کے لئے حالت جنابت میں مسجد میں جانا جائز تھا۔؟

۱۶۔۔۔ وہ کونسے صحابی ہیں کہ جن کی صورت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آیا کرتے تھے۔؟

۱۷۔۔۔ وہ کونسے صحابی ہیں کہ جن کی ایک آنکھ کو [illegible] لگایا گیا۔؟

۱۸۔۔۔ وہ کونسے صحابی ہیں کہ جن کی آزادی کے لئے حضور اکرم ﷺ نے خود اپنے دست اقدس سے تین سو کھجور کے پودے لگائے۔؟

۱۹۔۔۔ وہ کونسے صحابی ہیں کہ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا۔؟

۲۰۔۔۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو عرب کے مشہور سخی حاتم طائی کے بیٹے تھے۔؟

۲۱۔۔۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل تھے۔؟

۲۲۔۔۔ اس صحابی کا نام کیا ہے جن کو حضور اکرم ﷺ نے مقبول الدعا ہونے کی دعا دی تھی۔؟

۲۳۔۔۔ وہ کونسے صحابی ہیں کہ جن پر گرمی اور سردی بالکل اثر نہ کرتی تھی اور کیوں۔؟

۲۴۔۔۔ وہ کونسے صحابی ہیں کہ جن کی آواز آٹھ میل دوری تک سنائی دیتی تھی۔؟

۲۵۔۔۔ حضرت بلال ؓ کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے اور آپ کی قبر کہاں ہے۔؟

۲۶۔۔۔ اس صحابی کا کیا نام ہے جو اپنی دس بیویوں کے ساتھ مشرف با اسلام ہوئے تھے۔؟

۲۷۔۔۔ سب سے آخر میں انتقال کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے۔؟

۲۸۔۔۔ کل صحابہ کرام کی تعداد کتنی ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت صحابہ کرام کی تعداد کتنی تھی۔؟

۲۹۔۔۔ عہد رسالت میں کتنے صحابہ کرام کو زنا کے جرم میں سنگسار کیا گیا۔؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق جواہرات

۱۔۔۔ علماء کا اختلاف ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر سب سے پہلے کون ایمان لایا اور تصدیق اول کس نے کی۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سب سے پہلے علی الاعلان ایمان لانے والی سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ کیونکہ جب حضور اکرم ﷺ غار حرا سے تشریف لائے اور ان کو نزول وحی کی خبر دی؛ تو وہ ایمان لائیں اور تصدیق کی۔ ان کے بعد سب سے پہلے اور سابق الایمان سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اسی مذہب پر سیدنا ابن عباس، حسان بن ثابت، اسماء بنت ابی بکر، نخعی وغیرہ تابعین، صحابہ کی ایک جماعت اور دیگر علماء اعلام ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایمان لائے کیونکہ وہ آغوش مصطفیٰ ﷺ میں تربیت پا رہے تھے اور اس وقت وہ بچے تھے اسی لئے انہوں نے فرمایا "میں نے اسلام کی طرف اس وقت سبقت کی جب کہ میں بچہ تھا اور بالغ نہیں ہوا تھا" جیسا کہ طبری نے بیان کیا ہے۔ ابو عمرو بن عبد البر نے کہا ہے کہ وہ حضرات جو اس طرف گئے ہیں کہ سب سے پہلے جو ایمان لائے تھے سلمان، ابوذر، مقداد، خباب، جابر، ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم ہیں بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے۔ اور شیخ ابن الصلاح فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ محتاط اور موزوں تر یہ ہے کہ آزاد مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق، بچوں اور نو عمروں میں حضرت علی مرتضیٰ عورتوں میں سیدتنا خدیجہ، موالی (آزاد کردہ غلام) میں حضرت زید بن حارثہ اور غلاموں میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۸)

۲۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی امتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی بجز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک مرتبہ اور ایک سفر میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک رکعت۔ جیسا کہ ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر جہاد میں تھے۔ حضور ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے اور آپ کو آنے میں بہت دیر ہو گئی تو صحابہ کرام نے تکبیر کہہ کر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کو آگے بڑھا دیا پھر جب آپ تشریف لائے تو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو چاہا کہ پیچھے ہٹ آئیں لیکن حضور اکرم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اور حضور اکرم ﷺ نے ایک رکعت نماز حضرت عبد الرحمٰن کے پیچھے پڑھی پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت فوت شدہ ادا فرمائی۔

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ قبا شریف کی جانب تشریف لے گئے جب نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا خیال ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اذان کہہ دوں شاید کہ حضور اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئیں۔" جب حضور اکرم ﷺ کو آنے میں تاخیر ہو گئی تو تمام صحابہ نے متفقہ طور پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نماز کے لئے آگے بڑھا دیا۔ اچانک حضور اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اپنی جگہ سے پیچھے آئیں اور حضور لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس پر حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۱-۱۰۲)

۳۔۔۔ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوئیں، آپ کے والدین صحابی، آپ خود صحابی، آپ کے صاحبزادے محمد، عبد اللہ اور عبد الرحمٰن آپ کی صاحبزادیاں سیدتنا عائشہ اور حضرت اسماء صحابی اور آپ کے پوتے محمد بن عبد الرحمٰن بھی صحابی، یہ فضیلت آپ کے سوا کسی اور کو حاصل نہ ہوئی۔ (خزائن العرفان پ ۲۶ ع ۲)

۴ ـــ وہ عورت جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلی خاتون ہیں جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں وہ حضور ﷺ کے چچا عباس ؓ کی زوجہ محترمہ حضرت ام الفضل لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا ہیں۔
([illegible])

۵ ـــ وہ صحابی اور صحابیہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہما ہیں کہ جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سلام کہلوایا جس کی تفصیل "خلفاء راشدین" اور "امہات المومنین" میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۶ ـــ وہ خوش نصیب صحابی حضرت سعد ابن ابی وقاص اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہیں کہ جن کے لئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "فداك ابی و امی" کہ میرے ماں باپ تم پر قربان۔ ان دونوں کے علاوہ کسی اور کو یہ شرف نہ ملا۔
([illegible])

۷ ـــ وہ سید الشہداء حضرت حمزہ ؓ ہیں۔ شہداء احد کی نماز پڑھنے کے ضمن میں محدثین کرام اور اہل سیر سے روایتیں مروی ہیں کہ سب سے پہلے حضرت حمزہ ؓ کی نماز جنازہ پڑھی گئی ان کے بعد جو جنازہ آتا رہا وہ حضرت حمزہ کے قریب رکھا جاتا رہا اور نماز پڑھی جاتی رہی یہاں تک کہ ستر نمازیں حضرت حمزہ ؓ پر گزاری گئیں۔
([illegible])

۸ ـــ وہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ ہیں کہ انکی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں ادا فرمائی۔
([illegible])

۹ ـــ وہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا ہیں کہ ان کی نماز جنازہ حضور اکرم ﷺ نے ستر تکبیروں بروایت دیگر نو تکبیروں کے ساتھ پڑھی۔
([illegible])

اور سید الشہداء حضرت حمزہ ؓ کی بھی نماز جنازہ میں ستر تکبیریں فرمائیں۔
([illegible])

۱۰ ـــ وہ حضرات کون ہیں کہ جن کے کفن کیلئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی قمیص

مبارک اور تہبند عنایت فرمائے۔

(۱) حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما۔ ان کے کفن کیلئے اپنی قمیص مبارک عنایت فرمائی۔

(۲) حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ۔ ان کے کفن کے لئے اپنا تہبند مبارک دیا۔

(۳) عبد اللہ بن ابی بن سلول ان کے کفن کو بھی اپنی قمیص مبارک عنایت فرمائی۔ ابن ابی کے کفن کے لئے قمیص مبارک کا دینا صرف اس کے بیٹے کی خاطر سے تھا جو کہ وہ مومن صادق و مخلصان بارگاہ میں سے تھا۔
(مدارج النبوۃ ج۲ص[illegible])

۱۱ ـــ حضرت عمر بن عبد العزیز سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی کی قبر میں داخل نہ ہوئے سوائے پانچ شخصوں کے۔ تین عورتوں کی قبر میں اور دو مردوں کی۔ ایک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی قبر میں۔ باقی چار مدینہ طیبہ میں۔ ایک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لڑکے کی قبر میں جس نے حضور ﷺ کی آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ تیسرے حضرت عبد اللہ مزنی ؓ۔ چوتھے ام رومان رضی اللہ عنہا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں اور پانچویں فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی قبر میں۔ (مدارج ج۲ص۲۶۲)

۱۲ ـــ وہ حضرت عبد اللہ ذوالبجادین ؓ ہیں کہ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس سے دفن ہونے کا شرف پایا۔ (حاشیہ ۲ جواہر ج ص۱۸۲)

۱۳ ـــ حضور اکرم ﷺ کے بول (پیشاب) پینے کا شرف پانے والوں میں ایک ام ایمن رضی اللہ عنہا ہیں جو آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ چنانچہ منقول ہے کہ رات کے وقت حضور اکرم ﷺ کے تخت مبارک کے نیچے ایک پیالہ رکھا جاتا کہ رات میں اس میں بول مبارک فرمادیں۔ ایک رات جب آپ نے اس میں بول مبارک فرمایا اور صبح ہوئی تو آپ نے ام ایمن سے فرمایا کہ اس تخت کے

بچا لیا پیالہ [illegible] انہوں نے جواب دیا۔ ام ایمن نے عرض کیا [illegible] مجھے پیاس محسوس ہوئی میں نے اسے پی لیا تھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے تبسم فرمایا [illegible] فرمایا اور فرمایا کہ آج تمہیں کبھی پیٹ کا درد لاحق نہ ہوگا۔

دوسری [illegible] ایک خادمہ برکہ رضی اللہ عنہا، وہ بھی آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں انہوں نے بھی ایک دن آپ کا بول شریف پی لیا تھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا [illegible] ہمیشہ کے لئے تندرست [illegible] وہ عورت کبھی بیمار نہ ہوئیں بجز اس بیماری کے جس میں انہوں نے دنیا سے کوچ کیا۔

[illegible] بعض روایتوں میں ہے کہ ایک شخص نے آپ کا بول شریف پی لیا تھا تو اس کے جسم سے ہمیشہ خوشبو آتی رہی، حتی کہ اس کی اولاد میں کئی نسلوں تک یہ خوشبو رہی۔ [illegible]

۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کا مبارک (خون) کا پینا صحابہ سے متعدد بار واقع ہوا چنانچہ ابن حجام (ابو طیبہ) نے [illegible] نے آپ کے پچھنے لگائے تھے تو [illegible] سے [illegible] اپنے حلق میں اتار لیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تم خون کا کیا کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا میں خون [illegible] اپنے شکم میں [illegible] ہوں۔ [illegible] آپ کا خون مبارک [illegible] آپ نے فرمایا [illegible] اور آپ [illegible] سے [illegible] گئے۔

غزوہ احد کے دن جب حضور اکرم ﷺ [illegible] ہوئے تو حضرت ابو سعید خدری کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہما نے آپ کا خون [illegible] سے خون [illegible] صاف کیا [illegible] آپ [illegible] حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

جو شخص خواہش رکھتا ہے کہ وہ کسی جنتی شخص کو دیکھے تو وہ ان کو دیکھ لے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اپنا خون مبارک مجھے دے کر فرمایا اسے کسی ایسی جگہ غائب کر دو جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ میں نے اس کو پی لیا کیونکہ اس سے زیادہ پوشیدہ جگہ کوئی نہیں پاتا تھا۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں لوگوں سے اور لوگوں کو تم سے [illegible] ان کی قوت مردانگی، شجاعت اور بہادری [illegible] خون مبارک کے پی لینے سے حاصل ہوئی۔ [illegible]

۵۔۔۔ حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ایسے صحابی ہیں کہ [illegible] بحالت جنابت مسجد میں جانا حلال تھا۔ [illegible]

۶۔۔۔ وہ حضرت [illegible] ہیں کہ جن کی صورت میں جبرائیل علیہ السلام بھی آیا کرتے تھے۔ [illegible]

۷۔۔۔ وہ حضرت خزیمہ بن ثابت الانصاری ﷺ ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر ہے۔

[illegible]

جس کا مختصر واقعہ یوں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خرید فرمایا [illegible] آپ [illegible] لوگوں نے اس گھوڑے کی قیمت لگائی [illegible] حضور ﷺ بھی [illegible] اس اعرابی [illegible] گھوڑا [illegible] آپ [illegible] بات [illegible] گواہ [illegible] اس گھوڑے [illegible] میں نے آپ [illegible] افسوس [illegible] خدا [illegible] حضرت خزیمہ ﷺ آئے [illegible] انہوں نے کہا [illegible] یہ گھوڑا حضور اکرم ﷺ [illegible] ہے۔ حضور اکرم ﷺ

[illegible]

نے فرمایا اے خزیمہ۔ تم کیسے گواہی دیتے ہو حالانکہ تم [illegible]
بنایا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی لائی ہوئی [illegible]
تصدیق کرتے ہیں تو کیا ہم اس معاملے میں تصدیق نہ کریں [illegible] ﷺ
نے حضرت خزیمہ ؓ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا اور اس [illegible]
میں انکو مخصوص فرمایا۔

[illegible]

۱۸۔۔۔۔ وہ حضرت سلمان فارسی ؓ ہیں کہ جب آپ کے آقا نے [illegible]
مانگی تو اس نے کہا اس شرط پر کہ تم [illegible] کھجور [illegible]
اس طرح لگاؤ کہ ایک بھی ضائع نہ ہو۔ جب [illegible] ﷺ کو [illegible]
یہ بات پہنچی تو آپ نے دست اقدس سے [illegible] کھجور [illegible]
بھی ضائع نہ ہوا ایک پودا حضرت عمر فاروق نے یا خود سلمان فارسی رضی
اللہ عنہما لگایا تھا جس میں پھل نہیں آیا۔ آپ نے [illegible]

[illegible]

۱۹۔۔۔۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں [illegible]
حضرت سلمان فارسی ؓ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے۔

[illegible]

۲۰۔۔۔۔ وہ حضرت عدی بن حاتم ؓ ہیں جو عرب کے مشہور سخی حاتم طائی کے
بیٹے تھے۔

[illegible]

۲۱۔۔۔۔ وہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی ؓ ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم
شکل تھے۔

[illegible]

۲۲۔۔۔۔ وہ حضرت سعد ابن ابی وقاص ؓ ہیں کہ حضور ﷺ نے ان کو دعا دی
تھی کہ اے سعد اللہ تمہیں مقبول الدعا بنائے [illegible] چنانچہ ایسے مقبول الدعا
ہوئے کہ صحابہ کرام آپ سے دعا کرانے آتے تھے [illegible] بینائی جاتی رہی
تھی لیکن کبھی اپنے لئے دعا نہ مانگی۔ [illegible]

صحابیہ رضی اللہ عنہا کا۔ دونوں مجرم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور شرعی سزا کے خواستگار ہوئے کہ ہم پاک ہو جائیں۔ چنانچہ دونوں کو سنگسار کیا گیا۔ ([illegible])

بارگاہِ رسالت کے خادموں، نگہبانوں، مفتیوں، کاتبوں، شاعروں اور آزادکردہ غلاموں سے متعلق سوالات

۱— بارگاہ رسالت ﷺ کے خدام صحابہ کون کون تھے۔؟
۲— بارگاہ رسالت ﷺ کی خدمت گزار عورتیں کون کون تھیں۔؟
۳— حضور اکرم ﷺ کو نعلین پہنانے اور اتارنے کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
۴— دوران سفر حضور اکرم ﷺ کے پانی کی چھاگل کو اٹھانے کا کام کس کے سپرد تھا۔؟
۵— حضور اکرم ﷺ کے لئے وضو کے واسطے پانی مہیا کرنے کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
۶— دوران سفر حضور اکرم ﷺ کا اونٹ کون کھینچا کرتا تھا۔؟
۷— حضور اکرم ﷺ کے اونٹ پر راحلہ باندھنے کی ذمہ داری کس کے سپرد تھی۔؟
۸— حضور اکرم ﷺ جب غسل فرماتے تو کس صحابی سے اپنی پشت مبارک ملواتے۔؟
۹— حضور اکرم ﷺ کے گھریلو آمد و خرچ کی خدمت کس کے سپرد تھی۔؟
۱۰— حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں واجب القتل مجرموں کی گردن مارنے کا کام کون کون کرتے تھے۔؟
۱۱— حضور اکرم ﷺ کی انگشتری مبارک یعنی مہر شریف کی حفاظت کس کے ذمے تھی۔؟

۱۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی نگہبانی کرنے والے صحابہ کون کون تھے اور کس نے کس موقع پر نگہبانی کی۔؟

۱۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں فتویٰ کون کون دیا کرتے تھے۔؟

۱۴۔۔۔ بارگاہ رسالت ﷺ کے کاتب کتنے اور کون کون تھے۔؟

۱۵۔۔۔ وحی کی کتابت کرنے والے صحابہ کون کون تھے۔؟

۱۶۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی مراسلات لکھنے والے صحابی کون تھے۔؟

۱۷۔۔۔ عہد نامہ یا صلح نامہ کی کتابت کون کیا کرتے تھے۔؟

۱۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں اذان دینے والے حضرات کتنے تھے اور کون کہاں اذان دیتے تھے۔؟

۱۹۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے خدام شعراء کتنے تھے۔؟

۲۰۔۔۔ وہ حضرات کتنے اور کون کون تھے جن کو حضور اکرم ﷺ نے اطراف و اکناف کے سلاطین و امراء کی طرف بھیجا تھا۔؟

۲۱۔۔۔ قبائل سے اموال صدقات و زکوٰۃ وصول کرنے والے صحابہ کون کون تھے۔؟

۲۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے موالی یعنی آزاد کردہ غلام کتنے اور کون کون تھے۔؟

۲۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی سراری یعنی باندیاں کتنی تھیں۔؟

بارگاہ رسالت کے خادموں، نگہبانوں، مفتیوں، کاتبوں، شاعروں اور آزاد کردہ غلاموں سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ یوں تو تمام صحابہ کرام ﷺ سب کے سب خدام بارگاہ اور حاضرین مجلس رسالت پناہ تھے حضور اکرم ﷺ جس سے جو چاہتے خدمت کے لئے فرما دیتے تھے۔ البتہ کچھ حضرات خدمت کے لئے متعین تھے جن کو اہل سیر لکھتے ہیں کہ وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت انس بن مالک۔ (۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود۔ (۳) حضرت ایمن ابن ام ایمن۔ (۴) حضرت ربیعہ بن کعب۔ (۵) حضرت سعد موالی ابی بکر صدیق۔ (۶) حضرت عقبہ بن عامر۔ (۷) حضرت اسلع بن شریک۔ (۸) حضرت ابو ذر غفاری۔ (۹) حضرت مہاجر مولیٰ سیدہ ام سلمہ۔ (۱۰) حضرت حنین۔ (۱۱) حضرت نعیم بن ابی ربیعہ۔ (۱۲) حضرت ابو الحمرا ہلال ابن حارث۔ (۱۳) حضرت ابو السمح اباذ۔ (۱۴) حضرت بلال حبشی۔ (۱۵) حضرت دو مخمر۔ (۱۶) حضرت بکیر بن شداخ۔ (۱۷) حضرت شریک۔ (۱۸) حضرت اسعد بن مالک اسدی۔ (۱۹) حضرت ثعلبہ بن عبدالرحمٰن انصاری۔ (۲۰) حضرت جزء بن مالک۔ (۲۱) حضرت سالم مولیٰ رسول اللہ ﷺ۔ (۲۲) حضرت سابق بن حاطب۔ (۲۳) حضرت سلمہ۔ (۲۴) حضرت ابو سلام۔ (۲۵) حضرت ابو عبیدہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ (۲۶) حضرت ہند بن حارثہ۔ (۲۷) حضرت اسماء بن حارثہ ﷺ۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۵۰ تا ج ۲ ص ۸۶۶)

۲۔۔۔ بارگاہ رسالت ﷺ کی خدمت گزار عورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت ام ایمن برکت۔ (۲) حضرت خولہ۔ (۳) حضرت سلمٰی ام رافع۔ (۴) حضرت میمونہ بنت سعد۔ (۵) حضرت ام عیاش۔ (۶) امۃ اللہ بنت رزینہ۔ (۷) حضرت صفیہ۔ (۸) حضرت خضرہ۔ (۹) زربیہ ام عتبہ۔ (۱۰) ماریہ ام الرباب۔ (۱۱) ماریہ دادی مثنیٰ بن صالح۔ (۱۲) سیدہ ماریہ قبطیہ۔ رضی اللہ عنہن۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۵۹ تاج ۲ ص۸۶۸)

۳۔۔۔ وہ حضرت عبد الرحمٰن بن مسعود ؓ ہیں کہ نعلین شریفین، مسواک، عصاء مبارک، تکیہ اور بچھونا یہ تمام چیزیں ان کے سپرد تھیں۔ حضور اکرم ﷺ قیام فرماتے تو یہ نعلین مبارک حضور ﷺ کو پہناتے۔ اور جب حضور اکرم ﷺ نشست فرماتے تو یہ پائے اقدس سے نعلین مبارک اتارتے اور اپنی آستین میں محفوظ رکھتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۵۲)

۴۔۔۔ پانی کی چھاگل اٹھانے کی خدمت حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہما کے سپرد تھی۔

(مدارج ج۲ ص۸۵۲)

۵۔۔۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ؓ تھے جو حضور اکرم ﷺ کے لئے وضو کا پانی مہیا کرتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۵۲)

۶۔۔۔ وہ حضرت عقبہ بن عامر ؓ ہیں جو کہ دوران سفر حضور اکرم ﷺ کا اونٹ کھینچتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۵۲)

۷۔۔۔ اونٹ پر راحلہ باندھنے کا کام حضرت اسلع بن شریک ؓ کے سپرد تھا۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۵۴)

۸۔۔۔ وہ حضرت اباد ابو السمح ؓ ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ غسل فرماتے تو اپنی پشت مبارک ان سے ملواتے تھے۔

(مدارج ج۲ ص۸۵۸)

۹۔۔۔ یہ خدمت حضرت بلال حبشی ؓ کے سپرد تھی۔

(مدارج ج۲ ص۸۶۲)

۱۰۔۔۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت محمد بن سلمہ ؓ اور چند دیگر ایسے اصحاب تھے جو حضور اکرم ﷺ کے حکم پر کافروں اور واجب القتل مجرموں کی گردن اڑاتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۶۸)

۱۱۔۔۔ وہ حضرت معیقب ؓ ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی انگوٹھی یعنی مہر شریف کی حفاظت انہی کے ذمے تھی۔

(مدارج ج۲ ص۸۶۹)

۱۲۔۔۔ جن صحابہ کرام ؓ نے حضور اکرم ﷺ کا پہرہ دیا ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) حضرت سعد بن معاذ انصاری ؓ۔ ان کی نگہبانی حضور اکرم ﷺ کیلئے روز بدر تھی۔ حضور اکرم ﷺ کیلئے ایک عریش بنایا گیا تھا۔ آپ اس میں خواب استراحت فرماتے اور حضرت سعد بن معاذ انصاری ؓ اس عریش کی نگہبانی کر رہے تھے۔

(۲) حضرت صدیق اکبر ؓ بھی روز بدر عریش میں تیغ برہنہ کشیدہ، حضور اکرم ﷺ کے سرہانے کھڑے پہرہ دے رہے تھے تاکہ کوئی مشرک قریب نہ آسکے۔

(۳) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری مدنی ؓ، ان کی نگہبانی حضور اکرم ﷺ کے لئے روز احد تھی۔

(۴) حضرت ذکوان بن عبد اللہ بن قیس ؓ۔ آپ حضرت محمد بن مسلمہ ؓ کی ساتھ روزِ احد پہریدار تھے۔

(۵) حضرت زبیر بن عوام ؓ۔ غزوۂ خندق میں حضور اکرم ﷺ کی نگہبانی کرتے تھے۔

(۶) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ آپ کی نگہبانی کے سلسلے میں مروی ہے کہ ایک رات حضور اکرم ﷺ بیدار تھے اور نیند نہیں آرہی تھی۔ فرمایا: کاش۔! کوئی مردِ صالح میرے اصحاب میں سے میری پاسبانی کرے۔ اچانک ہتھیاروں کی آواز سنی، فرمایا: کون شخص ہے۔؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں سعد ہوں۔! پھر وہ پاسبانی کے لئے استادہ ہوگئے۔

(۷) حضرت عباد بن بشر ؓ۔ غزوۂ خندق میں حضور اکرم ﷺ کی نگہبانی کرتے تھے۔

(۸) حضرت ابوایوب انصاری ؓ۔ حضور اکرم ﷺ کی نگہبانی غزوۂ خیبر

میں کی تھی۔

(۹) حضرت بلال حبشی ؓ۔ وادی القریٰ میں حضور اکرم ﷺ کے پاسبان تھے۔

(۱۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ۔ روز حدیبیہ، برہنہ شمشیر لئے رسول اللہ ﷺ کی پاسبانی میں حضور ﷺ کے سرہانے کھڑے تھے۔ (مدارج ج ۲ ص ۴۰۲،[illegible])

واضح ہو کہ صحابہ کرام ؓ کی نگہبانی اس معنی میں نہیں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی نگہبانی کے لئے ان کو مقرر کیا تھا بلکہ صحابہ کرام میں سے کچھ حضرات از خود اس کام میں مشغول ہوتے اور سعادت سے مشرف ہوتے تھے۔ ممکن ہے کہ ان میں کچھ حضرات اس سعادت پر ہمیشہ قائم رہے ہوں اور حضور اکرم ﷺ باتباع سنت الٰہی عز و جل، ایسے اسباب کی رعایت ملحوظ رکھتے تھے۔ جب آیت کریمہ واللہ یعصمك من النّاس نازل ہوئی تو آپ نے اسے ترک فرمادیا۔ (مدارج ج ۲ ص ۴۰۲)

۱۳۔۔۔۔ اصحاب فتاویٰ چھ اشخاص تھے۔

(۱) حضرت عمر۔ (۲) حضرت علی۔ (۳) حضرت ابن مسعود۔ (۴) حضرت ابو موسیٰ۔ (۵) حضرت ابو زید۔ (۶) اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (مدارج ج ۲ ص [illegible])

حیوۃ الحیوان میں ان اصحاب کی تعداد چودہ ہے۔

(۱) حضرت ابو بکر۔ (۲) حضرت عمر فاروق۔ (۳) حضرت عثمان غنی۔ (۴) حضرت علی مرتضیٰ۔ (۵) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف۔ (۶) حضرت ابی بن کعب۔ (۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود۔ (۸) حضرت معاذ بن جبل۔ (۹) حضرت عمار بن یاسر۔ (۱۰) حضرت حذیفہ الیمان۔ (۱۱) حضرت زید بن ثابت۔ (۱۲) حضرت سلمان الفارسی۔ (۱۳) حضرت ابو الدرداء۔ (۱۴) اور حضرت ابو موسیٰ اشعری۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

۱۴۔۔۔۔ واضح ہو کہ حضور اکرم ﷺ کے کئی کاتب تھے بعض وحی کی کتابت کرتے تھے بعض سلاطین و امراء وغیرہ کے نام خطوط لکھا کرتے تھے، بعض صدقات کے اموال کی کتابت کرتے تھے اور بعض مداینات، معاملات اور شروط وغیرہ لکھا کرتے تھے۔ روضۃ الاحباب میں کاتبوں کی تعداد چالیس بیان کی گئی ہے۔

(۱) حضرت صدیق اکبر۔ (۲) حضرت عمر فاروق۔ (۳) حضرت عثمان غنی۔ (۴) حضرت علی مرتضیٰ۔ (۵) حضرت طلحہ بن عبید اللہ۔ (۶) حضرت زبیر بن عوام۔ (۷) حضرت سعد بن ابی وقاص۔ (۸) حضرت عامر بن فہیرہ۔ (۹) حضرت ثابت بن قیس۔ (۱۰) حضرت خالد بن سعد۔ (۱۱) حضرت ابان بن سعد۔ (۱۲) حضرت حنظلہ۔ (۱۳) حضرت ابو سفیان (۱۴) حضرت یزید بن ابو سفیان۔ (۱۵) حضرت امیر معاویہ۔ (۱۶) حضرت زید بن ثابت۔ (۱۷) حضرت شرحبیل بن حسنہ۔ (۱۸) حضرت علاء الحضرمی۔ (۱۹) حضرت خالد بن ولید۔ (۲۰) حضرت محمد بن مسلمہ۔ (۲۱) حضرت عبد اللہ بن رواحہ۔ (۲۲) حضرت عمرو بن العاص۔ (۲۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ۔ (۲۴) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ۔ (۲۵) حضرت جہم بن الصلت۔ (۲۶) حضرت ارقم بن ابی ارقم۔ (۲۷) حضرت العلاء بن عتبہ۔ (۲۸) حضرت عبد اللہ بن زید۔ (۲۹) حضرت ابو ایوب انصاری۔ (۳۰) حضرت حذیفہ الیمانی۔ (۳۱) حضرت بریدہ بن الحصیب۔ (۳۲) حضرت حصین بن نمیر۔ (۳۳) حضرت عبد اللہ بن سعد۔ (۳۴) حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد۔ (۳۵) حضرت حویطب بن عبد العزیٰ۔ (۳۶) حضرت حاطب بن عمرو۔ (۳۷) عبد اللہ بن خطل مرتد۔ (۳۸) حضرت ابی ابن کعب۔ (۳۹) حضرت عبد اللہ بن ارقم۔ (۴۰) حضرت معیقب بن ابی فاطمہ ؓ۔ ([illegible])

۱۵۔۔۔۔ اصحاب کتابت وحی نو تھے۔

(۱) حضرت ابی بن کعب۔ (۲) حضرت زید بن ثابت الانصاری۔ (۳) حضرت امیر معاویہ بن ابی سفیان۔ (۴) حضرت ابو بکر صدیق۔ (۵) حضرت عمر فاروق۔ (۶) حضرت عثمان غنی۔ (۷) حضرت علی مرتضیٰ۔ (۸) حضرت حنظلہ بن ربیع۔ (۹) حضرت خالد بن عاص ؓ۔ ([illegible])

۱۶۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی مراسلات لکھنے والے ہمیشگی کے طور پر حضرت عبد اللہ بن ارقم ؓ تھے۔ ([illegible])

۱۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جب کسی سے عہد و صلح کرتے تھے تو کاتب عہد حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہوتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ [illegible])

۱۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں اذان دینے والے حضرات چار تھے۔

(۱)حضرت بلال حبشی ؓ مدینہ طیبہ میں اذان دیتے تھے۔

(۲)حضرت عبداللہ بن ام مکتوم ؓ۔ یہ بھی مدینہ طیبہ حضرت بلال کے ساتھ اذان کہا کرتے تھے۔

(۳)حضرت سعد بن عائذ قرظی ؓ مسجد قبا میں موذن مقرر تھے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے عالم وصال کی طرف ارتحال فرمایا تو حضرت بلال ؓ نے اذان دینی چھوڑ دی تو آپ کو مسجد نبوی شریف میں منتقل کر دیا گیا۔ اور تاحیات اذان دیتے رہے۔

(۴)حضرت ابو محذورہ اوس بن مغیرہ ؓ۔ مکہ مکرمہ میں اذان دیا کرتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۱۹۔۔۔ رسول اللہ ﷺ کے خدام شعراء مردوں میں سے ایک سو ساٹھ تھے اور عورتوں میں سے بارہ تھیں۔ ان شعرائے کرام میں سے جو حضرات کافروں کے شر کو اسلام اور مسلمان سے دفع کرتے اور باز رکھتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی مدح کرتے اور کافروں کی ہجو و مذمت کرتے تھے وہ تین اشخاص شمار کئے گئے ہیں۔

(۱)حضرت حسان بن ثابت۔ (۲)حضرت کعب بن مالک۔ (۳)حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۲۰۔۔۔ روضۃ الاحباب میں ہے کہ دو گیارہ اصحاب کامل الصاب تھے جن کو حضور اکرم ﷺ نے اکناف و اطراف کے سلاطین و امراء کی طرف بھیجا تھا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱)حضرت عمرو بن امیہ ضمری ؓ۔ ان کو نجاشی شاہ حبشہ، مسیلمہ کذاب اور فردہ بن عمرو جذامی کی طرف جو کہ قیصر شاہ روم کی طرف سے گورنر تھا بھیجا تھا۔

(۲)حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی ؓ۔ ان کو ہرقل [illegible] بھیجا گیا تھا۔

(۳)حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی ؓ۔ ان کو [illegible] فارس کی طرف بھیجا گیا۔

(۴)حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ؓ۔ ان کو مقوقس [illegible] طرف بھیجا گیا تھا۔

(۵)حضرت شجاع بن وہب اسدی ؓ۔ ان کو حارث بن ابی شمر [illegible] شام کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۶)حضرت سلیط بن عمرو عامری ؓ۔ ان کو ہوذہ بن علی حنفی [illegible] طرف بھیجا گیا تھا۔

(۷)حضرت علاء حضرمی ؓ۔ ان کو منذر بن ساوی [illegible] کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۸)حضرت جریر بن عبداللہ ؓ۔ ان کو [illegible] کی طرف بھیجا گیا تھا۔

(۹)حضرت مہاجر بن امیہ مخزومی ؓ۔ ان کو حارث بن عبد کلال حمیری شاہ یمن کی طرف بھیجا تھا۔

(۱۰)حضرت عمرو بن العاص ؓ۔ ان کو ملک عمان کے جلندر کے بیٹے جیفر و عبد کی جانب بھیجا گیا

(۱۱)حضرت عروہ بن مسعود ثقفی ؓ۔ ان کو ان کے ہی قبیلہ کی طرف قاصد بنا کر بھیجا گیا تھا۔

یہ گیارہ اصحاب کرام ؓ ہیں جن کو روضۃ الاحباب میں سفیروں اور قاصدوں کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ بعض [illegible] حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل کو اور بعض نے حضرت عمرو بن

محصن اور حضرت خبیب بن زید ؓ کو بھی حضور اکرم ﷺ کے سفیروں اور قاصدوں میں شمار کیا ہے اس بنا پر ان اصحاب کی تعداد پندرہ ہو جاتی ہے۔ مواہب لدنیہ میں امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عینیہ بن حصین، حضرت بریدہ بن الحصیب، حضرت عباد بن بشر، حضرت رافع بن مکیث، حضرت ضحاک بن سفیان، حضرت بشیر بن سفیان، اور حضرت عبد اللہ بن نسیر ؓ کو بھی قاصدوں اور سفیروں کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۶۸، ۹۸۱-۹۷)

۲۱ــــ قبائل سے اموال صدقات کو وصول کرنے والے چند اصحاب تھے جن کے اسماء یہ ہیں۔

(۱) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ؓ۔ جو بنی کلب کے صدقات پر عامل تھے۔

(۲) حضرت عدی بن حاتم ؓ۔ ان کو اپنے ہی قبیلہ بنی طے پر عامل بنا کر بھیجا گیا تھا۔

(۳) حضرت عینیہ بن حصین فزاری ؓ۔ ان کو قبیلہ بنی کعب کی شاخ خزاعہ پر عامل مقرر فرمایا۔

(۴) حضرت ایاس بن قیس اسدی ؓ۔ ان کو بنی اسد پر بھیجا گیا تھا۔

(۵) حضرت ولید بن عقبہ بن ابی معیط ؓ۔ آپ قبیلہ بنی المصطلق پر عامل مقرر تھے۔

(۶) حضرت حارث بنی عوف مزنی ؓ۔ ان کو قبیلہ بن مرہ پر عامل مقرر کیا گیا تھا۔

(۷) حضرت مسعود بن رجیل ؓ۔ یہ بنی عبس پر عامل تھے۔

(۸) حضرت انجم بن سفیان ؓ۔ جو عذرہ، سلامان دیلی، جہنیہ اور اُبی پر عامل تھے۔

(۹) حضرت عباس بن مرداس ؓ۔ ان کو قبیلہ بنی سلیم کی جانب عامل بنا کر بھیجا گیا تھا۔

(۱۰) حضرت لبید بن حاصب ؓ۔ آپ قبیلہ دارم پر عامل تھے۔

(۱۱) حضرت عامر بن مالک ؓ۔ یہ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ پر عامل تھے۔

(۱۲) حضرت سعد بن مالک ؓ۔ آپ قبیلہ بنی کلاب پر عامل تھے۔

(۱۳) حضرت عوف بن مالک ؓ۔ ان کو قبیلہ ہوازن، نصر اور ثقیف پر عامل مقرر کیا گیا تھا۔

(۱۴) حضرت ضحاک بن سفیان ؓ۔ آپ اپنی قوم کے صدقات پر عامل مقرر تھے۔

(مدارج ج ۲ ص ۹۹۰ تا ۱۰۰۲)

۲۲ــــ حضور اکرم ﷺ کے موالی یعنی آزاد کردہ غلاموں میں سے جن کے نام دستیاب ہوئے وہ ذیل میں مندرج ہیں۔

(۱) حضرت زید بن حارثہ۔ (۲) اسامہ بن زید بن حارثہ۔ (۳) ثوبان بن بجدومہ۔ (۴) ابو کبشہ نام سلیم یا اوس یا سامہ۔ (۵) آنسہ یا ابو آنسہ یا ابو مسرح۔ (۶) صالح ملقب بہ شقران۔ (۷) رباح۔ (۸) یسار (۹) ابو رافع نام اسلم یا ثابت یا یزید یا ابراہیم یا ہرمز۔ (۱۰) ابو مویہبہ۔ (۱۱) ابو الحمی نام رافع۔ (۱۲) مدعم۔ (۱۳) زید۔ ہلال بن یسار کے دادا۔ (۱۴) عبید بن عبد الغفار۔ (۱۵) سفینہ نام مہران یا ملہمان یا رومان یا کیسان یا فروخ۔ (۱۶) مابور قبطی۔ (۱۷) واقد یا ابو واقد۔ (۱۸) ہشام۔ (۱۹) ابو ضمیرہ نام سعد یا روح بن سندر یا روح بن شیر زاد یا حمیری۔ (۲۰) حسین۔ (۲۱) ابو عسیب نام احمر یا مرہ۔ (۲۲) ابو عبیدہ۔ (۲۳) اسلم بن عبید۔ (۲۴) افلح (۲۵) انجشہ۔ (۲۶) بازام۔ (۲۷) حاتم۔ (۲۸) بدر۔ (۲۹) رویفع۔ (۳۰) زید بن ہلال۔ (۳۱) سعید بن زید۔ (۳۲) سعید بن کندیہ۔ (۳۳) سلمان الفارسی۔ (۳۴) سندر (۳۵) شمعون بن زید قرظی۔ (۳۶) ضمیرہ بن ابو ضمیرہ۔ (۳۷) عبد اللہ بن اسلم (۳۸) غیلان (۳۹) فضالہ۔ (۴۰) قصیر۔ (۴۱) کریب۔ (۴۲) محمد بن عبد الرحمٰن۔ (۴۳) مکحول۔ (۴۴) نافع ابو السائب۔ (۴۵) مدعم۔ (۴۶) نبیک بن الاسود۔ (۴۷) نفیع بن الحارث یا نفیع بن مسروح یا مسروح بن کلاہ۔ (۴۸)

ہرمز ابو کیسان نام کیسان یا مہران یا طہمان یا ذکوان۔ (۴۹) وردان۔ (۵۰) یسار (۵۱) ابو اثیلہ راشد (۵۲) ابو البشیر۔ (۵۳) ابو صفیہ (۵۴) ابو قبیلہ۔ (۵۵) ابو لبابہ (۵۶) ابو لقیط۔ (۵۷) ابو الیسر۔ (۵۸) ذکوان۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۱۹ تا ۹۰۰)

۲۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی سراری یعنی باندیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

(۱) حضرت ماریہ بنت شمعون قبطیہ رضی اللہ عنہا۔ (۲) ریحانہ بنت زید بن عمرو۔ بعض کہتے ہیں کہ شمعون کی بیٹی ہیں یہ بنی نضیر کی باندیوں میں سے ہیں۔ ایک قول کے بموجب بنی قریظہ سے۔ (۳) جمیلہ۔ جو کسی سبایا میں حضور اکرم ﷺ کو حاصل ہوئی تھیں۔ (۴) وہ باندی جسے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے پیش کیا تھا۔ (۵) ام رافع زوجہ ابو رافع۔ (۶) رضوی۔ (۷) امیمہ۔ (۸) دریحہ۔ (۹) سائبہ۔ (۱۰) ام ضمیرہ۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۲۰ و ج ۲ ص ۹۰۰)

حضور اکرم ﷺ کے آلات حرب، مویشی اور گھریلو سامانوں سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنی تلواریں تھیں۔؟

۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی مشہور تلوار ذوالفقار کا نام ذوالفقار کیوں رکھا گیا۔؟

۳۔۔۔ ذوالفقار نامی تلوار پہلے کس کی تھی پھر حضور اکرم ﷺ کے قبضہ میں کیسے آئی۔؟

۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ذوالفقار نامی تلوار کس کو کس موقعہ پر عنایت فرمایا تھا؟

۵۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آنے والی سب سے پہلی تلوار کا نام کیا ہے؟

۶۔۔۔ اس تلوار کا کیا نام ہے کہ جسکے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی تھی۔؟

۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنی زرہیں تھیں اور ان کے نام کیا ہیں۔؟

۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زرہ کا نام کیا ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی۔؟

۹۔۔۔ اس زرہ کا کیا نام ہے کہ جس کو حضور اکرم ﷺ نے روز احد زیب تن فرمایا تھا۔؟

۱۰۔۔۔ جنگ حنین اور خیبر کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے کن کن زرہوں کو پہنا تھا۔؟

۱۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زرہ کا کیا نام ہے جو عرصۂ دراز تک حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے قبضہ میں محفوظ رہی۔؟

۱۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی اس زرہ کا کیا نام ہے کہ جو آپ کے وصال حق کے وقت ایک یہودی کے پاس گروی میں تھی۔؟

۱۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کتنے مغفر تھے۔؟

۱۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کتنی ڈھالیں تھیں اور ان کے نام کیا تھے۔؟

۱۵۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس نیزے کتنے تھے۔؟

۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس حربے کتنے تھے؟

۱۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کمانیں کتنی تھیں؟

۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کے خیمے کا نام کیا تھا؟

۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے جھنڈے اور علم کتنے تھے ان کا رنگ کیا تھا اور نام کیا تھے؟

۲۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنے گھوڑے تھے؟

۲۱۔ اس گھوڑے کا نام کیا ہے جو سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آیا؟

۲۲۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس خچر کتنے تھے؟

۲۳۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس گدھے کتنے تھے؟

۲۴۔ حضور اکرم ﷺ کے اس گدھے کا نام کیا ہے کہ جس کی جدی نسل کے تمام گدھوں پر صرف انبیاء کرام سوار ہوئے؟

۲۵۔ حضور اکرم ﷺ کے اس گدھے کا کیا نام ہے جو صحابہ کرام کو بلا لانے کا کام کرتا تھا؟

۲۶۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس کل کتنے اونٹ تھے اور ان کے نام کیا ہیں؟

۲۷۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں کتنی تھیں؟

۲۸۔ اس اونٹنی کا کیا نام ہے کہ جس پر سوار ہو کر حضور اکرم ﷺ نے ہجرت فرمائی؟

۲۹۔ اس اونٹنی کا کیا نام ہے کہ جس کی سواری کے وقت وحی نازل ہوتی تھی؟

۳۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس بکریاں کتنی تھیں؟

۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی بکریاں کتنی تھیں؟

۳۲۔ حضور اکرم ﷺ کے عمامے کتنے تھے ان کا رنگ کیا تھا اور نام کیا تھے؟

۳۳۔ حضور اکرم ﷺ کے عمامے کی لمبائی کتنی تھی؟

۳۴۔ حضور اکرم ﷺ کی ٹوپی مبارک کا رنگ کیا تھا؟

۳۵۔ حضور اکرم ﷺ کی چادریں کتنی اور کس رنگ کی تھیں؟

۳۶۔ حضور اکرم ﷺ کی چادر مبارک کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی؟

۳۷۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

۳۸۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

۳۹۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

۴۰۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

۴۱۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

۴۲۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

۴۳۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

۴۴۔ حضور اکرم ﷺ [illegible]

حضور اکرم ﷺ کے آلاتِ حرب، مویشی اور گھریلو سامانوں سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی دس تلواریں بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ دس تلواریں ایک ہی وقت میں جمع تھیں یا متعدد اوقات میں حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں رہیں جن کی تعداد مدت العمر میں دس تک پہنچی ہے۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

(۱) ذوالفقار۔ (۲) ماثور۔ (۳) عضب۔ (۴) مخذم۔ (۵) رسوب۔ (۶) قلعی۔ (۷) قضب۔ بعض اہل سیر خیال کرتے ہیں کہ قضب اور ذوالفقار دونوں ایک ہی ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۰، ج۲ ص۸۰۰)

۲۔۔۔ چونکہ اس تلوار کے درمیان میں فقارظہر (فقار بمعنی ریڑھ کی ہڈی کی گریاں) یعنی مہرہائے پشت تھے اس لئے اس کا نام ذوالفقار ہوا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۰۲۰)

۳۔۔۔ یہ تلوار منبہ بن الحجاج سہمی کی تھی۔ اور بدر کے دن اس کا بیٹا عاص بن منبہ لئے ہوئے تھا۔ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے عاص بن منبہ کو قتل کیا تو تلوار کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے حضور اکرم ﷺ نے اسے اپنے لئے پسند فرمایا۔ (مدارج ج۲ ص۱۰۲۰)

۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے اس تلوار کو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو غزوۂ احزاب میں عطا فرمادیا تھا۔ (مدارج ج۲ ص۸۲۰)

۵۔۔۔ وہ ماثور نامی تلوار ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں سب سے پہلے آئی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۰)

۶۔۔۔ وہ ماثور نامی تلوار ہے جس کے بارے میں اہل سیر کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۲۰)

۷۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس چھ زرہیں تھیں۔ انکے نام اور تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک زرہ سعدیہ تھی اسے "صعدیہ" بھی کہتے ہیں۔

(۲) دوسری زرہ "فضہ" نام کی تھی۔ یہ دونوں زرہیں قینقاع کے یہودیوں کے اسلحے سے حضور اکرم ﷺ کو پہنچی تھیں۔

(۳) تیسری زرہ "ذات الفضول" نام کی تھی۔ یہ نام اس کی درازی اور کشادگی کی بنا پر تھا۔ اسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے مدینہ طیبہ رونق افروزی کے وقت بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔

(۴) چوتھی زرہ تھی "ذات الحواشی و ترا" نام کی۔ یہ نام اس لئے تھا کہ وہ منفرد تھی۔

(۵) پانچویں زرہ کا نام "حریف" تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ معلوم نہ ہوئی۔ (۶) چھٹی زرہ تھی "روحا" نام کی۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۰۲۸)

۸۔۔۔ وہ "سعدیہ" نامی زرہ ہے کہ جو حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی جسے انہوں نے جالوت کو قتل کرتے وقت پہنا تھا۔ روضۃ الاحباب میں "روحا" نامی زرہ کو زرہ داؤدی کہا گیا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۰۲۸)

۹۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے روز احد "ذات الفضول" نامی زرہ کو اور اس کے اوپر "فضہ" نامی زرہ کو زیب تن فرمایا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۰۲۸)

۱۰۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے روز حنین و خیبر میں "سعدیہ" اور "ذات الفضول" نامی دونوں زرہوں کو پہنا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۰۲۸)

۱۱۔۔۔ وہ "ذات الفضول" نامی زرہ تھی کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے تبرک و تیمن کے طور پر محفوظ کر رکھا تھا جسے جنگوں میں پہنتے تھے۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں آپ اسی زرہ کو پہنے ہوئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۰۲۸)

۱۲۔ وہ زرہ "ذات الفضول" ہے جس کو حضور ﷺ نے ابو شحم یہودی کے پاس تیس صاع جو پر گروی رکھا تھا اور آپ ﷺ کے وصال اقدس کے وقت بھی یہ زرہ گروی تھی۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۱۳۔ حضور اکرم ﷺ کے دو مغفر تھے۔ ایک کو "موشح" اور دوسرے کو "ذوالسبوغ" کہتے تھے۔ مغفر زرہ کی طرح لوہے کی اس ٹوپی کو کہتے ہیں کہ جو ٹوپی کے نیچے پہنی جاتی ہے۔ یا وہ چادر جس سے سر کو ڈھانپا جاتا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۱۴۔ حضور اکرم ﷺ کے پاس تین ڈھالیں تھیں۔ ایک کو "الزلوق" دوسرے کو "الفتق" اور تیسرے کو "موجز" کہتے ہیں۔ مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک اور ڈھال بھی تھی جس میں کبش یا عقاب کی تصویر تھی یہ تحفہ کے طور پر بھیجی گئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کی تصویر کو مکروہ جانا اور اس پر اپنا دست مبارک رکھا تو اس کی تصویر معدوم ہو گئی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک روز صبح کو اٹھے تو حق تعالیٰ نے اس ڈھال سے تصویر کو مٹا دیا تھا۔ صاحب روضۃ الاحباب فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ یہ ڈھال ان تینوں میں سے ایک تھی جن کے نام بیان کیے گئے یا کوئی اور تھی۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۱۵۔ حضور اکرم ﷺ کے چار نیزے تھے۔ تین تو بنی قینقاع کے یہودیوں کے اسلحہ سے پسند فرمائے تھے۔ ایک اور تھا۔ ان نیزوں میں سے ایک کا نام "مثوی" اور ایک کا نام "مثنی" تھا۔ باقی دو کے نام نہیں رکھے گئے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۱۶۔ حضور اکرم ﷺ کے کئی حربے تھے۔ ایک کو "نبعہ" کہتے تھے۔ نبع ایک درخت ہے جس سے کمان بنائی جاتی ہے اور اس کی ٹہنیوں سے تیر بنائے جاتے ہیں۔ نبع اس کی لکڑی ہے اور نبعہ اس کا حصہ۔ دوسرے حربہ کو "بیضاء" کہتے تھے وہ بڑی لکڑی کا تھا۔ تیسرے حربہ کو "عنزۃ القمر" کہتے تھے جو کہ تیر جیسا تھا اسے خدام صحابہ کرام اٹھا کر لے چلتے تھے تاکہ اس سے سترہ بنائیں یا تیمم کیلئے

ڈھیلے کھو دیں۔ عید کے دنوں میں اسے حضور اکرم ﷺ کے آگے گاڑتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۱۷۔ حضور اکرم ﷺ کی کمانیں چھ تھیں جو بنی قینقاع کے اسلحہ سے ملی تھیں۔ ایک کو "روحا" دوسرے کو "بیضا" اور دو کمانیں درخت شوحط کی تھیں۔ اور ایک نبع درخت کی جسے "صفراء" "کتوم" اور "سنجلعہ" کہتے تھے اسے ابو قتادہ نے توڑ دیا تھا۔ اسے "متصل" بھی کہتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۱۸۔ حضور اکرم ﷺ کا ایک خیمہ تھا جسے "کن" کہتے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۱۹۔ حضور اکرم ﷺ کے کئی جھنڈے اور علم تھے۔ ایک علم سیاہ تھا جس کا "عقاب" نام تھا۔ دوسرا علم سفید تھا اور کبھی اپنی ازواج مطہرات کی چادروں کا بھی علم مرتب فرماتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۲۰۔ حضور اکرم ﷺ کے دس گھوڑے بتائے گئے ہیں اور ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔

اول۔ "سکب"۔ اس کا نام سکب اس بنا پر تھا کہ وہ اپنی رفتار میں پانی کے بہاؤ کی مانند رواں دواں تھا۔ سکب ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں کہ جو رفتار میں عمدہ تیز اور سریع السیر ہو۔ حضور اکرم ﷺ نے اس گھوڑے کو دس اوقیہ میں خرید فرمایا تھا اس گھوڑے کا نام اس کے پہلے مالک کے پاس "ضرس" تھا۔

ابن الاثیر نے کہا ہے کہ یہ گھوڑا ادہم یعنی سیاہ رنگ کا تھا۔

دوسرا گھوڑا "مرتجز" تھا۔ اس گھوڑے کا یہ نام رکھنا اس وجہ سے تھا کہ اس کی ہنہناہٹ اچھی تھی۔ اس کو ایک اعرابی سواد بن الحارث سے خرید فرمایا تھا۔

تیسرا گھوڑا "لزاز" ہے۔ جسے مقوقس شاہ اسکندریہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ اس گھوڑے کا نام لزاز اس بنا پر ہے کہ وہ گھوڑا محکم اور تیز رفتار تھا۔

چوتھا گھوڑا "لحیف" نامی تھا۔ لجیف اور لخیف بھی مروی ہے مگر اول زیادہ مشہور و معروف ہے۔ اسے ربیعہ بن ابی البراء نے ہدیہ کیا تھا۔ اس گھوڑے کا یہ

[illegible] چوڑے ہونے کی وجہ سے ہے۔

پانچواں گھوڑا "ورد" نام کا تھا۔ اس کو حضرت تمیم داری ہدیہ کے طور پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے تھے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے اس گھوڑے کو حضرت عمر فاروق ؓ کو عطا فرما دیا۔

چھٹا گھوڑا "ضریس" تھا۔ اس گھوڑے کو ضریس اس کی مضبوطی کی بنا پر کہتے ہیں۔

ساتواں گھوڑا "ظرب" ہے۔ اسے فروہ بن عمرو جذامی نے ہدیہ کے طور پر بھیجا تھا۔ اس کو صلابت و شدت کی وجہ سے ظرب کہتے ہیں۔

آٹھواں گھوڑا تھا "ملاوح"۔ یہ گھوڑا پہلے حضرت ابو بردہ ؓ کی ملکیت میں تھا۔

نواں گھوڑا "سکب" تھا۔ اسے ایک اعرابی سے دس اونٹ کے عوض میں خرید فرمایا تھا۔

دسواں گھوڑا "بحر" نام کا تھا۔ اس گھوڑے کو ان تاجروں سے خریدا تھا جو یمن سے آئے ہوئے تھے۔ اس گھوڑے پر تین مرتبہ مسابقت فرمائی اور تینوں مرتبہ یہ سابق یعنی آگے رہا اس پر حضور اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کی پیشانی پر پھیر کر فرمایا تو دریا ہے میں نے تیرا نام بحر رکھا۔ یہ گھوڑا سفید تھا ابن اثیر نے کہا وہ کمیت تھا۔

یہ حضور اکرم ﷺ کے دس گھوڑے ہیں جو کہ اکثر کتب سیر میں مسطور ہیں بعض نے اور نام بھی بیان کئے ہیں جیسے ابلق، ذوالعقال، ذواللمہ، مرتحل، مراوح، سرحان، یعسوب، لحیب، ادہم، سجاہ، بحل، طرف اور مندوب وغیرہ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۳۱)

۲۱۔۔۔ "سکب" نامی گھوڑا پہلا گھوڑا ہے جو حضور اکرم ﷺ کی ملکیت میں آیا تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۳۱)

۲۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے خچر متعدد تھے ایک کا نام "دلدل" تھا۔ اسے مقوقس شاہ اسکندریہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ یہ پہلا خچر تھا جو عہد اسلام میں سواری میں

لائے۔ دوسرا خچر جس کا نام "فضہ" تھا اسے فروہ بن عمرو جذامی نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ دلدل اور فضہ ایک ہی ہے۔ تیسرا خچر تھا جسے ابن العلاء صاحب ایلہ نے بھیجا تھا اور اس خچر کو "ایلیہ" کہتے تھے۔ ایک خچر دومۃ الجندل سے آیا تھا اور ایک خچر نجاشی شاہ حبشہ کے پاس سے بھی آیا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۳۲)

۲۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے تین دراز گوش یعنی گدھے تھے۔ ایک کا نام "عفیر" تھا جو مقوقس شاہ اسکندریہ نے بھیجا تھا۔ دوسرے کا نام "یعفور" تھا جو فروہ جذامی نے بھیجا تھا۔ اور تیسرا گدھا وہ تھا جو حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے پیش کیا تھا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یعفور نامی گدھا حضور اکرم ﷺ کو فتح خیبر میں ملا تھا۔ اس نے حضور ﷺ سے کلام کیا۔ آپ نے اس کا نام دریافت فرمایا تو اس نے کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے۔ پس حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تیرا نام یعفور ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۳۲)

۲۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کو فتح خیبر کے موقع پر ایک گدھا ملا۔ آپ نے اس کا نام دریافت فرمایا تو اس نے اپنا نام یزید بن شہاب بتایا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے جد کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا کئے تھے ان پر بجز انبیاء کرام کے کوئی سوار نہ ہوا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ مجھ پر سواری فرمائیں گے میرے جد کی نسل سے بجز میرے کوئی گدھا باقی نہیں رہا ہے اور انبیاء میں بجز آپ کے کوئی باقی نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی سواری کے لئے اسے منتخب فرما لیا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۳۲، [illegible] ج ۲ ص ۱۹۶)

۲۵۔۔۔ وہ یعفور نامی گدھا تھا جس کا قصہ گزرا۔ جب کسی کو بلانا ہوتا تو حضور اکرم ﷺ اسے بھیجتے وہ اس صحابی کے مکان پر جاتا اور اپنے سر سے دروازہ کو کوٹتا۔ جب مالک مکان باہر نکل کر اس کے پاس آتا تو یعفور سر سے اشارہ کرتا جس سے وہ شخص جان لیتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے بلانے کے لئے بھیجا ہے پھر وہ حاضر خدمت اقدس ہوتا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۳۲، [illegible] ج ۲ ص ۱۸۶)

۲۶—حضور اکرم ﷺ کے پاس اونٹ (سواری کے) پندرہ سے زیادہ تھے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

ایک اونٹ "قصویٰ" نامی تھا۔ ایک کا نام "عضبا" اور ایک کا نام "جدعا" تھا۔ بعض اصحاب سیر کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام اسی ناقہ کے تھے جس کو قصویٰ کہا جاتا ہے۔ ان ناموں میں سے "صرما" صلما" اور "مخضرمہ" بھی آیا ہے۔ ان ناموں کے بارے میں بھی اہل سیر کہتے ہیں کہ یہ قصویٰ کے ہی نام تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۴۲)

۲۷—حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں کل پینتالیس تھیں جن کو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ خدمت اقدس میں پیش کیے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۴۳)

۲۸—اس اونٹنی کا نام بقول صحیح "قصویٰ" تھا اور ایک قول کے بموجب "جدعا" تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۶)

۲۹—قصویٰ نامی اونٹنی کی سواری کے وقت وحی نازل ہوتی تھی۔ اہل سیر کہتے ہیں کہ اس اونٹنی کے سوا کوئی اور اونٹنی حضور اکرم ﷺ کی وحی کے نزول کا بوجھ برداشت نہ کرسکتی تھی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۴۲)

۳۰—حضور اکرم ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں۔ اگر سو سے زیادہ بکریاں ہو جاتیں تو ذبح کر لیتے تھے۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۵۸)

۳۱—حضور اکرم ﷺ کے پاس دودھ والی بکریاں سات تھیں جن کو ایمن رضی اللہ عنہا چراتی تھیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۴۳)

۳۲—حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک عمامہ تھا جس کا نام "سحاب" رکھا ہوا تھا۔ ایک اور عمامہ تھا جس کا رنگ سیاہ تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۴۸)

۳۳—مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا عمامہ شریف چودہ گز شرعی سے متجاوز نہ ہوتا اور کبھی سات گز شرعی ہوتا۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۸۷)

۳۴—حضور اکرم ﷺ کی ٹوپی مبارک کا رنگ سفید تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۸۷)

۳۵—حضور اکرم ﷺ کے پاس دو سبز رنگ کی چادریں تھیں۔ ایک اور چادر شریف تھی جو "بردیمانی" کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس میں سرخ دھاریاں تھیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۹۳)

۳۶—حضور اکرم ﷺ کی چادر مبارک کی لمبائی چار گز شرعی اور عرض دو گز شرعی اور ایک بالشت تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۹۳)

۳۷—حضور اکرم ﷺ کے پاس تین جبے تھے۔ ایک جبہ سبز سندس کا تھا۔ دوسرا جبہ اطلس کا تھا اور تیسرا جبہ معلوم نہ ہوا کس کپڑے کا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۰۳)

۳۸—حضور اکرم ﷺ کی قمیص مبارک سوتی سفید رنگ کی تھی۔ اس کی آستین پہنچے (کلائی) تک اور دامن نصف پنڈلیوں تک ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی قمیص مبارک میں تکمے یعنی گھنڈیاں لگی ہوتی تھیں اور سینہ مبارک کے مقام پر جیب بھی تھی۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۷۸۹، ج ۲ ص ۷۹۱)

۳۹—حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بازار گیا آپ ﷺ نے ایک سراویل (پائجامہ) چار درہم میں خرید فرمایا۔ پائجامہ خریدنا متفق علیہ ہے لیکن آپ کا اس کے پہننے میں اختلاف ہے۔ (مدارج ج ۱ ص ۸۴)

۴۰—حضور اکرم ﷺ کے پاس سیاہ و سادہ دو موزے تھے جس کو نجاشی شاہ حبش نے بطور نذرانہ بھیجا تھا۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ حضرت دحیہ کلبی نے حضور ﷺ کیلئے دو موزے بھیجے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۸۰۰)

۴۱—بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی نعلین دو قبال کی تھیں۔ "قبال" جوتی کے فیتے کو کہتے ہیں اور ترمذی نے شمائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ دو تسمے تھے جو ورشہ کے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۸۰۰)

۴۲—حضور اکرم ﷺ کا ایک پلنگ تھا جس کی پٹی پائے رشاج کی تھی۔ اس پر

چمڑے کا بستر تھا جس میں کھجور کے درخت کے ریشہ کو لے ہوئے بھرے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رنگی ہوئی ٹاٹ کا بستر تھا اور ایک ٹاٹ کا تکیہ کھجور کی چھال سے مملو تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۸، ج ۲ ص ۱۰۲)

۴۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے گھریلو سامان کیا کیا تھے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے

چار پیالے تھے ایک کا نام "ریان" ایک کا نام "مغیث" ایک کا نام "مضبب" اور ایک پیالہ "عیدان" کا تھا جو آپ ﷺ کے سرہانے رکھا جاتا تھا اور آپ اس میں بول شریف کرتے تھے ایک اور پیالہ زجاج (شیشہ) کا تھا جسے کسی بادشاہ نے ہدیہ میں بھیجا تھا۔ دو تغاری تھیں ایک پتھر کی اور ایک مٹی کی۔ ایک چمڑہ کا برتن تھا جس سے غسل فرماتے تھے اسے صادرہ کہتے ہیں۔ ایک مدہن تھا جس میں تیل رکھا جاتا تھا۔ ایک ربعہ اسکندریہ تھا یعنی آئینہ دان جس میں آئینہ رکھا جاتا تھا ایک کنگھی تھی جو عاج کی تھی۔ ایک سرمہ دانی تھی۔ بعض اہل سیر نے استرہ اور مقراض کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک طبلہ تھا جس میں کنگھی، مسواک، قینچی، سرمہ دانی اور آئینہ رکھا جاتا تھا۔ ایک قصعہ (کاسہ بزرگ) تھا اس کا نام "غرا" تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۳۵ تا ج ۲ ص ۱۰۴)

۴۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے آئینہ کا نام "مدلہ" تدلیہ سے رکھا۔ تدلیہ کے معنی ہیں عشق میں عقل کا جاتے رہنا اور بےخود ہو جانا کہ خود آپ اپنے آپ پر عاشق ہو جاتے تھے یا دوسرے لوگ آئینہ میں آپ کا جلوۂ جمال کو دیکھ کر بے خود و فریفتہ ہو جاتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۴)

نوٹ: حضور اکرم ﷺ کی یہ تمام چیزیں یعنی ملبوسات، مرکوبات، آلات حرب اور دیگر جانوروں کی تعداد حالت ازمنہ کے لحاظ سے ہے۔ جن میں سے بعض میں تو استمرار ہے اور بعض خاص خاص مواقع و ازمنہ کے لحاظ سے ہیں۔

غزوات سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ کل کتنے غزوات اور سرایا پیش آئے۔؟

۲۔۔۔ وہ کتنے اور کون کون سے غزوات ہیں کہ جن میں قتال واقع ہوا۔؟

۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے کونسا غزوہ کیا۔؟

۴۔۔۔ غزوۂ بدر کے لئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے تھے اور جنگ کس تاریخ کو ہوئی۔؟

۵۔۔۔ غزوۂ بدر کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔؟

۶۔۔۔ غزوۂ بدر کو "غزوۂ بدر" کیوں کہتے ہیں۔؟

۷۔۔۔ غزوۂ بدر میں شریک مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی اور مشرکوں کی تعداد کتنی۔؟

۸۔۔۔ غزوۂ بدر میں دونوں طرف کے لشکروں میں سے کس کے پاس کتنے ساز و سامان تھے۔؟

۹۔۔۔ غزوۂ بدر میں دونوں طرف کے لشکروں میں کتنے جھنڈے تھے اور کون کون اٹھائے ہوئے تھے۔؟

۱۰۔۔۔ غزوۂ بدر میں شیطان کس کی شکل میں آ کر لشکر کفار کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا؟

۱۱۔۔۔ غزوۂ بدر میں لشکر کفار کی جانب سے سب سے پہلے کون کون میدان جنگ میں آئے اور مسلمانوں کی طرف سے کس کس نے انکا مقابلہ کیا۔؟

۱۲۔۔۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی مدد کے لئے کتنے فرشتے آئے تھے اور وہ کس لباس میں تھے۔؟

۱۳۔۔۔ غزوۂ بدر میں کتنے مجاہدین نے شہادت پائی، کفار میں سے کتنے مقتول

ہوئے اور کتنے اسیر؟

۱۴ـــ غزوۂ بدر میں کفار میں سے سب سے پہلے کون مارا گیا اور سب کے بعد کون؟

۱۵ـــ حضور اکرم ﷺ نے کس تاریخ کو غزوۂ بدر سے فراغت پائی اور مدینہ طیبہ فتح کی بشارت سنانے کس کس کو روانہ فرمایا۔؟

۱۶ـــ غزوۂ احد کس ماہ و سن میں واقع ہوا تھا۔؟

۱۷ـــ غزوۂ احد کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور یہ جگہ مدینہ منورہ سے کتنی مسافت پر واقع ہے۔؟

۱۸ـــ غزوۂ احد کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔؟

۱۹ـــ غزوۂ احد میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی اور کس کے پاس کتنے ساز و سامان تھے۔؟

۲۰ـــ وہ کتنے اور کون کون حضرات تھے کہ جنہیں حضور اکرم ﷺ نے صغر سنی کی بنا پر غزوۂ احد میں شریک ہونے سے روک دیا تھا۔؟

۲۱ـــ غزوۂ احد میں لشکر اسلام کے لئے کتنے علم مرتب کئے گئے تھے اور علمبردار کون کون تھے۔؟

۲۲ـــ غزوۂ احد کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس میں جو تلوار تھی اس پر کیا لکھا ہوا تھا۔؟

۲۳ـــ غزوۂ احد میں لشکر کفار کی طرف سے سب سے پہلے کس نے لشکر اسلام کی جانب تیر پھینکا تھا۔؟

۲۴ـــ لشکر کفار کا پہلا شخص جو غزوۂ احد میں مارا گیا کون تھا اور اس کو کس نے قتل کیا تھا۔؟

۲۵ـــ اس کافر کا کیا نام ہے کہ جس کے پتھر سے حضور اکرم ﷺ کے لب زیریں زخمی اور دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔؟

۲۶ـــ اس کافر کا کیا نام ہے کہ جس کے پتھر سے حضور اکرم ﷺ کے رخسار مبارک خون آلودہ ہو گیا تھا۔؟

۲۷ـــ وہ کونسے صحابی تھے کہ جو حضور اکرم ﷺ کے زخمی رخسار مبارک میں پیوستہ خود کی کڑیاں اپنے دانتوں سے پکڑ کر نکالنے لگے تو خود ان کے دانت ٹوٹ گئے۔؟

۲۸ـــ غزوۂ احد میں حضور اکرم ﷺ کو کتنے زخم آئے تھے۔؟

۲۹ـــ وہ کونسے صحابی ہیں کہ جو غزوۂ احد میں مسلمانوں ہی کے ہاتھوں دھوکہ سے شہید ہو گئے تھے۔؟

۳۰ـــ غزوۂ احد میں کتنے مسلمان شہید ہوئے اور کفار میں سے کتنے مقتول ہوئے۔؟

۳۱ـــ غزوۂ خندق کو ”غزوۂ خندق“ یا ”غزوۂ احزاب“ کیوں کہا جاتا ہے۔؟

۳۲ـــ غزوۂ خندق کا وقوع کس سن کے کس ماہ میں ہوا تھا۔؟

۳۳ـــ غزوۂ خندق میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی۔؟

۳۴ـــ غزوۂ خندق کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔؟

۳۵ـــ غزوۂ خندق میں مسلمانوں کے پاس کتنے جھنڈے تھے اور کون کون اٹھائے ہوئے تھے۔؟

۳۶ـــ غزوۂ خندق کے موقعہ پر خندق کھودنے کا مشورہ کس نے دیا تھا۔؟

۳۷ـــ غزوۂ خندق میں خندق کی کھدائی کے لئے ہر ایک صحابی کے حصہ کتنی کتنی جگہ آئی تھی۔؟

۳۸ـــ غزوۂ خندق میں صحابہ کرام روزانہ کتنی مقدار میں خندق کھودتے تھے؟

۳۹ـــ غزوۂ خندق میں کھودی گئی خندق کی گہرائی اور لمبائی کتنی تھی۔؟

۴۰ـــ غزوۂ خندق میں خندق کی کھدائی کتنے دنوں میں مکمل ہوئی تھی۔؟

۴۱ـــــ غزوۂ خندق میں کفار نے کتنے دنوں تک مسلمانوں کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ ؟

۴۲ـــــ غزوۂ خندق میں کتنے مسلمان مرتبۂ شہادت پر فائز ہوئے تھے اور کفار میں سے کتنے واصل جہنم ہوئے؟

۴۳ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو بقصد عمرہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے تھے۔ ؟

۴۴ـــــ صلح حدیبیہ میں لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی۔ ؟

۴۵ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے کس کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ ؟

۴۶ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام کیا ہے۔ ؟

۴۷ـــــ حدیبیہ کو "حدیبیہ" کیوں کہا جاتا ہے اور یہ جگہ مکہ معظمہ سے کتنی دوری پر واقع ہے۔ ؟

۴۸ـــــ حدیبیہ میں قیام کے دوران حضور اکرم ﷺ سے بات چیت کرنے کیلئے اہل مکہ میں سے کون کون آئے تھے۔ ؟

۴۹ـــــ حضور اکرم ﷺ نے کس کس صحابی کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تاکہ صنادید قریش کو اپنا مافی الضمیر سمجھائیں۔ ؟

۵۰ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے جس درخت کے نیچے صحابہ کرام سے بیعت لی تھی وہ کس چیز کا درخت تھا۔ ؟

۵۱ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے۔ ؟

۵۲ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر تین بار بیعت کرنے والے صحابی کا نام کیا ہے۔ ؟

۵۳ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر موجود تمام صحابہ کرام نے بہ رضامندی بیعت کی بجز ایک کے۔ اس کا نام کیا ہے۔ ؟

۵۴ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صلح کے لئے اہل مکہ کی طرف سے کون کون حضرات آئے تھے۔ ؟

۵۵ـــــ صلح کے لئے اہل مکہ کی طرف سے کیا کیا شرطیں رکھی گئی تھیں اور مصالحت کی مدت کتنی تھی۔ ؟

۵۶ـــــ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر صلح نامہ کس صحابی نے لکھا تھا۔ ؟

۵۷ـــــ وہ کونسے صحابی ہیں کہ صلح نامہ کی کتابت کے دوران مکہ مکرمہ سے اپنے باپ کی قید سے چھوٹ کر آئے لیکن مسلمانوں نے انہیں صلح نامہ کے تحت مشرکوں کے حوالے کر دیا۔ ؟

۵۸ـــــ حدیبیہ میں لشکر اسلام کی اقامت کتنی مدت رہی اور اس موقعہ پر مسلمانوں نے کتنے اونٹ ذبح کئے۔ ؟

۵۹ـــــ صلح حدیبیہ کے موقع پر شہید ہونے والے واحد صحابی کا نام کیا ہے۔ ؟

۶۰ـــــ غزوۂ خیبر کس ماہ و سن میں واقع ہوا تھا۔ ؟

۶۱ـــــ غزوۂ خیبر میں لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی۔ ؟

۶۲ـــــ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں کس کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ ؟

۶۳ـــــ خیبر میں کل کتنے قلعے تھے اور ان کے نام کیا ہیں۔ ؟

۶۴ـــــ غزوۂ خیبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو در خیبر اکھاڑ پھینکا تھا اس کا وزن کتنا تھا۔ ؟

۶۵ـــــ غزوۂ خیبر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے تھے اور کتنے یہودی مارے گئے تھے ؟

۶۶ـــــ فتح مکہ کے لئے حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ سے کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے۔ ؟

۶۷— فتح مکہ کے موقعہ پر لشکر اسلام کی تعداد کتنی تھی۔؟

۶۸— فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمانوں کے پاس کتنے جھنڈے تھے۔؟

۶۹— فتح مکہ کے موقعہ پر مدینہ منورہ میں خلیفہ کس کو مقرر کیا گیا تھا۔؟

۷۰— مکہ مکرمہ کس تاریخ کو فتح ہوا تھا۔؟

۷۱— خانۂ کعبہ میں داخل ہوتے وقت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کون کون سے صحابی تھے۔؟

۷۲— اہل مکہ میں سے وہ کتنے لوگ تھے کہ جنکے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ "حل و حرم میں جہاں پائے جائیں قتل کردیئے جائیں"۔؟

۷۳— اس کافر کا کیا نام ہے جو فتح مکہ کے دن اس حال میں مقتول ہوا کہ غلاف کعبہ سے لپٹا ہوا تھا۔؟

۷۴— فتح مکہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کتنے دن قیام فرمایا تھا؟

۷۵— غزوۂ حنین کو "غزوۂ حنین" کیوں کہتے ہیں۔؟

۷۶— غزوۂ حنین کے لئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے اور حنین کس تاریخ کو پہنچے تھے۔؟

۷۷— غزوۂ حنین کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کس کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔؟

۷۸— غزوۂ حنین میں دونوں طرف کے لشکروں کی تعداد کتنی تھی۔؟

۷۹— غزوۂ حنین میں کتنے مسلمان شہید ہوئے تھے اور کتنے کافر واصل جہنم ہوئے؟

۸۰— غزوۂ حنین میں مسلمانوں کو کتنا مال غنیمت ملا تھا۔؟

۸۱— غزوۂ تبوک کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔؟

۸۲— غزوۂ تبوک کیلئے حضور اکرم ﷺ کس تاریخ کو روانہ ہوئے تھے۔؟

۸۳— غزوۂ تبوک میں اسلامی لشکروں کی تعداد کتنی تھی۔؟

۸۴— غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں کس کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔؟

۸۵— غزوۂ تبوک کے موقعہ پر لشکر اسلام کی ضروریات کی تکمیل کیلئے حضرت عثمان غنی ؓ نے کتنا مال اور ساز و سامان دیا تھا۔؟

۸۶— غزوۂ تبوک کے موقعہ پر پیچھے رہ جانے والے صحابہ کتنے اور کون کون تھے۔؟

۸۷— تمام غزوات میں کل کتنے کفار مارے گئے۔؟

۸۸— حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں صرف ایک کافر مارا گیا اس کا نام کیا ہے۔؟

غزوات سے متعلق جوابات

۱۔ ان غزوات کی تعداد جس میں حضور اکرم ﷺ بنفس نفیس شریک ہو کر تشریف لائے ستائیس ہے۔ اور صاحب روضۃ الاحباب کے قول کے بموجب اکیس۔ ایک قول کے مطابق چوبیس اور بخاری شریف میں حضرت زید بن ارقم ؓ سے انیس غزوات مروی ہیں۔ اور سرایا کی تعداد سینتالیس ہے۔ بعض چھپن کہتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۲)

۲۔ نو غزوات ایسے ہیں جن میں قتال واقع ہوا۔ وہ یہ ہیں

(۱) غزوہ بدر۔ (۲) غزوۂ احد۔ (۳) غزوۂ احزاب۔ (۴) غزوۂ بنو قریظہ۔ (۵) غزوۂ بنو مصطلق۔ (۶) غزوۂ خیبر۔ (۷) فتح مکہ۔ (۸) غزوۂ حنین۔ (۹) غزوۂ طائف۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۲)

۳۔ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جو حضور اکرم ﷺ نے کیا وہ "ابواء" کا تھا۔ اس کے بعد "بواط" اور اس کے بعد "عشیرہ" (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۲)

۴۔ غزوۂ بدر کے لئے حضور اکرم ﷺ ہجرت کے انیسویں مہینہ میں بارہ رمضان المبارک کو روانہ ہوئے تھے۔ بعض نے آٹھ رمضان کہا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۴۰)

بعض نے چھ۔ اور بعض نے تین رمضان کہا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible] رکن چہارم)

اور قتال سترہ رمضان المبارک بروز جمعہ واقع ہوا۔ بعض نے بروز شنبہ کہا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۴۰)

۵۔ اس غزوہ کے لئے نکلتے وقت آپ ﷺ نے حضرت ابولبابہ ؓ کو مدینہ

طیبہ میں خلیفہ بنایا تھا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۶۔ بدر ایک بستی کا نام ہے جو بدر بن مخلد بن [illegible] سے منسوب ہے جس نے اس جگہ پڑاؤ کیا تھا۔ یا یہ بستی بدر بن حارث سے منسوب ہے جس نے یہاں کنواں کھودا تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ وہاں ایک بوڑھا شخص رہتا تھا جس کا نام بدر تھا اسی بنا پر اس بستی کو اسی کے نام سے منسوب کیا گیا۔ یا اس کا نام بدر اس بنا پر ہے کہ اس کنویں کا پانی اتنا صاف و شفاف تھا کہ اس میں بدر کامل نظر آتا تھا۔ چونکہ اسی جگہ یہ واقعہ پیش آیا تھا اس لئے اس کو غزوۂ بدر کہتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

۷۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔ جن میں سے ستتر مہاجرین اور دو سو چھتیس انصار تھے۔ مگر حضور اکرم ﷺ کی ہمراہی میں صرف تین سو پانچ اصحاب تھے۔ بقیہ آٹھ اصحاب وہ تھے جو کسی عذر کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے تھے مگر اموال غنیمت میں سے ان کو بھی حصہ عطا فرمایا گیا تھا۔ اس لئے ان کو بھی اہل بدر میں شمار کرتے ہیں۔ ان میں تین مہاجرین اور پانچ انصار تھے۔

مہاجرین میں سے ایک حضرت عثمان بن عفان ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے حکم سے اپنی زوجہ سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی عیادت اور تیمارداری کے لئے رکے تھے۔ دوسرے حضرت طلحہ بن عبید اللہ۔ اور تیسرے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما ہیں جو مشرکین کے قافلہ کی تجسس میں گئے ہوئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible])

اور ان پانچ انصار کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت ابولبابہ۔ (۲) حضرت عاصم بن عدی۔ (۳) حضرت حارث بن حاطب۔ (۴) حضرت حارث بن الصمہ۔ (۵) حضرت خوات بن جبیر ؓ۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص [illegible] رکن چہارم)

ایک روایت میں مسلمانوں کی تعداد تین سو پندرہ ہے اور ایک روایت

ہیں تین سو تیرہ۔

اور ایک روایت تین سو چودہ کی بھی ہے جن میں تراسی مہاجرین اور دو سو اکتیس انصار تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام [illegible])

اور مشرکوں کی تعداد ایک ہزار یا نو سو۔ یا پانچ سو پچاس جنگی مردوں کی تھی اور ایک قول کے بموجب ایک ہزار سے کم اور نو سو سے زیادہ تھی۔ ([illegible])

۸ـــ اس غزوہ میں مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے، ستر اونٹ، چھ زرہیں اور آٹھ شمشیریں تھیں۔ (مدارج النبوۃ [illegible])

ایک روایت کے بموجب دو سو اسی اونٹ، دو گھوڑے ایک حضرت مقداد بن عمرو اور ایک حضرت مرثد ابن ابی مرثد رضی اللہ عنہما کے پاس۔ چھ زرہیں اور سات شمشیریں تھیں۔ (مدارج النبوۃ [illegible])

ایک روایت میں ہے کہ ان دو گھوڑوں میں سے ایک حضرت زبیر اور ایک حضرت مقداد رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ (مدارج النبوۃ [illegible])

اور سیرت ابن ہشام میں ہے کہ سات گھوڑے تھے۔ ([illegible])

کافروں کے پاس سو گھوڑے، سات سو یا کچھ زیادہ اونٹ اور مکمل سازو سامان تھے۔ ان کے سوار بھی زرہ پوش تھے اور پیادہ بھی زرہ پوش۔ (مدارج النبوۃ [illegible])

۹ـــ مسلمانوں کے پاس تین جھنڈے تھے ایک مہاجرین کا اور دو انصار کے۔ مہاجرین کے علمبردار تھے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور انصار کے علمبردار ایک حضرت خباب المنذر تھے اور ایک حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما۔

مشرکین کے پاس بھی تین ہی جھنڈے تھے ایک طلحہ بن طلحہ کے پاس ایک ابو عزیز بن عمرو کے پاس اور ایک نضر بن حارث کے پاس۔

(مدارج جلد دوم [illegible])

۱۰ـــ اس غزوہ میں شیطان سراقہ بن مالک کی شکل میں آ کر لشکر کفار کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔

(مدارج النبوۃ [illegible]، نزہۃ المجالس [illegible])

۱۱ـــ لشکر کفار میں سے سب سے پہلے عتبہ بن ربیعہ، اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید کے ساتھ میدان جنگ میں آئے اور مبارزت طلب کی۔ مسلمانوں کے لشکر میں سے تین شخص حضرت عوف، حضرت معوذ پسران حارث اور حضرت عبداللہ بن رواحہ مقابلہ میں آئے۔ کفار نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم انصار ہیں۔ ان کافروں نے کہا تمہارے ساتھ ہمارا کوئی سروکار نہیں۔ ہم اپنے چچاؤں کے بیٹوں کو چاہتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک نے آواز دی کہ اے محمد ﷺ ہماری قوم میں سے ہمارے مقابلے کو بھیجو۔ تب رسول اکرم ﷺ نے حضرت عبیدہ بن حارث، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور حضرت علی مرتضیٰ سے فرمایا جاؤ ان کے ساتھ مبارزت میں مقابلہ کرو۔ پھر یہ تینوں میدان مقابلہ میں آئے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ عتبہ کے مقابل ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شیبہ کے مقابل آئے، ایک روایت میں [illegible] آئے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ولید سے مقابلہ کیا۔ حضرت علی نے ولید کو قتل کیا، حضرت حمزہ نے شیبہ کو قتل کر دیا۔ مگر حضرت عبیدہ اور ان کے مقابل کے درمیان [illegible] اور حضرت عبیدہ کے زانو پر ایک ضرب پڑی جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ تو ان کے بعد حضرت علی اور حضرت حمزہ نے حضرت عبیدہ کی مدد کے لئے ان کے مقابل کو [illegible] اور قتل کر دیا۔ حضرت عبیدہ زخمی رضی اللہ عنہ۔ ([illegible])

۱۲ـــ اس غزوہ میں مسلمانوں کی مدد کے لئے ایک ہزار فرشتے آئے پھر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار۔ ([illegible])

فرشتے انسانی شکل و صورت میں ابلق گھوڑوں پر سوار تھے ان فرشتوں کے جسموں پر سفید لباس اور سروں پر سفید عمامے تھے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ سیاہ عمامے تھے۔ بعض روایتوں میں سفید، سرخ اور زرد بھی آئے ہیں۔

([illegible])

۱۳ـــ اس غزوہ میں مشرکین کے ستر آدمی قتل اور ستر ہی اسیر ہوئے تھے۔

مسلمانوں میں سے چودہ حضرات نے جام شہادت نوش فرمایا [illegible] میں سے اور آٹھ انصار میں سے۔

[illegible]

ان کے نام یہ ہیں۔

مہاجرین سے

(۱) حضرت عبیدہ بن الحارث۔ (۲) حضرت عمیر بن ابی وقاص۔ (۳) حضرت ذو الشمالین بن عبد عمرو۔ (۴) حضرت عاقل بن ابی البکیر۔ (۵) حضرت مہجع مولی عمر فاروق۔ (۶) حضرت صفوان بن البیضاء۔

اور انصار میں سے

(۱) حضرت سعد بن خیثمہ۔ (۲) حضرت مبشر بن عبد المنذر۔ (۳) حضرت یزید بن الحارث جو ابو فسحم کہلاتے تھے۔ (۴) حضرت عمیر بن الحمام۔ (۵) حضرت رافع بن المعلی۔ (۶) حضرت حارثہ بن سراقہ۔ (۷) حضرت عوف بن الحارث بن رفاعہ۔ (۸) حضرت معوذ بن الحارث بن رفاعہ ﷺ

[illegible]

۴۔ وہ اسود بن عبد الاسد ہے جو میدان بدر میں سب سے پہلے مارا گیا۔

[illegible]

اور وہ عقبہ بن ابی معیط ہے جو میدان بدر میں سب سے بعد مارا گیا۔

[illegible]

۵۔ حضور اکرم ﷺ اس قضیہ سے آخر رمضان مبارک یا شوال سے پہلے ہی فارغ ہوگئے تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو مدینہ منورہ روانہ فرمایا تاکہ اہل مدینہ کو فتح کی بشارت سنائیں۔

[illegible]

۶۔ غزوۂ احد ہجرت کے تیسرے سال ماہ شوال میں [illegible] راتیں گزرنے کے بعد واقع ہوا۔ بعض حضرات نصف شوال کہتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

(۴) زید بن ارقم (۵) براء بن عازب۔ (۶) ابو سعید خدری۔ (۷) سمرہ بن جندب (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم۔

ان میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! رافع اچھا تیر انداز ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کو شامل لشکر ہونے کی اجازت دے دی۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! رافع کو تو شرکت کی اجازت مل گئی حالانکہ میں اس کو کشتی میں پچھاڑ سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا تم دونوں کشتی لڑو۔ جب کشتی ہوئی تو حضرت سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا۔ اس پر سمرہ کو بھی شرکت کی اجازت مل گئی۔ رضی اللہ عنہما۔ [illegible]

ایک روایت کے بموجب ان حضرات کے نام یہ ہیں۔

(۱) عبد اللہ بن عمر۔ (۲) زید بن ارقم۔ (۳) براء بن عازب۔ (۴) عرابہ بن اوس۔ (۵) اسید بن ظہیر۔ (۶) ابو سعید خدری۔ (۷) سمرہ بن جندب۔ (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم۔ [illegible]

اور سیرۃ ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۶۳ پر قدرے فرق کیا گیا ہے یہ نام درج ہیں۔

(۱) اسامہ بن زید۔ (۲) عبد اللہ بن عمر۔ (۳) زید بن ثابت۔ (۴) براء بن عازب۔ (۵) عمرو بن حزم۔ (۶) اسید بن ظہیر۔ (۷) سمرہ بن جندب۔ (۸) اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہم۔

۲۱۔ اس غزوہ میں لشکر اسلام کے تین جھنڈے مرتب کیے گئے تھے۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر کو دیا۔ قبیلہ "اوس" کا جھنڈا حضرت اسید بن حضیر کو اور قبیلہ "خزرج" کا جھنڈا حضرت حباب بن منذر کو عطا فرمایا تھا۔ رضی اللہ عنہم۔

[illegible]

کفار کا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ اٹھائے ہوئے تھا۔

([illegible])

۲۲۔ [illegible]

في الحس ... وفي الإقبال مخرومة [illegible]

[illegible]

[illegible]

في الحس والإقبال مخرومة بالحس لا يحوم [illegible]

۲۳۔ [illegible]

۲۴۔ [illegible]

[illegible]

۲۵۔ [illegible]

۲۶۔ [illegible]

۲۷۔ [illegible]

میں پیوستہ ہوگئیں تو حضرت ابو عبیدہ بن الجراح ؓ نے بیٹھ کر اپنے آگے کے دونوں دانت کو خود کی ایک کڑی پر رکھ کر حضور اکرم ﷺ کے روئے انور سے کھینچا تو ان کا دانت ٹوٹ کر گر پڑا۔ پھر دوسرا دانت دوسری کڑی پر رکھ کر کھینچا تو وہ دانت بھی ٹوٹ کر گر پڑا۔ اسی بنا پر حضرت ابو عبیدہ ؓ کو رتم کہتے ہیں۔

۲۸۔۔۔ روز احد حضور اکرم ﷺ کو ستر زخم آئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۲۹)

روضۃ الاحباب میں بروایت شیخ ابن حجر شرح بخاری سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے صرف روئے انور پر شمشیر کے ستر زخم آئے تھے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ستر کے عدد سے مراد شاید واقعتاً ستر ہی ہوں یا کثرت میں مبالغہ مقصود ہو۔ (سعادت ص ۰)

۲۹۔۔۔ حضرت یمان ؓ جو حضرت حذیفہ ؓ کے والد ہیں اس غزوہ میں مسلمانوں ہی کے ہاتھوں دھوکہ سے شہید ہوگئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۲۲)

۳۰۔۔۔ اس غزوہ میں ستر مسلمان شہید ہوئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰۳) چار مہاجرین سے اور چھیاسٹھ انصار میں سے اور کفار نگونسار کے لشکر میں سے تقریباً تیس افراد جہنم رسید ہوئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۳۳)

۳۱۔۔۔ اس غزوہ کو غزوۂ خندق اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس غزوہ میں مدینہ طیبہ کے گرد خندقیں کھودی گئی تھیں اور غزوۂ احزاب اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ قریش کیساتھ دشمنی کی بنا پر یہود کے متعدد قبائل اور ان کے گروہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ و قتال میں مجتمع ہوئے تھے اور سب متفق ہو کر آئے تھے۔ (مدارج ج ۲ ص ۲۸۹)

(احزاب، حزب کی جمع ہے بمعنی گروہیں، جماعتیں، فوجیں)

۳۲۔۔۔ اس غزوہ کے وقوع کی تاریخ میں اصحاب سیر اختلاف کرتے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ اس کا وقوع ۴ھ کے ماہ شوال میں ہوا۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ سال پنجم میں ہوا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۹۰)

۳۳۔۔۔ ابو سفیان لشکر قریش کیساتھ مکہ سے باہر نکلا تو اس کے ساتھ تین سو گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ تھے۔ ([illegible])

ایک اور روایت کے بموجب چار ہزار لشکر، پندرہ سو اونٹ اور تین سو گھوڑے تھے۔ ([illegible])

یہ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ [illegible] قبائل [illegible] اسلم، اشجع، ابو مرہ، کنانہ، فزارہ اور غطفان بڑی تعداد میں ساتھ [illegible] گئے۔ ان سب کی مجموعی تعداد دس ہزار کی ہو گئی۔

اور مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ ان میں چھتیس گھوڑے تھے۔ ([illegible])

۳۴۔۔۔ اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم ؓ کو مدینہ طیبہ میں خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ ([illegible])

۳۵۔۔۔ اس غزوہ میں دو جھنڈے تھے ایک مہاجرین کا اور ایک انصار کا۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن حارثہ ؓ کے ہاتھ میں اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ ؓ کے ہاتھ میں تھا۔ ([illegible])

۳۶۔۔۔ یہ مشورہ حضرت سلمان فارسی ؓ نے دیا تھا۔ ([illegible])

۳۷۔۔۔ خندق کی کھدائی جب شروع کی گئی تو ہر دس آدمیوں کے لئے چالیس گز تقسیم کئے گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر دس آدمیوں [illegible] گز جگہ حصہ میں آئی۔ ([illegible])

ایک اور روایت کے بموجب ہر ایک شخص کے حصہ میں دس دس گز جگہ آئی۔ ([illegible])

۳۸۔۔۔ ارباب سیر کہتے ہیں کہ صحابہ کرام روزانہ پانچ گز خندق کھودتے تھے۔ ([illegible])

۳۹۔۔۔ خندق کی گہرائی پانچ گز تھی
اور لمبائی ساڑھے تین میل۔
(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۹۲)

۴۰۔۔۔ خندق کا کام بیس روز تک جاری رہا۔ واقدی کہتے ہیں کہ چوبیس روز تک رہا۔ امام نووی نے "روضہ" میں پندرہ دن فرمائے ہیں بعض روایتوں کے مطابق کامل ایک ماہ تک کھدائی ہوتی رہی۔ "روضۃ الاحباب" میں ہے کہ چھ دن میں کام مکمل ہو گیا تھا۔
(مدارج ج ۲ ص ۲۹۳، ۱۰۴)

۴۱۔۔۔ اس غزوہ میں قریش نے بیس روز یا چوبیس روز یا ستائیس روز تک باختلاف اقوال مسلمانوں کا محاصرہ جاری رکھا تھا۔ ایک قول انتیس روز کا بھی ہے۔
(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۹۳)

۴۲۔۔۔ اس غزوہ میں چھ انصاری صحابی مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔
(۱) حضرت سعد بن معاذ۔ (۲) حضرت انس بن اوس۔ (۳) حضرت عبد اللہ بن سہیل۔ (۴) حضرت طفیل بن نعمان۔ (۵) حضرت کعب بن زید رضی اللہ عنہم۔
(مدارج ج ۲ ص ۲۹۰)

اور لشکر کفار میں سے تین افراد واصل جہنم ہوئے تھے۔ (۱) عمر بن عبدود۔ (۲) نوفل بن عبداللہ مخزومی۔ (۳) اور عثمان بن خبیر۔
(مدارج ج ۲ ص ۱۱۳)

۴۳۔۔۔ حضور اکرم ﷺ یکم ذی قعدہ ۶ھ بروز دوشنبہ کو عمرہ کے قصد سے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے تھے۔
(معارج النبوۃ ص ۲۴۳ رکن چہارم)

۴۴۔۔۔ لشکر اسلام کی تعداد میں مختلف روایتیں ہیں ایک روایت میں چودہ سو ہے ایک روایت میں پندرہ سو ایک روایت میں تیرہ سو ہے اور ایک روایت میں پندرہ سو بیس واقع ہے۔ سولہ سو اور سترہ سو کی بھی روایتیں ہیں۔
(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۲۵، معارج ص ۲۴۳ رکن چہارم)

۴۵۔۔۔ اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۴۳، معارج ص ۲۴۳ رکن چہارم)

طیبہ میں خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔
(مدارج ج ۲ ص ۲۰۳)

۴۶۔۔۔ اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ جس اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام "قصوٰی" ہے۔
(سیرۃ ص ۱۴۳)

۴۷۔۔۔ حدیبیہ ایک مقام کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اصل میں حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے یا کسی درخت کا، جو اس مقام میں ہے اسی سے منسوب اس جگہ کا نام حدیبیہ ہوا۔
(مدارج ج ۲ ص ۲۲۴)

۴۸۔۔۔ قریش اپنا مدعا حضور اکرم ﷺ پر ثابت کرنے کے لئے لوگوں کو درمیان میں لے آئے انہوں نے سب سے پہلے بدیل بن ورقا خزاعی کو ان کے قبیلے کے چند لوگوں کے ساتھ بھیجا۔ بدیل حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ گفت و شنید ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے سامنے اپنا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس کے بعد وہ مجلس شریف سے اٹھا اور مشرکین کے لشکر کی جانب چلا گیا اور کہا اے گروہ قریش! تم محمد (ﷺ) کے ساتھ جنگ و قتال میں جلدی نہ کرو۔ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے آئے ہیں ان کا تمہارے ساتھ جنگ کا ارادہ نہیں ہے! قریش نے بدیل کی باتوں کا یقین نہ کیا اور گمان کیا کہ بدیل نے محمد (ﷺ) کے ساتھ سازش کر لی ہے۔ اسی اثنا میں عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے گروہ قریش! اگر مجھے اجازت دو تو میں جاؤں اور ان سے باتیں کروں تاکہ میں دیکھوں وہ کیا کہتے ہیں اور کیا مصلحت ہے؟ اس کے بعد عروہ، سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کی خدمت میں آیا۔ حضور اکرم ﷺ نے وہی بات جو بدیل سے فرمائی تھی ارشاد فرمائی۔ اہل سیر بیان کرتے ہیں کہ دوران گفتگو عروہ بن مسعود، گوشہ چشم سے حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں صحابہ کرام کو دیکھ رہا تھا اور ان کے آداب و تعظیم، احترام و عظمت کا مشاہدہ کر رہا تھا اور حیران تھا۔ جب مشرکوں میں واپس گیا تو عروہ نے کہا اے گروہ قریش! میں بڑے بڑے متکبر و مغرور سلاطین و بادشاہوں کی مجلسوں میں رہا ہوں اور ان کی صحبتیں اٹھائی ہیں لیکن ک

بادشاہ [illegible] کی عزت کا ایسا [illegible] کے کسی [illegible] دیکھا [illegible]
(ﷺ) کے اصحاب کو کرتے دیکھا۔ جب [illegible] آپ [illegible]
لگ جاتے ہیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے [illegible] پر مل لیتے ہیں۔ جب
وضو کرتے ہیں تو صحابہ وضو کا پانی لینے میں جھگڑتے ہیں۔ جب [illegible]
بولی جاتی ہے تو وہ آواز کو پست کر لیتے ہیں۔ جب وہ [illegible]
صحابہ انتہائی ادب و احترام کے ساتھ سنتے ہیں۔ یہ وہ حالات ہیں جن کا [illegible]
مشاہدہ کیا۔ اور ان تمام باتوں سے قریش کی قیادت [illegible]
کی کوشش اور اس کے آنے جانے سے [illegible]
ایک آدمی جس کا نام حلیس تھا۔ حضور اکرم ﷺ سے ملاقات [illegible]
سے ملا اور قریش سے اجازت لے کر اسلامی لشکر کے قریب پہنچا۔ اس وقت
حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کے بغیر لوٹ گیا اور قریش کے پاس آ کر کہنے لگا
میں نے محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کو دیکھا وہ خانہ کعبہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے
آئے ہیں میں اچھا نہیں جانتا کہ ان کو اس سے روکا جائے [illegible]
بھی کہا اگر تم محمد (ﷺ) کو خانہ کعبہ کے طواف سے روکو گے تو میں تمام احابیش
کے لوگوں کے ساتھ تم سے جدا ہو جاؤں گا۔ [illegible]

۹م—— اصحاب سیر بیان کرتے ہیں کہ جب قریش کی جانب سے لوگ آتے
رہے اور قریش کی قیادت [illegible] کی کوشش کرتے رہے [illegible]
میں کمی نہ ہوتی تھی تو حضور اکرم ﷺ نے بھی چاہا کہ [illegible] اس معاملہ میں
پیش قدمی فرمائیں۔ آپ نے پہلے بنی خزاعہ کے خراش بن امیہ کعبی کو جو صحابی تھے
اسے ایک اونٹ دیا تاکہ وہ ان کو [illegible] کہ حضور اکرم ﷺ تو [illegible]
زیارت کعبہ اور عمرہ ادا کرنے کے لئے ہیں جنگ و قتال نہیں۔ جب وہ قریش
کے پاس پہنچے تو انہوں نے اونٹ کے در پے ہو کر خراش بن امیہ [illegible]
[illegible] ان کی قوم نے [illegible] ان کی حمایت کر کے [illegible] حضور

[illegible]

اجازت [illegible]

[illegible]

کہا حضور میں نے تو بیعت کر لی۔ آپ نے فرمایا پھر آؤ! بیعت کرو۔ چنانچہ میں نے دوبارہ آپ سے بیعت کی۔ پھر ایک بار میری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا سلمہ! بیعت نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پہلی مرتبہ جن لوگوں نے بیعت کی میں نے ان لوگوں کے ساتھ ہی بیعت کی تھی۔ پھر بیچ میں دوبارہ بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا پھر کر لو! چنانچہ میں نے پھر بیعت کی۔

(ابن کثیر پ ۲۶ ص ۱۱۰)

۵۳—اس موقعہ پر جتنے صحابہ کرام موجود تھے سب نے حضور اکرم ﷺ کے دست اقدس پر برضا و رغبت بیعت کی بجز جد بن قیس کے جو قبیلہ بنی سلمہ کا ایک شخص تھا۔ اپنی اونٹنی کی آڑ میں چھپ گیا تھا۔ (ابن کثیر پ ۲۶ ص ۱۱۰، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۶۱)

۵۴—قریش نے صلح کے سلسلے میں اپنے خطیب سہیل بن عمرو کو بھیجا اس کے ہمراہ مکرز بن حفص اور حویطب بن عبد العزیٰ بھی تھے لیکن اس مہم کی ذمہ داری سہیل پر تھی۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۵۹)

۵۵—مشہور یہ ہے کہ مدت مصالحت دس سال کی تھی جیسا کہ کتب سیر میں مذکور ہے لیکن ابو داؤد میں بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو نعیم مسند میں حضرت عبد اللہ بن دینار ؓ سے نقل کرتے ہیں کہ مدت مصالحت چار سال کی تھی۔

صلح کی سب سے پہلی شرط جو سہیل نے رکھی یہ تھی کہ اس سال تو یہاں سے آپ لوٹ جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لئے تشریف لائیں۔ مدت مصالحت میں جنگ و مقابلہ اور جدال مرتفع رہے گا اور ایک دوسرے کے شہری امن و سلامتی سے رہیں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ تعرض نہ کریں گے۔ حلیف اور ہم عہد ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔

دوسری شرط یہ تھی کہ سال آئندہ جب آئیں تو تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں گے اور یہ کہ تلواریں نیام میں رہیں گی۔

اور تیسری شرط جو بڑی شاق تھی وہ یہ کہ جو کوئی ہماری جانب سے بغیر

اجازت کے از خود تم میں چلا جائے اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے اگرچہ مسلمان ہو کر ہی پہنچے اور جو کوئی آپ کی طرف سے آ جائے گا اسے ہم نہ لوٹائیں گے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۶۱)

۵۶—گفت و شنید سے جب صلح کی شرائط طے پا گئیں تو حضور اکرم ﷺ نے قلم دوات اور کاغذ حضرت اوس بن خولی انصاری ؓ کو دیا تاکہ وہ صلح نامہ لکھیں یہ خط و کتابت میں مہارت رکھتے تھے۔ سہیل نے کہا: اے محمد (ﷺ) صلح نامہ آپ کے چچا کے فرزند حضرت علی مرتضیٰ (ؓ) کو لکھنا چاہئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان (ؓ) لکھیں۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ ؓ کو بلا کر فرمایا صلح نامہ لکھو۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۶۳)

۵۷—وہ حضرت ابو جندل ؓ ہیں جو سہیل بن عمرو ہی کے لڑکے تھے اور وہ پہلے سے مسلمان تھے۔ ان کو ان کے باپ نے قید خانہ میں بیڑیاں پہنا کر محبوس کر رکھا تھا۔ انہوں نے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے خود کو مسلمانوں کے درمیان ڈال دیا۔ مسلمانوں نے انہیں صلح نامہ کے تحت مشرکوں کے سپرد کر دیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۶۲)

۵۸—حدیبیہ کے مقام میں لشکر اسلام کی اقامت تقریباً بیس روز رہی۔ اس موقعہ پر وہ ستر اونٹ جو مسلمان قربانی کے واسطے ساتھ لائے تھے ذبح کئے گئے۔ حضور اکرم ﷺ نے بیس اونٹوں کو جن میں ابو جہل کا بھی ایک اونٹ تھا جو غزوۂ بدر میں غنیمت میں ہاتھ آیا تھا اپنے دست مبارک سے نحر فرمایا۔ باقی کو حضرت ناجیہ بن جندب ؓ کو دیا کہ وہ ذبح کریں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۶۸، ج ۲ ص ۳۷۱)

۵۹—وہ واحد صحابی جو صلح حدیبیہ کے موقعہ پر شہید ہوئے ابن زنیم ؓ ہیں۔ (ابن کثیر پ ۲۶ ص ۹۱)

۶۰—غزوۂ خیبر کا وقوع ہجرت کے ساتویں سال ماہ محرم کے آخری دنوں میں ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ آخر سن چھ ہجری میں ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۰۰)

۶۱—اس غزوہ کے لئے حضور اکرم ﷺ ایک ہزار چار سو صحابہ کرام کیساتھ

[illegible]

۶۲ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت سباع بن عرفطہ غفاری ؓ کو مدینہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ (زرقانی [illegible])

۶۳ خیبر کے قلعے آٹھ تھے جن کے نام اس طرح ہیں۔
(۱) ناعم (۲) [illegible] (۳) صعب (۴) شق (۵) قموص (۶) نطاۃ
(۷) وطیح (۸) سلالم (زرقانی [illegible])

سب سے پہلے جو قلعہ فتح ہوا وہ ناعم تھا پھر اس کے بعد قموص (القموص) [illegible]

۶۴ منقول ہے کہ اس دروازہ [illegible] (زرقانی [illegible])

۶۵ اس غزوہ میں پندرہ مسلمان مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے اور ترانوے یہودی مارے گئے۔ (زرقانی [illegible])

۶۶ اس غزوہ کے لیے حضور اکرم ﷺ دس رمضان المبارک سنہ ۸ھ بروز چہار شنبہ بعد نماز عصر مدینہ طیبہ سے تشریف لے چلے عساکر اسلام [illegible] اور تمام [illegible] کہ حضرت ابو سعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم [illegible] رمضان کو چلے [illegible] میں اور کئی قول مروی ہیں مثلاً بارہ، سولہ، سترہ، اٹھارہ اور انیس رمضان۔ چنانچہ دونوں صحیح [illegible] ہے۔ (زرقانی [illegible])

۶۷ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے اور لشکر کا ملاحظہ فرمایا تو سات سو مہاجرین تھے جن کے ساتھ تین سو گھوڑے تھے۔ اور چار ہزار انصار تھے جن کے پاس پانچ سو گھوڑے تھے اسی طرح قبائل عرب،

اسلم، غفار، جہینہ، مزینہ اور سلیم وغیرہ میں سے چار سو، پانچ سو اور ایک ہزار تعداد مجاہدین کی [illegible] خدمت میں آتے رہے اور شامل ہوتے رہے یہاں تک کہ دس ہزار کی تعداد ہو گئی۔ بعض نے بارہ ہزار کہا ہے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۹۷)

اور بعض نے چودہ ہزار بتایا ہے۔ (مدارج النبوۃ [illegible])

۶۸ اس غزوہ میں مہاجرین کے پاس تین جھنڈے تھے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ، ایک حضرت زبیر بن العوام اور ایک حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے پاس (مدارج ج ۲ ص ۲۹۳)

اور حضرت سعد بن عبادہ ؓ کے قبضہ اقتدار میں انصار کا علم تھا۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۸۰)

۶۹ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں حضرت ابن ام مکتوم ؓ کو اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابو رہم غفاری ؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ (زرقانی ج ۲ ص ۲۹۷)

۷۰ حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور مکہ کا فتح ہونا بیس رمضان المبارک ۸ھ کو ہوا تھا (زرقانی ج ۲ ص ۳۰۸)

۷۱ حضور اکرم ﷺ، حضرت اسامہ، بلال اور عثمان بن طلحہ ؓ کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے دروازے پر کھڑا کیا۔ حضرت اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہ اندر چلے گئے اور دروازہ کو حضور کیلئے بند کر دیا کہ ازدحام نہ ہو۔ حضور اکرم ﷺ طویل وقت تک اندر رہے اور خانہ کعبہ کے گوشوں میں دعا و تضرع فرماتے رہے اس کے بعد باہر تشریف لائے اور نکلتے وقت حضرت عمر بن خطاب ؓ کو حکم دیا کہ انبیاء اور فرشتوں کی تصویروں کو جنہیں کفار نے دیوار کعبہ میں منقش کر رکھا ہے مٹا دو۔ پھر انہوں نے تمام تصویروں کو مٹا دیا۔

(زرقانی ج ۲ ص ۳۳۸، مدارج ج ۲ ص ۱۷۰)

۷۲ اگرچہ حضور اکرم ﷺ نے اہل مکہ کو امن دیدی تھی اور ان کے قتل کی ممانعت فرما دی تھی لیکن ایک جماعت کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا اور ان کے خون بہانے کی

[illegible]

اجازت دی اور حکم دیا کہ ان [illegible] جہاں پایا جائے [illegible]
بعض کے قتل ہونے اور خون بہانے کے بعد ان [illegible]
ایمان کی بدولت مامون ہو گئے اور قتل سے نجات پائی [illegible]
گیارہ اور عورتوں میں چھ تھے۔ مردوں میں سے چار قتل [illegible]
مامون رہے۔ عورتوں میں تین ماری گئیں ایک میں اختلاف [illegible]
رہیں۔ وہ چار مرد جو قتل کیے گئے یہ ہیں۔

(۱) عبداللہ بن خطل۔ (۲) [illegible] (۳) [illegible]
(۴) حارث بن طلاطلہ۔

اور وہ سات جو مامون رہے یہ ہیں۔

(۱) عبداللہ بن ابی [illegible]۔ (۲) [illegible] بن ابی جہل۔ (۳) [illegible]
امیہ۔ (۴) ہبار بن الاسود۔ (۵) [illegible]۔ (۶) [illegible] (۷)
عبداللہ بن الزبعری۔

عورتوں میں وہ جو مامون رہیں یہ ہیں۔

(۱) ہند بنت عتبہ زوجہ ابو سفیان۔ (۲) [illegible]
اور ایک جس میں اختلاف ہے [illegible]
اس روز حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ [illegible]
کہتے ہیں کہ لوگوں نے اس کے لئے امان مانگی اور اسے امان دے دی گئی

اور وہ تین عورتیں جو مقتول ہوئیں یہ ہیں۔

(۱) قریبہ۔ ابن خطل کی باندی۔ (۲) [illegible]۔ ابن خطل کی [illegible]
(۳) ام سعد۔ [illegible]

۳ے ـــــ وہ ابن خطل ہے۔ اس کا نام جاہلیت میں [illegible]
[illegible] نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ بعض لوگ ہلال بتاتے ہیں [illegible]
اور اہل مکہ سے جا ملا۔ جب مکہ فتح ہوا تو اس نے [illegible]

[illegible]— جب اس غزوہ کی تیاری ہو رہی تھی تو حضرت عثمان غنی ﷺ نے [illegible] پالان کے [illegible] چاندی [illegible] حضرت [illegible] کی خدمت میں [illegible] روایات [illegible] ایک روایت میں ہے [illegible] ایک ہزار دینار [illegible] ہے کہ حضرت عثمان غنی ﷺ نے اس غزوہ میں [illegible] حضرت [illegible] عثمان غنی ﷺ ایک ہزار [illegible] ایک روایت میں [illegible] ایک روایت میں چالیس ہزار درہم ہے۔

[illegible]

[illegible]— اس غزوہ سے پیچھے رہ جانے والے منافقین [illegible] معذور [illegible] صحیح بھی [illegible] وہ صحابہ کے اس غزوہ سے پیچھے رہ گئے [illegible] ہیں۔

(۱) حضرت ابوذر غفاری۔ (۲) حضرت ابو خیثمہ [illegible]۔ (۳) حضرت کعب بن مالک۔ (۴) حضرت مرارہ بن الربیع اور (۵) حضرت ہلال بن امیہ ﷺ۔

[illegible]

تکملہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ [illegible] اشخاص تھے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے غزوہ تبوک میں تخلف کیا۔ بعض حضرات ابولبابہ بن عبد المنذر ﷺ اور حضرت [illegible] اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کا نام بھی متخلفین میں شمار کرتے ہیں۔

[illegible]

۸۷— تمام غزوات میں کل ایک ہزار آٹھ کفار [illegible] مارے گئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] کا نام [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] لشکر [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible] لشکر [illegible] ایک ہزار [illegible] زیادہ مشہور روایت ہے۔ ایک روایت [illegible] ایک روایت [illegible] چالیس ہزار۔ اس لشکر [illegible] ہزار گھوڑے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے [illegible] فرمایا [illegible] حضرت محمد بن مسلمہ ﷺ کو بنایا [illegible] ایک روایت میں ہے کہ حضرت [illegible] کو بنایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو رہم غفاری ﷺ کو بنایا [illegible] ہے کہ حضرت علی [illegible] کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ بنایا [illegible] ہے

[illegible]

۸۸ـــ وہ بد بخت اُبَی بن خلف جمحی ہے کہ واحد کافر جو حضور اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ غزوۂ احد کے موقعہ پر اس بد بخت نے آپ پر حملہ کرنا چاہا آپ اس وقت خالی ہاتھ تھے آپ نے حارث ابن صمہ ؓ سے نیزہ لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت زبیر بن العوام ؓ سے نیزہ لیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اسی بد بخت کا نیزہ اس کے ہاتھ سے لیکر اس پر پھینکا اس شقی کی گردن پر پڑا اور نیزہ اس کے آر پار ہوگیا وہ بیل کی طرح چیختا ہوا گھوڑے سے گرا۔ اس کے ساتھی اسے اٹھا کر لے گئے اور ایک دن وہ مقام "سرف" میں واصل جہنم ہوا۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۲۲۴، تفسیر نعیمی ج۴ ص۲۰۰)

بیت اللہ اور بیت المعمور سے متعلق سوالات

۱ـــ کعبہ کو "کعبہ" کیوں کہا جاتا ہے۔؟

۲ـــ کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی اور کس کس نے کرائی۔؟

۳ـــ کعبہ کی تعمیر فرشتوں نے کن پہاڑوں سے کی تھی۔؟

۴ـــ فرشتوں نے کعبہ کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے کتنے سال قبل کی تھی۔؟

۵ـــ حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کتنے اور کن کن پہاڑوں سے کی تھی۔؟

۶ـــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے وقت کعبہ میں کتنے پہاڑوں کے پتھر لگائے گئے تھے۔؟

۷ـــ تعمیر ابراہیمی کے وقت کعبہ کی بلندی اور لمبائی چوڑائی کتنی تھی اور اس میں دروازے کتنے تھے۔؟

۸ـــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کس تاریخ کو شروع کی تھی اور کس تاریخ کو ختم فرمائی۔؟

۹ـــ قریش کے دور میں کعبہ کی تعمیر کرنے والے کاریگر کا نام کیا ہے۔؟

۱۰ـــ قبیلہ قریش نے جو کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کی بلندی اور اس کا طول و عرض کتنا تھا۔؟

۱۱ـــ تعمیر ابراہیمی اور تعمیر قریش کے مابین کتنا زمانی فاصلہ ہے۔؟

۱۲ـــ بیت اللہ کے اطراف کو حرم کیوں کہتے ہیں۔؟

۱۳ـــ زمانۂ جاہلیت میں کعبہ کس دن کھولا جاتا تھا۔؟

۱۴ـــ کعبہ معظمہ میں سب سے پہلے کونسا بت رکھا گیا اور کس نے رکھا۔؟

۱۵— [illegible]؟

۱۶— [illegible]؟

۱۷— [illegible]؟

۱۸— [illegible]؟

۱۹— [illegible]؟

۲۰— [illegible]؟

۲۱— بیت المقدس [illegible]؟

۲۲— بیت المقدس [illegible]؟

۲۳— بیت المقدس [illegible]؟

۲۴— بیت المقدس [illegible]؟

۲۵— بیت المقدس [illegible]؟

۲۶— بیت المقدس [illegible]؟

بیت اللہ اور بیت المقدس سے متعلق معلومات

[illegible]

قطیعہ نے۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۸۲۳، حاشیہ ص ۸۲۳)

اور سیرت حلبیہ میں ہے کہ کعبہ کی تعمیر صرف تین بار ہوئی۔

پہلی بار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کی۔ دوسری بار قریش نے اور تیسری بار حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے۔ ملائکہ اور حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کرنا ثابت نہیں ہے اور قبیلہ جرہم، قوم عمالقہ اور قصی بن کلاب ان تینوں نے کعبہ کی صرف مرمت کرائی تھی تعمیر نہیں کی۔ (حاشیہ بخاری ص ۲۱۵)

۳۔۔۔ فرشتوں نے کعبہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کی تھی۔

(۱) کوہ لبنان۔ (۲) کوہ طور۔ (۳) کوہ جودی۔ (۴) کوہ حرا (۵) طور زیتا۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۸۲۳)

۴۔۔۔ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے کعبہ شریف کی عمارت بنائی تھی۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۸۱۸)

۵۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے کی تھی۔

(۱) کوہ حرا۔ (۲) طور سینا۔ (۳) طور زیتا۔ (۴) کوہ لبنان۔ (۵) کوہ جودی۔

(تفسیر ابن کثیر پ ا ع ۱۵)

۶۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کے وقت کعبہ میں تین پہاڑوں کے پتھر لگائے گئے۔

(۱) کوہ ابو قبیس۔ (۲) کوہ حرا۔ (۳) کوہ ورقان۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۸۲۳)

ایک دوسرے قول کے بموجب پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے تعمیر فرمائی تھی۔

(۱) کوہ حرا (۲) کوہ ثبیر۔ (۳) کوہ لبنان۔ (۴) کوہ طور۔ (۵) کوہ جودی اور بعض روایتوں میں کوہ حرا، کوہ قبیس، کوہ ورقان اور کوہ رضوی مذکور ہوا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۶)

اور ایک اور قول کے مطابق ان پانچ پہاڑوں کے نام یوں ہیں۔

(۱) کوہ حرا۔ (۲) طور سینا۔ (۳) کوہ جودی۔ (۴) طور زیتون۔

(۵) کوہ لبنان۔ (شفاء الغرام باخبار البلد الحرام ج ا ص ۵۸)

۷۔۔۔ تعمیر ابراہیمی کے وقت کعبہ معظمہ کی بلندی نو ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی رکن اسود سے رکن شامی تک تینتیس ہاتھ۔ رکن شامی سے رکن غربی تک بائیس ہاتھ۔ رکن غربی سے رکن یمانی تک اکتیس ہاتھ۔ رکن یمانی سے پھر رکن اسود تک بیس ہاتھ۔ اس کا دروازہ زمین سے ملا ہوا تھا جس میں کواڑ وغیرہ نہ تھے دروازے دو تھے ایک داخل ہونے کا اور ایک نکلنے کا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۸۴۴)

ایک قول کے بموجب اس وقت کعبہ کی بلندی سات گز تھی۔ (حاشیہ الجلالین ص ۲۸۱)

۸۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلی ذیقعدہ کو تعمیر کعبہ شروع فرمائی اور اسی مہینہ کی پچیسویں تاریخ کو ختم فرمادی۔ (تفسیر نعیمی ج ا ص ۸۴۵)

۹۔۔۔ اس موقعہ پر روم سے یاقوم نامی ایک شخص مکہ آیا ہوا تھا جو فن تعمیر کا ماہر واستاد تھا۔ قریش کے کہنے پر اسی نے تعمیر کا کام انجام دیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۵)

۱۰۔۔۔ قریش نے جو کعبہ کی تعمیر کی تھی اس کی بلندی بیس گز تھی، طول تیس گز۔ عرض بائیس گز اور چھ ستون رکھے گئے تھے۔ (مدارج النبوۃ ص ۸۰ رکن دوم)

۱۱۔۔۔ تعمیر ابراہیمی اور تعمیر قریش کے مابین سترہ سو پچھتر سال کا فاصلہ ہے اور تعمیر قریش اور تعمیر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مابین بیاسی سال کا۔

(حاشیہ بخاری شریف ص ۲۱۵)

۱۲۔۔۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱) جب حضرت آدم علیہ السلام مرغزار بہشت سے مصیبت گاہ دنیا میں تشریف لائے تو آپ کو اپنے نفس پر شیطان کا خوف ہوا تو اللہ سے پناہ چاہنے لگے۔ حق تقدس وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کیلئے فرشتوں کو بھیجا۔ فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے مکہ معظمہ کے چاروں طرف پھیل گئے تو اس وقت فرشتوں نے جہاں تک گھیر اڈالا تھا وہاں تک اللہ رب العزت نے حرم بنادیا۔

(۲) جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجر اسود کو بیت اللہ شریف میں نصب کیا تو حجر اسود سے ایک نور کی روشنی نمودار ہوئی جس سے بیت اللہ شریف کے اطراف اربعہ روشن و منور ہو گئے۔ تو جہاں تک وہ روشنی پھیلی تھی، وہاں تک حرم بنا دیا گیا

([illegible])

(۳) خداوند قدوس نے جب زمین و آسمان سے فرمایا: آجاؤ! خوشی خوشی یا زبردستی۔؟ تو زمین و آسمان نے جواباً عرض کیا: ہم فرمانبردار بن کر آئے۔! یہ جواب صرف حرم کی زمین نے دیا تھا اس لئے اس جگہ کو حرم، محترم اور مقدس بنا دیا۔

([illegible])

(۴) حجر اسود جب جنت سے آیا تو اس کی روشنی کئی میل تک جاتی تھی۔ جہاں تک اس کی شعاعیں پہنچتی تھیں اسی حد تک حرم کی حدیں قائم ہو گئیں۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۳۳)

۳؎ ابن سعد اپنی کتاب طبقات میں حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں ایسا دستور تھا کہ خانۂ کعبہ کو دو شنبہ اور پنجشنبہ (جمعرات) کے سوا نہ کھولتے تھے۔

([illegible])

۴؎ عمر بن لحی بن حارثہ شاہ حجاز نے سب سے پہلے کعبہ کی چھت پر ہبل نامی بت رکھا تھا۔

([illegible])

۵؎ کعبہ معظمہ کا سب سے بڑا بت ہبل تھا۔

([illegible])

۶؎ مرد کا نام اساف اور عورت کا نام نائلہ تھا۔ ان دونوں پر خدا کی طرف سے یہ قہر نازل ہوا کہ دونوں پتھر بن گئے۔ قریش نے انہیں کعبہ سے باہر رکھ دیا تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ پھر قریش نے اپنی کمال جہالت اور فرط ضلالت سے انہیں پوجنا شروع کر دیا اور ان دو پتھروں سے اپنے سر مارنے لگے۔

([illegible])

۷؎ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروزی کے بعد ایک سال

ساڑھے پانچ ماہ تک بیت المقدس کی طرف نماز ادا فرماتے رہے اس کے بعد بیت المقدس کا قبلہ منسوخ ہو گیا اور کعبۂ معظمہ قبلہ بن گیا۔ ([illegible])

اس میں اختلاف ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے اس وقت آپ کا قبلہ بیت المقدس تھا یا کعبہ معظمہ۔ اکثر علماء کا خیال یہ ہے کہ بیت المقدس ہی قبلہ تھا لیکن حضور اکرم ﷺ نماز میں اس طرح رخ فرماتے کہ کعبہ آپ کے درمیان ہوتا اور قبلہ بیت المقدس ہوتا اور آپ اسی حال میں قائم رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ اور دوسری جماعت کا خیال یہ ہے کہ پہلے قبلہ یہی کعبہ تھا اور پھر بعد میں مکہ میں ہی بیت المقدس کو قبلہ بنا دیا گیا تھا۔ اس کی طرف آپ تین سال نمازیں پڑھتے رہے اور مدینہ منورہ میں رونق افروزی کے سترہ یا اٹھارہ مہینہ بعد کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا۔ ([illegible])

۸؎ ہجرت کے ایک سال اور ساڑھے پانچ مہینے بعد پندرہ رجب ۲ھ بروز پیر کو تحویل قبلہ کی وحی نازل ہوئی۔ ([illegible])

۹؎ ابرہہ بن الصباح چالیس ہزار ہاتھیوں اور تین لاکھ فوجیوں کے ساتھ انہدام کعبہ کے لئے آیا تھا اور وہ خود جس ہاتھی پر سوار تھا اس کا نام محمود تھا اور اس کا رنگ سفید تھا۔ ([illegible])

۲۰؎ فرشتوں کی مسجد کا نام بیت المعمور ہے۔ ([illegible])

۲۱؎ معمور کے معنی ہیں "آباد" چونکہ یہ مسجد فرشتوں کی زیارت سے ہر وقت آباد رہتی ہے اسی وجہ سے اس کو بیت المعمور کہتے ہیں۔ ([illegible])

۲۲؎ اس سلسلے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر خانۂ کعبہ کے مقابل و محاذی ہے۔ اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو وہ بیت اللہ پر آ کر گرے۔ ([illegible])

دوسرا قول یہ ہے کہ بیت المعمور چوتھے آسمان پر واقع ہے

[illegible] ([illegible])

۲۳ـــــ بیت المعمور زمرد یا یاقوت کا ہے۔ (حاشیہ تفسیر جمل پ ۱۰۱۳-۲۹۳)

دوسرا قول یہ ہے کہ وہ سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۲۳، مدارج ج ۲ ص ۲۶)

اس کی لمبائی آسمان و زمین کے مابین فاصلہ کے برابر ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۶)

۲۴ـــــ تاریخ ازرقی میں مقاتل سے حدیث مرفوع مذکور ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ اے میرے رب! میں اپنے آپ کو جانتا ہوں اور میں نے تیرے اس نور کو دیکھا ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے۔ اُدھر حق تقدس و تعالیٰ نے بیت المعمور کو زمین پر اتارا جہاں آج خانۂ کعبہ ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کا طواف کریں۔ اس سے پہلے ان کے دل میں جو غم و افسوس تھا اسے حق تعالیٰ نے دور فرمادیا۔ اس کے بعد اس بیت المعمور کو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں آسمان پر اٹھالیا گیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۶)

۲۵ـــــ روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کی زیارت کو آتے اور اس میں داخل ہوتے ہیں جو فرشتہ ایک بار داخل ہوتا ہے تو پھر قیامت تک دوبارہ اس کو داخل ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ (البدایہ ج ۱ ص ۳۲، مدارج ج ۱ ص ۳۰)

۲۶ـــــ بیت المعمور میں سب سے پہلے جو فرشتہ داخل ہوا اس کا نام اسمٰعیل ہے۔ (البدایہ ج ۱ ص ۳۲)

مسجد نبوی اور گنبد خضریٰ سے متعلق سوالات

۱ـــــ ابتداءً جس جگہ مسجد نبوی تعمیر کی گئی وہ جگہ کس کی تھی اور مسجد کے لئے کس نے کتنے میں خریدی۔؟

۲ـــــ ابتداء تعمیر کے وقت مسجد نبوی کی لمبائی، چوڑائی کتنی تھی اور اس میں کتنے دروازے رکھے گئے تھے۔؟

۳ـــــ مسجد نبوی کی تعمیر کے لئے سب صحابہ کرام تو ایک ایک اینٹ لاتے تھے لیکن وہ کونسے صحابی ہیں جو دو دو اینٹ لاتے تھے۔؟

۴ـــــ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں کتنی بار مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔؟

۵ـــــ حضور اکرم ﷺ کے لئے خطبہ دینے کے واسطے مسجد نبوی میں منبر کس نے بنوایا تھا۔؟

۶ـــــ مسجد نبوی کا منبر شریف کس درخت کی لکڑی کا بنایا گیا تھا۔؟

۷ـــــ منبر شریف کا طول عرض کتنا تھا۔؟

۸ـــــ منبر شریف کی کتنی سیڑھیاں تھیں اور ہر سیڑھی کی چوڑائی کتنی تھی۔؟

۹ـــــ منبر شریف پر سب سے پہلے کس نے غلاف چڑھایا تھا۔؟

۱۰ـــــ روضۂ رسول اللہ ﷺ پر گنبد سب سے پہلے کس نے تعمیر کیا اور کس سن میں۔؟

۱۱ـــــ گنبد خضراء کو "گنبد خضراء" کب سے کہا جانے لگا اور اس سے پہلے کیا کہا جاتا تھا۔؟

مسجد نبویؐ اور گنبد خضریٰ سے متعلق جواہرات

۱۔۔۔ جس جگہ مسجد نبوی شریف کی تعمیر کی گئی تھی وہ جگہ دو یتیم بچے سہل اور سہیل پسران رافع بن عمرو کی تھی وہ اس جگہ کھجوروں کو خشک کر کے تمر بناتے تھے۔ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا: اس جگہ کو خرید لو۔؟ تو بنی نجار نے کہا کہ ہم ان دونوں یتیموں کو اس کی قیمت ادا کر کے اس زمین کو آپ کی نذر کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ خود ان دونوں یتیموں نے کہا کہ ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے۔ ہم اس کو آپ کی نذر کرتے ہیں مگر حضور اکرم ﷺ نے انکار فرمایا۔ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس مال میں سے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے زمین قیمت میں دس سونے کے مثقال ان کو عطا فرمائے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۱۵، معارج ج ۴ ص ۱۳)

۲۔۔۔ ابتداء تعمیر کے وقت مسجد نبوی شریف کی لمبائی قبلہ سے شمال تک چون گز اور مشرق سے مغرب تک ساٹھ گز تھی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲۔ ص ۱۱۷)

اس وقت مسجد شریف میں تین دروازے چھوڑے گئے تھے۔ ایک دروازہ جس کا نام باب الرحمۃ ہے۔ دوسرا دروازہ جس سے آپ ﷺ تشریف لاتے تھے اور تیسرا دروازہ عام صحابہ کرام کے لئے تھا۔ (مدارج النبوۃ ص ۱۵ رکن چہارم)

۳۔۔۔ وہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب صحابہ کرام تو ایک ایک اینٹ لاتے تھے یہ دو دو اینٹیں لاتے اور فرماتے کہ ایک اینٹ اپنی طرف سے اور ایک حضور ﷺ کی جانب سے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۱۹)

۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں دو بار مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔ پہلی بار تو اس وقت کہ جب آپ مدینہ منورہ رونق افروز ہوئے اور دوسری بار سے فتح خیبر کے بعد۔ اس تعمیر میں مسجد کی توسیع کر کے دونوں جانب سے سو دو سو گز

[illegible]

کی ادا کی گئی۔

۵۔۔۔ [illegible]

(۱) حضرت [illegible] (۲) [illegible]

ایک [illegible] کا نام تھا (۳) [illegible]

[illegible] تھا۔ (۴) [illegible]

ایک انصار [illegible]

[illegible]

۶۔۔۔ [illegible]

اور [illegible]

فاصلہ پر ہے۔

۷۔۔۔ [illegible]

۸۔۔۔ [illegible]

تھی حضور اکرم ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] فاروق رضی اللہ عنہما [illegible]

[illegible] رضی اللہ عنہا [illegible]

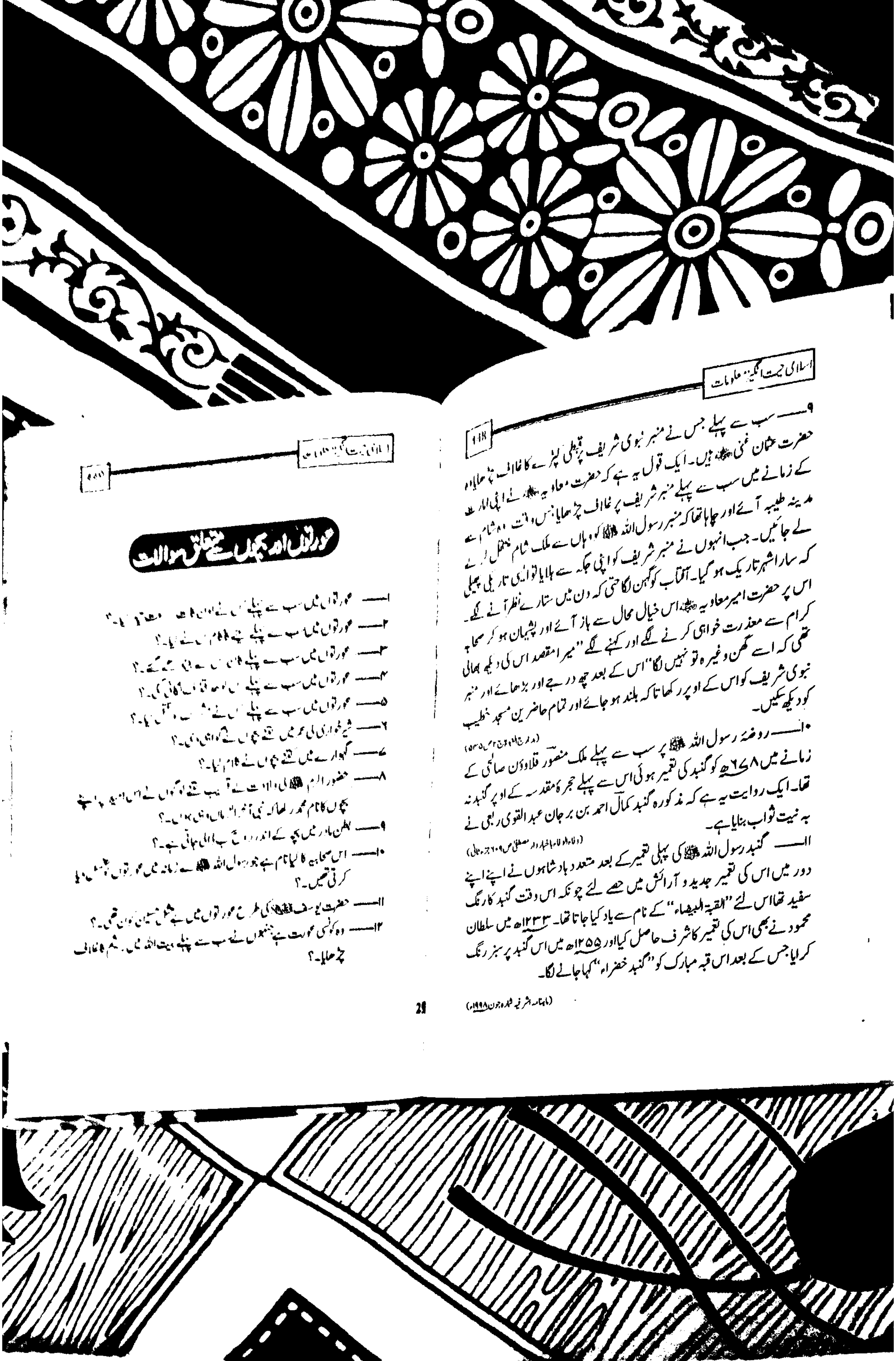

۹۔۔۔ سب سے پہلے جس نے منبر نبوی شریف پر پہلی کپڑے کا غلاف چڑھایا وہ حضرت عثمان غنی ؓ ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت معاویہ ؓ نے اپنی امارت کے زمانے میں سب سے پہلے منبر شریف پر غلاف چڑھایا جس وقت وہ شام سے مدینہ طیبہ آئے اور چاہا تھا کہ منبر رسول اللہ ﷺ کو وہاں سے ملک شام منتقل کر لے جائیں۔ جب انہوں نے منبر شریف کو اپنی جگہ سے ہلایا تو ایسی تاریکی پھیلی کہ سارا شہر تاریک ہو گیا۔ آفتاب کو گہن لگا حتی کہ دن میں ستارے نظر آنے لگے۔ اس پر حضرت امیر معاویہ ؓ اس خیال محال سے باز آئے اور پشیمان ہو کر صحابہ کرام سے معذرت خواہی کرنے لگے اور کہنے لگے "میرا مقصد اس کی دیکھ بھال تھی کہ اسے گھن وغیرہ تو نہیں لگا" اس کے بعد چھ درجے اور بڑھائے اور منبر نبوی شریف کو اس کے اوپر رکھا تا کہ بلند ہو جائے اور تمام حاضرین مسجد خطیب کو دیکھ سکیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۴۵)

۱۰۔۔۔ روضۂ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ملک منصور قلاوؤن صالحی کے زمانے میں ۶۷۸ھ کو گنبد کی تعمیر ہوئی اس سے پہلے حجرہ مقدسہ کے اوپر گنبد نہ تھا۔ ایک روایت یہ ہے کہ مذکورہ گنبد کمال احمد بن برجان عبد القوی ربعی نے بہ نیت ثواب بنایا ہے۔

(وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ص ۶۰۹ ج ۲ ثانی)

۱۱۔۔۔ گنبد رسول اللہ ﷺ کی پہلی تعمیر کے بعد متعدد بادشاہوں نے اپنے اپنے دور میں اس کی تعمیر جدید و آرائش میں حصے لئے چونکہ اس وقت گنبد کا رنگ سفید تھا اس لئے "القبۃ البیضاء" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ۱۲۳۳ھ میں سلطان محمود نے بھی اس کی تعمیر کا شرف حاصل کیا اور ۱۲۵۵ھ میں اس گنبد پر سبز رنگ کرایا جس کے بعد اس قبہ مبارک کو "گنبد خضراء" کہا جانے لگا۔

(ماہنامہ اشرفیہ شمارہ جون ۱۹۹۸ء)

عورتوں اور بچوں سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ عورتوں میں سب سے پہلے کس نے [illegible]؟
۲۔۔۔ عورتوں میں سب سے پہلے [illegible]؟
۳۔۔۔ عورتوں میں سب سے پہلے [illegible]؟
۴۔۔۔ عورتوں میں سب سے پہلے [illegible]؟
۵۔۔۔ عورتوں میں سب سے پہلے کس نے [illegible]؟
۶۔۔۔ شیر خوارگی کی عمر میں کتنے بچوں نے گفتگو کی؟
۷۔۔۔ گہوارے میں کتنے بچوں نے کلام کیا؟
۸۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے قبل کتنے لوگوں نے اپنے [illegible] بچوں کا نام محمد رکھا [illegible]؟
۹۔۔۔ بطن مادر میں بچہ کے اندر روح کب ڈالی جاتی ہے؟
۱۰۔۔۔ اس صحابیہ کا کیا نام ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عورتوں [illegible] کرتی تھیں؟
۱۱۔۔۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح عورتوں میں سب سے حسین کون تھی؟
۱۲۔۔۔ وہ کونسی عورت ہے جنہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ میں [illegible] غلاف چڑھایا؟

عورتوں اور بچوں سے متعلق جوابات

۱— وہ حضرت حوا ہیں کہ سب سے پہلے اون کات کر سوت تیار کیا۔

۲— وہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ عورتوں میں سب سے پہلے سینے کا کام کیا۔

۳— عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے کان بیندھے اور چھیدے گئے۔

۴— عورتوں میں سب سے پہلے حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا کو حد قذف لگائی گئی۔

(تاریخ اسلام، محسن انسانیت)

۵— مشرک کو قتل کرنے والی سب سے پہلی عورت حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا ہیں۔

۶— شیر خواری کی عمر میں چار بچوں نے گواہی دی۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرعون کو شبہ ہوا تو فرعون کی بیٹی کے بال سنوارنے والی عورت کی بچی نے گواہی دی۔

(۳) بنی اسرائیل کے ایک بزرگ حضرت جریج پر زنا کی تہمت کی ایک بڑی سازش باندھی گئی تو ایک نوزائدہ بچے نے ان کی برأت کی شہادت دی۔

(۴) زلیخا کی تہمت پر اس کے گھر کے ایک بچہ نے، یوسف علیہ السلام کی بے گناہی کی شہادت دی۔

(حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۹۰، ابن کثیر پ ۱۲ ع ۱۳)

۷— کل گیارہ بچوں نے گہوارے میں کلام کیا۔

(۱) حضور ﷺ۔ (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ (۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ (۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ (۵) حضرت مریم۔ (۶) حضرت جریج کی گواہی دینے والا

بچہ (۷) حضرت یوسف علیہ السلام کا گواہ۔ (۸) کھائی والوں کا بچہ۔ (۹) اس لونڈی کا بچہ کہ جس پر زمانہ بنی اسرائیل میں زنا کی تہمت لگائی گئی تھی۔ (۱۰) حضرت آسیہ (زوجہ فرعون) کی خادمہ کا وہ بچہ جسے کھولتے تیل میں جلایا گیا۔ (۱۱) یہود کا وہ بچہ جو اپنے ماں باپ کو لیکر حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور صلوۃ و سلام عرض کیا۔

(تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۳۶۲)

۸— بارہ لوگوں نے یہ بات سن کر کہ زمانہ نبی آخر الزماں کا قریب ہے اور ان کا نام پاک محمد ہوگا اپنی اولاد کا نام محمد رکھا اس امید پر کہ نبی آخر الزماں وہی ہوں۔ اور عجائب قدرت الٰہی سے یہ کہ ان میں سے کسی نے بھی دعویٰ نبوت نہ کیا اور نہ وہ لوگ اس نام سے مشہور ہوئے۔ وہ بارہ نام یہ ہیں۔

(۱) محمد بن عدی۔ (۲) محمد بن احیحہ۔ (۳) محمد بن اسامہ۔ (۴) محمد بن براء۔ (۵) محمد بن حارث۔ (۶) محمد بن خزاعی۔ (۷) محمد بن خولی۔ (۸) محمد بن یحمد۔ (۹) محمد بن فقسمی۔ (۱۰) محمد بن مسلمہ۔ (۱۱) محمد بن خرمان تعری۔ (۱۲) محمد بن حرمان جعفی۔ ان میں سے محمد بن مسلمہ اور محمد بن براء مسلمان ہیں۔

(تفسیر الم نشرح ص ۱۹۶)

۹— بطن مادر میں بچے کے اندر چار ماہ میں روح ڈالی جاتی ہے۔ (صاوی)

۱۰— وہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں اسی وجہ ان کا لقب غسالہ پڑ گیا تھا۔ اصل نام نسیبہ ہے۔

(بخاری ص ۱۶۸)

۱۱— جس طرح مردوں میں حضرت یوسف علیہ السلام بے مثل حسین تھے اسی طرح عورتوں میں حضرت سارا رضی اللہ عنہا بے مثل حسین تھیں۔ بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن حضرت سارا ہی کی میراث تھا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۴۰)

۱۲— حضرت عباس ؓ کی والدہ نتیلہ بنت جناب، سب سے پہلی عرب عورت ہیں کہ جنہوں نے بیت الحرام میں دیبا (ریشمی کپڑا) کا غلاف چڑھایا۔ اسلئے کہ حضرت عباس ؓ بچپنے میں گم ہو گئے تھے تو ان کی والدہ نے نذر مانی تھی کہ وہ آجائیں تو بیت اللہ پر غلاف چڑھائیں گی۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۴۰)

فرشتوں سے متعلق سوالات

۱۔ فرشتے کس چیز سے پیدا کئے گئے؟
۲۔ فرشتوں کی کتنی قسمیں ہیں؟
۳۔ فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟
۴۔ آسمان اول کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے تحت کتنے فرشتے ہیں؟
۵۔ آسمان اول کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
۶۔ آسمان اول کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
۷۔ دوسرے آسمان کے دربان فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے تحت کتنے فرشتے ہیں؟
۸۔ دوسرے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
۹۔ دوسرے آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
۱۰۔ تیسرے آسمان کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے؟
۱۱۔ تیسرے آسمان کے خازن فرشتے کے ہمراہ کتنے فرشتے ہیں؟
۱۲۔ تیسرے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
۱۳۔ تیسرے آسمان کے فرشتے کس حال میں مصروف عبادت ہیں؟
۱۴۔ چوتھے آسمان کے دربان فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے زیر ماتحت کتنے فرشتے ہیں؟
۱۵۔ چوتھے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
۱۶۔ چوتھے آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
۱۷۔ پانچویں آسمان کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کی [illegible] میں کتنے فرشتے ہیں؟

۱۸۔ پانچویں آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
۱۹۔ پانچویں آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
۲۰۔ چھٹے آسمان کے دربان فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے [illegible] کتنے فرشتے ہیں؟
۲۱۔ چھٹے آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
۲۲۔ چھٹے آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
۲۳۔ ساتویں آسمان کے دربان فرشتے کا نام کیا ہے اور ان کے [illegible] کتنے فرشتے ہیں؟
۲۴۔ ساتویں آسمان کے فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟
۲۵۔ ساتویں آسمان کے فرشتے کس حالت میں مصروف عبادت ہیں؟
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶س ـــ روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت کتنے فرشتوں کو اپنے ہمراہ لیکر چلتے ہیں؟

۷س ـــ اس فرشتے کا کیا نام ہے جو قیامت کے دن زمین کو لپیٹے گا؟

۸س ـــ وہ کون فرشتہ ہے کہ جس کی پیشانی پر سارا قرآن لکھا گیا ہے؟

۹س ـــ وہ کون فرشتہ ہے جو قیامت کے دن لوگوں کو میدان حشر کی طرف بلائے گا؟

۰س ـــ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ماتحت کتنے فرشتے ہیں اور ان کی تسبیح کیا ہے؟

۱س ـــ جنت کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے؟

۲س ـــ دوزخ کے خازن فرشتے کا نام کیا ہے؟

۳س ـــ حضرت مالک علیہ السلام جس منبر پر بیٹھے ہیں اس کے کتنے پائے ہیں؟

۴س ـــ حضرت جبرائیل علیہ السلام کس نبی کی خدمت میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

فرشتوں سے متعلق جوابات

ج ـــ حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل ملائکہ کو آسمان میں بسایا اور جنات کو زمین پر۔ جنات زمین پر ساٹھ ہزار سال آباد رہے پھر ان کا آپس میں حسد اور بغض و کینہ شروع ہوا۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں خوب خون ریزی اور جنگ و جدال کیا اس وقت تک ابلیس پر تلبیس کہ جس کا نام عزازیل تھا بہت مقرب بارگاہ الٰہی تھا اور تمام ملائکہ میں جانا مانا اور عابد۔ اس کو حکم ہوا کہ اپنے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت لے جا اور جنات کو زمین میں سے نکال کر جزیروں اور پہاڑوں کی طرف بھگا دے۔ چنانچہ ابلیس نے ایسا ہی کیا جو فرشتے ابلیس کے ساتھ آئے تھے وہ زمین میں آباد کر دیئے گئے اس طرح اب فرشتوں کے دو حصے ہوگئے۔ ایک زمین والے اور ایک آسمان والے۔ (تفسیر عزیزی [illegible])

ج ـــ ملائکہ چند قسم کے ہیں۔

(۱) عرش کے اٹھانے والے (۲) عرش اعظم کے گرد گھومنے والے (۳) جلیل القدر ملائکہ جیسے جبرائیل و میکائیل وغیرہ۔ (۴) جنت کے فرشتے۔ (۵) ملائکہ جہنم۔ (۶) وہ جو انسان کی حفاظت پر مامور کئے گئے ہیں۔ (۷) اعمال نامے لکھنے والے جسے کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ (۸) وہ جن کے سپرد دنیا کے انتظامات ہیں۔ پھر ان کی بہت سی قسمیں ہیں خوشخبری دینے والے، رحم مادر میں بچہ بنانے والے، مصیبت میں انسانوں کی مدد کرنے والے وغیرہ وغیرہ۔ (تفسیر عزیزی [illegible])

ج ـــ ان کی تعداد حد حصر و احصاء سے باہر ہے۔ ان کی کثرت کا یہ حال ہے کہ صاحب تفسیر کبیر و روح البیان وغیرہ نے فرمایا انسان جنات کا دسواں حصہ

[illegible] زمین کے جانوروں کا دسواں حصہ ہے۔ یہ سب مل کر پرندوں کا دسواں حصہ۔ پھر یہ سب مل کر دریائی جانوروں کا دسواں حصہ۔ اور یہ سب مل کر زمین کے فرشتوں کا دسواں حصہ پھر یہ سب مل کر پہلے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ۔ یہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ اسی طرح ساتویں آسمان تک سمجھ لیجیے۔ پھر یہ تمام مخلوقات مل کر کرسی کے فرشتوں کے مقابل بہت کم۔ یہ سب عرش اعظم کے ایک پردہ کے فرشتوں کے مقابلے میں بہت کم۔ خیال رہے کہ عرش اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں ہر پردہ میں اسی قدر ہیں۔ پھر یہ تمام مخلوق ان فرشتوں کے مقابلے میں جو عرش اعظم کے گرد گھومتے رہتے ہیں ایسے ہیں جیسے دریا کے مقابلے میں قطرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی مخلوق فرشتے ہی ہیں ان کی تعداد اور رب تبارک وتعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اسی جگہ یہ روایت بھی ہے کہ سیاح لامکاں سید الانس والجان علیہ التحیۃ والثناء نے شب معراج میں ایک جگہ فرشتوں کی قطاریں جاتی ہوئی دیکھیں۔ جبرائیل سے دریافت فرمایا یہ کہاں جا رہے ہیں۔ جبرائیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جب سے پیدا ہوا ہوں اس قطار کو ایسے ہی جاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے خبر نہیں کہ کہاں سے آ رہے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ فرمایا چلو! ان سے پوچھیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک سے سوال کیا گیا کہ تیری عمر کتنی ہے۔؟ اس نے جواب دیا مجھے خبر نہیں۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ رب تبارک وتعالیٰ ہر چار لاکھ سال بعد ایک تارہ پیدا فرماتا ہے اور میں نے ایسے چار لاکھ تارے پیدا ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۶۸)

۳۔ اس خازن فرشتے کا نام اسمٰعیل علیہ السلام ہے اور ان کے تابع بارہ ہزار ایسے فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر فرشتہ کے ماتحت بارہ ہزار جمعیت ہے۔ ایک روایت میں ایک لاکھ فرشتے ہیں کہ ہر ایک کے زیر حکم ایک ایک لاکھ اور فرشتے ہیں۔ ایک اور روایت میں ان فرشتوں کی تعداد سات لاکھ ہے جو اسمٰعیل علیہ السلام

کی جمعیت میں ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ماتحت سات سات لاکھ فرشتے۔ (مدارج النبوۃ ج۳ ص۹۸)

۵۔ ان فرشتوں کی تسبیح یہ ہے۔ سُبْحَانَ الملك الاعلیٰ سبحان العلی الاعلیٰ سبحان من لیس کمثله شی (مدارج النبوۃ ج۳ ص۹۹)

۶۔ یہ تمام فرشتے صف بہ صف حالت قیام میں خشوع و خضوع کے ساتھ ہمہ وقت مصروف عبادت ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۳ ص۹۹)

۷۔ اس کا نام اسرائیل علیہ السلام ہے۔ ان کی فرمانبرداری میں دو لاکھ ملائکہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت دو دو لاکھ فرشتے۔ (مدارج النبوۃ ج۳ ص۱۰۲)

۸۔ ان کی تسبیح یہ ہے۔ سبحان الله کل ما يسبح الله مسبح والحمد لله کل احمد الله حامد ولا اله الا الله کلما هلل الله والله اکبر کلما کبر الله مکبر. (مدارج ج۳ ص۱۰۲)

۹۔ یہ فرشتے ہمہ وقت حالت رکوع میں مصروف عبادت ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۳ ص۱۰۳)

۱۰۔ اس آسمان کے دربان فرشتے کا نام سرحائیل علیہ السلام ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۳ ص۱۰۳)

۱۱۔ ان کے زیر حکم ایسے تین لاکھ فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے تابع تین تین لاکھ دیگر فرشتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۳ ص۱۰۲)

۱۲۔ ان فرشتوں کی تسبیح یہ ہے سبحان معطی الوهاب سبحان فتاح العليم سبحان المجيب لمن دعاه (مدارج النبوۃ ج۳ ص۱۰۲)

۱۳۔ ہمہ وقت بحالت سجود اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۳ ص۱۰۲)

۱۴۔ اس کا نام ایک روایت میں عزرائیل، ایک روایت میں موضیائیل اور ایک روایت میں مومیائیل ہے۔ ان کی اطاعت میں چار لاکھ ملائکہ ہیں کہ جن میں سے ہر ایک کے زیر حکم چار چار لاکھ فرشتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۳ ص۱۰۳)

۱۵۔۔۔ ان کی تسبیح ہے سبحان خالق الظلمات والنور سبحان خالق الشمس والقمر المنیر سبحان الرفیق الاعلیٰ۔ ([illegible])

۱۶۔۔۔ یہ فرشتے اللہ کی عبادت حالت قعدہ میں کر رہے ہیں۔ ([illegible])

۱۷۔۔۔ اس کا نام سقاطیل ہے اور ان کے تحت پانچ لاکھ ایسے فرشتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے تحت پانچ پانچ لاکھ فرشتے ہیں۔ ([illegible])

۱۸۔۔۔ ان کی تسبیح یہ ہے قدوس قدوس رب الارباب سبحان ربنا علی الاعظم قدوس قدوس رب الملٰئکۃ والروح۔ ([illegible])

۱۹۔۔۔ یہ فرشتے ہمہ وقت قیام میں مصروف عبادت ہیں۔ ([illegible])

۲۰۔۔۔ اس سردار فرشتے کا نام روفائیل علیہ السلام ہے۔ ان کے زیر حکم چھ لاکھ فرشتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے تبعیت میں چھ چھ لاکھ دیگر فرشتے ہیں۔

([illegible])

۲۱۔۔۔ ان کی تسبیح اس طرح ہے سبحان اللہ الملکوت سبحان النور المبین سبحانہ من لہ من فی السموت ولہ من فی الارض۔ ([illegible])

۲۲۔۔۔ یہ فرشتے حالت قومہ میں عبادت گزار ہیں۔ ([illegible])

۲۳۔۔۔ اس کا نام روحائیل ہے سات لاکھ ملائکہ ان کے مطیع و منقاد ہیں کہ ان میں سے ہر ایک سات سات لاکھ فرشتوں کا حاکم ہے۔ ([illegible])

۲۴۔۔۔ ان کی تسبیح یہ ہے سبحان الذی بسط السموت فرفعها سبحان الذی سطح الارضین ففرشها سبحان الذی اطلع الکواکب و ازهرها سبحان الذی ارسی الجبال فیها۔ ([illegible])

۲۵۔۔۔ یہ فرشتے قیام کی حالت میں اللہ کی عبادت میں معروف ہیں۔

([illegible])

۲۶۔۔۔ اول فرشتہ جس نے سجدہ کیا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ ([illegible])

۲۷۔۔۔ اس کا نام بیت المعمور ہے جو ساتویں آسمان پر بیت اللہ شریف کے

بالمقابل ہے اگر کوئی چیز بیت المعمور سے گرائی جائے تو وہ ٹھیک بیت اللہ پر آکر گرے گی۔ ([illegible])

ایک قول یہ ہے کہ یہ چوتھے آسمان پر ہے۔ ([illegible])

۲۸۔۔۔ ان فرشتوں کا قبلہ عرش ہے۔ ([illegible])

۲۹۔۔۔ جبرائیل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہیں۔ ([illegible])

۳۰۔۔۔ جبرائیل امین کے گھوڑے کا نام حیزوم ہے۔ ([illegible])

۳۱۔۔۔ تین حضرات کو۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام۔ (۲) حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ۔ ([illegible])

(۳) حضرت زکریا علیہ السلام کی شہادت سے متعلق ایک روایت ہے کہ جب کفار نے آپ کو چیر کر بیچ سے دو ٹکڑے کر دیے تو خدا نے فرشتوں کو حکم دیا اور فرشتوں نے غسل دے کر آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ ([illegible])

۳۲۔۔۔ اس کا نام اسمٰعیل ہے۔ ([illegible])

۳۳۔۔۔ وہ حضرت مالک علیہ السلام ہیں۔ شب معراج کو رسول اکرم ﷺ کو دیکھ کر پہلی بار ہنسے تھے۔ اس سے قبل نہ کبھی ہنسے تھے اور نہ کبھی ہنسیں گے۔ ([illegible])

۳۴۔۔۔ اس وقت آپ کے کپڑے سفید اور بال سیاہ ہوتے تھے۔

([illegible])

۳۵۔۔۔ جنگ بدر میں فرشتے سیاہ پگڑیوں میں اور جنگ احد میں سرخ پگڑیوں بروایت دیگر زرد پگڑیوں میں دیکھے گئے۔ اور ان کے گھوڑے چتکبرے رنگ کے تھے۔ ([illegible])

حضرت ابن ابی حاتم و عروہ بن زبیر کے مطابق جنگ بدر میں ملائکہ کی پگڑیوں کا رنگ زرد تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق سفید۔ اور ابن مردویہ کے بموجب ان کا رنگ کالا تھا۔ ([illegible])

اور جنگ حنین میں سرخ رنگ کی پگڑیاں تھیں۔ ([illegible])

۳۶ــــ مومنوں کی روح قبض کرنے کے لئے ملک الموت اپنے ہمراہ رحمت کے چھ لاکھ فرشتے لاتے ہیں اور کافروں کے لئے چھ لاکھ عذاب کے فرشتے ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (معارج النبوۃ ج ۳ ص ۱۰۵)

۳۷ــــ اس فرشتے کا نام ریاطیل ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۶۰)

۳۸ــــ وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۰۹)

۳۹ــــ وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ ندا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام دیں گے اور صور حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے۔ (صاوی ج ۳ ص ۲۵)

۴۰ــــ آپ کے زیر حکم سات لاکھ ایسے ملائکہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے ماتحت سات سات لاکھ ملائکہ ہیں۔ اور ان کی تسبیح یہ ہے۔ **سبحان السمیع العلیم سبحان المحتجب من خلقه سبحان ربنا و تعالی۔**

(معارج النبوۃ ج ۳ ص ۱۱۰)

۴۱ــــ اس کا نام رضوان علیہ السلام ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۳ ص ۱۳۷)

۴۲ــــ اس فرشتے کا نام مالک ہے علیہ السلام۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۶۰)

۴۳ــــ مالک علیہ السلام سیاہ منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس منبر کے آٹھ لاکھ پائے ہیں۔ (معارج النبوۃ ج ۳ ص ۱۰۸)

۴۴ــــ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جبرائیل علیہ السلام چوبیس ہزار مرتبہ نازل ہوئے، حضرت آدم علیہ السلام پر بارہ مرتبہ، حضرت ادریس علیہ السلام پر چار مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام پر پچاس مرتبہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیالیس مرتبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک سو چار مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس مرتبہ، (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۷)

جنات سے متعلق سوالات

۱ــــ جنات کس دن پیدا کئے گئے۔؟

۲ــــ جنات زمین پر کب آباد کئے گئے تھے۔؟

۳ــــ جنات زمین پر کتنے سالوں تک آباد رہے۔؟

۴ــــ جنات کو زمین سے کیوں بھگایا گیا اور کس نے بھگایا۔؟

۵ــــ جنات کو زمین سے بھگانے کا واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے کتنے سال قبل کا ہے۔؟

۶ــــ جنات کی کتنی قسمیں ہیں۔؟

۷ــــ کس قسم کے جنات سے حساب و کتاب ہوگا۔؟

۸ــــ جو جنات حضور اکرم ﷺ پر ایمان لائے تھے ان کی تعداد کتنی تھی۔؟

۹ــــ جو جنات کہ مشرف بہ اسلام ہوئے تھے ان کے نام کیا ہیں۔؟

۱۰ــــ حضور اکرم ﷺ پر جو جنات ایمان لائے وہ کہاں کے رہنے والے تھے؟

۱۱ــــ مسلمان جنوں نے جب حضور اکرم ﷺ سے زاد و توشہ طلب کیا تو آپ نے ان کے لئے کیا زاد و توشہ مقرر فرمایا۔؟

۱۲ــــ جبل ابو قبیس پر کھڑے ہو کر جس جن نے بتوں کی حمایت کی تھی اور حضور اکرم ﷺ کی دشمنی پر کفار و مشرکین کو جوش دلایا تھا اس کا نام کیا ہے۔؟

۱۳ــــ کفار و مشرکین کو جوش دلانے والے اس جن کا کس جن نے قتل کیا۔؟

۱۴ــــ اس جن کا کیا نام ہے جو نوح علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم ﷺ تک ہر نبی کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔؟

جنات سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں:

جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا گیا۔ (ابن کثیر پ۱ ج۲)

۲۔۔۔ اللہ جل مجدہ الکریم نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل جنات کو زمین میں بسایا تھا۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۰۹)

۳۔۔۔ جنات زمین پر سات ہزار سال تک آباد رہے۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۰۹)

۴۔۔۔ جنات جب زمین پر آباد ہوئے تو ان کا آپس میں حسد و حقد شروع ہوا۔ انہوں نے زمین پر فساد کیا، خون بہایا اور قتل و غارت کیا۔ ابلیس، جو اس وقت تک بہت مقبول بارگاہ الٰہی تھا اسے حکم ہوا کہ اپنے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت لے جا۔ اور جنات کو زمین سے نکال کر پہاڑوں اور جزیروں کی طرف دھکیل دے۔ چنانچہ ابلیس نے ایسا ہی کیا اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنات کو مار کر پہاڑوں اور جزیروں میں بھگا دیا۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۰۹، ۲۱۰، ابن کثیر پ۱ ج۲)

۵۔۔۔ یہ واقعہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے کا ہے۔ (ابن کثیر پ۱ ج۲)

اوپر تفسیر نعیمی کا جو قول گزرا کہ "جنات زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار سال قبل بسائے گئے۔ اور سات ہزار سال تک زمین پر آباد رہے۔" اس سے معلوم ہوا کہ جنات کو زمین سے نکالنے کا واقعہ ولادت آدم علیہ السلام سے ترپن ہزار سال قبل پیش آیا۔ (مؤلف)

۶۔۔۔ جنات کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ (۲) وہ جو سانپوں اور کتوں میں رہتے ہیں۔ (۳) وہ جو انسانوں کی طرح ہیں۔ (ابوالشیخ)

۷۔۔۔ تیسری قسم کے جنات سے یعنی جو انسانوں کی طرح ہیں۔ (حوالہ بالا)

۸۔۔۔ جنات کی اس جماعت کی تعداد میں اختلاف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سات جن تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نو تھے۔ بعض حضرات سے مروی ہے کہ یہ پندرہ تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ساٹھ اونٹوں پر آئے تھے۔ ایک روایت یہ ہے کہ یہ تین سو تھے۔ ایک روایت میں چھ ہزار کی تعداد ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ بارہ ہزار تھے۔ ان سب میں تطبیق یہ ہے کہ چونکہ وفود کئی ایک آئے تھے۔ ممکن ہے کہ کسی میں سات، کوئی ہوں کسی میں زیادہ اور کسی میں اس سے بھی زیادہ۔

(ابن کثیر پ۲۶ ج۴، مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳)

۹۔۔۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) حسی۔ (۲) حسا۔ (۳) منسی۔ (۴) ساصر۔ (۵) ناصر۔ (۶) الارد و بیان۔ (۷) الاحقم۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ نو تھے ایک کا نام ردیعہ تھا۔ بعض نے کہا ہے ان کے سردار کا نام وردان تھا۔ (ابن کثیر پ۲۶ ج۴)

علامہ سیوطی نے گیارہ نام گنائے ہیں۔

(۱) زوبعہ۔ (۲) حسی۔ (۳) مسی۔ (۴) شاصر۔ (۵) ماصر۔ (۶) منشی۔ (۷) ناشی۔ (۸) احقب۔ (۹) سرق۔ (۱۰) وردان۔ (۱۱) عمر بن جابر۔ (الاتقان ج۱ ص۱۹۱)

۱۰۔۔۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں:

یہ جنات نصیبین کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ یہ اصل نخلہ سے آئے تھے۔ ابو حمزہ ثمالی کا کہنا ہے کہ بنو شیصان کے تھے۔ حضرت عکرمہ کا قول ہے کہ یہ جزیرہ موصل سے آئے تھے۔ (ابن کثیر پ۲۶ ج۴)

۱۱۔۔۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے زاد و توشہ طلب کیا تو حضور اکرم ﷺ نے ہڈیاں ان کے لئے توشہ اور گوبر ان کا چارہ

مقرر فرمایا۔ اور فرمایا: ہر ہڈی ان کے ہاتھ لگتے ہی ایسی ہو جائے گی جیسی اس وقت تھی جب کھائی گئی تھی۔ یعنی گوشت والی ہو کر انہیں ملے گی۔ اور گوبر میں بھی وہی دانے پائیں گے جو اس روز تھے جب وہ دانے کھائے گئے تھے۔ پس کوئی شخص بھی ہڈی اور گوبر سے استنجانہ کرے۔ ([illegible])

۲ــــ اس جن کا نام مسعر تھا۔ ([illegible])

۳ــــ اس کا نام سمج یا سمج تھا نبی کریم ﷺ نے اس کا نام بدل کر عبد اللہ رکھا۔

([illegible])

۴ــــ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک بوڑھا شخص لکڑی ہاتھ میں لئے ہوئے آیا۔ اس نے آپ کو سلام کیا۔ حضور ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: یہ جن کی آواز ہے۔ پھر فرمایا: تو کون ہے۔؟ اس نے کہا: میں ہامہ بن الہیم بن الاقیس بن ابلیس ہوں میں نے حضرت نوح علیہ السلام سے بھی ملاقات کی ہے اور ان کے بعد ہر نبی سے ملتا رہا ہوں۔ (اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں) ([illegible])

شیاطین سے متعلق سوالات

۱ــــ ابلیس کی پیدائش کس طرح ہوئی۔؟
۲ــــ ابلیس کے باپ اور ماں کا نام کیا ہے۔؟
۳ــــ راندۂ بارگاہ سے قبل ابلیس کا کیا نام تھا۔؟
۴ــــ ابلیس کا نام ابلیس کیوں ہوا۔؟
۵ــــ ابلیس کی کنیت اور لقب کیا ہے۔؟
۶ــــ ابلیس کتنے سالوں تک جنت کا خزانچی رہا۔؟
۷ــــ ابلیس نے عرش کا طواف کتنے سال تک کیا۔؟
۸ــــ ابلیس کتنے سالوں تک ملائکہ کا سردار رہا۔؟
۹ــــ ابلیس کس آسمان میں کس نام سے پکارا جاتا تھا۔؟
۱۰ــــ ابلیس پر سب سے پہلے لعنت کس نے کی۔؟
۱۱ــــ ابلیس آسمان سے دنیا میں کس دن اتارا گیا۔؟
۱۲ــــ شیاطین کا آسمانوں میں جانا کب سے بند ہوا۔؟
۱۳ــــ شیطان کے بچے کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔؟
۱۴ــــ شیطان کے روزانہ کتنے بچے پیدا ہوتے ہیں۔؟
۱۵ــــ اس شیطان کا کیا نام ہوتا ہے جو ہر انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔؟
۱۶ــــ شیطان کی کل کتنی اولاد ہے اور کس کے ذمے کیا کام ہے۔؟
۱۷ــــ وہ کونسا شیطان ہے جو حضور ﷺ پر ایمان لایا۔؟
۱۸ــــ میدان بدر میں شیطان کس کی شکل میں اپنے شیطانی لشکروں کی قیادت کر رہا تھا۔؟
۱۹ــــ ابلیس کی بیوی کا نام کیا ہے۔؟

شیاطین سے متعلق روایات

۱۔ شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

اللہ [illegible] سانپ کی شکل میں دو [illegible] پیدا کیے۔ دونوں نے آپس میں شادی کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے ابلیس کو پیدا کیا۔ [illegible]

۲۔ اس کے باپ کا نام [illegible] تھا۔ جس کی شکل شیر یا سانپ کی مانند تھی۔ اور ماں کا نام [illegible] تھا جس کی شکل بھیڑیے کی مانند تھی۔ [illegible]

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ابلیس کا نام عزازیل تھا۔ [illegible] کہتے ہیں کہ اس وقت اس کا نام الحارث تھا۔ [illegible] نے بیان کیا ہے کہ اس کا نام [illegible] تھا۔ [illegible]

۴۔ [illegible] حضرت آدم علیہ السلام سے بغض و عناد کی وجہ سے [illegible] رحمت سے مایوس کر دیا گیا۔ [illegible] نام سے مشہور ہو گیا۔

[illegible]

۵۔ [illegible] کنیت [illegible] ہے۔ [illegible]

اور لقب شیخ نجدی ہے۔ [illegible]

۶۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

شیطان [illegible] ہزار سال تک جنت کا خزانچی رہا۔ [illegible]

۷۔ [illegible] ہزار سال تک۔ [illegible]

۸۔ [illegible] ہزار سال تک ملائکہ کے ساتھ رہا۔ جس میں سے تیس ہزار سال

تک ملائکہ کو وعظ و نصیحت کرتا رہا۔ تیس ہزار سال تک ملائکہ کروبیین کا سردار رہا اور ایک ہزار سال ملائکہ روحانیین کا سردار رہا۔ (الملفوظ، ص ۵۰)

۹۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابلیس خبیث کو آسمان اول پر عابد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آسمان دوم پر زاہد، تیسرے پر عارف، چوتھے پر ولی، پانچویں پر تقی، چھٹے پر خازن اور ساتویں آسمان پر عزازیل کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ (الملفوظ، ص ۵۰)

بروایت دیگر پہلے آسمان پر عابد، دوسرے پر راکع، تیسرے پر ساجد، چوتھے پر خاشع، پانچویں پر قانت، چھٹے پر مجتہد اور ساتویں پر زاہد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ [illegible]

۱۰۔ سب سے پہلے جبرائیل نے لعنت و ملامت کی پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل علیہم السلام نے۔ [illegible]

۱۱۔ منگل کے دن۔ [illegible]

۱۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پہلے شیاطین آسمانوں میں داخل ہوتے تھے اور وہاں کی خبریں کاہنوں کے پاس لاتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو شیاطین تین آسمانوں سے روک دیے گئے۔ جب سید عالم ﷺ کی ولادت ہوئی تو تمام آسمانوں سے منع کر دیے گئے۔

[illegible] ص ۲۲۵)

۱۳۔ خرپوتی شرح قصیدہ بردہ میں ہے کہ شیطان کی داہنی ران میں ذکر کی علامت ہے اور بائیں ران میں مؤنث کی علامت۔ دونوں رانوں کو ملا کر خود ہی اپنے سے جماع کرتا ہے خود حاملہ ہوتا ہے اور خود بچہ جنتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی پیدائش کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں۔

(تفسیر نعیمی [illegible])

۱۴۔ وہ روزانہ دس انڈے دیتا ہے اور ہر انڈے سے ستر شیطان اور ستر

شیطان پیدا ہوتے ہیں۔ [illegible]

۱۵۔ اس کا نام امزاد ہے لوگ اسے بھوت وغیرہ بھی کہا کرتے ہیں۔

[illegible]

۱۶۔ کل اولاد کی تعداد تو معلوم نہیں البتہ بعض کے نام اور کام کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں

شیطان کی اولادوں میں سے ایک کا نام لاقیس اور دوسرے کا نام ولہان ہے ان دونوں کے ذمے یہ کام ہے کہ نماز اور طہارت میں وسوسہ ڈالیں۔

تیسرے شیطان کا نام مرہ ہے اسی کی وجہ سے شیطان کی کنیت ابو مرہ ہے۔

چوتھا زلنبور نام کا ہے اس کا یہ کام ہے کہ یہ لوگوں کے لئے بازاروں کو مرصع اور مزین کرتا ہے۔ جھوٹی قسمیں کھلواتا ہے اور سامانوں کی جھوٹی تعریفیں کرواتا ہے۔

پانچواں شیطان بتر ہے یہ بوقت مصیبت لوگوں کو آہ وزاری کرنے، منہ پر طمانچے مارنے اور کپڑے پھاڑنے پر برانگیختہ کرتا ہے۔

چھٹے کا نام اعور ہے یہ لوگوں کو زنا و بدکاری پر ابھارتا ہے یہاں تک کہ لوگوں کی شہوتوں کو بھڑکانے کے لئے مردوں کے ذکر اور عورتوں کے فرج میں پھونک مار مار کر ان میں خواہش پیدا کرتا ہے۔

ساتواں شیطان مطراس ہے یہ لوگوں سے افواہیں پھیلاتا ہے۔ آٹھواں داسم نام کا ہے اس کے ذمے یہ کام ہے کہ جو شخص بغیر سلام کئے گھر میں داخل ہو تو یہ بھی اس کے ساتھ گھر میں داخل ہو جاتا ہے اور گھر والوں کو غصہ دلاتا ہے تاکہ لڑائی جھگڑا ہو۔ [illegible]

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام کی مجلس میں حضور ﷺ نے فرمایا اس ملعون پر خدا کی لعنت ہو! پھر سر مبارک جھکا لیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ نے کس پر لعنت کی۔" فرمایا شیطان لعین

دشمن خدا پر۔ اس مردود نے اپنی دم کو اپنی مقعد میں داخل کیا اور سات انڈے دیئے ان سے اس کے ساتھ بچے پیدا ہوئے پھر ان میں سے ہر بچہ آدم علیہ السلام کی اولاد کو گمراہ کرنے پر مامور ہوا۔

چنانچہ ایک کا نام "مدش" ہے جو عالموں کو ہوا و حرص کی ترغیب دینے پر مقرر ہوا۔

دوسرے کا نام "حدیث" ہے جو نمازیوں کو نماز بھلانے، کھیل کود میں دل لگانے، بہکانے، جماہی لینے اور اونگھنے میں مبتلا کرتا ہے۔

تیسرے شیطان کا نام "زبنون" ہے جس کے سپرد بازاروں کا انتظام ہے یہ دن رات بازاروں میں رہتا ہے لوگوں کو کم تولنے کی ترغیب دیتا ہے۔ خرید و فروخت میں جھوٹ بولنے، سامان کو سجانے اور اس کی تعریفیں کرنے کے راستے بتاتا ہے۔

چوتھے شیطان کا نام "بتر" ہے جو مصیبت کے وقت لوگوں کو اپنے گریبان پھاڑنے کی رغبت دلاتا ہے۔

پانچویں شیطان کا نام "مفسوط" ہے یہ لوگوں کو جھوٹ بولنے، چغلی کھانے، لعن و تشنیع کرنے اور اسی قسم کے دوسرے گناہوں کی ترغیب دیتا ہے۔

چھٹے شیطان کا نام "واسم" ہے جو مرد کے ذکر اور عورت کے سرین میں پھونکتا ہے تاکہ آپس میں زنا کریں۔

ساتویں شیطان کا نام "اعور" ہے جو چوری کرنا سکھاتا ہے چور سے کہتا ہے کہ چوری کرنے سے تمہارا فاقہ دور ہوگا اپنا قرض دور کر سکو گے، اچھے کپڑے پہن سکو گے اور چوری کرنے کے بعد توبہ کر لینا۔ [illegible]

حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میری نماز اور قرأت کے درمیان شیطان آکر داخل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام "خنزب" ہے اس کو دیکھو تو اللہ کے یہاں سے اس سے پناہ مانگو اور

اپنے دائیں بائیں تین دفعہ تھوک دیا کرو۔

(الملفوظ الالیین ص ۲۱۷)

۷ا۔۔۔ وہ شیطان جو حضور اکرم ﷺ کا قرین تھا۔ اور بطن نخلہ میں جو جنات مشرف بہ اسلام ہوئے تھے ان میں ایک ابلیس کا بیٹا بھی تھا جو مسلمان ہوا تھا۔

(تفسیر الم نشرح ص ۱۹۹، تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۲۱)

۸ا۔۔۔ میدان بدر میں مشرکین مکہ کی مدد کے لئے شیطان بشکل سراقہ بن مالک بن جعشم اپنے شیطانی لشکروں کی قیادت کر رہا تھا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۳ حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۱۵۲)

(یہ سراقہ وہی ہے جس نے ہجرت کے موقعہ پر رسول اللہ کا تعاقب کیا تھا پھر بعد میں اسلام لایا)

۹ا۔۔۔ ابلیس کی بیوی کا نام رَسُل ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۱۱۷)

اصحاب کہف سے متعلق سوالات

ا۔۔۔ اصحاب کہف کی تعداد کتنی ہے اور ان کے نام کیا ہیں۔؟

۲۔۔۔ اصحاب کہف کس شہر کے رہنے والے تھے۔؟

۳۔۔۔ اصحاب کہف میں سب سے بڑے صاحب کا نام کیا ہے۔؟

۴۔۔۔ اصحاب کہف کس نبی کی شریعت پر عمل پیرا تھے۔؟

۵۔۔۔ اصحاب کہف جس بادشاہ کے ظلم و جبر سے تنگ آکر غار میں جا چھپے تھے اس کا نام کیا تھا۔؟

۶۔۔۔ اس غار کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کہف پناہ گزیں ہوئے تھے۔؟

۷۔۔۔ اس پہاڑ کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کہف کا غار ہے۔؟

۸۔۔۔ اس وادی کا کیا نام ہے جس میں اصحاب کہف کا غار اور پہاڑ ہے۔؟

۹۔۔۔ اصحاب کہف کے کتے کا نام کیا ہے۔؟

۱۰۔۔۔ اصحاب کہف کے کتے کا رنگ کیسا ہے۔؟

۱۱۔۔۔ اصحاب کہف کا یہ کتا کس کا تھا اور یہ کتا ان لوگوں کے ہمراہ کیوں ہوا۔؟

۱۲۔۔۔ اصحاب کہف غار میں کس وقت داخل ہوئے تھے اور جب بیدار ہوئے تو وہ کونسا وقت تھا۔؟

۱۳۔۔۔ اصحاب کہف کتنے دنوں تک سوتے رہے۔؟

۱۴۔۔۔ اصحاب کہف کس سن میں سوئے تھے اور کس سن میں بیدار ہوئے۔؟

۱۵۔۔۔ اصحاب کہف کی بیداری کے وقت جو بادشاہ حکمران تھا اس کا نام کیا تھا۔؟

۱۶۔۔۔ اصحاب کہف کے سونے اور جاگنے کے واقعہ کی تفصیل کیا ہے۔؟

۱۷۔۔۔ اصحاب کہف میں سے بازار سودا لینے کون گیا تھا۔؟

۱۸۔۔۔ اصحاب کہف سال میں کتنی بار کروٹ لیتے ہیں اور کس تاریخ کو۔؟

۱۹۔۔۔ اصحاب کہف اب کس زمانے میں بیدار ہوں گے۔؟

۲۰۔۔۔ اصحاب کہف کے ناموں کے فوائد کیا کیا ہیں۔؟

اصحابِ کہف سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ یہ سات حضرات تھے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔
(۱) مکسلمینا۔ (۲) یملیخا۔ (۳) مرطونس۔ (۴) [illegible]۔ (۵) [illegible]۔
(۶) [illegible]۔ (۷) کشفیططنونس۔ [illegible]

اور حاشیہ ۱۳ جلالین صفحہ ۲۴۴ پر ان کے نام اس طرح ہیں۔
(۱) یملیخا۔ (۲) مکسلمینا۔ (۳) مشلینا۔ (۴) مرنوش۔ (۵) دبرنوش۔
(۶) شاذنوش۔ (۷) کفشطیطیوس۔

ایک دوسری روایت میں ان کی تعداد نو ہے اور نام یوں ہیں۔
(۱) [illegible]۔ (۲) [illegible]۔ (۳) مرطونس۔ (۴) [illegible]۔ (۵) [illegible]۔
(۶) [illegible]۔ (۷) [illegible]۔ (۸) قالوس۔ (۹) مکسلمینا۔ [illegible]

۲۔۔۔ یہ حضرات شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایماندار لوگ تھے۔
[illegible]

اسلام میں اس شہر کا نام طرطوس رکھا گیا۔ (جلالین ۲۴۴)

بعض کا کہنا ہے کہ یہ روم کے شہروں میں ہے۔ بعض کا یہ کہنا ہے کہ یہ ایلہ کے قریب ہے اور بعض بلقاء اور نینوا کے پاس بتاتے ہیں۔ [illegible]

۳۔۔۔ اس کا نام مکسلمینا ہے۔ [illegible]

۴۔۔۔ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل پیرا تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہود کی کتاب میں اصحابِ کہف کا ذکر موجود ہے اور یہود کی کتاب نصرانیت سے پہلے کی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے کے ہیں۔
[illegible]

۵۔۔۔ ان کا نام [illegible] تھا۔ [illegible]

۶۔۔۔ ان کا نام [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] ہے۔ [illegible]

۷۔۔۔ ان کا نام [illegible]۔ [illegible]

۸۔۔۔ [illegible] ہے۔
[illegible]

۹۔۔۔ ان کا نام قطمیر ہے۔ [illegible]

[illegible] ہے۔ [illegible]

۱۰۔۔۔ [illegible] ہے۔
[illegible]

۱۱۔۔۔ بعض کہتے ہیں کہ [illegible] تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ [illegible] تھا۔ [illegible] ان کے نام [illegible] تھا اور ان کے [illegible] کے وقت [illegible] ہو گیا تھا۔ [illegible]

۱۲۔۔۔ یہ لوگ غار میں [illegible] آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے [illegible] آفتاب [illegible] تھا۔ [illegible]

۱۳۔۔۔ [illegible] کے اعتبار سے یہ لوگ تین سو سال [illegible] اور [illegible] قمری تین سو نو سال۔ [illegible]

۱۴۔۔۔ یہ لوگ [illegible] ہوئے [illegible] ان کے [illegible] نے واقعہ [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام [illegible] آیا تھا۔ آپ ﷺ کی ولادت [illegible] ہوئی۔ [illegible]

۱۵۔۔۔ [illegible] بادشاہ کا نام [illegible] تھا۔ [illegible]

بقول کے ان کا نام [illegible] تھا۔ [illegible]

۲۔ــــ علمائے تفسیر و مورخین ان پاکیزہ ترین حضرات کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت ابتر ہوئی۔ وہ بت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے۔ ان میں بادشاہ بڑا جابر تھا جو بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا۔ اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایمان دار لوگ تھے رومی بادشاہ کی اولاد اور روم کے سردار تھے۔ ایک مرتبہ قوم کے ساتھ عید منانے گئے انہوں نے جب وہاں شرک اور بت پرستی کا تماشا دیکھا تو ان کے دل میں خیال آیا کہ بت پرستی محض لغو اور باطل چیز ہے۔ عبادتیں صرف تنہا خدا کی ہونی چاہیئے جو آسمان و زمین کا خالق و مالک ہے پس یہ لوگ ایک ایک کر کے یہاں سے سرکنے لگے۔ ان میں سے ایک صاحب ایک درخت کے تلے جا کر بیٹھ گئے۔ دوسرے بھی یہیں آ گئے تیسرے بھی آئے چوتھے بھی۔ غرض کہ ایک ایک کر کے سب یہیں جمع ہو گئے۔ حالانکہ ایک دوسرے میں تعارف نہ تھا لیکن ایمان کی روشنی نے ایک دوسرے کو ملا دیا۔ سب خاموش تھے ایک کو ایک سے ڈر تھا کہ اگر میں اپنے مافی الضمیر کو بتا دوں تو یہ دشمن ہو جائیں گے۔ کسی کو بھی دوسرے کی نسبت معلوم نہ تھا کہ وہ بھی اسی طرح قوم کی اس احمقانہ اور مشرکانہ رسم سے بیزار ہے۔ آخر ایک دانا اور جری نوجوان نے کہا دوستو! کوئی نہ کوئی بات ضروری ہے کہ لوگوں نے اس عام شغل کو چھوڑ کر قوم سے یکسو ہو کر یہاں آ بیٹھے ہو۔ میرا تو جی چاہتا ہے کہ ہر شخص اس بات کو ظاہر کر دے جس کی وجہ سے اس نے قوم کو چھوڑا ہے۔ اس پر ایک نے کہا بھائی بات یہ ہے کہ مجھے اپنی قوم کی یہ رسم ایک آنکھ نہیں بھاتی جب کہ آسمان و زمین کا اور ہمارا تمہارا خالق صرف اللہ وحدہ لاشریک ہی ہے تو پھر ہم اس کے سوا دوسرے کی عبادت کیوں کریں؟ یہ سن کر دوسرے نے کہا خدا کی قسم یہی نفرت مجھے بھی یہاں لائی ہے۔ تیسرے نے بھی یہی کہا۔ جب ہر ایک نے یہی وجہ بیان کی تو سب کے دل میں محبت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور یہ سب روشن خیال موحد آپس

میں سچے دوست اور ماں جائے بھائیوں سے بھی زیادہ ایک دوسرے کے [illegible] بن گئے۔ آپس میں اتحاد و اتفاق ہو گیا۔ اب انہوں نے ایک جگہ مقرر [illegible] خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ قوم کو بھی یہ پتہ چل گیا وہ ان سب کو پکڑ کر اس ظالم و مشرک بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اور شکایت پیش کی۔ بادشاہ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے نہایت دلیری سے اپنی توحید اور اپنا مسلک بیان کیا بلکہ بادشاہ اور اہل دربار کو بھی اس کی دعوت دی۔ بادشاہ بہت [illegible] انہیں ڈرایا دھمکایا اور حکم دیا کہ ان کے لباس اتار لو اور اگر یہ باز نہ آئیں تو میں سخت سزا دوں گا۔ اب ان لوگوں کے دل اور مضبوط ہو گئے ساتھ میں انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہاں رہ کر ہم دینداری پر قائم نہیں رہ سکتے اس لئے انہوں نے قوم، وطن اور رشتے کنبے کو چھوڑنے کا ارادہ پختہ کر لیا اور ایک دن موقع پا کر یہاں سے بھاگ نکلے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہو گئے وہاں وہ سو گئے اور تین سو سال سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے۔ بادشاہ کو [illegible] سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کا [illegible] جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہی ان کی قبر ہو جائے [illegible] عمال حکومت میں سے [illegible] اصحاب کے نام، تعداد اور پورا واقعہ [illegible] صندوق میں [illegible]

اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لئے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرادی۔ دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانیوالا بھاگ گیا۔ اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں وشاداں اٹھے چہرے شگفتہ، طبیعتیں خوش، اور زندگی میں تروتازگی۔ موجود ایک نے دوسرے کوسلام کیا نماز کیلئے کھڑے ہوگئے۔ فارغ ہو کر ایک سے کہا کہ آپ جایئے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لایئے اور یہ بھی خبر لایئے کہ دقیانوس بادشاہ کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے۔ وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی، نئے نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا۔ تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا اور آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں، لوگ بے خوف وخطر حضرت کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں۔ (انہیں ان باتوں سے حیرت اس لئے ہو رہی تھی کہ وہ اپنے نزدیک یہی سمجھے ہوئے تھے کہ ہمیں یہاں پہنچے ایک آدھ دن گزرا ہے۔ حالانکہ اس دوران زمانے گزر چکے تھے، صدیاں بیت گئی تھیں۔) پھر آپ نان بز کی دوکان پر گئے۔ کھانا خریدنے کیلئے اس کو دقیانوسی سکہ کا ایک روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کا دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا۔ دوکاندار نے اس سکہ کو دیکھ کر سخت تر تعجب کا اظہار کیا اور اسے اپنے پڑوسی کو دیا کہ میاں دیکھنا یہ سکہ کیسا ہے کب کا ہے۔؟ کس زمانے کا ہے۔؟ اس نے دوسرے کو دیا، دوسرے سے کسی اور نے دیکھنے کو مانگ لیا۔ الغرض وہ ایک تماشہ بن گیا۔ بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ لگ گیا ہے۔ انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے۔ حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سن موجود ہے وہ تین سو برس پہلے کا ہے اور آپ نوجوان ہیں۔ ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال وخیال میں ہے۔؟ حاکم نے کہا: آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سینکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے۔ آپ نے فرمایا: کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں۔ میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں۔ چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں۔ حاکم، شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیر ان کے ہمراہ سر غار پہنچے۔ ادھر اصحاب کہف اپنے ساتھی کے انتظار میں تھے۔ کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ ساتھی پکڑا گیا اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آرہی ہے۔ اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے۔ اتنے میں یہ لوگ پہنچے اور ساتھی نے سارا قصہ سنایا۔ ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لئے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لئے بعد موت زندہ کئے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں۔ حاکم سرغار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی اس میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا ہوا تھا۔ یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لئے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی۔ یہ تختی پڑھ کر سب کو تعجب ہوا۔ اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکم نے اپنے بادشاہ کو اطلاع دی۔ وہ امراء اور عمائد لیکر حاضر ہوا۔ اور سجدہ شکر الٰہی بجالایا کہ اللہ نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحاب کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا: ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن وانس کے شر سے بچائے۔ بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خواب گاہوں میں واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔ بادشاہ نے سال کے

[illegible]
[illegible]
[illegible] کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کرتے

[illegible]

۱۷۔ [illegible]
[illegible]

۱۸۔ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو کروٹ لیتے ہیں۔

[illegible]

ایک قول کے بموجب سال میں دو مرتبہ کروٹ بدلتے ہیں۔

[illegible]

اور بعض کہتے ہیں کہ ہر نو سال کے بعد۔ [illegible]

۱۹۔ امام ربانی محبوب رحمانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اصحاب کہف، حضرت امام مہدی [illegible] کے زمانہ میں بیدار ہوں گے اور آپ کے ہمراہ جہاد کریں گے۔
[illegible]

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اسماء کے بہت سے فوائد منقول ہیں۔

(۱) یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲) سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں جاتا۔

(۳) کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا۔

(۴) بھاگا ہوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے۔

(۵) کہیں آگ لگی ہو تو ان اسماء کو کپڑے میں لکھ کر آگ میں ڈال دیئے جائیں تو وہ آگ بجھ جاتی ہے۔

(۶) اگر کوئی بچہ زیادہ روتا ہے تو ان ناموں کو لکھ کر اس کے سر کے نیچے رکھ دیئے جائیں رونا بند ہو جائیگا۔

(۷) اگر باری کا بخار آتا ہے تو ان ناموں کو لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یاجوج اور ماجوج سے متعلق سوالات

۱۔ یاجوج اور ماجوج کس کی اولاد سے ہیں؟

۲۔ یاجوج اور ماجوج کی تعداد کتنی ہے اور انہیں قید کیوں کیا گیا ہے؟

۳۔ حضرت ذوالقرنین نے جس چار دیواری میں یاجوج اور ماجوج کو بند کیا اس کی تعمیر کن چیزوں سے کی گئی ہے؟

۴۔ اس دیوار کی لمبائی، چوڑائی اور اونچائی کتنی ہے جس میں یاجوج ماجوج مقید ہیں؟

۵۔ یاجوج اور ماجوج اس آہنی دیوار سے کب اور کس طرح نکل آئیں گے؟

۶۔ یاجوج اور ماجوج قید سے نکلنے کے بعد کن شہروں میں داخل نہ ہو سکیں گے؟

۷۔ اللہ تعالیٰ کس کی دعا سے یاجوج ماجوج کو ہلاک فرمائے گا؟

۸۔ یاجوج ماجوج کس طرح ہلاک ہوں گے؟

یاجوج اور ماجوج سے متعلق جوابات

۱۔ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے نسل انسانی ہی میں سے ہیں۔ [illegible]

۲۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ بہار کے موسم میں نکلتے تھے تو کھیتیاں اور باغ سب کھا جاتے تھے۔ خشک چیزیں لاد کر لے جاتے تھے۔ آدمیوں اور درندوں، جنگلی جانوروں اور سانپ بچھوؤں تک کو کھا جاتے تھے۔ حضرت ذوالقرنین سے لوگوں نے ان کی شکایت کی تو آپ نے ایک مضبوط چار دیواری میں ان سب کو مقید کر دیا۔ [illegible]

۳۔ آپ نے دیوار کی تعمیر کے لئے بنیاد کھدوائی جب پانی تک کھود لی گئی تو اس میں پتھر پگھلے ہوئے تانبے سے جمائے گئے اور لوہے کے تختے اوپر نیچے چن کر ان کے درمیان لکڑی اور کوئلہ بھر دیا اور آگ دے دی اس طرح یہ دیوار پہاڑ کی بلندی تک اونچی کر دی گئی اور دونوں پہاڑوں کے درمیان کوئی جگہ نہ چھوڑی گئی۔ اوپر سے پگھلا ہوا تانبہ دیوار میں پلا دیا گیا یہ سب مل کر ایک سخت جسم بن گیا۔ [illegible]

۴۔ اس کی بلندی دو سو گز، چوڑائی پچاس گز اور دونوں دیواروں کے بیچ سو میل کا فاصلہ ہے۔ [illegible]

۵۔ حدیث شریف میں ہے کہ یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر محنت کرتے کرتے جب اس کے توڑنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان میں کوئی کہتا ہے اب چلو باقی کل توڑیں گے۔ دوسرے دن جب آتے ہیں تو وہ بحکم الٰہی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔ قرب قیامت میں جب ان کے خروج کا وقت آئے گا تو ان میں کہنے والا کہے گا اب چلو باقی ان شاء اللہ کل توڑ

لیں گے انشاء اللہ۔! انشاء اللہ کہنے کا یہ ثمرہ ہوگا کہ اس دن کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی اور اگلے روز انہیں دیوار اتنی ہی ٹوٹی ملے گی جتنی پہلے روز توڑ گئے تھے۔ اب وہ نکل آئیں گے۔ (خزائن العرفان پ۱۶ ع۲)

۶۔۔۔ یہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس میں داخل نہ ہو سکیں گے۔

(خزائن العرفان پ۱۶ ع۲)

۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ، بدعائے عیسیٰ علیہ السلام انہیں ہلاک فرمائے گا۔

(خزائن العرفان پ۱۶ ع۲)

۸۔۔۔ اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہوں گے جو ان کی ہلاکت کا سبب ہوں گے۔ (خزائن العرفان پ۱۶ ع۲)

عوج بن عنق سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ عوج بن عنق کے باپ اور ماں کا نام کیا تھا؟

۲۔۔۔ عوج بن عنق کس نبی کے زمانہ میں پیدا ہوا اور کس نبی کے زمانہ تک رہا؟

۳۔۔۔ عوج بن عنق کا قد کتنا لمبا تھا اور اس کے جسم کی چوڑائی کتنی تھی؟

۴۔۔۔ عوج بن عنق کی ہر انگلی کی لمبائی کتنی تھی اور اس کی ہر انگلی میں کتنے ناخن تھے؟

۵۔۔۔ عوج بن عنق کیا کھاتا تھا؟

۶۔۔۔ طوفان نوح کا پانی عوج بن عنق کے کہاں تک پہنچا تھا؟

۷۔۔۔ عوج بن عنق کو کس نے قتل کیا تھا اور کس طرح؟

۸۔۔۔ عوج بن عنق کے مرنے کے بعد اس کے پسلی کی ہڈی سے کیا بنایا گیا تھا؟

۹۔۔۔ عوج بن عنق کی عمر کتنی ہوئی؟

عوج بن عنق سے متعلق جوابات

۱۔۔۔عوج بن عنق کے باپ کا نام راسیمان تھا اور ماں کا نام عوق یا عنق جو حضرت آدم علیہ السلام کی صاحبزادی تھی۔ عوج اپنی ماں کے نام کے ساتھ مشہور ہوا۔

(معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰، رکن اول)

۲۔۔۔ عوج بن عنق، حضرت آدم علیہ السلام کی حیات ہی میں پیدا ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک رہا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰)

۳۔۔۔ عوج بن عنق کا قد تینتیس سو تینتیس گز لمبا تھا۔ اور جسم کی چوڑائی تیس گز تھی۔ (ابن کثیر پ ۶ ع ۸)

ایک قول کے بموجب اس کے قد کی لمبائی تینتیس سو تیس گز تھی۔

(حاشیہ ۱۹ جلالین ص ۹۶)

اور ایک قول کے مطابق بیس ہزار تین سو تین گز۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰)

۴۔۔۔ عوج بن عنق کی ہر انگلی کی لمبائی تین گز تھی اور چوڑائی دو گز۔ ہر انگلی میں دو دو ناخن تھے درانتی کی طرح نہایت ہی تیز۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰)

۵۔۔۔ عوج بن عنق، سمندر سے مچھلیاں پکڑتا اور سورج کی تمازت میں اسے سینک کر کھاتا تھا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰)

۶۔۔۔طوفان نوح کہ جس کا پانی اونچے اونچے پہاڑوں سے بھی چالیس گز اونچا تھا وہ پانی عوج کے گھٹنے تک بھی نہیں پہنچا تھا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰)

۷۔۔۔ابن جریر کہتے ہیں کہ عوج بن عنق کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس طرح قتل کیا کہ آپ کے ہاتھ میں دس ہاتھ کا لمبا عصا مبارک تھا اور آپ کا قد مبارک بھی دس ہاتھ کا تھا اور آپ نے دس ہاتھ زمین سے اچھل کر عوج کو عصا مارا جو اس

کے ٹخنے پر لگا اور وہ اسی وقت مر گیا۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰، ابن کثیر پ ۶ ع ۸)

۸۔۔۔ عوج بن عنق کے مرجانے کے بعد اس کے پاؤں کی ہڈی سے دریائے نیل کا پل بنایا گیا۔ جس پر سے سال بھر تک اہل نیل آتے جاتے رہے۔ عوف بکالی کہتے ہیں کہ اس کا تخت تین سو گز کا تھا۔ (ابن کثیر پ ۶ ع ۸)

۹۔۔۔عوج بن عنق کی عمر تین ہزار سال ہوئی۔ (حاشیہ ۱۹ جلالین ص ۹۶)

بقول دیگر تین ہزار چھ سو سال۔ (معارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰)

امتوں اور قوموں سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ کل امتیں کتنی ہیں۔؟

۲۔۔۔ سب سے طویل القامت قوم کونسی تھی۔؟

۳۔۔۔ وہ کونسی قوم تھی کہ جس نے دن کے ایک حصہ میں تین سو انبیاء کرام کو قتل کر ڈالا۔؟

۴۔۔۔ وہ کونسی قوم تھی کہ جس پر ایک عذاب یہ بھی نازل ہوا تھا کہ قوم کی ساری عورتیں بانجھ ہو گئیں۔؟

۵۔۔۔ پہلی امتوں کے کتنے گروہوں کی صورتیں مسخ ہوئیں۔؟

۶۔۔۔ امت محمدیہ کے فضائل و خصائص کیا کیا ہیں۔؟

۷۔۔۔ عبادات میں امت محمدیہ کی کیا خصوصیات ہیں۔؟

۸۔۔۔ اعمال میں امت محمدیہ کی کیا کیا خصوصیات ہیں۔؟

۹۔۔۔ قبر و حشر میں امت محمدیہ کے کیا کیا خصائص ہیں۔؟

امتوں اور قوموں سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ کل امتیں ستر ہیں۔ ترمذی نے حضرت [illegible] سے روایت [illegible] ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]
[illegible]

ایک روایت میں ہے کہ کل ایک ہزار امتیں ہیں [illegible] یعنی دریا میں اور چار سو خشکی یعنی زمین پر [illegible]

۲۔۔۔ قوم عاد سب سے زیادہ طویل القامت تھی [illegible] آدمی ساٹھ گز کا ہوتا تھا [illegible]

ایک دوسرے قول کے مطابق اس قوم کا [illegible] گز کا ہوتا تھا اور چھوٹا آدمی تین سو گز کا [illegible] آنکھیں اتنی بڑی ہوتی تھیں کہ ان [illegible] بچے جنا کرتی تھی۔ [illegible]

ایک روایت میں ہے کہ قوم عاد [illegible] تھے۔
[illegible]

۳۔۔۔ وہ قوم بنی اسرائیل ہے کہ دن کے اول حصے میں ایک ساعت میں تین سو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو قتل کر ڈالا۔ پھر ایک [illegible] ایماندار جو انہیں اس فعل سے روکنے کے لئے کھڑے ہوئے [illegible] گئے ان سب کو بھی اسی دن قتل کر ڈالا۔ [illegible]

۴۔۔۔ قوم عاد یعنی حضرت ہود علیہ السلام کی قوم پر ایک عذاب یہ بھی نازل ہوا تھا کہ قوم کی تمام عورتیں بانجھ ہو گئیں تھیں۔ [illegible]

۵۔ پہلی امتوں کے پچیس گروہ تھے جن کی صورتیں مسخ ہوئیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) بندر۔ (۲) سوکر (خنزیر)۔ (۳) سوسمار۔ (گوہ) (۴) ہاتھی۔ (۵) بچھو۔ (۶) کتا۔ (۷) زنبور (بھڑ)۔ (۸) ستارہ زہرہ۔ (۹) ستارہ سہیل۔ (۱۰) سانپ۔ (۱۱) مچھلی۔ (۱۲) نیولا۔ (۱۳) طوطی۔ (۱۴) جنگلی چوہا۔ (۱۵) عقعق (جنگلی کوا)۔ (۱۶) مکڑی۔ (۱۷) چوہے پکڑنے والا۔ (۱۸) سفید لومڑی۔ (۱۹) چڑیا۔ (۲۰) الو۔ (۲۱) کوا۔ (۲۲) کاسہ پشت۔ (۲۳) کمر پلو چوہے۔ (۲۴) ریچھ۔ (۲۵) ابابیل۔

بندر۔ وہ قوم تھی جسے اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز مچھلی پکڑنے سے منع کیا تھا انہوں نے نافرمانی کی۔ اللہ تعالیٰ نے انکی صورت مسخ کر کے بندر بنادیا۔

خنزیر۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی جو مائدہ کی منکر ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس کفران نعمت کے سبب انہیں اس صورت کا بنادیا۔

سوسمار۔ (گوہ) وہ کفن چور تھے۔ اس زمانے کے پیغمبر نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسے سوسمار بنادیا۔

ریچھ۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے کہ جو ہمیشہ پیغمبر وقت پر سخن چینی کرتے تھے اس وقت جرجیس علیہ السلام پیغمبر تھے حکم ہوا کہ اے جرجیس۔ ہمارا حکم انہیں پہنچادو کہ اس سخن چینی سے باز آئیں اور توبہ کریں۔ جب جرجیس علیہ السلام نے حکم سنایا تو انہوں نے پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ریچھ بنادیا۔

ہاتھی۔ وہ لوگ تھے جو ہمیشہ چوپایوں پر سوار پھرتے تھے اور نماز میں ناک نہیں رگڑتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہاتھی بنادیا کہ ان کی ناک زمین پر جھاڑو کرتی رہتی ہے۔

بچھو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو ہمیشہ لوگوں سے لڑائی جھگڑا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا مگر باز نہ آئے اس لئے بچھو بنادیئے گئے۔

بھڑ۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جنہوں نے ہاروت ماروت کو راہ

راہ سے بہکایا تھا۔

زہرہ ستارہ۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو زنا کرتے اور زانیوں کی مدد [illegible] کیا کرتے تھے

سہیل ستارہ۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو حضرت صالح علیہ السلام کی قوم سے تھے اور چونگی لیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے [illegible] منع فرمایا [illegible] تھی وہ چونگی [illegible] لہٰذا ان کی صورت مسخ ہو گئی

مچھلی۔ اس میں [illegible] لوگ شامل تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صورت کا بنادیا اور یہ لوگ قوم [illegible] سے تھے

نیولا۔ اس میں وہ قصاب شامل تھے جو کم تولا کرتے تھے اور [illegible] کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں نیولا بنادیا

طوطی۔ یہ [illegible] تھے تمام [illegible] میں [illegible] کرتے یہ لوگ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم سے تھے۔

چوہا۔ یہ وہ لوگ تھے جو چوری کیا کرتے تھے

عقعق۔ (جنگلی کوا) یہ [illegible] لوگ تھے

مکڑی۔ اس میں وہ عورتیں شامل تھیں جو شوہروں کی نافرمانی کیا کرتی تھیں۔

چوہے پکڑنے والا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو [illegible] لوگوں پر حسد کیا کرتے تھے

سفید لومڑی۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو بے ہودہ کاموں میں آگے اور شرم نہ کرتے تھے

چڑیا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو ناچا کرتے تھے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کیا کرتے تھے اور لوگوں کے روبرو ناچا کرتے تھے اس لئے غضب الٰہی نازل ہوا اور یہ [illegible] صورت بن گئے

الو۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لوگوں کے روبرو اچھے کام ظاہر

کرتے اور پیٹھ پیچھے ان کے اسباب چرا کر لے جاتے۔

کول۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو مکر کیا کرتے تھے۔

کاسۂ پشت۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لوگوں کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

گھریلو چوہا۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو باورچی کا کام کیا کرتے تھے اس میں اور چیزیں ڈال کر بیچتے جب فساد برپا ہوتا تو نیکوں کو نصیحت کرتے اور خبر کرتے اور جب فساد کی آگ بھڑک اٹھتی تو خود الگ ہو جاتے۔

کتک۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو جھوٹ بولا کرتے تھے۔

کفلیل (آبی جانور)۔ اس میں وہ لوگ شامل تھے جو لواطت کیا کرتے۔ یہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم تھی۔ (ملفوظات خواجہ غلام فرید ایمان بہار ص ۲۸، ۲۹، ۳۰)

۶—— امت محمدیہ کے فضائل و خصائص علی الاطلاق بے شمار اور اس بارے میں اخبار و آثار بکثرت ہیں یہ فضائل و خصائص بھی حضور اکرم ﷺ ہی کی طرف راجع ہوتے ہیں کیونکہ آپ تابع و فرمانبردار امت رکھتے تھے۔ اس امت کی سب سے بڑی اور اتم و اکمل فضیلت یہی ہے کہ وہ امت محمدیہ میں ہیں۔ جس طرح یہ نبی آخر الزماں ﷺ خاتم النبیین اور تمام نبیوں کے فضائل و کمالات کے جامع ہیں اسی طرح آپ کی امت خاتم الامم ہے اور کمال دین اور اتمام نعمت سے مخصوص ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حضور موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! تیرے نزدیک میری امت جیسی بھی کوئی امت ہے جس پر تو نے بادلوں کا سایہ فرمایا ہو اور ان کے لئے من و سلویٰ اتارا ہو۔؟ حق تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! تم امت محمدیہ ﷺ کی فضیلت کو نہیں جانتے۔ جتنا میرا افضل تمام خلق پر ہے اتنا تنہا اس امت پر۔ اور فرمایا کہ اس وقت تک میری تمام مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک محمد ﷺ اور ان کی امت اس میں داخل نہ ہو جائیں۔ حضرت وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت شعیا علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نبی امی کو بھیجونگا۔ ان کی امت

کو تمام امتوں میں بہترین بناؤں گا۔ وہ نیکی کا حکم دے گی بدی سے روکے گی، میری وحدانیت مانے گی، مجھ پر ایمان لائے گی۔ مجھ سے اخلاص برتے گی اور میں نے جو کچھ نبیوں پر نازل کیا ہے وہ سب کی تصدیق کریگی، آفتاب و ماہتاب کی حفاظت کرے گی یعنی عبادات کے اوقات کے لئے ان کی محافظت کرے گی۔ میں انہیں تسبیح و تکبیر اور تحمید و توحید کو ان کی مجلسوں میں، ان کی آرام گاہوں میں، ان کی سفر و حضر اور ہر حرکت و سکون میں الہام کروں گا۔ مسجدوں میں ان کی صفیں، فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں، فرشتے عرش کے گرد ہیں، وہ میرے دوست اور میرے مددگار ہیں، میں ان کے ذریعہ اپنا کینہ بت پرستوں، دشمنوں سے نکالوں گا، وہ میرے لئے کھڑے ہو کر بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کریں گے، وہ میری خوشنودی کے خاطر اپنے گھروں، اور اپنے مالوں سے نکلیں گے اور میری راہ میں جہاد و قتال کریں گے، اور میں ان کی کتاب یعنی قرآن سے دیگر کتابوں کو، ان کی شریعت سے دیگر شریعتوں کو اور ان کے دین سے دیگر دینوں کو ختم کروں گا۔ میں نے انہیں ساری امتوں سے افضل اور امت وسط بنایا جو تمام لوگوں پر گواہ ہیں۔ جب غضب میں آئیں گے تو میری تہلیل لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگائیں گے اور جب نزاع کریں گے تو تسبیح کریں گے، اور میری پاکی بیان کرینگے۔ اپنے چہروں اور اعضاء کو پاک و صاف کریں گے ہر چڑھائی و اتار پر اللہ اکبر کہینگے، خون بہا کر قربانی دیں گے۔ ان کی کتاب یعنی قرآن ان کے سینے میں ہے رات میں عبادت گزار اور دن میں شیر یعنی مجاہد ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی دیگر فضائل و خصائص ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۶۸)

۷—— عبادات میں امت محمدیہ کی بعض خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اس پر غنیموں کو حلال قرار دیا حالانکہ اس سے قبل کسی پچھلی امت کیلئے یہ حلال نہ ہوئیں تھیں۔ (۲) یہ کہ تمام زمین کو مسجد گردانا (کہ جہاں چاہیں نماز پڑھیں) (۳) یہ کہ مٹی کو پاک کرنے والا بنایا۔ (یعنی اگر پانی میسر

گذشتہ بادشاہوں سے متعلق سوالات

۱ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے نمرود کا نام کیا تھا۔؟
۲ــــ نمرود نے کتنے سال حکومت کی۔؟
۳ــــ وہ کیا کیا چیزیں تھیں جن کے باعث نمرود نے دعویٰ خدائی کا کر دیا تھا۔؟
۴ــــ نمرود نے اپنے خیال میں آسمان والوں سے لڑنے کے لئے جو عمارت بنوائی تھی اس کی بلندی کتنی تھی۔؟
۵ــــ نمرود کے سر میں مچھر کتنے سالوں تک گھسا رہا۔؟
۶ــــ جس مچھر نے نمرود کو ہلاک کیا تھا وہ جسمانی اعتبار سے کیسا تھا۔؟
۷ــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے فرعون کا نام کیا تھا۔؟
۸ــــ فرعون شہر اصفہان کا ایک غریب عطار تھا پھر وہ مصر کا بادشاہ کیسے بنا۔؟
۹ــــ فرعون نے جب خدائی کا دعویٰ کیا تو سب سے پہلے اس کو کس نے سجدہ کیا؟
۱۰ــــ فرعون نے بنی اسرائیل کو کتنے سالوں تک غلام بنائے رکھا تھا۔؟
۱۱ــــ فرعون نے کتنے بچوں کا قتل اور کتنے حمل ساقط کروائے تھے۔؟
۱۲ــــ فرعون کس ماہ کی کس تاریخ کو کس دن اور کس وقت غرق ہوا۔؟
۱۳ــــ فرعون جس دریا میں غرق ہوا تھا اس کا نام کیا ہے اور اس کا طول و عرض کتنا ہے۔؟
۱۴ــــ فرعون جب ڈوبنے لگا تھا تو اس وقت اس کے پاس جبرائیل امین کیا لیکر آئے تھے۔؟
۱۵ــــ فرعون کے ساتھ ڈوبنے والے فرعونی لشکروں کی تعداد کتنی تھی۔؟
۱۶ــــ جب بنی اسرائیل کو فرعون کے غرق ہونے کا یقین نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ

نے کیا نشانی ظاہر فرمائی۔؟
۱۷ــــ فرعون خدائی کا دعویٰ کرنے کے کتنے سالوں بعد غرق ہوا۔؟
۱۸ــــ فرعون نے کتنے سال حکومت کی۔؟
۱۹ــــ فرعون و ہامان کی لاشیں اب تک کہاں موجود ہیں۔؟
۲۰ــــ فرعون کی عمر کتنی ہوئی۔؟
۲۱ــــ کل کتنے بادشاہوں کا لقب نمرود ہوا۔؟
۲۲ــــ کل کتنے بادشاہوں کا لقب فرعون ہوا۔؟
۲۳ــــ کل کتنے بادشاہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی۔؟
۲۴ــــ بخت نصر نے کتنے سال حکومت کی۔؟
۲۵ــــ شداد نے جو جنت بنوائی تھی اس کی تعمیر کتنے سالوں میں مکمل ہوئی۔؟
۲۶ــــ شداد کی عمر کتنی ہوئی۔؟
۲۷ــــ پہلے زمانہ میں کس ملک کے بادشاہوں کا کیا لقب ہوتا تھا۔؟
۲۸ــــ اس بادشاہ کا کیا نام ہے جس کا قد ایک میل لمبا تھا۔؟
۲۹ــــ جالوت بادشاہ کو کس نے قتل کیا تھا۔؟

گذشتہ بادشاہوں سے متعلق جوابات

۱— حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے نمرود کا نام نمرود بن کنعان تھا۔

[illegible]

۲— نمرود بن کنعان نے چار سو سال حکومت کی اس لئے اس کے دماغ میں رعونت اور انانیت آگئی تھی۔

[illegible]

۳— نمرود کے پاس کچھ طلسماتی چیزیں تھیں مثلاً

(۱) تانبے کی ایک بطخ تھی جس وقت کوئی جاسوس یا چور اس شہر میں آتا تو اس بطخ سے آواز نکلتی جس سے وہ پکڑا جاتا۔

(۲) ایک نقارہ تھا جب کسی کی کوئی چیز گم جاتی تو اس پر چوب مارا جاتا اور نقارہ اس چیز کا پتہ دیتا۔

(۳) ایک آئینہ تھا جس سے غائب شخص کا حال معلوم ہوتا تھا۔ جب اس آئینہ میں نظر کی جاتی تو وہ غائب آدمی اس کا شہر اور مقام کا اس میں نمودار ہو جاتی۔

(۴) نمرود کے دروازے پر ایک درخت تھا جس کے سایہ میں درباری لوگ بیٹھتے تھے جوں جوں آدمی بڑھتے جاتے اس کا سایہ پھیلتا جاتا ایک ہزار تک آدمیوں کیلئے سایہ پھیلتا رہتا تھا اور اگر ایک ہزار سے ایک بھی زیادہ ہو جاتا تو وہ سایہ غائب ہو جاتا اور سارے کے سارے دھوپ میں آجاتے۔

(۵) ایک حوض تھا جس سے مقدمات کا فیصلہ ہوتا تھا۔ مدعی اور مدعا علیہ باری باری اس حوض میں داخل ہوتے جو سچا ہوتا اس کے ناف کے نیچے تک پانی رہتا اور جو جھوٹا ہوتا اس میں غوطہ کھاتا۔ اگر وہ اقرار نہ کرتا تو غرق ہو جاتا اور ہلاک ہو جاتا۔

[illegible]

روزی کیلئے مصر میں آیا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ گاؤں میں تربوز بہت سستے بکتے ہیں اور شہر میں مہنگے۔ دل میں سوچا کہ نفع بخش تجارت ہے چنانچہ اس نے گاؤں سے بہت تربوز خریدے مگر جب شہر کی طرف چلا تو راستے میں محصول لینے والوں نے کئی جگہ اس سے محصول لیا۔ بازار آتے آتے اس کے پاس صرف ایک تربوز بچا باقی سب محصول میں چلے گئے۔ یہ سمجھ گیا کہ اس ملک میں کوئی شاہی انتظام نہیں جو چاہے ظالم بن کر مال حاصل کر لے۔ اس وقت مصر میں کوئی وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی لوگ بہت مر رہے تھے۔ فرعون قبرستان میں بیٹھ گیا اور کہا میں شاہی افسر ہوں مردوں پر ٹیکس لگا ہے فی مردہ مجھے پانچ درہم دو اور دفن کرو۔! اس بہانے سے چند روز میں اس نے بہت مال جمع کر لیا۔ اتفاقاً ایک روز کوئی بڑا آدمی دفن کے واسطے لایا گیا۔ فرعون نے اس کے وارثوں سے بھی روپے مانگے تو انہوں نے اسے گرفتار کر کے بادشاہ تک پہنچا دیا اور سارا واقعہ بادشاہ کو بتا دیا۔ بادشاہ نے فرعون سے پوچھا کہ تجھے کس نے اس جگہ مقرر کیا ہے۔؟ فرعون بولا کہ میں نے آپ تک پہنچنے کا بہانہ بنایا تھا۔ میں آپ کو خبر کئے دیتا ہوں کہ آپ کے ملک سے بڑی بد نظمی ہے۔ میں نے تین مہینے کے عرصہ میں ظلماً اتنا مال جمع کر لیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ دوسرے حکام کیا کچھ نہ کرتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر وہ سارا مال بادشاہ کے سامنے ڈال دیا اور کہا کہ اگر آپ انتظام میرے سپرد کر دیں تو میں آپ کا ملک درست کر دوں۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور فرعون کو کوئی معمولی عہدہ دیدیا۔ فرعون نے وہ طریقہ اختیار کیا جس سے بادشاہ بھی خوش رہا اور رعایا بھی۔ رفتہ رفتہ یہ تمام لشکر کا افسر بنا دیا گیا اور ملک کا انتظام اچھا ہو گیا۔ جب بادشاہ مصر مرا تو رعایا نے فرعون کو تخت پر بٹھا دیا اور اس طرح وہ مصر کا بادشاہ بن گیا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۰)

۹۔۔۔ فرعون کو سب سے پہلے اس کے وزیر ہامان نے سجدہ کیا۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۰)

۱۰۔۔۔ فرعون نے چار سو سال تک بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھا تھا۔

(خزائن العرفان پ ۱۹ ع ۶)

۱۱۔۔۔ فرعون نے بارہ ہزار بروایت دیگر ستر ہزار بچوں کا قتل اور نوے ہزار حمل ساقط کروائے تھے۔ (خزائن العرفان پ ۱ ع ۶)

ایک قول کے بموجب ایک لاکھ چالیس ہزار بچوں کا قتل کروایا تھا۔

(نزہۃ المجالس ص ۱۹.۱۲)

۱۲۔۔۔ فرعون دسویں محرم کو جمعہ کے دن دوپہر کے وقت غرق ہوا تھا۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۲۱)

۱۳۔۔۔ فرعون اور اس کا تمام لشکر جس دریا میں غرق ہوئے تھے اس کا نام بحر قلزم ہے جو بحر فارس کے کنارے پر ہے یا بحر ماورائے مصر جس کو اساف کہتے ہیں۔

(خزائن العرفان پ ۱ ع ۶)

قلزم ایک شہر کا نام ہے جہاں یہ دریا ختم ہوتا ہے اس لئے اس کو بھی قلزم کہا جاتا ہے۔ اسے بحر احمر بھی کہا جاتا ہے۔

اس کا طول چار سو ساٹھ فرسخ جنوباً و شمالاً ہے اور عرض صرف ساٹھ فرسخ اور جہاں فرعون غرق ہوا تھا وہاں عرض صرف چار فرسخ تھا۔ یہ دریا مصر سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ دریائے نیل میں فرعون غرق ہوا تھا محض غلط ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۱۷)

۱۴۔۔۔ مروی ہے کہ ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام فرعون کے پاس ایک استفتاء لائے جس کا مضمون یہ تھا

"بادشاہ کا کیا حکم ہے ایسے غلام کے حق میں جس نے ایک شخص کے مال و نعمت میں پرورش پائی پھر اس کی ناشکری کی اور اس کے حق کا منکر ہو گیا اور اپنے آپ مولیٰ ہونے کا مدعی بن گیا۔"

اس پر فرعون نے یہ جواب لکھا

جو غلام اپنے آقا کی نعمتوں کا انکار کرے اور اس کے مقابل آئے اس کی سزا یہ ہے کہ اس کو دریا میں ڈبو دیا جائے۔

جب فرعون ڈوبنے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کا وہی فتویٰ اس کے سامنے کر دیا اور اس کو فرعون نے پہچان بھی لیا۔ ([illegible])

۱۵۔ فرعون کے ساتھ ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار گھوڑے سوار فوج اس کے لشکر کے آگے آگے تھی اور باقی فوج کے متعلق کچھ صحیح پتہ نہیں لگتا۔ تفسیر روح البیان نے فرمایا کہ ستر لاکھ گھوڑے سوار فوج تھی اور تفسیر عزیزی میں فرمایا کہ ایک لاکھ تیر انداز، ایک لاکھ نیزے باز اور ایک لاکھ گرز مارنے والے ان میں تھے یہ سب کے سب غرقاب ہوئے۔ ([illegible])

۱۶۔ جب فرعون مع لشکر کے غرق ہوا اور بنی اسرائیل کو یقین نہ آیا تو حکم الٰہی پانی نے فرعون کی لاش کو ساحل دریا پر پھینک دیا تاکہ بنی اسرائیل دیکھ کر یقین کریں۔ اس سے پہلے جو کوئی بھی پانی میں غرق ہوتا تھا اس کی لاش ڈوب جایا کرتی تھی۔ فرعون سے [illegible] پانی نے لاش کو قبول کرنا بند کر دیا۔ ([illegible])

۱۷۔ فرعون خدائی کا دعویٰ کرنے کے چالیس سال بعد غرق ہوا۔ ([illegible])

۱۸۔ فرعون نے چار سو سال حکومت کی۔ ([illegible])

۱۹۔ فرعون اور ہامان کی لاشیں (قاہرہ کے عجائب گھر میں) اب تک موجود ہیں۔ ([illegible])

۲۰۔ فرعون کی عمر [illegible] سال ہوئی۔ ([illegible])

۲۱۔ کل چھ [illegible] ہوئے۔

(۱) نمرود بن کنعان بن حام بن نوح۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا نمرود ہے۔

(۲) نمرود بن [illegible]

(۳) نمرود بن [illegible]

(۴) نمرود بن [illegible]

(۵) نمرود بن [illegible]

(۶) نمرود بن [illegible]

۲۲۔ کل تین [illegible]

(۱) [illegible] جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تھا۔

(۲) ریان بن ولید جو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تھا۔

(۳) ولید بن مصعب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون تھا۔

۲۳۔ دنیا میں چار بادشاہ ایسے گزرے ہیں [illegible]

ان میں دو مومن

(۱) حضرت ذوالقرنین۔

(۲) حضرت سلیمان علیہ السلام۔

اور دو کافر۔

(۱) نمرود

(۲) بخت نصر

[illegible]

[illegible]

۲۴۔ بخت نصر [illegible] ([illegible])

۲۵۔ [illegible] ([illegible])

۲۶۔ [illegible] ([illegible])

۲۷۔ [illegible]

فارس کا بادشاہ کا لقب کسریٰ ہوتا تھا۔ ترک (ترکستان) کے بادشاہ کا لقب خاقان۔ حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی۔ قبطیوں کے بادشاہ کا لقب فرعون۔ مصر کے بادشاہ کا لقب عزیز اور فرعون۔ یمن کے بادشاہ کا لقب تبع۔ ہندوستان کے بادشاہ کا لقب دھمی (ایک قول کے بموجب بطلیموس ہوتا تھا۔ (المنجد ص ۱۱۲۰)
چین کے بادشاہ کا لقب فغفور۔ زنجیوں (حبشیوں) کے بادشاہ کا لقب غانہ۔ یونان کے بادشاہ کا لقب بطلمیو۔ یہودیوں کے بادشاہ کا لقب قیطون یامانع۔ بربر مغربی افریقہ کی ایک قوم ہے ان کے بادشاہ کا لقب جالوت۔ صابیہ (نصاریٰ کا ایک فرقہ) کے بادشاہ کا لقب نمرود۔ فرغانہ کے بادشاہ کا لقب اخشید۔ عرب کے بادشاہ کا لقب قبل مجم نعمان۔ افریقہ کے بادشاہ کا لقب جرجیر۔ خلاط کے بادشاہ کا لقب شہرمان اور سند فور۔ صقالبہ کے بادشاہ کا لقب ماجد۔ الامن کے بادشاہ کا لقب تغفور۔ الخزر کے بادشاہ کا لقب قیل۔ النوبہ کے بادشاہ کا لقب کابل۔ الاجات کے بادشاہ کا لقب خداوندکار۔ اشروشنہ کے بادشاہ کا لقب افشین۔ خوارزم کے بادشاہ کا لقب خوارزم شاہ۔ جرجان کے بادشاہ کا لقب صول۔ اذربیجان کے بادشاہ کا لقب اصبہبن۔ اور طبرستان کے بادشاہ کا لقب سالار ہوتا تھا۔

(محاضرات ج ۱ ص ۹۳)

۲۸— وہ جالوت بادشاہ تھا کہ اس کا قد ایک میل لمبا تھا۔ اسکے سر پر جو خود ہوتا تھا وہ تین سو رطل وزن کا تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۸)

اور تفسیر نعیمی جلد ۲ صفحہ ۵۵۵ پر ہے کہ اس کا سایہ ایک میل تک جاتا تھا۔

۲۹— جالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام نے قتل کیا تھا۔ (قرآن پ ۲)

آسمان اور زمین سے متعلق سوالات

۱— زمین و آسمان کی پیدائش کتنے دنوں میں ہوئی؟
۲— زمین و آسمان میں سے پہلے کس کی پیدائش ہوئی؟
۳— زمین کس چیز پر قائم ہے؟
۴— پانی پر زمین سب سے پہلے کس جگہ بنائی گئی؟
۵— زمین کا کل پھیلاؤ کتنا ہے۔ اور کتنے حصے میں کوئی مخلوق آباد ہے؟
۶— ان پہاڑوں کی تعداد کتنی ہے جو زمین کی پیدائش کے بعد اس کی حرکت کو روکنے کیلئے پیدا کئے گئے؟
۷— زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جو ہر جگہ سے افضل ہے؟
۸— زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جو سب سے زیادہ بلند اور آسمان سے سب سے زیادہ قریب ہے؟
۹— زمین پر کل کتنے پہاڑ ہیں؟
۱۰— زمین پر کانٹے دار درخت کب سے پیدا ہونے لگے جب کہ پہلے تمام درخت پھل دار تھے؟
۱۱— سمندر کا پانی کب سے کھارا ہوا جب کہ پہلے میٹھا تھا؟
۱۲— پہلے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
۱۳— دوسرے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
۱۴— تیسرے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
۱۵— چوتھے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے؟
۱۶— پانچویں آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا ہے؟

۱۷۔۔۔ پہلے آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے۔؟

۱۸۔۔۔ ساتویں آسمان کا نام کیا ہے اور وہ کس چیز کا بنا ہوا ہے۔؟

۱۹۔۔۔ کتنے اور کن کن حضرات کی موت پر آسمان رویا۔؟

۲۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے کتنی بابرکت چیزیں آسمان سے زمین پر اتاریں۔؟

۲۱۔۔۔ زمین پر نہروں اور چشموں کی پیدائش کس طرح ہوئی۔؟

۲۲۔۔۔ زمین خشک کب سے ہوئی جبکہ پہلے تمام روئے زمین تروتازہ تھی؟

۲۳۔۔۔ ان دو درختوں کے نام کیا ہیں اور وہ کہاں پائے جاتے ہیں کہ جن کی تراشیں آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔؟

۲۴۔۔۔ عرش اعظم کے کتنے پردے ہیں اور عرش کے پائے کتنے ہیں۔؟

۲۵۔۔۔ سدرۃ المنتہیٰ کیا چیز ہے۔؟

۲۶۔۔۔ سدرۃ المنتہیٰ کو ''سدرۃ المنتہیٰ'' کیوں کہتے ہیں۔؟

۲۷۔۔۔ سدرۃ المنتہیٰ کس آسمان پر ہے۔؟

۲۸۔۔۔ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے کتنی نہریں جاری ہیں۔؟

۲۹۔۔۔ زمین پر گلاب اور چنبیلی کے پھول کس طرح پیدا ہوئے۔؟

۳۰۔۔۔ زمین پر سب سے پہلے کونسا پہاڑ قائم کیا گیا۔؟

۳۱۔۔۔ ساتوں زمینوں میں سے کس زمین میں کیا ہیں۔؟

آسمان اور زمین سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ زمین اور آسمان کی پیدائش چھ دنوں میں ہوئی۔ (قرآن)

چھ دنوں سے مراد اتنی مقدار ہے کیونکہ لیل و نہار (دن رات) اور آفتاب تو تھے ہی نہیں۔ اور اتنی مقدار میں پیدا کرنا اپنی مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم کیلئے ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے۔ [illegible]

۲۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلے زمین کی پیدائش ہوئی پھر آسمان کی۔ البتہ زمین کی درستگی وغیرہ بعد میں ہوئی۔ [illegible]

زمین سے پہلے پانی تھا، قدرت نے اس پر جھاگ پیدا کیے وہ جھاگ چالیس سال تک ایک جگہ محفوظ رہے۔ پھر وہی جھاگ پھیلا دیئے گئے انہیں پھیلے ہوئے جھاگوں کا نام زمین ہے۔ ان جھاگوں کی پیدائش آسمانوں کی پیدائش سے پہلے ہے اور ان کا پھیلاؤ اس کے بعد۔ [illegible]

۳۔۔۔ جیسا کہ ایک روایت جانوروں کے بیان میں آرہی ہے کہ اس مچھلی کا نام لوتیایا یہموت ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ نون نامی ایک مچھلی ہے جو ساتوں زمین کے نیچے ہے۔ اس مچھلی کی پیٹھ پر ایک چٹان ہے جس کی موٹائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ اس پر ایک بیل ہے جس کے چالیس ہزار سینگ ہیں اس کی پیٹھ پر ساتوں زمین اور ان کی تمام مخلوق ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ زمین مچھلی پر ہے، مچھلی پانی میں، پانی صفاۃ پر، صفاۃ فرشتے پر، فرشتہ پتھر پر اور پتھر ہوا پر ہے۔ [illegible]

۴۔۔۔ پانی پر زمین سب سے پہلے اس جگہ بنائی گئی جہاں آج خانہ کعبہ ہے۔

[illegible]

۵۔۔۔ زمین کا کل پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ جس میں سے تین سو حصوں پر پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نوے حصوں پر یاجوج و ماجوج آباد ہیں۔ باقی دس میں سے سات میں حبشی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ مخلوق۔

(حاشیہ ۷ جلالین ص ۲۵۲، جمل ج ۳ ص ۵۵)

۶۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زمین کی پیدائش کے بعد اس کی حرکت کو روکنے کے لئے اللہ تقدس و تعالیٰ نے جن پہاڑوں کو پیدا فرمایا ان کی تعداد سترہ ہے۔ کوہ قاف، کوہ جودی، کوہ ابو قبیس، کوہ لبنان اور طور سینین انہی پہاڑوں میں سے ہیں۔

(حاشیہ ۱۶ جلالین ص ۳۴۶، صاوی پ ۲۱)

ایک روایت میں ہے کہ ان پہاڑوں کی تعداد چار سو اکتالیس ہے۔

(نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۹۰)

۷۔۔۔ زمین کا وہ حصہ جو حضور اکرم ﷺ کے اعضائے مبارکہ سے متصل ہے وہ ہر جگہ سے افضل ہے حتیٰ کہ کعبہ معظمہ، عرش عظیم اور کرسی سے بھی افضل۔

(مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۵۷، فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ۶۸۷)

۸۔۔۔ صخرۂ بیت المقدس۔ یہ زمین کا وہ حصہ ہے جو سب سے بلند اور آسمان سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس کی اونچائی اٹھارہ میل ہے۔

(حاشیہ ۵ جلالین ص ۲۰۱ و جمل ج ۳ ص ۲۳۳، روح البیان ص ۳۹۶)

یہ وہی پتھر ہے کہ شب معراج نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے براق کو جس میں باندھا تھا۔ اور قرب قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام یہیں سے صور پھونکیں گے۔

۹۔۔۔ دنیا میں کل چھ ہزار چھ سو تہتر (۶۶۷۳) پہاڑ ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۹۰)

۱۰۔۔۔ قتل ہابیل سے پہلے تمام درخت پھل دار تھے بغیر پھل کا کوئی درخت نہ تھا۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو بعض درختوں پر کانٹے پیدا ہو گئے۔

(حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۳۴۴)

۱۱۔۔۔ پہلے سمندر کا پانی میٹھا تھا لیکن جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو سمندر کا پانی کھارا ہو گیا۔

(حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۳۴۴)

۱۲۔۔۔ پہلے آسمان کا نام رقیع ہے جو سبز زمرد سے بنا ہوا ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۶۲)

بقول دیگر اس کا نام رقیعا ہے اور وہ مروارید سبز کا بنا ہوا ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۳ ص ۹۹)

اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ ٹھہرے ہوئے پانی کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۰۱)

۱۳۔۔۔ دوسرے آسمان کا نام ارفلون ہے اور یہ سفید چاندی سے بنایا گیا ہے۔

(روح البیان ج ۱ ص ۶۲)

ایک قول یہ ہے کہ وہ سفید موتی کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۰۱)

اور ایک قول یہ ہے کہ اس آسمان کا نام قیدوم ہے اور یہ سرخ سونے سے تیار کیا گیا ہے۔ (معارج النبوۃ ص ۱۰۱)

۱۴۔۔۔ تیسرے آسمان کا نام قیدوم ہے جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے۔

(روح البیان ج ۱ ص ۶۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ تیسرے آسمان کا نام زیلون ہے اور وہ سفید مروارید کا بنا ہوا ہے۔ (معارج النبوۃ ج ۳ ص ۱۰۲)

اور تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوہے کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۰۱)

۱۵۔۔۔ چوتھے آسمان کا نام ماعون ہے اور وہ درۂ بیضا سے بنایا گیا ہے۔

(روح البیان ج ۱ ص ۶۲)

ایک قول یہ ہے کہ آسمان چہارم کا نام زیلون ہے ایک قول کے بموجب نقرۂ خام اور ایک قول کے بموجب مروارید سفید سے بنایا گیا ہے۔

(معارج ج ۳ ص ۱۰۳)

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ آسمان تانبے کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۰۱)

۱۶۔۔۔ پانچواں آسمان سرخ سونے کا ہے اور اس کا نام دیقا ہے

(روح البیان ج ۱ ص ۶۲)

ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام البیانیقون ہے (معارج النبوة ج ۳ ص ۱۰۶)

اور وہ چاندی کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۰۱)

۱۷۔۔۔۔چھٹے آسمان کا نام دفنا ہے جو زرد یاقوت کا ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۶۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ چھٹا آسمان لوٹو سے تیار کیا گیا ہے۔ اور اس کا نام عاروس ہے۔ (معارج النبوة ج ۳ ص ۱۰۷)

اور تیسرے قول کے بموجب یہ آسمان سونے کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۰۱)

۱۸۔۔۔۔ساتواں آسمان روشن نور سے بنایا گیا ہے اور اس کا نام عروباہ ہے۔ (روح البیان ج ۱ ص ۶۲)

دوسرا قول یہ ہے کہ ساتواں آسمان دُرّ سفید یا جوہر سفید کا ہے اور اس کا نام قائل ہے۔ (معارج النبوة ج ۳ ص ۱۰۹)

اور تیسرا قول یہ ہے کہ یہ آسمان سفید زمرد کا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۰۱)

۱۹۔۔۔۔صرف دو شخصیتوں کی شہادت پر آسمان رویا۔

حضرت یحیٰی علیہ السلام کے قتل پر اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقعہ پر۔ آسمان کا رونا اس کا سرخ ہونا ہے۔ (ابن کثیر پ ۲۵ ع ۱۵)

۲۰۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں۔

(۱) لوہا۔ (۲) آگ۔ (۳) پانی۔ (۴) اور نمک۔ (خزائن العرفان پ ۲۷ ع ۱۹)

۲۱۔۔۔۔نہروں اور چشموں کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اللہ تقدس و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو زمین کی طرف وحی بھیجی کہ تجھ سے ایک ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جن کو اطاعت پر جنت اور نافرمانی پر جہنم ملے گی۔ زمین نے عرض کیا: اے پروردگار۔! کیا تو مجھ سے ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو جہنم میں جائے گی۔؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں۔! تو زمین رونے لگی اور اتنی روئی کہ اس کے رونے سے چشمے اور نہریں جاری ہو گئیں جو تا قیامت جاری

رہیں گی۔ (حاشیہ ۲ جلالین ص ۸)

۲۲۔۔۔۔قتل ہابیل سے پہلے تمام روئے زمین تر و تازہ تھی لیکن قتل کے بعد زمین خشک ہو گئی۔ (حاشیہ ۱۰ جلالین ص ۳۳۳)

۲۳۔۔۔۔یہ دونوں درخت عرب میں ہوتے ہیں اور وہاں جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ایک درخت کا نام مرخ اور دوسرے کا نام عفار ہے۔ ان کی یہ خاصیت ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو ان سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ ان سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان پ ۲۳ ع ۴)

۲۴۔۔۔۔عرشِ اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۲۷۸)

اور اس کے تین لاکھ ساٹھ ہزار پائے ہیں۔ (نزہۃ المجالس ق ۱۱)

۲۵۔۔۔۔سدرہ، بیر کا درخت ہے جس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر اور پھل مٹکے کی طرح ہیں۔ (جلالین ص ۴۲۹)

کہتے ہیں کہ اس درخت کی تین طرح کی صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ سایہ طویل ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کا مزہ لطیف ہے اور تیسرے یہ کہ اس کی بو لطیف ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۳۰۰)

۲۶۔۔۔۔چونکہ اس جگہ مخلوق کے اعمال اور ان کے علوم ختم ہو جاتے ہیں اور امرِ الٰہی نزول فرماتا ہے۔ احکامِ الٰہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ فرشتے اسی کے پاس ٹھہرتے ہیں اس سے آگے بڑھنے اور وہاں سے تجاوز کرنے کی کسی میں تاب و تواں نہیں ہے یہیں سب رک جاتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو عالم سفلی سے اوپر جاتی ہے اور ہر وہ چیز جو عالم علوی سے از قسم اوامر و احکام الٰہی نزول فرماتے ہیں ان سب کی انتہا یہی ہے۔ اس کے آگے کسی مخلوق نے تجاوز نہیں کیا بجز سید المرسلین ﷺ کے، اسلئے اس کو سدرۃ المنتہیٰ کہتے ہیں۔ (حاشیہ ۱۲ جلالین ص ۴۲۹۔ مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۹۹)

۲۷۔۔۔۔ایک روایت کے مطابق سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان میں ہے۔ ایک اور

روایت کے مطابق ساتویں آسمان میں ہے۔ ان دونوں روایتوں کے تطبیق اس طرح کرتے ہیں کہ اس کی جڑ تو چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان میں۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۱۹۹)

۲۸۔۔۔ سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے چار نہریں جاری ہیں۔

(۱) نیل۔ (۲) فرات۔ (۳) سحان۔ (۴) اور صحبان۔ (تفسیر الم نشرح ۱۰۴)

۲۹۔۔۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پسینہ مبارک سے گلاب کا پھول پیدا ہوا ہے۔ ایک اور جگہ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: گل سفید یعنی چمیلی میرے پسینے سے شب معراج پیدا ہوئی۔ گل سرخ یعنی گلاب جبرائیل کے پسینہ سے اور گل زرد یعنی چمپا براق کے پسینہ سے۔ نیز مروی ہے کہ فرمایا: معراج سے واپسی پر میرے پسینہ کا قطرہ زمین پر گرا تو اس سے گلاب کی روئید گی ہوئی جو کوئی میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھے۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے پسینہ کا قطرہ زمین پر گرا تو زمین ہنسی اور گلاب کے پھول کو اگایا۔ لیکن محدثین ان حدیثوں کو اپنی ان اصطلاحوں کے بموجب جو وہ رکھتے ہیں کلام کرتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۲۹)

۳۰۔۔۔ زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جو قائم کیا گیا وہ مکہ مکرمہ کا جبل ابو قبیس ہے اور سب سے پہلے اس پر جس نے عمارت بنائی ابو قبیس نامی ایک شخص تھا چنانچہ اسی کے نام سے اس پہاڑ کا نام یہ پڑ گیا۔ (نزہۃ المجالس ج ۹ ص ۱۱۱)

۳۱۔۔۔ ساتوں زمینوں میں سے پہلی میں تو ہم آباد ہیں۔ دوسری زمین ہوا کا مسکن ہے۔ تیسری زمین میں ایسی مخلوق ہے جنکے چہرے بنی آدم کے سے ہیں منہ کتوں کے سے، پیر بیلوں کے سے، اور انکے بال بھیڑ کی اون کے مثل ہیں۔ ہماری رات انکا دن ہے اور ہمارا دن ان کی رات، چوتھی زمین میں گندھک، پتھر ہیں جن کو خدا نے جہنمیوں کیلئے پیدا کیا ہے۔ پانچویں زمین میں دوزخیوں کیلئے بچھو ہیں۔ چھٹی زمین میں کفار کی روحیں اور ساتویں زمین ابلیس اور اسکے لشکر کا مسکن ہے۔ (نزہۃ المجالس ج ۹ ص ۱۱۱)

جانوروں سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کس جاندار کو پیدا فرمایا۔؟
۲۔۔۔ کتے کی پیدائش کس طرح ہوئی۔؟
۳۔۔۔ خنزیر کی پیدائش کس طرح ہوئی۔؟
۴۔۔۔ چوہے کی پیدائش کس طرح ہوئی۔؟
۵۔۔۔ بلی کی پیدائش کس طرح ہوئی۔؟
۶۔۔۔ اس مچھلی کا کیا نام ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے۔؟
۷۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت زمین پر کون کونسا جانور تھا۔؟
۸۔۔۔ اس کیڑے کا کیا نام ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے۔؟
۹۔۔۔ دنیا میں سب سے پہلے کس جانور کو بخار ہوا۔؟
۱۰۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے کتنے اور کن کن جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا۔؟
۱۱۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے کن کن جانوروں کے بارے میں فرمایا کہ "وہ فاسق ہیں حرم میں ہوں یا حرم سے باہر قتل کر دیئے جائیں"۔؟
۱۲۔۔۔ وہ کونسا جانور ہے جو انگاروں کو کھا جاتا ہے۔؟
۱۳۔۔۔ وہ کونسا جانور ہے جس کی تلی نہیں ہوتی۔؟
۱۴۔۔۔ وہ کونسا جانور ہے جس کا پتہ نہیں ہوتا۔
۱۵۔۔۔ وہ کونسا جانور ہے جس کا مغز نہیں ہوتا۔؟
۱۶۔۔۔ وہ کونسا جانور ہے جو ایک سال نر رہتا ہے اور دوسرے سال مادہ بن جاتا ہے۔؟

۱۷—— کتنے اور کون جانور کو حیض آتا ہے۔؟
۱۸—— وہ کونسا پرندہ ہے جو بغیر پروں کے اڑتا ہے۔؟
۱۹—— وہ کونسا پرندہ ہے جو بچہ جنتا ہے۔؟
۲۰—— وہ کونسا کیڑا ہے جو خود اپنی ہلاکت کی جگہ پہنچ جاتا ہے۔؟
۲۱—— وہ کونسا پرندہ ہے جو ہنستا ہے۔؟
۲۲—— وہ کونسا پرندہ ہے جس کی مادہ کی چھاتی ہوتی ہے۔؟
۲۳—— کون کونسے مردار حلال ہیں۔؟
۲۴—— کس جانور کا پیشاب پاک ہے۔؟
۲۵—— وہ کونسا جانور ہے جب سوتا ہے تو ایک آنکھ کھلی رکھتا ہے اور ایک بند۔؟
۲۶—— وہ کونسا جانور ہے جو غذا جمع کرنے کی فکر کرتا ہے۔؟
۲۷—— وہ کونسا جانور ہے جو خدا کی راہ میں دو بار قربان ہوا۔؟
۲۸—— حضور اکرم ﷺ کا وہ کونسا گدھا تھا جو صحابہ کرام کو بلا کر لانے کا کام کرتا تھا؟
۲۹—— حضور اکرم ﷺ کا وہ کونسا گدھا تھا جس کی نسل سے ہر ایک گدھے کو انبیاء کرام کی سواری کا شرف ملا۔؟
۳۰—— وہ کونسی مچھلی ہے جو عرش اعظم سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔؟
۳۱—— وہ کونسا جانور ہے جو آتش نمرودی کی پھونک مار مار کر بھڑکانے کی کوشش کر رہا تھا۔؟
۳۲—— وہ کونسا جانور ہے جو اپنے منہ سے پانی لا لا کر آتش نمرودی کو بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔؟
۳۳—— شہد کی مکھیوں کے سردار کا نام کیا ہوتا ہے۔؟
۳۴—— مکھی کے کتنے پیر اور کتنی آنکھیں ہوتی ہیں۔؟
۳۵—— مکھی کی عمر کتنی ہوتی ہے۔؟
۳۶—— وہ کونسی مچھلی ہے جو چلتے جہاز کو روک دیتی ہے۔؟

۳۷—— کوئی بھی پرندہ زمین سے آسمان کی طرف کتنی بلندی تک جا سکتا ہے۔؟
۳۸—— جنت سے نکالے جانے سے قبل سانپ کے کتنے پاؤں تھے۔؟
۳۹—— مرغ کیا دیکھ کر بولتا ہے۔؟
۴۰—— گدھا کب بولتا ہے۔؟
۴۱—— جب شیر دھاڑتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۴۲—— جب دو گھوڑوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوتی ہے تو کیا کہتے ہیں۔؟
۴۳—— مرغ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۴۴—— مور جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۴۵—— طوطا جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۴۶—— فاختہ جب بولتی ہے تو کیا کہتی ہے۔؟
۴۷—— قمری جب بولتی ہے تو کیا کہتی ہے۔؟
۴۸—— ہدہد جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۴۹—— تیتر جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۵۰—— باز جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۵۱—— سنگخورہ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟؛
۵۲—— مینڈک جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۵۳—— گدھ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۵۴—— حدی جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۵۵—— خطاف جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۵۶—— شاما جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۵۷—— طیطوا جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔؟
۵۸—— وہ کون کونسے جانور ہیں جو جنت میں جائیں گے۔؟
۵۹—— قیامت کے دن حساب و کتاب کے بعد جانور کہاں جائیں گے۔؟

۱۰۔۔۔ اصحاب کہف کا کتا کس آدمی کی شکل میں جنت میں جائیگا؟
۱۱۔۔۔ قیامت کے دن سواری کے جانوروں کو کہاں بھیجا جائیگا؟
۱۲۔۔۔ [illegible] کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟
۱۳۔۔۔ وہ کون سا جانور ہے جو بھوکا رہ کر زندہ رہتا ہے اور پیٹ بھر کر مر جاتا ہے؟
۱۴۔۔۔ ہجرت کے موقع پر غار ثور کے دہانے میں جن کبوتروں نے انڈے دیئے تھے ان کی نسل اب کہاں پائی جاتی ہے؟
۱۵۔۔۔ شیر نے بکری پر حملہ کرنا کب سے شروع کیا؟
۱۶۔۔۔ [illegible] جیسے بندر کہاں پائے جاتے ہیں؟

جانوروں سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ اس مچھلی کو جس کا نام یہموت یا لوتیا ہے۔ ([illegible] ص ۳۰)

۲۔۔۔ اس طرح کہ خدا نے جب آدم علیہ السلام کا پتلا مبارک تیار فرمایا تو فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے اس پتلے مبارک کی زیارت کرتے تھے مگر شیطان لعین حسد کی آگ میں جل بھن گیا۔ اور ایک مرتبہ اس مردود و مطرود نے بغض و کینے میں آکر آدم علیہ السلام کے پتلے مبارک پر تھوک دیا۔ یہ تھوک حضرت آدم علیہ السلام کی ناف مبارک کے مقام پر پڑا۔ خدائے تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس جگہ سے اتنی مٹی نکال کر اس مٹی کا کتا بنادو۔ چنانچہ اس شیطانی تھوک سے ملی ہوئی مٹی کا کتا بنادیا گیا۔ یہ کتا آدمی سے مانوس اس لئے ہے کہ مٹی حضرت آدم علیہ السلام کی ہے۔ اور پلید اس لئے ہے کہ شیطان کا تھوک ملا ہے اور رات کو جاگتا اس لئے ہے کہ ہاتھ اسے جبرائیل کے لگے ہیں۔ (روح البیان ج [illegible] ص ۸۲)

۳۔۔۔ اس کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ کشتی نوح میں جب جانوروں کا گوبر پھیل گیا تو لوگ عفونت و بدبو سے پریشان ہو کر حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں شکایت کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ہاتھی کی دم ہلاؤ۔! آپ کے ہلاتے ہی اس سے خنزیر نر و مادہ نکل آئے اور نجاست کھانے لگے۔

(ابن کثیر پ [illegible] معارف القرآن ج ۵ ص [illegible])

۴۔۔۔ اس طرح کہ کشتی نوحی میں ابلیس پر تلبیس نے جب خنزیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو دو چوہے نر مادہ پیدا ہو گئے۔ (معارف القرآن ج ۵ ص [illegible])

۵۔۔۔ اس کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ کشتی نوح علیہ السلام میں چوہوں نے جب کشتی کے تختے کترنے شروع کئے تو حضرت نوح علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی۔

حکم الٰہی ہوا کہ شیر کی پیشانی پر انگلی پھیرو۔! آپ نے ایسا کیا تو شیر کو چھینک آئی اور اس سے بلی کا جوڑا نکلا جس سے چوہے دبک کر بیٹھے رہے۔

(ابن کثیر پ ۱۲ع ۴، معارج ج۱ ص۷۵)

۶۔۔۔۔اس مچھلی کا نام بہموت یا لوتیا ہے۔ (حیوۃ الحیوان، مدارج النبوۃ ج۱ ص۱۳۰)

بعض نے ''نون'' بتایا ہے۔ (ابن کثیر پ۲۹ ن)

۷۔۔۔۔ اس وقت زمین پر دو ہی جانور تھے۔ خشکی میں ٹڈی۔ اور تری میں مچھلی۔

(حیوۃ الحیوان ص۴۷۸)

۸۔۔۔۔ وہ سمندل نامی ایک کیڑا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ ہی میں رہتا ہے۔ بلاد ترک میں اس کی اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کرلی جاتیں اور جلتی نہ تھیں۔ (خزائن العرفان پ ۱۵ع ۶)

۹۔۔۔۔ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام نے جب تمام مویشوں کو اپنی کشتی میں سوار کر لیا تو لوگوں نے کہا کہ شیر کی موجودگی میں یہ مویشیوں آرام سے کیسے رہ سکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس وقت شیر پر بخار ڈال دیا جس سے وہ چپ چاپ بیٹھا رہا۔ یہ پہلا جانور ہے جو دنیا میں بیمار ہوا۔ (روح المعانی پ ۱۲- ۵۳، البدایہ ج۱ ص۱۱۱)

۱۰۔۔۔۔ پانچ جانوروں کو۔

(۱) چیونٹی۔ (۲) شہد کی مکھی۔ (۳) ہُدہُد۔ (۴) صر (ایک پرندہ) (۵) مینڈک۔ (حیوۃ الحیوان ج۲ ص ۹۳)

۱۱۔۔۔۔ صحیحین کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں۔ حرم میں ہوں یا حرم سے باہر قتل کر دیئے جائیں۔

(۱) کوا۔ (۲) چیل۔ (۳) بچھو۔ (۴) چوہا۔ (۵) کالا کتا۔ (ابن کثیر پ ۷ع ۳)

۱۲۔۔۔۔وہ شتر مرغ ہے۔ (خزائن العرفان پ ۱۵ع ۶)

۱۳۔۔۔۔ وہ جانور گھوڑا ہے۔ (روح المعانی ج۱۹ ص ۲-۱)

۱۴۔۔۔۔ وہ اونٹ ہے جس کا پتہ نہیں ہوتا ہے۔ (روح المعانی ج۱۹ ص ۲-۱)

۱۵۔۔۔۔ وہ شتر مرغ ہے۔ (روح المعانی ج۱۹ ص ۲-۱)

۱۶۔۔۔۔ وہ خرگوش ہے۔ (حیوۃ الحیوان اردو ۹۸ ق۱)

۱۷۔۔۔۔ وہ تین طرح کے جانور ہیں۔

(۱) خرگوش۔ (۲) چمگاڈر۔ (۳) بجو۔

(حوالہ بالا، نزہۃ المجالس ق ۶ ص ۳۵)

۱۸۔۔۔۔ وہ چمگاڈر ہے جو اپنے بازوں سے اڑتی ہے۔

(حاشیہ ۲۴ جلالین ص ۵۱، خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۳)

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۳)

۱۹۔۔۔۔ وہ چمگاڈر ہے۔

۲۰۔۔۔۔ وہ مکھی ہے۔ جو خود ہی ہلاکت کی جگہ پہنچ جاتی ہے۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۳)

۲۱۔۔۔۔ وہ چمگاڈر ہے۔

(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۳)

۲۲۔۔۔۔ وہ پرندہ چمگاڈر ہے۔

۲۳۔۔۔۔ دو مردار جانور حلال ہیں۔

(۱) مچھلی۔ (۲) ٹڈی۔ (مشکوٰۃ شریف ۳۶۱)

۲۴۔۔۔۔ چمگاڈر کا پیشاب پاک ہے۔ (رد المحتار ج۱ ص ۲۱۲)

۲۵۔۔۔۔ وہ بھیڑیا ہے کہ جب سوتا ہے تو ایک آنکھ بند رکھتا ہے اور ایک آنکھ کھلی ہوتی ہے۔ پھر کچھ دیر بعد بند والی آنکھ کو کھول دیتا ہے اور کھلی ہوئی کو بند کر لیتا ہے۔

(ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۵)

۲۶۔۔۔۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ بجز انسان، چوہا اور چیونٹی کے کوئی بھی جانور غذا جمع کرنے کی فکر نہیں کرتے۔ (حاشیہ ۳ جلالین ص ۳۴۰)

۲۷۔۔۔۔ یہ وہ جنتی مینڈھا ہے جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم الٰہی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے ذبح کیا تھا۔ اسی مینڈھے کو آپ سے قبل ہابیل نے قربان کیا تھا جو مقبول بارگاہ ہو کر مرغزار جنت میں پہنچ گیا تھا۔ (جلالین ص ۔۔۔ ۳، ابن کثیر پ ۹ ع ۹)

۲۸۔۔۔ وہ آپ کا یعفور نامی گدھا تھا۔ آپ ﷺ جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے۔ یہ دروازے پر اپنا سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا تو اشارہ کرتا کہ تجھے حضرت یاد فرماتے ہیں۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۸۶)

۲۹۔۔۔ ابن عساکر نقل کرتے ہیں کہ فتح خیبر کے حصہ مال سے حضور اکرم ﷺ کو ایک گدھا ملا۔ آپ نے اس سے اس کا نام پوچھا اس نے عرض کیا میرا نام یزید ابن شہاب ہے۔ خدا نے میری نسل میں ساٹھ گدھے پیدا کئے اور ان پر ہمیشہ پیغمبر سوار ہوتے رہے۔ اب اس نسل میں سوا میرے اور پیغمبروں میں سوا آپ کے کوئی باقی نہیں۔ میں امید وار ہوں کہ آپ کی سواری میں رہوں! آپ ﷺ نے اس کا نام بدل کر یعفور رکھا۔ جس روز آپ ﷺ نے رحلت فرمائی اس کو مفارقت کی تاب نہ آئی نہایت ہی کرب و اضطراب کے عالم میں ایک کنوئیں میں گر کر ہلاک ہو گیا۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۸۶، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۴۰)

۳۰۔۔۔ جس مچھلی کے شکم میں حضرت یونس علیہ السلام رہے۔ اس مچھلی کا شکم عرش اعظم سے بھی افضل کیونکہ اس میں ایک نبی کو معراج ہوئی۔

(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۸۷، شان حبیب الرحمٰن ص ۸۳)

۳۱۔۔۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی میں ڈالا گیا اس دن جو بھی جانور نکلا وہ آگ کو بجھانے کی کوشش کرتا رہا سوائے گرگٹ کے جو پھونک مار مار کر آگ بھڑکانے کی کوشش کر رہا تھا اس کی اس رسول دشمنی کی وجہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ (ابن کثیر پ ۱۷ ع ۵، حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۱۴)

۳۲۔۔۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالا گیا تو اس آگ کی طرف سے مینڈک کا گزر ہوا، وہ اپنے منہ میں پانی لا لا کر آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس رسول دوستی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ اسے مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۱۴)

۳۳۔۔۔ ہزاروں اور لاکھوں شہد کی مکھیوں میں ایک سردار ہوتا ہے۔ اس کا نام یعسوب ہوتا ہے جو از روئے خلقت تمام مکھیوں سے بڑا ہوتا ہے۔ سب مکھیاں اسی کے تابع ہوتی ہیں۔ (تفسیر الم نشرح ص ۱۸۹، حاشیہ جلالین ص ۲۲۲)

۳۴۔۔۔ مکڑی کے آٹھ پیر اور چھ آنکھیں ہوتی ہیں۔ (حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۲۸۳)

۳۵۔۔۔ مکھی کی عمر صرف چالیس دن ہوتی ہے۔ (صاوی)

۳۶۔۔۔ وہ فاطوس نام کی مچھلی ہے۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۲۸۰)

۳۷۔۔۔ حضرت کعب بن احبار فرماتے ہیں: کوئی بھی پرندہ زمین سے آسمان کی طرف بارہ میل سے زیادہ اوپر پرواز نہیں کر سکتا۔ (حاشیہ ۲۴ جلالین ص ۲۲۳)

۳۸۔۔۔ جنت سے نکالے جانے سے پہلے سانپ کے بہت ہی خوبصورت چار پاؤں تھے۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۵)

۳۹۔۔۔ مرغ اس وقت بولتا ہے جب وہ فرشتوں کو دیکھتا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۶۱۵)

۴۰۔۔۔ گدھا اس وقت بولتا ہے جب وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۶۱۵)

۴۱۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ شیر جب دھاڑتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُسَلِّطْنِیْ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَھْلِ الْمَعْرُوْفِ (اے اللہ! مجھے کسی نیک آدمی پر مسلط مت کیجیو) (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۷)

۴۲۔۔۔ دو گھوڑوں کی آپس میں جب مڈ بھیڑ ہوتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ (حیوۃ الحیوان، نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۵۵)

۴۳۔۔۔ مرغ جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے اُذْکُرُوْا اللّٰہَ یَاغَافِلُوْنَ (اے غافلو! اللہ کو یاد کرو) (روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۰۲)

۴۴۔۔۔ مور جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے۔ کَمَا تُدِیْنُ تُدَانُ۔ (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے) (روح المعانی ج ۱۹ ص ۱۰۰)

۴۵۔۔۔ طوطا جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے۔ وَیْلٌ لِّمَنِ الدُّنْیَا ھَمُّہٗ (جس نے

دنیا کا ارادہ کیا ہلاک ہوا) (روح المعانی [illegible])

۴۶—— فاختہ جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے۔ یلیت ذالخلق لم یخلقوا (اے کاش مخلوق پیدا نہ کی ہوتی) (روح المعانی [illegible])

۴۷—— قمری جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے سُبحانَ رَبّیَ الاَعلٰی۔

(روح المعانی [illegible])

۴۸—— ہدہد جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے اِستغفِرُوا اللّٰہَ تعالٰی یا مُذنِبُون۔ (اے گنہگارو اللہ سے مغفرت چاہو) (روح المعانی [illegible])

۴۹—— تیتر جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے الرَّحمٰنُ عَلَی العَرشِ استویٰ (وہ نہایت ہی مہربان اس نے عرش پر استواء فرمایا) (روح المعانی [illegible])

۵۰—— باز جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے فِی البُعدِ مِنَ النَّاسِ اُنسٌ۔ (لوگوں سے دوری میں راحت ہے) (روح المعانی [illegible])

۵۱—— سگور جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے مَن سَکَتَ سَلِمَ۔ (جو خاموش رہا نجات پایا) (روح المعانی [illegible])

۵۲—— مینڈک جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے سُبحانَ رَبّیَ القُدُّوس۔

(روح المعانی [illegible])

۵۳—— گدھ جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے یَابنَ آدَمَ عِش مَا عِشتَ فَاِنَّ آخِرَکَ المَوتُ۔ (اے ابن آدم جیسا جینا ہے جی لے آخر تجھے مرنا ہے)

(روح المعانی [illegible])

۵۴—— صدی جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (اللہ کی ذات کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے)

۵۵—— خطاف جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے قدّموا خیراً تجدُوہُ (جس بھلائی کا موقع میسر آئے کر گزرو) (روح المعانی [illegible])

۵۶—— شاما جو ایک خوش الحان چھوٹا پرندہ ہے جب بولتی ہے تو یہ کہتی ہے

سُبحانَ اللّٰہِ الخَلّاقِ الدَّائِم (پیدا کرنے والی اور ہمیشہ رہنے والی ذات پاک ہے) (روح المعانی [illegible])

۵۷—— طیطوا جب بولتا ہے تو یہ کہتا ہے لِکُلِّ حَیٍّ مَیِّتٌ وَلِکُلِّ جَدِیدٍ بَالٍ (ہر جاندار کو مرنا ہے اور نئی چیز پرانی ہونی ہے) (روح المعانی [illegible])

۵۸—— مندرجہ ذیل جانور جنت میں جائیں گے۔

(۱) اصحاب کہف کا کتا۔
(۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا۔
(۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔
(۴) حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا۔ (۵) [illegible]

([illegible])

(۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی۔ ([illegible])

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں کہ اچھے اچھے جانور بھی جنت میں جائیں گے

(روح المعانی [illegible])

(۷) حضور اکرم ﷺ کی عضباء نامی اونٹنی بھی جنت میں جائے گی

([illegible])

(۸) بنی اسرائیل کی گائے۔
(۹) یونس علیہ السلام کی مچھلی۔
(۱۰) بلقیس کا ہدہد۔
(۱۱) اور یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا بھی جنت میں جائے گا۔ ([illegible])

۵۹—— قیامت کے دن جانوروں کو آپس میں بدلہ دلا کر فنا کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا "مٹی ہو جاؤ" ([illegible])

۶۰—— اصحاب کہف کا کتا بلعم باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔

([illegible])

بلعم باعور:

یہ شخص اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد و زاہد تھا اور اس کو اسم اعظم کا بھی علم تھا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی روحانیت سے عرش اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا اور بہت مستجاب الدعوات تھا کہ اس کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی مشہور یہ ہے کہ اس کی درسگاہ میں طالب علموں کی دواتیں بارہ ہزار تھیں۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام "قوم جبارین" سے جہاد کے لئے بنی اسرائیل کے لشکروں کو لیکر روانہ ہوئے تو بلعم باعور کی قوم اس کے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور کہا کہ حضور! موسیٰ علیہ السلام بہت ہی بڑا اور نہایت ہی طاقتور لشکر لیکر حملہ آور ہونے والے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہماری زمینوں سے نکال کر یہ زمین اپنی قوم بنی اسرائیل کو دیدیں۔ اس لئے آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے ایسی بددعا کر دیجئے۔ کہ وہ شکست کھا کر واپس لوٹ جائیں۔ آپ چونکہ مستجاب الدعوات ہیں اس لئے آپ کی دعا ضرور مقبول ہو گی۔ یہ سن کر بلعم باعور کانپ اٹھا اور کہنے لگا کہ تمہارا برا ہو۔ خدا کی پناہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں اور ان کے لشکر میں مومنوں اور فرشتوں کی جماعت ہے۔ ان پر بھلا میں کیسے اور کس طرح بددعا کرسکتا ہوں۔؟ لیکن اس کی قوم نے رو رو کر اور گڑ گڑا کر اس طرح اصرار کیا کہ اس نے یہ کہہ دیا کہ استخارہ کر لینے کے بعد اگر مجھے اجازت مل گئی تو بددعا کر دوں گا۔ مگر استخارہ کے بعد جب اس کو بددعا کی اجازت نہیں ملی تو اس نے صاف صاف جواب دے دیا کہ اگر میں بددعا کروں گا تو میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیگی۔ اس کے بعد اس کی قوم نے بہت ہی گراں قدر ہدایا اور تحائف اس کی خدمت میں پیش کر کے بے پناہ اصرار کیا۔ یہاں تک کہ بلعم باعور پر حرص و لالچ کا بھوت سوار ہو گیا اور وہ مال کے جال میں پھنس گیا۔ اپنی گدھی پر سوار ہو کر بددعا کیلئے چل پڑا۔ راستے میں بار بار اس کی گدھی ٹھہر جاتی اور منہ موڑ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر یہ اس کو مار مار کر آگے بڑھاتا رہا یہاں تک کہ گدھی کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی اور اس نے کہا کہ افسوس! اے بلعم باعور تو کہاں اور کدھر جا رہا ہے۔؟ دیکھ! میرے آگے فرشتے ہیں جو میرا راستہ روکتے اور میرا منہ موڑ کر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ اے بلعم! تیرا برا ہو۔ کیا تو اللہ کے نبی اور مومنین کی جماعت پر بددعا کرے گا؟ گدھی کی تقریر سن کر بلعم باعور واپس نہیں لوٹا۔ یہاں تک کہ "حسبان" نامی پہاڑ پر چڑھ گیا اور بلندی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکروں کو بغور دیکھا اور مال و دولت کے لالچ میں اس نے بددعا شروع کر دی۔ لیکن خدا کی شان کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بددعا کرتا تھا مگر اس کی زبان پر اس کی قوم کے لئے بددعا جاری ہو جاتی تھی۔ یہ دیکھ کئی مرتبہ اس کی قوم نے ٹوکا کہ اے بلعم! تو الٹی بددعا کر رہا ہے! تو اس نے کہا اے میری قوم! میں کیا کروں۔؟ میں بولتا کچھ اور ہوں اور میری زبان سے نکلتا کچھ اور ہے۔ پھر اچانک اس پر یہ غضب الٰہی نازل ہو گیا کہ ناگہاں اس کی زبان لٹک کر اس کے سینے پر آگئی۔ اس وقت بلعم باعور نے اپنی قوم سے رو کر کہا کہ افسوس! میری دنیا و آخرت دونوں برباد و غارت ہو گئی میرا ایمان جاتا رہا۔ میں قہر قہار و غضب جبار میں گرفتار ہو گیا اب میری کوئی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ بلعم باعور پہاڑ سے اتر کر مردود بارگاہ الٰہی ہو گیا۔ آخری دم تک اسکی زبان اس کے سینے پر لٹکی رہی اور وہ بے ایمان ہو کر مرا۔ (صاوی ج۲ ص۹۳)

۶۱——— جو حیوانات موذی ہیں وہ دوزخ میں کافروں کو عذاب دینے کے لئے جائیں گے ان کو خود کوئی تکلیف نہ ہو گی جس طرح فرشتگان عذاب کو خود کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ (الملفوظ حصہ چہارم ص۸۰)

۶۲——— مکڑی کی چھ آنکھیں ہوتی ہیں۔ (حیوۃ الحیوان ج۲ ص۲۸۳)

۶۳——— وہ مچھر ہے۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۵۰)

۶۴——— حرم کے کبوتر انہی دو کبوتروں کی نسل سے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج۱ ص۳۲)

۱۵۔ گل [illegible] [illegible] گل [illegible]
گل [illegible] کے علاوہ بعض جانور کا بھی یہ نام ہے کیا [illegible]

۱۶۔ کتاب [illegible] میں ہے [illegible] کہ بعض بازار میں [illegible] کی
طرح [illegible] ہے اس کا رنگ [illegible] ہوتا ہے۔ [illegible]

ناموں سے متعلق سوالات

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کل کتنے نام ہیں اور کس کتاب میں کتنے ناموں کا ذکر ہے؟

۲۔ حضور اکرم ﷺ کے ذاتی و صفاتی کل کتنے نام ہیں؟

۳۔ کتب سابقہ میں حضور اکرم ﷺ کے کیا کیا نام ہیں؟

۴۔ ساتوں آسمان اور زمین میں حضور اکرم ﷺ کے کیا کیا نام ہیں؟

۵۔ کائنات عالم کے کس مقام پر حضور اکرم ﷺ کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟

۶۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے؟

۷۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے؟

۸۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے؟

۹۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے؟

۱۰۔ حضور اکرم ﷺ کے پردادا "حضرت ہاشم" کا اصلی نام کیا تھا؟

۱۱۔ حضرت عبدالمطلب کا اصلی نام کیا ہے؟

۱۲۔ حضرت ابو طالب کا اصلی نام کیا ہے؟

۱۳۔ ابولہب کا اصلی نام کیا تھا؟

۱۴۔ ابو جہل کا اصلی نام کیا تھا؟

۱۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے؟

۱۶۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے؟

۱۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے؟

۱۸۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام کیا ہے؟

۱۹۔۔۔ حضرت ابوایوب انصاری ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۰۔۔۔ حضرت ابوسفیان ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۱۔۔۔ حضرت ابو قتادہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۲۔۔۔ حضرت ابن ام مکتوم ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۳۔۔۔ حضرت ابو طلحہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۴۔۔۔ حضرت ابودرداء ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۵۔۔۔ حضرت ابو سعید خدری ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۶۔۔۔ حضرت ابو حذیفہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے؟
۲۷۔۔۔ حضرت ابو عبیدہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۸۔۔۔ حضرت ابولبابہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۲۹۔۔۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۰۔۔۔ حضرت امام زین العابدین ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۱۔۔۔ حضرت امام اعظم ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۲۔۔۔ حضرت امام شافعی ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۳۔۔۔ حضرت امام حنبل ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۴۔۔۔ حضرت امام بخاری ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۵۔۔۔ حضرت امام مسلم ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۶۔۔۔ حضرت امام ابوداؤد ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۷۔۔۔ حضرت امام ترمذی ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۸۔۔۔ حضرت امام نسائی ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۳۹۔۔۔ حضرت امام ابن ماجہ ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۴۰۔۔۔ حضرت امام بیہقی ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۴۱۔۔۔ حضرت امام بغوی ؓ کا اصلی نام کیا ہے۔؟

۴۲۔۔۔ حضرت ابن جوزی ؒ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۴۳۔۔۔ حضرت امام نووی ؒ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۴۴۔۔۔ حضرت ابن خلدون علیہ الرحمہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۴۵۔۔۔ حضرت ابن ہشام ؒ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۴۶۔۔۔ حضرت حافظ ابن کثیر ؒ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۴۷۔۔۔ اس صحابی کا کیا نام ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں جن کا نام ظالم تھا۔؟
۴۸۔۔۔ اس صحابی کا کیا نام ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں جن کا نام شیطان تھا۔؟
۴۹۔۔۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے والد اور شوہر کا نام کیا ہے۔؟
۵۰۔۔۔ طالوت بادشاہ کا اصلی نام کیا ہے۔؟
۵۱۔۔۔ کوہ صفا کا نام "صفا" کیوں ہوا۔؟
۵۲۔۔۔ کوہ مروہ کا نام "مروہ" کیوں ہوا۔؟
۵۳۔۔۔ مدینہ طیبہ کا پہلا نام کیا تھا اور اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔؟
۵۴۔۔۔ توراۃ شریف میں مدینہ طیبہ کے کتنے نام ہیں۔؟
۵۵۔۔۔ مکہ معظمہ کو "مکہ" کیوں کہا جاتا ہے۔؟
۵۶۔۔۔ مکہ کے کل کتنے نام ہیں۔؟
۵۷۔۔۔ مکہ معظمہ کے مشہور قبیلہ قریش کا نام "قریش" کیوں ہوا۔؟

ناموں سے متعلق جوابات

۱ــــ تفسیر کبیر کے شروع میں بسم اللہ کے ماتحت ہے کہ حق تعالیٰ کے تین ہزار نام ہیں۔ جن میں سے ایک ہزار کو ملائکہ جانتے ہیں اور ایک ہزار صرف انبیاء کرام۔ باقی ایک ہزار میں سے تین سو نام تورات شریف میں، تین سو انجیل میں، تین سو زبور میں اور ننانوے نام قران کریم میں ہیں۔ اور ایک نام وہ ہے کہ جس کو صرف حق تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۳۸)

دوسرا قول یہ ہے کہ اللہ تقدس و تعالیٰ کے پانچ ہزار نام ہیں۔ ایک ہزار قرآن پاک و سنت صحیحہ میں، ایک ہزار تورات میں، ایک ہزار زبور میں، ایک ہزار انجیل میں اور ایک ہزار لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔ ([illegible])

۲ــــ حضور اکرم ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں محمد، احمد۔ باقی صفاتی نام دو سو ایک۔ ([illegible])

اور بروایت مدارج النبوۃ ایک ہزار ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۰۱)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں کتب سابقہ میں "احمد" اور قرآن کریم میں "محمد" ﷺ۔ اور آپ کے اسماء صفات بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی نے پانچ سو جمع فرمائے، سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کئے اور میں نے چھ سو اور ملائے کل چودہ سو ہوئے۔ ([illegible])

۳ــــ حضور اکرم ﷺ کا نام تورات میں "میذ میذ" انجیل میں "طاب طاب" زبور میں "عاقب" دیگر کتب سابقہ میں سے بعض میں "روحا" بعض میں [illegible] بعض میں "احزایا" بعض میں "فارقلیط" بعض میں "ضحوک" بعض میں "مشفح" بعض

میں [illegible]

[illegible]

۴ــــ حضور اکرم ﷺ [illegible]

آسمان [illegible]

اور طبقات [illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

۵ــــ کائنات عالم میں [illegible] ﷺ [illegible] صفات [illegible] جاتا ہے۔

چنانچہ اہل جنت کے نزدیک آپ [illegible] "عبدالجبار" [illegible] "عبدالمجید" [illegible] "عبدالقادر" [illegible] "عبدالغفار" [illegible]

علیہ السلام کا اصلی نام "عبداللہ" ہے۔

امام [illegible]کی نے فرمایا کہ جبرائیل سریانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں عبدالرحمن یا عبدالعزیز۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جبرائیل کا اصلی نام عبدالجلیل ہے۔ اور کنیت ابوالفتح۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۸۸)

۷۔۔۔۔ حضرت اسرافیل کا اصلی نام عبدالرحمن ہے۔

(عمدۃ القاری ج۱۵ ص۲۰)

اور ایک قول کے بموجب عبدالخالق۔ کنیت ابوالمنافع۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۸۸)

۸۔۔۔۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کا اصلی نام عبداللہ ہے۔

(عمدۃ القاری ج۱۵ ص۲۰)

اور بقول دیگر عبدالرزاق۔ کنیت ابوالغنائم۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۲۸۸)

۹۔۔۔۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا اصلی نام عبدالجبار ہے اور کنیت ابویحیٰ۔

(عمدۃ القاری ج۱۵ ص۲۰)

۱۰۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے پر دادا حضرت ہاشم کا اصلی نام "عمرو" ہے۔ ہاشم اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہشم کے معنی ہیں روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ سب سے پہلے جس نے اپنی قوم کو قحط کے زمانہ میں "الھشمہ" یعنی روٹی کے ٹکڑے پکا کر کھلائے وہ یہی تھے۔ اور علو مرتبت کے لحاظ سے ان کو "عمرو العلی" بھی کہتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۱)

۱۱۔۔۔۔ حضرت عبدالمطلب کا اصلی نام "شیبہ" تھا۔ ان کا یہ نام اس وجہ سے تھا کہ وقت ولادت ان کے سر میں سفید بال تھے۔ انہیں "شیبۃ الحمد" بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے اکثر افعال پسندیدہ اور خوش آیند تھے جس کی وجہ سے لوگ ان کی تعریف و ستائش کیا کرتے تھے۔ بعض لوگ ان کو "عامر" کے نام سے بھی یاد کرتے تھے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸)

۱۲۔۔۔۔ حضرت ابو طالب کا اصلی نام "عبد مناف" ہے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳، نزہۃ المجالس ق۸ ص۱۱۳)

۱۳۔۔۔۔ ابو لہب اصلی نام "عبد العزیٰ" ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۳، نزہۃ المجالس ق۸ ص۱۱۳)

۱۴۔۔۔۔ ابوجہل کا اصلی نام "عمرو بن ہشام" تھا۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۵۰)

ایک روایت میں عروہ بن ہشام ہے۔

(اسماء الرجال مشکوٰۃ ص۶۰۶)

۱۵۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کے اصلی نام پر کافی اختلاف ہے لیکن سب سے زیادہ صحیح قول کے مطابق آپ کا نام زمانۂ جاہلیت میں "عبد شمس" یا "عبد عمرو" تھا اور اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کا نام "عبدالرحمن یا عبداللہ" ہوا۔

(اسماء الرجال مشکوٰۃ ص۶۲۲)

۱۶۔۔۔۔ حضرت ابوذر غفاری ؓ کا اصلی نام "جندب بن جنادہ" ہے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۵۴، نزہۃ المجالس ق۱۲ ص۵۸)

۱۷۔۔۔۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کا اصلی نام "عبداللہ بن قیس" ہے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۸۰۹، نزہۃ المجالس ق۱۲)

۱۸۔۔۔۔ حضرت سلمان فارسی ؓ کا اصلی نام ماہہ بن بوذخشاں ہے۔

(حاشیہ اصح السیر ص۱۴۴)

۱۹۔۔۔۔ حضرت ابوایوب انصاری ؓ کا اصلی نام خالد بن زید انصاری ہے۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۹۱۰، نزہۃ المجالس ق۱۲)

۲۰۔۔۔۔ حضرت ابوسفیان ؓ کا اصلی نام صخر بن حرب القرشی ہے۔

(اسماء الرجال مشکوٰۃ ص۶۰۰)

۲۱۔۔۔۔ حضرت ابو قتادہ ؓ کا اصلی نام حارث بن ربعی انصاری ہے۔

(اسماء الرجال مشکوٰۃ ص۶۱۳)

بعض نے نعمان بتایا ہے۔

(نزہۃ المجالس ق۱۲ ص۵۹)

۲۲۔۔۔۔ حضرت ابن ام مکتوم ؓ کا اصلی نام عبداللہ بن عمرو ہے۔ بعض عمرو بن قیس اور بعض عبداللہ بن صریح کہتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج۲ ص۱۰۰۶)

۲۳۔۔۔۔ حضرت ابو طلحہ ؓ کا اصلی نام زید بن سہل انصاری ہے۔

(اسماء الرجال مشکوٰۃ ص۶۰۱، نزہۃ المجالس ق۱۲)

۲۴ــــ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا اصلی نام عویمر بن عامر ہے۔

(اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۵۹۴، نزہۃ المجالس ج ۲)

۲۵ــــ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام سعد بن مالک الانصاری ہے۔

(اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۵۹۹، نزہۃ المجالس ج ۲)

۲۶ــــ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام مہشم یا ہشیم یا ہاشم بن عتبہ ہے۔

(اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۵۹۸)

۲۷ــــ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا اصلی نام عامر بن عبد اللہ بن الجراح ہے۔

(اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۰۸)

۲۸ــــ حضرت ابو لبابہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام رفاعہ بن عبد المنذر الانصاری ہے۔

(اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۱۵)

۲۹ــــ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا اصلی نام فاختہ ہے بعض عاتکہ اور بعض ہند بتاتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۳۸)

۳۰ــــ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا اصلی نام علی بن حسین ہے۔ زین العابدین لقب سے ملقب ہونے کی وجہ یوں ہے کہ ایک رات آپ نماز تہجد میں مشغول تھے کہ شیطان ایک سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تا کہ آپ کو عبادت سے باز رکھے۔ آپ نے اس کی طرف توجہ نہ دی یہاں تک کہ اس سانپ نما شیطان نے آپ کے پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے منہ میں لیکر نہایت ہی سختی سے کاٹا جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی لیکن آپ نے نماز قطع نہ کی۔ آپ پر منکشف ہوا کہ وہ شیطان ہے۔ دریں اثناء آپ نے ایک آواز سنی قائل نظر نہ آیا کہنے والا کہتا تھا کہ آپ زین العابدین ہیں آپ زین العابدین ہیں آپ زین العابدین ہیں۔

(شواہد النبوۃ ص ۳۲۶)

۳۱ــــ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام نعمان بن ثابت ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۴، نزہۃ المجالس ج ۲)

۳۲ــــ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد بن ادریس شافعی ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۵، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۳۳ــــ حضرت امام حنبل رضی اللہ عنہ کا اصلی نام احمد بن حنبل ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۸، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۳۴ــــ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد بن اسماعیل البخاری ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۶، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۳۵ــــ حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ کا نام مسلم بن حجاج ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۰، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۳۶ــــ حضرت امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کا اصلی نام سلیمان بن الاشعث ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۰، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۳۷ــــ حضرت امام ترمذی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد بن عیسیٰ الترمذی ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۰، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۳۸ــــ حضرت امام نسائی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام احمد بن شعیب النسائی ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۰، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۳۹ــــ حضرت امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محمد یزید بن ماجہ ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۰، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۴۰ــــ حضرت امام بیہقی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام احمد بن الحسین البیہقی ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۸، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۴۱ــــ حضرت امام بغوی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام الحسین بن مسعود البغوی ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۸، نزہۃ المجالس ص ۱۲)

۴۲ــــ ابن جوزی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۸)

۴۳ــــ امام نووی رضی اللہ عنہ کا اصلی نام محی الدین یحییٰ بن شرف النووی ہے۔

(۱۔اکمال ملحقہ مشکوۃ ص ۶۲۸، نزہۃ المجالس)

۴۴ــــ ابن خلدون علیہ الرحمہ کا اصلی نام عبد الرحمٰن ابن خلدون ہے۔

(مقدمہ ابن خلدون)

۴۵ـــــ ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کا اصلی نام عبد الملک بن ہشام ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام)

۴۶ـــــ حافظ ابن کثیر علیہ الرحمہ کا اصلی نام عماد الدین ابن کثیر ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۴۷ـــــ وہ حضرت راشد رضی اللہ عنہ ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام "ظالم" تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم راشد ہو! (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۰)

۴۸ـــــ وہ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ ہیں کہ ان کا پہلا نام "شیطان" تھا حضور اکرم ﷺ نے یہ نام تبدیل کرکے عبداللہ رکھا۔ (مسند احمد بن حنبل ج ۴ ص ۳۰۵)

۴۹ـــــ دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام ابی ذویب عبداللہ بن الحرث ہے اور شوہر کا نام حارث بن عبد العزیٰ ہے۔ ([illegible])

۵۰ـــــ طالوت کا نام شاول ابن قیس تھا درازی قد کی وجہ سے ان کا لقب طالوت ہوا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۵۵)

۵۱ـــــ صفا کا نام "صفا" اس لئے ہوا کہ اس پر آدم صفی اللہ علیہ السلام بیٹھے تھے۔

(حاشیہ صاوی ص ۳۳)

۵۲ـــــ مروہ کا نام "مروہ" اسلئے رکھا گیا کہ اس پر امراۃ آدم یعنی حضرت حوا علی نبینا و علیہا السلام بیٹھیں تھیں۔ (حاشیہ صاوی ص ۳۳)

۵۳ـــــ مدینہ طیبہ کا پہلا نام "یثرب" تھا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ عمالیق میں سے سب سے پہلے جو شخص یہاں آکر ٹھہرا تھا اس کا نام یثرب بن مہلائیل تھا۔ اسلئے اس شہر کو اسی کے نام سے موسوم و مشہور کیا گیا۔ (ابن کثیر پ ۲۱ ص ۱۰)

ایک قول کے بموجب اس شخص کا نام یثرب بن الوائل تھا۔

([illegible] فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۲)

۵۴ـــــ توراۃ شریف میں مدینہ طیبہ کے گیارہ نام آئے ہیں۔

(۱) مدینہ۔ (۲) طابہ۔ (۳) مسکینہ۔ (۴) جابرہ۔ (۵) محبہ۔ (۶) محبوبہ۔
(۷) قاصمہ۔ (۸) مجبورہ۔ (۹) عذراء۔ (۱۰) مرحومہ۔ (۱۱) طیبہ۔ (ابن کثیر پ ۱۱ ص ۱۰)

۵۵ـــــ مکہ "مک" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں چوس لینا خشک کر دینا۔ چونکہ

یہ شہر حاجیوں کے گناہوں کو جذب کر لیتا ہے اس لئے اسے مکہ کہا جاتا ہے۔ مکہ کو بکہ بھی کہتے ہیں کہ جس کے معنی ہیں کچل دینا۔ چونکہ اس شہر کے دشمن اصحاب فیل وغیرہ کچل دیئے گئے اس لئے اسے بکہ کہا جاتا ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۱۰)

۵۶ـــــ مکہ معظمہ کے بہت سے نام ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

(۱) مکہ (۲) بکہ۔ (۳) ام رحم۔ (۴) کوثیٰ۔ (۵) بساسہ۔ (۶) حاطمہ۔
(۷) ام القریٰ۔ (۸) بلد الامین۔ (۹) [illegible]۔ (۱۰) صلاح۔ (۱۱) عرش۔ (۱۲)
قادس۔ (۱۳) مقدس۔ (۱۴) راس۔ (۱۵) [illegible]۔ (۱۶) [illegible]۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۱۰)

۵۷ـــــ مکہ معظمہ کا مشہور قبیلہ قریش کا نام قریش رکھنے میں متعدد وجوہات بیان کئے گئے ہیں۔ مشہور وجہ یہ ہے کہ قریش ایک بہت بڑا آبی جانور ہے جو مچھلیوں کو کھاتا ہے کوئی دوسرا آبی جانور اسے نہیں کھا سکتا۔ یہ تمام دریائی جانوروں پر غالب و برتر رہتا ہے اسی طرف نسبت کرتے ہوئے اس قبیلہ کا نام قریش ہوا بعض کہتے ہیں کہ متفرق و منتشر ہو جانے کے بعد حرم پاک میں چونکہ یہ دوبارہ مجتمع ہوئے تھے اور تقرش کے معنی ہیں جمع ہونے اور اکٹھا ہونے کے ہیں۔ تیسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یہ لوگ اہل تجارت اور صاحب ہنر تھے اور قرش کے معنی کسب و ہنر اور اکٹھا کرنے کے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جب لوگ حج کیلئے آتے تو یہ لوگ فقراء و مساکین کے احوال کی تفتیش کرتے اور ان کی امداد کرتے تھے یہاں تقریش کے معنی تفتیش کے ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۶)

القاب سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ شیخ الانبیاء کس نبی کا لقب ہے؟
۲۔۔۔ خطیب الانبیاء کس نبی کا لقب ہے؟
۳۔۔۔ ابو الانبیاء کس نبی کا لقب ہے؟
۴۔۔۔ ابوالبشر اور ابو محمد کس نبی کا لقب ہے؟
۵۔۔۔ روح اللہ کس نبی کا لقب ہے؟
۶۔۔۔ آدم ثانی کس نبی کو کہا جاتا ہے؟
۷۔۔۔ قرآن میں ذوالنون اور صاحب الحوت کس نبی کو کہا گیا ہے؟
۸۔۔۔ ابوالضیفان کس نبی کا لقب ہے؟
۹۔۔۔ ذبیح اللہ کس نبی کا لقب ہے؟
۱۰۔۔۔ [illegible] کس نبی کا لقب ہے؟
۱۱۔۔۔ ابن الذبیحین کس نبی کا لقب ہے؟
۱۲۔۔۔ خاتم الانبیاء کس کا لقب ہے؟
۱۳۔۔۔ صاحب [illegible] کس کا لقب ہے؟
۱۴۔۔۔ ذوالشہادتین کس صحابی کا لقب ہے؟
۱۵۔۔۔ ذوالجناحین کس صحابی کا لقب ہے؟
۱۶۔۔۔ ذوالنورین کس صحابی کا لقب ہے؟
۱۷۔۔۔ [illegible] کس صحابی کا لقب ہے؟
۱۸۔۔۔ ذوالیدین کس صحابی کا لقب ہے؟
۱۹۔۔۔ ذوالہجرتین کس صحابی کا لقب ہے؟

۲۰۔۔۔ [illegible] کس صحابی کا لقب ہے؟
۲۱۔۔۔ صاحب اسرار رسول کس صحابی کا لقب ہے؟
۲۲۔۔۔ خطیب رسول کس صحابی کا لقب ہے؟
۲۳۔۔۔ محبوب رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟
۲۴۔۔۔ حواری رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟
۲۵۔۔۔ حب رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟
۲۶۔۔۔ صاحب طہور رسول کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟
۲۷۔۔۔ میزبان رسول کس صحابی کا لقب ہے؟
۲۸۔۔۔ [illegible] کس صحابی کا لقب ہے؟
۲۹۔۔۔ قاری رسول کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۰۔۔۔ صاحب الاذان کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۱۔۔۔ سید الانصار کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۲۔۔۔ صاحب النعلین کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۳۔۔۔ خاتم المہاجرین کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۴۔۔۔ حبر ہذہ الامت کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۵۔۔۔ امین ہذہ الامت کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۶۔۔۔ ابوالمساکین کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۷۔۔۔ ام المساکین کس صحابیہ کا لقب ہے؟
۳۸۔۔۔ ابوالخلفاء کس صحابی کا لقب ہے؟
۳۹۔۔۔ مستجاب الدعوات کس صحابی کا لقب ہے؟
۴۰۔۔۔ ترجمان قرآن کس صحابی کا لقب ہے؟
۴۱۔۔۔ سید الشہداء کس صحابی کا لقب ہے؟
۴۲۔۔۔ ناجی کس صحابی کا لقب ہے؟

۴۳ــــ سفینہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟

۴۴ــــ الطیب المطیب کس صحابی کا لقب ہے۔؟

۴۵ــــ سیف اللہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟

۴۶ــــ غسیل الملائکہ کس صحابی کا لقب ہے۔؟

۴۷ــــ ملک الملوک العادلہ کس کا لقب ہے۔؟

القاب سے متعلق جوابات

۱ــــ شیخ الانبیاء لقب حضرت نوح علیہ السلام کا ہے۔ (مدارج النبوۃ ص ۶۸، رکن اول)

۲ــــ خطیب الانبیاء، حضرت شعیب علیہ السلام کا لقب ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۷۷)

۳ــــ ابوالانبیاء، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۳ ص ۳۴۴)

۴ــــ ابوالبشر اور ابو محمد، یہ دونوں لقب حضرت آدم علیہ السلام کے ہیں۔ دنیا میں آپ کا لقب ابوالبشر ہے اور جنت میں آپ کا لقب ابو محمد ہوگا۔ (البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۹۷)

۵ــــ ہبۃ اللہ (اللہ نے دیا) یہ لقب حضرت شیث علیہ السلام کا ہے۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۳۰)

۶ــــ آدم ثانی، حضرت نوح علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔ (مدارج النبوۃ ص ۶۸، رکن اول)

۷ــــ قرآن میں ذوالنون اور صاحب الحوت (مچھلی والے) حضرت یونس علیہ السلام کو کہا گیا ہے۔ مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے۔ (حیوۃ الحیوان)

۸ــــ ابوالضیفان، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔ (تفسیر نعیمی ص ۸۱۰)

۹ــــ ہرمس الہرامس یعنی حکیم الحکماء حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب ہے۔

(محاضرۃ الاوائل ص ۸۴)

۱۰ــــ ذوالہجرتین، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے اسلئے کہ آپ نے دو ہجرتیں کی۔ ایک عراق سے کوفہ کی طرف اور ایک کوفہ سے ملک شام کی طرف۔

(تفسیر کشاف پ ۲۱، ج ۳، ص ۴۵۱)

۱۱ــــ ابن الذبیحین، یہ لقب حضور اکرم ﷺ کا ہے۔ دو ذبیح سے مراد ایک حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ایک اسماعیل علیہ السلام۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۱۸، تواریخ حبیب الٰہ ص ۱۰)

۱۲ــــ حاذم اللذات، ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کا لقب ہے۔

(مدارج النبوۃ ص ۴۰۰، رکن سوم، لطائف اللغات ص ۵۴۶)

۱۳۔۔۔۔صاحب الزمان، حضرت امام مہدی کا لقب ہے۔ (غیاث اللغات ص ۳۰۴)

۱۴۔۔۔۔ذوالشہادتین، یہ لقب حضرت خزیمہ بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ کا ہے

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۵۴)

آپ کا اس لقب کے ساتھ ملقب ہونے کا تفصیلی واقعہ صحابہ کرام کے تحت میں بیان کر دیا گیا ہے۔

۱۵۔۔۔۔ ذوالجناحین (دو بازو والے) یہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو اس لقب سے اس وقت یاد فرمایا جب جنگ موتہ کے موقعہ پر دشمنوں سے مقابلہ کرتے ہوئے آپ کے دونوں بازو کٹ گئے اور پھر آپ شہید ہو گئے۔ حضور شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا:

میں نے جعفر کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا۔

ایک روایت کے مطابق فرمایا:

حق تعالیٰ نے جعفر کو دو بازو یا قوت کے عطا فرمائے جن سے وہ فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۶۰، حاشیہ بخاری شریف ج ۲ ص ۱۶۱)

۱۶۔۔۔۔ ذوالنطاقین یا ذات النطاقین (دو کمر بند والی) یہ لقب حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا ہے۔ ہجرت کے موقعہ پر جب حضور اکرم ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار ثور میں قیام پذیر تھے تو ان دنوں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے واسطے کھانے کے لئے ستو لایا کرتی تھیں۔ جس دن حضور ﷺ غار ثور سے کوچ کرنے لگے اس دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ستو کا تھیلا تو لائیں مگر اس تھیلے کو باندھ کر لٹکانے کے واسطے تسمہ یا ڈوری لانا بھول گئیں۔ جب اس تھیلے کو لٹکانے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنا کمر بند نکال کر اس کے دو ٹکڑے کئے ایک سے تھیلے کا دہانہ باندھ کر لٹکایا اور دوسرے ٹکڑے سے کمر باندھی۔ اسی دن سے ان کا لقب ذات النطاقین ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۰)

۱۷۔۔۔۔ ذوالہجرتین، یہ بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ (حاشیہ ۵، ج ۱، ص ۱۲۸)

۱۸۔۔۔۔ذوالیدین، یہ لقب حضرت خرباق رضی اللہ عنہ کا ہے (حاشیہ ج ۲ ص ۱۵۴، ۱۸، باب [illegible] ص ۲۶۶)

یا تو یہ کنایہ ہے سخاوت سے یا حقیقتاً ان کے ہاتھ لمبے تھے۔ ۱۲

۱۹۔۔۔۔ذوالبجادین (دو چادر والے) یہ لقب حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ آپ قبیلہ مزنیہ کے باشندوں میں سے تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی اس حال میں پہنچے کہ آپ کے پاس صرف ایک ہی چادر تھی اس کے دو حصے کئے ہوئے ایک حصہ کا تہ بند اور دوسرے کی چادر بنائے ہوئے تھے۔ سحر کے وقت مدینہ طیبہ پہنچے اور مسجد نبوی شریف میں ٹھہرے۔ جب حضور اکرم ﷺ نماز کیلئے باہر تشریف لائے اور حضور کی نظر مبارک ان پر پڑی تو فرمایا: تم کون ہو۔؟ انہوں نے کہا میں فقیر و مسافر آپ کا عاشق جمال ہوں میرا نام عبدالعزیٰ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارا نام عبداللہ اور تمہارا لقب ذوالبجادین ہے ہمارے کاشانہ اقدس سے قریب ہمارے پاس رہو۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۵۹)

۲۰۔۔۔۔ ذوالنور، یہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے اپنی قوم کیلئے کوئی نشانی و کرامت مانگی۔ حضور ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور کہا: خداوندا!! انہیں نور عطا فرما۔ تو ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک نور چمکنے لگا۔ اس پر انہوں نے عرض کیا میں ڈرتا ہوں کہ لوگ اسے برص خیال کرنے لگیں گے۔ تو اسے بدل دیا گیا اور وہ نور ان کے کوڑے کے دستہ میں آگیا اور رات کی تاریکی میں ان کا کوڑا روشنی دیتا تھا اسی وجہ سے ان کا لقب ذوالنور یعنی روشنی والے مشہور ہو گیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۰۲)

۲۱۔۔۔۔صاحب اسرار رسول اللہ ﷺ، یہ لقب حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ان کو منافقوں کا علم تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو منافقوں کی صفات کی تعلیم دی تھی۔ یہ منافقوں کی ذاتوں، ان کی شخصیتوں اور ان کے ناموں کو خوب پہچانتے تھے کہ کون کون ہیں۔ اس لئے ان کو اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۴۴)

۲۲۔۔۔۔ خطیب رسول اللہ ﷺ، یہ لقب حضرت ثابت بن قیس ؓ کا ہے۔

(مدارج ج ۲ ص ۱۰۲۳)

۲۳۔۔۔۔ محبوب رسول ﷺ، حضرت زید بن حارثہ ؓ کو کہا جاتا ہے۔

(اسد الغابہ ج ۲ ص ۵۹۵)

۲۴۔۔۔۔ حواری رسول ﷺ، حضرت زبیر بن عوام ؓ کو کہا جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۶۵، مدارج ج ۲ ص ۹۰۶)

۲۵۔۔۔۔ حب رسول ﷺ حضرت اسامہ بن زید ؓ کو کہا جاتا ہے۔

(مدارج ج ۲ ص ۸۰۱)

۲۶۔۔۔۔ صاحب طہور رسول ﷺ، حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے نعلین شریفین اور مسواک وغیرہ کی حفاظت آپ کے ذمے ہوتی تھی۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۸۰۵، مدارج ج ۲ ص ۸۵۲)

۲۷۔۔۔۔ میزبان رسول ﷺ، حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کا لقب ہے۔

(ابن ہشام ج ۲ ص ۱۵)

۲۸۔۔۔۔ بلیغ الارض یہ لقب حضرت خبیب ؓ کا ہے۔ جب کفار و مشرکین نے آپ کو سولی دیدی تو آپ کی لاش مبارک چالیس دنوں تک سولی پر لٹکی رہی۔ حضرت زبیر بن عوام اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ سے آکر لاش مبارک کو سولی سے اتار کر لیکر چلنے لگے۔ جب صبح ہوئی تو مشرکین کو پتہ چلا اور ان کے تعاقب میں نکلے جب ان کے قریب پہنچے تو حضرت زبیر ؓ، حضرت خبیب ؓ کی لاش مبارک زمین پر رکھ کر کفار و مشرکین سے مقابلہ کرنے لگے اس دوران زمین نے حضرت خبیب ؓ کی لاش مبارک کو اپنے اندر سمو لیا۔ اسی لئے آپ کو بلیغ الارض کہا جاتا ہے۔

(مدارج ج ۲ ص ۲۲۶)

۲۹۔۔۔۔ فارس رسول ﷺ، حضرت ابو قتادہ ؓ کا لقب ہے۔ (اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۳)

۳۰۔۔۔۔ صاحب الاذان، حضرت عبد اللہ بن زید انصاری ؓ کا لقب ہے۔ کیونکہ آپ کو خواب میں اذان کے الفاظ بتلائے گئے تھے۔

(مدارج ج ۲ ص ۸۶)

۳۱۔۔۔۔ سید الانصار، یہ لقب حضرت سعد بن معاذ انصاری ؓ کا ہے۔ چونکہ انصار میں سے انہیں کا گھرانا سب سے پہلے اسلام لایا۔ اس لئے حضور اکرم ﷺ نے انہیں یہ لقب مرحمت فرمایا۔

(مدارج ج ۲ ص ۹۰۰)

۳۲۔۔۔۔ صاحب الکتابین، یہ حضرت سلمان فارسی ؓ کا لقب ہے۔ چونکہ آپ پہلے انجیل پر ایمان رکھتے تھے جب قرآن کا نزول ہوا تو پھر قرآن پر ایمان لائے۔

(بخاری، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۸)

۳۳۔۔۔۔ خاتم المہاجرین، حضرت عباس ؓ کا لقب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباس ؓ سے فرمایا تھا کہ تم خاتم المہاجرین ہو اور میں خاتم النبیین۔

(کنز العمال ج ۲ ص ۱۰۰)

۳۴۔۔۔۔ حبر ہذہ الامۃ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا لقب ہے۔

(اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۰۰، مدارج ج ۲ ص ۳۴۳)

۳۵۔۔۔۔ امین ہذہ الامۃ، حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ کا لقب ہے۔

(اسد الغابہ ج ۱ ص ۱۰۸، مدارج ج ۲ ص ۵۶۶)

۳۶۔۔۔۔ ابو المساکین، یہ لقب حضرت جعفر ؓ کا ہے حضور اکرم ﷺ نے عطا فرمایا تھا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۰)

۳۷۔۔۔۔ ام المساکین، یہ لقب ام المومنین سیدتنا زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ کیونکہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلاتیں اور ان پر بڑی شفقت فرماتی تھیں۔

(مدارج ج ۲ ص ۵۰)

۳۸۔۔۔۔ ابو الخلفاء، یہ لقب حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ منقول ہے کہ جب ان کی پیدائش ہوئی تو ان کی والدہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور فرمایا ابو الخلفاء کو لے جاؤ۔

(مدارج ج ۲ ص ۳۰)

۳۹— مستجاب الدعوات، یہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کا لقب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو مقبول الدعا ہونے کی دعا دی تھی۔ چنانچہ آپ ایسے مقبول الدعا تھے کہ صحابہ کرام آپ سے دعا کرانے آتے تھے۔

(اکمال [illegible] ج ۴ ص ۱۳۱، مدارج ج ۲ ص ۵۱۱)

۴۰— ترجمان القرآن، یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا لقب ہے۔

(مدارج [illegible] ج ۲ ص ۸۲)

۴۱— سید الشہداء حضرت امیر حمزہ ؓ کا لقب ہے۔ (مدارج [illegible] ج ۲ ص ۸۴۲)

۴۲— ناجیہ، یہ لقب حضرت ذکوان ؓ کا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے آپ کو اس لقب سے ملقب اس وقت فرمایا جب آپ کو قریش سے نجات ملی۔

(۱۰۱۔ جمال مصطفیٰ ص ۶۲۰)

۴۳— سفینہ، یہ جس صحابی کا لقب ہے ان کے نام میں اختلاف ہے۔ مہران یا ملہمان یا رومان یا کیسان یا فروخ ہے۔ سفینہ ان کا لقب قرار پانے کا سبب یہ ہے کہ ایک سفر میں یہ حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے مسلمانوں میں سے جو بھی کسی چیز کو اٹھانے سے مجبور ہو جاتا تھا وہ چیز ان کے حوالے کردی جاتی تھی اس طرح انہوں نے بہت سے لوگوں کی چیزیں سنبھال رکھی تھیں اس بنا پر حضور اکرم ﷺ نے ان کو سفینہ یعنی کشتی سے تشبیہ دی۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۸۔۹)

۴۴— الطیب المطیب، حضرت عمار بن یاسر ؓ کا لقب ہے۔

(۱۰۰۱ جمال مصطفیٰ ص ۶۰)

۴۵— سیف اللہ، حضرت خالد بن ولید ؓ کا لقب ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۶۰)

۴۶— غسیل الملائکہ، یہ لقب حضرت حنظلہ ؓ کا ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۲۶)

۴۷— ملک الملوک العادلہ، حضرت ذوالقرنین کا لقب ہے۔

اولیات سے متعلق سوالات

۱— اولاد آدم میں سب سے پہلے نبوت کس کو ملی؟

۲— جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جمع کر کے فرمایا الست بربکم تو سب سے پہلے قالوا بلیٰ کس نے کہا تھا؟

۳— سب سے پہلے سبحان اللہ کس نے کہا؟

۴— سب سے پہلے الحمد للہ کس نے کہا؟

۵— سب سے پہلے اللہ اکبر کس نے کہا؟

۶— سب سے پہلے لا الہ الا اللہ کس نے کہا؟

۷— سب سے پہلے اما بعد کس نے کہا؟

۸— سب سے پہلے سبحان ربی الاعلیٰ کس نے کہا؟

۹— سب سے پہلے آٹا کس نے گوندھا؟

۱۰— سب سے پہلے مرغ کس نے پالا؟

۱۱— سب سے پہلے کبوتر کس نے پالا؟

۱۲— سب سے پہلے چاندی سے روپے اور سونے سے اشرفیاں کس نے بنائیں۔

۱۳— سب سے پہلے [illegible] کس نے [illegible]؟

۱۴— سب سے پہلے کپڑا کس نے سیا؟

۱۵— سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا کس نے پہنا؟

۱۶— سب سے پہلے پاجامہ کس نے پہنا؟

۱۷— سب سے پہلے تصویر کس نے بنائی؟

۱۹— سب سے پہلے ترازو اور پیمانہ کس نے قائم کئے؟

١٩ [illegible]
٢٠ [illegible]
٢١ [illegible]
٢٢ [illegible]
٢٣ [illegible]
٢٤ [illegible]
٢٥ [illegible]
٢٦ [illegible]
٢٧ [illegible]
٢٨ [illegible]
٢٩ [illegible]
٣٠ [illegible]
٣١ [illegible]
٣٢ [illegible]
٣٣ [illegible]
٣٤ [illegible]
٣٥ [illegible]
٣٦ [illegible]
٣٧ [illegible]
٣٨ [illegible]
٣٩ [illegible]
٤٠ [illegible]
٤١ [illegible]
٤٢ [illegible]
٤٣ [illegible]
٤٤ [illegible]
٤٥ [illegible]
٤٦ [illegible]
٤٧ [illegible]
٤٨ [illegible]
٤٩ [illegible]
٥٠ [illegible]
٥١ [illegible]
٥٢ [illegible]
٥٣ [illegible]
٥٤ [illegible]
٥٥ [illegible]
٥٦ [illegible]
٥٧ [illegible]
٥٨ [illegible]
٥٩ [illegible]
٦٠ [illegible]
٦١ [illegible]
٦٢ [illegible]
٦٣ [illegible]
٦٤ [illegible]

۶۵— اہل مدینہ میں سے سب سے پہلے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والا شخص کون ہے؟

۶۶— کعبۃ اللہ میں سب سے پہلے کلمہ اسلام کو بآواز بلند پکار کر ادا کرنے والے صحابی کون ہیں؟

۶۷— راہ اسلام میں سب سے پہلے [illegible]

۶۸— راہ اسلام میں سب سے پہلے شہادت پانے والے صحابی کون ہیں؟

۶۹— قبول اسلام کے بعد میں سب سے پہلے [illegible] کون ہیں؟

۷۰— مدینہ طیبہ ہجرت کرنے والے سب سے پہلے صحابی کون ہیں؟

۷۱— مدینہ طیبہ کا پہلا شخص کون ہے جس کا [illegible] میں ہوا؟

۷۲— مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کا سب سے پہلا [illegible] کون ہے؟

۷۳— بعد ہجرت انصاری مسلمانوں کا سب سے پہلا [illegible] کون ہے؟

۷۴— مدینہ طیبہ میں مسلمانوں میں سب سے پہلا [illegible] کون ہے؟

۷۵— بعد ہجرت انصاری مسلمانوں میں سب سے پہلے [illegible] والے صحابی کون ہیں؟

۷۶— [illegible] سب سے پہلے [illegible] کون ہیں؟

۷۷— سب سے پہلے [illegible] والے کون ہیں؟

۷۸— اسلام میں سب سے پہلے [illegible] والے کون ہیں؟

۷۹— اسلام میں سب سے پہلے [illegible]

۸۰— سب سے پہلے [illegible] والے کون ہیں؟

۸۱— سب سے پہلے [illegible]

۸۲— [illegible]

۸۳— [illegible]

۸۴— [illegible]

۸۵— [illegible]

۸۶— [illegible]

۸۷— [illegible]

۸۸— [illegible]

۸۹— [illegible]

۹۰— اسلام میں [illegible]

۹۱— [illegible]

۹۲— اسلام میں [illegible]

۹۳— اسلام میں [illegible]

۹۴— [illegible]

۹۵— [illegible]

۹۶— [illegible]

۹۷— [illegible]

۹۸— [illegible]

۹۹— [illegible]

۱۰۰— [illegible]

۱۰۱— [illegible]

۱۰۲— [illegible]

۱۰۳— [illegible]

۱۰۴— [illegible]

۱۰۵۔۔۔ سب سے پہلا حکمران جو حلقہ بگوش اسلام ہوا کون ہے۔؟
۱۰۶۔۔۔ سب سے پہلا شخص جو فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوا کون ہے۔؟
۱۰۷۔۔۔ سب سے پہلا خطاب جو حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابی کو دیا کونسا ہے۔؟
۱۰۸۔۔۔ سب سے پہلا کذاب جس نے دعوائے نبوت کیا کون ہے۔؟
۱۰۹۔۔۔ سب سے پہلے مسلمانوں کو مال غنیمت کب ہاتھ آیا۔؟
۱۱۰۔۔۔ سب سے پہلے قیدی جن کو مسلمانوں نے قید کیا کون کون ہیں۔؟
۱۱۱۔۔۔ سب سے پہلا بادشاہ جس نے سولی کی سزا دی کون ہے اور کس کو سولی دی؟
۱۱۲۔۔۔ سب سے پہلے آگ کی پوجا کس نے کی۔؟
۱۱۳۔۔۔ مکہ معظمہ میں بننے والا سب سے پہلا گھر کونسا ہے اور کس نے بنایا تھا۔؟
۱۱۴۔۔۔ زمین پر اگنے والا سب سے پہلا درخت کونسا ہے۔؟
۱۱۵۔۔۔ سب سے پہلا درخت جو طوفان نوح کے بعد اگا کونسا ہے۔؟
۱۱۶۔۔۔ خانۂ کعبہ کا طواف سب سے پہلے کس نے کیا۔؟
۱۱۷۔۔۔ آسمان میں سب سے پہلے اذان کس نے دی۔؟
۱۱۸۔۔۔ سب سے پہلی ندائے غیبی جو حضور اکرم ﷺ کو کی گئی وہ کونسی ہے۔؟
۱۱۹۔۔۔ سب سے پہلا مکان جو زمین پر بنا کونسا ہے۔؟
۱۲۰۔۔۔ سب سے پہلے اپنے سر پر تاج رکھنے والا بادشاہ کون ہے۔؟
۱۲۱۔۔۔ اسلام میں سب سے پہلے کس کی میراث تقسیم کی گئی۔؟
۱۲۲۔۔۔ اسلام پر خاتمہ کی دعا سب سے پہلے کس نے کی۔؟
۱۲۳۔۔۔ اپنی اولاد اور اپنے والدین کی مغفرت کی دعا سب سے پہلے کس نے کی۔؟
۱۲۴۔۔۔ سب سے پہلے گھوڑے پر کون سوار ہوا۔؟
۱۲۵۔۔۔ زمین پر سب سے پہلی بارش کس تاریخ کو ہوئی۔؟
۱۲۶۔۔۔ سب سے پہلی قبر کہ جس پر پانی چھڑکا گیا کس کی ہے۔؟
۱۲۷۔۔۔ سب سے پہلے عربی زبان بولنے والے کون ہیں۔؟

اولیات سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں کہ جنہیں اولاد آدم میں سب سے پہلے نبوت ملی۔ (الاتقان فی علوم القرآن ج۲ ص ۱۷۵)

۲۔۔۔ وہ حضور اکرم ﷺ ہیں کہ جواب میں سب سے پہلے قالُوْا بلیٰ کہا تھا۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص ۱۲۲، مدارج النبوۃ ج۱ ص ۱۲۲)

۳۔۔۔ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے سبحان اللہ کہا۔ عرش اعظم کی عظمت دیکھ کر۔ (تفسیر نعیمی ج۲ ص ۳۰۳)

۴۔۔۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے الحمد للہ کہا۔ جب ان میں روح پھونکی گئی۔ (خازن ج۱ ص ۴۹، حوالہ بالا)

۵۔۔۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اللہ اکبر کہا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ یعنی دنبہ دیکھ کر۔ (تفسیر نعیمی ج۲ ص ۳۰۳)

۶۔۔۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا۔ طوفان دیکھ کر۔ (تفسیر نعیمی ج۲ ص ۳۰۳)

۷۔۔۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اَمَّا بَعْدُ کہا۔ (تفسیر نعیمی ج۲ ص ۳۰۵)

۸۔۔۔ وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہا۔ (محاضر ۱۵۵، کل)

۹۔۔۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے اپنا سر مونڈھا۔
۱۰۔۔۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے مرغ پالا۔
۱۱۔۔۔ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے کبوتر پالا۔
۱۲۔۔۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں کہ سب سے پہلے چاندی سے روپے اور

[illegible]

۳۶— [illegible]

[illegible]

۳۷— [illegible]

[illegible]

۳۸— [illegible]

[illegible]

۳۹— [illegible]

[illegible]

۴۰— [illegible]

[illegible]

۴۱— [illegible]

[illegible]

۴۲— [illegible]

[illegible]

۴۳— [illegible]

۴۴— [illegible]

[illegible]

ایک قول میں [illegible]

ایک قول میں [illegible]

[illegible]

۴۵— [illegible]

[illegible]

۴۶— [illegible]

[illegible]

۴۷— [illegible]

[illegible]

۴۸— [illegible]

[illegible]

ایک قول [illegible]

۴۹— [illegible]

۵۰— [illegible]

[illegible]

۵۱— [illegible]

[illegible]

۵۲— [illegible]

۵۳— [illegible]

[illegible]

۵۴— [illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۵— [illegible]

[illegible]

۱۶—— [illegible] گیا۔

۱۷—— [illegible] لقب پایا۔

۱۸—— [illegible]

۱۹—— [illegible]

۲۰—— [illegible]

۲۱—— [illegible]

۲۲—— [illegible]

۲۳—— [illegible]

۲۴—— [illegible]

۲۵—— [illegible]

[illegible]

۲۶ [illegible]

۲۷ [illegible]

۲۸ [illegible]

۲۹ [illegible]

۳۰ [illegible]

۳۱ [illegible]

۳۲ [illegible]

۳۳ [illegible]

۳۴ [illegible]

۳۵ [illegible]

حضرت کلثوم بن الہدم رضی اللہ عنہ ہیں۔ (محسن انسانیت ص ۱۰۱)

۷۶۔۔۔ سب سے پہلی نماز جنازہ جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی وہ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ (ماہنامہ اعلیٰ حضرت شمارہ اگست ص ۹۰)

۷۷۔۔۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے درہ کی ایجاد اور کوڑے کی سزا دی۔

۷۸۔۔۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب نوشی پر سزا کا حکم جاری کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

۷۹۔۔۔ اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کو دی گئی۔

۸۰۔۔۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے شہروں کو آباد کیا۔ (تاریخ اسلام ج ۱ ص ۳۰۶)

۸۱۔۔۔ سب سے پہلے نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر لوگوں کو جمع کرنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (تاریخ اسلام ج ۱ ص ۳۰۶)

۸۲۔۔۔ حضور اکرم ﷺ کے بعد سب سے پہلے قریش مکہ کے سامنے باآواز بلند قرآن پڑھنے والے صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں۔ (طبری ج ۱ ص ۱۰۳)

۸۳۔۔۔ اول صحابی رسول جنہوں نے اپنی زوجہ کے ساتھ ہجرت کی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۲)

۸۴۔۔۔ انصار کہتے ہیں کہ اول صحابی جو بقیع الغرقد میں مدفون ہوئے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ ہیں اور مہاجرین کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۴۵)

۸۵۔۔۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلی اذان فتح مکہ کے دن ظہر کی دی گئی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر دی۔ ([illegible])

۸۶۔۔۔ خانہ کعبہ میں سب سے پہلی نماز اس دن پڑھی گئی جس دن حضرت عمر

فاروق رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۳)

۸۷۔۔۔ پہلی عید الفطر کی نماز ۲ھ کو پڑھی گئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۰۴)

۸۸۔۔۔ پہلی عید الاضحیٰ کی نماز ۲ھ میں پڑھی گئی۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۸۰)

۸۹۔۔۔ پہلی نماز جمعہ ۱ھ بارہ ربیع الاول کو بنی سالم کی آبادی میں پڑھی گئی۔ نمازی صحابہ کی تعداد سو تھی (محسن انسانیت ص ۲۰۳)(حضور ﷺ کی امامت میں)

۹۰۔۔۔ اسلام کی حمیت میں سب سے پہلا اتفاقی قتل حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھوں ہوا۔ واقعہ یہ تھا کہ شہر سے باہر مسلم جماعت مصروف نماز تھی اور کفار نے شرارت کی۔ حضرت سعد نے ہڈی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور وہ کافر کو جا لگی وہ ختم ہو گیا۔ (محسن انسانیت ص ۲۰۰، مدارج ص ۔ رکن سوم)

۹۱۔۔۔ حمیت اسلام کے تحت پہلا شخصی قتل عورتوں میں عصماء بنت مروان کا ہوا ان کے نومسلم بھائی عمیر بن عدی الخطمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اور مردوں میں ابو عفک یہودی کا ہوا۔ سالم بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں۔ (محسن انسانیت ص ۲۰۲)

۹۲۔۔۔ پہلا سر جو اسلام میں کاٹا گیا وہ کعب بن اشرف یہودی کا ہے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۸۰)

۹۳۔۔۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حرب شرحبیل غسانی کے موقعہ پر اپنے گھوڑے کو خصی کرایا۔ یہ پہلا گھوڑا ہے جو اسلام میں خصی ہوا۔ (اوائل ص ۹۰)

۹۴۔۔۔ وہ حضرت محمد بن مسلمہ انصاری مدنی اشہلی ہیں کہ اصحاب میں سب سے پہلے انہیں کا نام محمد رکھا گیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۰۳)

۹۵۔۔۔ وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرشتے ان سے مصافحہ کریں گے۔ (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶)

۹۶۔۔۔ وہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے حوض کوثر کا پانی پئیں گے۔

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶)

۹۷۔۔۔ وہ حضرت ابو الدحداح رضی اللہ عنہ ہیں کہ سب سے پہلے جنت کا پھل کھائیں گے۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۶)

۹۸۔۔۔ سب سے پہلا علم جو لشکر اسلام کیلئے مرتب ہوا اکثر اہل سیر کے نزدیک وہ علم ہے جو سریہ دار ارقم کے موقعہ پر مرتب ہوا اور جسے حضرت مسطح ابن اثاثہ ؓ نے اٹھایا۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ پہلا علم وہ ہے جو سریہ سیف البحر کے موقعہ پر ابو مرثد الغنوی ؓ نے اٹھایا۔
(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۳، ج ۲ ص ۱۳۴)

۹۹۔۔۔ پہلا گناہ جو آسمان میں ہوا وہ حسد ہے جو ابلیس سے سرزد ہوا۔
(خزائن العرفان پ ۳۰ سورۃ الفلق)

۱۰۰۔۔۔ پہلا گناہ جو زمین پر ہوا وہ حسد ہے جو قابیل سے سرزد ہوا۔
(خزائن العرفان پ ۳۰ سورہ فلق)

۱۰۱۔۔۔ مدینہ منورہ کو آباد کرنے والا تبع اکبر اسعد حمیری شاہ یمن ہے جس نے حضور اکرم ﷺ کے شوق ملاقات میں یہاں سکونت اختیار کر لی۔ اس کی قوم کے کچھ حضرات بھی یہاں بس گئے۔ یہی مدینہ منورہ کی پہلی آبادی ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۲۳)

۱۰۲۔۔۔ مکہ مکرمہ میں بسنے والا پہلا قبیلہ، قبیلہ جرہم ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۸۲۳)

۱۰۳۔۔۔ تحویل قبلہ کے بعد پہلی نماز جو رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کعبہ معظمہ کی طرف پڑھی وہ عصر کی تھی۔
(مدارج النبوۃ ص ۱۲۶، الاتقان ج ۱ ص ۲۰)

۱۰۴۔۔۔ مقیس بن جنانہ پہلا شخص ہے جو اسلام میں مرتد ہوا۔ (خزائن العرفان پ ۵ ع ۱۰)

۱۰۵۔۔۔ پہلا حکمران جو حلقہ بگوش اسلام ہوا وہ شاہ حبش صحمہ نجاشی ہے۔
(محسن انسانیت ص ۵۰۹)

۱۰۶۔۔۔ پہلا شخص جو فتح مکہ کے موقعہ پر شرف بہ اسلام ہوا حضرت ابو سفیان ؓ ہیں۔
(محسن انسانیت ص ۵۰۵)

۱۰۷۔۔۔ پہلا شاندار خطاب جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی کو دیا وہ ”سیف اللہ“ ہے۔ حضرت خالد بن ولید ؓ کو جنگ موتہ کے بعد۔
(محسن انسانیت ص ۵۰۵، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۲۶۰)

۱۰۸۔۔۔ پہلا کذاب جس نے دعوائے نبوت کیا ”مسیلمہ کذاب“ ہے۔
(محسن انسانیت ص ۵۰۴)

۱۰۹۔۔۔ پہلا مال غنیمت جو مسلمانوں کے ہاتھ آیا وہ رجب ۲ھ کو سریہ نخلہ کے موقعہ پر۔
(محسن انسانیت ص ۵۰۰)

۱۱۰۔۔۔ عثمان بن عبد اللہ اور حکم بن کیسان پہلے قیدی ہیں جنہیں مسلمانوں نے قید کیا۔
(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۳۸ و تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۳۶۹)

۱۱۱۔۔۔ فرعون پہلا بادشاہ ہے جس نے ہاتھ پاؤں کاٹنے اور سولی کی سزا دی۔ ان جادوگروں کو جو حضرت موسیٰ ؑ پر ایمان لائے تھے۔ (خزائن العرفان پ ۹ ع ۵)

۱۱۲۔۔۔ قابیل پہلا شخص ہے جس نے آگ کی پوجا کی۔ (الکامل فی التاریخ ج ۱ ص ۸)

۱۱۳۔۔۔ مکہ معظمہ میں بننے والا پہلا گھر (رہائشی) ”دار الندوہ“ ہے جسے قصی بن کلاب نے بنایا تھا۔ جسے حضرت امیر معاویہ ؓ نے زبیر بن عدی سے ایک لاکھ درہم میں خرید کر مسجد حرام میں شامل کر دیا۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۵۰)

۱۱۴۔۔۔ پہلا درخت جو دنیا میں اگا وہ زیتون کا ہے۔ (حاشیہ جلالین ۲۹۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جو درخت زمین پر قائم ہوا وہ کھجور کا درخت ہے۔ (زبدۃ المجالس ج ۱ ص ۵۴)

۱۱۵۔۔۔ پہلا درخت جو طوفان نوح کے بعد اگا وہ زیتون کا ہے (حاشیہ جلالین ص ۲۹۹)

۱۱۶۔۔۔ خانۂ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۱۱۸)

۱۱۷۔۔۔ آسمان میں سب سے پہلے اذان جبرائیل نے دی۔ (محاضرہ)

۱۱۸۔۔۔ علماء فرماتے ہیں کہ پہلی ندائے غیبی جو حضور اکرم ﷺ کی گئی وہ یہ تھی ”ستر پوشی کو لازم کرو“
(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۵)

۱۱۹۔۔۔ پہلا مکان جو زمین پر بنا بیت اللہ شریف ہے۔ (تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۱۸)

۱۲۰۔۔۔ پہلا بادشاہ جس نے اپنے سر پر تاج رکھا وہ نمرود بن کنعان تھا۔
(خزائن العرفان پ ۳ ع ۱۵)

۱۲۱۔۔۔ اسلام میں سب سے پہلے حضرت سعد بن ربیع ؓ کی میراث تقسیم کی گئی۔
([illegible] ص ۲۰۲)

۱۲۲— اسلام میں نماز جنازہ کی ابتدا سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے فرمائی

[illegible]

۱۲۳— وہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اپنی اولاد اور والدین کی مغفرت کی دعا مانگی۔

[illegible]

۱۲۴— سب سے پہلے جو گھوڑے پر سوار ہوئے وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اس سے پہلے گھوڑا بھی اور جانوروں کی مانند وحشی جانور تھا۔ [illegible]

۱۲۵— دس محرم کو آسمان سے زمین پر پہلی بارش ہوئی۔

[illegible]

۱۲۶— دفن کے بعد حضرت ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا۔ اہل سیر لکھتے ہیں کہ پہلی قبر ہے جس پر پانی چھڑکا گیا [illegible]

۱۲۷— سب سے پہلے عربی بولنے والے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔

[illegible]

دن اور مہینوں سے متعلق سوالات

۱۔ ماہ محرم الحرام کا نام "محرم الحرام" کیوں رکھا گیا؟
۲۔ ماہ صفر کا نام "صفر" کیوں رکھا گیا؟
۳۔ ماہ ربیع الاول و ربیع الثانی کیوں کہتے ہیں؟
۴۔ ماہ جمادی کا نام "جمادی" کیوں رکھا گیا؟
۵۔ ماہ "جمادی الاولیٰ" کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
۶۔ ماہ "جمادی الثانیہ" کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
۷۔ ماہ رجب کا نام "رجب" کیوں رکھا گیا؟
۸۔ ماہ شعبان کا نام "شعبان" کیوں ہوا؟
۹۔ ماہ رمضان کا نام "رمضان" کیوں رکھا گیا؟
۱۰۔ ماہ شوال کو "شوال" کیوں کہا جاتا ہے؟
۱۱۔ ماہ ذوالقعدہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟
۱۲۔ ماہ ذوالحجہ کو "ذوالحجہ" کہنے کی وجہ کیا ہے؟
۱۳۔ قدیم زمانے میں ہفتے کے دنوں کے نام کیا تھے؟
۱۴۔ جمعہ کا نام سب سے پہلے جمعہ کس نے رکھا اور جمعہ کے دن کو جمعہ کیوں کہا جاتا ہے؟
۱۵۔ ہفتے کے دنوں میں سے کس دن کا نام قرآن مجید میں آیا؟
۱۶۔ ملک الموت کو روح قبض کرنے کی ذمہ داری کس دن سونپی گئی؟
۱۷۔ ابلیس کو زمین پر کس دن اتارا گیا؟
۱۸۔ دوزخ کے دروازے کس دن کھولے گئے؟

۱۹۔۔۔ وہ کون سا دن ہے جس دن چھ مہینے جمع ہوتے ہیں؟

۲۰۔۔۔ کون سے وہ اعمال ہیں جو ساتواں آسمان [illegible] ق نہ ہوں وہ کس دن [illegible] نامۂ [illegible] سے نکالے جاتے ہیں؟

۲۱۔۔۔ اللہ تعالیٰ سال بھر کی بلائیں کس مہینے میں [illegible]؟

۲۲۔۔۔ وہ کون سا دن ہے جس دن ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ [illegible] لوگ [illegible] ہو گئے؟

دن اور مہینے سے متعلق جوابات

۱۔۔۔ محرم کا نام محرم اس بنا پر رکھا گیا کہ زمانۂ جاہلیت میں اس ماہ میں کشت و خون اور قتل و جدال حرام تھا۔ (غیث اللغات ص [illegible])

یا اس کی تعظیم کی وجہ سے اس کو محرم کہتے ہیں۔

۲۔۔۔ صفر کا نام صفر اس وجہ سے رکھا گیا کہ یہ ماخوذ ہے صفر سے جس کے معنی ہیں "خالی ہونا" چونکہ ماہ محرم میں جنگ و قتال حرام تھا اس لئے لوگ ماہ صفر میں قتال کے لئے نکل جایا کرتے تھے اور گھر خالی پڑے رہتے تھے۔ یہی وجہ اس ماہ کا نام صفر رکھا گیا۔ یا یہ ماخوذ ہے صفرہ سے جس کے معنی ہیں "زردی" جب لوگ اس ماہ کا نام متعین کرنے لگے تو اتفاق سے اس وقت پت جھڑ کا موسم تھا جس میں درختوں کے پتے پیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس بنا پر اس ماہ کا نام صفر رکھا گیا۔ (غیث اللغات ص [illegible])

۳۔۔۔ ماہ ربیع الاول کو ربیع الاول کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب اس ماہ کا نام رکھا جانے لگا تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے شروع میں واقع ہوا۔ (غیث اللغات ص [illegible])

۴۔۔۔ جب لوگ ماہ ربیع الآخر کا نام رکھنے لگے تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے آخر میں واقع ہوا اسی وجہ اس کا نام ربیع الآخر رکھ دیا گیا۔ (غیث اللغات ص [illegible])

۵۔۔۔ جمادی الاولیٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جمد بمعنی جمود یعنی جم جانا۔ جب لوگ اس ماہ کا نام متعین کرنے لگے تو اس وقت سردی کا موسم شروع ہوا تھا چونکہ موسم سرما میں ہر چیز میں جمودیت آ جاتی ہے۔ اس بنا پر اس ماہ کا نام جمادی الاولیٰ مقرر ہوا۔ (غیث اللغات ص [illegible])

۶۔۔۔ جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب لوگ اس ماہ کا نام رکھنے لگے تو یہ وہ وقت تھا جب سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس ماہ کا نام جمادی

کا آخری رکھا گیا۔ [illegible]

۷۔۔۔ رجب ماخوذ ہے ترجیب سے بمعنی تعظیم کرنا۔ چونکہ اس ماہ کو اہل عرب شہر اللہ کہتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اسی بناء پر اس کا نام رجب رکھا گیا۔ [illegible]

۸۔۔۔ شعبان ماخوذ ہے شعب یشعب سے بمعنی پھوٹنا، ظاہر ہونا۔ چونکہ اس ماہ میں خیر کثیر پھوٹتی پھیلتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس ماہ کا نام شعبان ہوا۔ [illegible]

۹۔۔۔ رمضان یا تو ماخوذ ہے رمض بمعنی جلانا سے۔ چونکہ یہ ماہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ یا یہ ماخوذ ہے رمض بمعنی زمین کی گرمی سے پاؤں کا جلنا۔ چونکہ یہ مہینہ بھی تکالیف کی اور جلن کا سبب ہے اس بناء پر اس کا نام رمضان رکھا گیا۔ [illegible]

۱۰۔۔۔ شوال ماخوذ ہے شول بمعنی باہر نکلنا۔ چونکہ اس مہینہ میں اہل عرب سیر و سیاحت کیلئے گھروں سے باہر نکل جایا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس ماہ کو شوال کہا جانے لگا۔ [illegible]

۱۱۔۔۔ ذی قعدہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ذی بمعنی والا اور قعدہ کے معنی ہیں بیٹھ جانا۔ چونکہ اس ماہ میں لوگ بوجہ احترام، قتال و جدال بند کر کے گھروں میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ [illegible]

۱۲۔۔۔ ذی الحجہ کو ذی الحجہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یا تو یہ ماخوذ ہے حج بمعنی حج کرنا۔ یا ماخوذ ہے حج بمعنی سال۔ چونکہ اس ماہ میں حج کرتے ہیں اور یہ ماہ سال کا آخری مہینہ ہے بایں وجہ اس کو ذی الحجہ کہتے ہیں۔ [illegible]

۱۳۔۔۔ قدیم زمانہ میں ہفتہ کے دنوں کے نام یہ تھے۔

اول (اتوار) اہون (پیر) جبار (منگل) دبار (بدھ) مونس (جمعرات) عروبہ (جمعہ) شیار (ہفتہ) [illegible]

ایک قول کے بموجب یہ نام یوں ہیں۔

اول، اہون، جبار، دبار، مونس، عروبہ، شیار۔ [illegible]

---

۱۴ [illegible]

۱۵ [illegible]

۱۶ [illegible]

۱۷ [illegible]

۱۸۔۔۔ دوزخ کے دروازے منگل کے دن کھلے۔ (حوالہ بالا)

۱۹۔۔۔ ۹/ذی الحجہ ۱۰ھ مطابق پچیس دسمبر بروز جمعہ۔ یہ وہ دن ہے جس دن حضور اکرم ﷺ نے خطبہ جمعہ حجۃ الوداع فرمایا۔ اس دن چھ عیدیں جمع تھیں تین مسلمانوں کی اور تین دوسری قوموں کی۔ یعنی ۲۵/دسمبر عیسائیوں کی عید، یہودیوں کی عید، اور مجوسیوں کی عید تھی مسلمانوں کے لئے جمعہ کا دن وہ عید۔ حج کا دن وہ عید اور محبوب کی دید کی عید۔ ایسی عیدیں آج تک جمعہ نہ ہوئیں۔ (شان حبیب الرحمٰن ۵۱)

۲۰۔۔۔ لوگوں کے وہ اعمال جو سزا و جزا کے لائق نہ ہوں وہ جمعرات کے دن نامۂ اعمال سے نکال دیئے جاتے ہیں۔ (ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۲)

۲۱۔۔۔ سال بھر میں جو بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ماہ صفر میں نامزد فرماتا ہے۔ (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیا، ص ۱۸۵)

۲۲۔۔۔ نمرود بن کنعان نے شہر بابل میں ایک اونچی عمارت بنائی اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان میں پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کیلئے بنائی ہے اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت گر پڑی۔ جب یہ عمارت گری تو گھبراہٹ سے لوگوں کی زبانیں بدل گئیں۔ اس دن سے لوگ تہتر زبانیں بولنے لگے جب کہ اس سے پہلے صرف ایک زبان سریانی بولتے تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۱۷)

قیامت اور علاماتِ قیامت سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ دجال کہاں سے نکلے گا۔؟
۲۔۔۔ دجال کی پیشانی پر کیا لکھا ہوا ہوگا۔؟
۳۔۔۔ دجال کا قیام و فساد کتنے دنوں تک رہے گا۔؟
۴۔۔۔ دجال کون کونسے شہر میں داخل نہ ہو سکے گا۔؟
۵۔۔۔ دجال کو کون قتل کریں گے اور کس جگہ۔؟
۶۔۔۔ امام مہدی کا ظہور کس سن میں ہوگا۔؟
۷۔۔۔ دابۃ الارض کس جگہ سے بر آمد ہوگا اور کس دن۔؟
۸۔۔۔ دابۃ الارض کتنا لمبا ہوگا۔؟
۹۔۔۔ دابۃ الارض جسمانی اعتبار سے کیسا ہوگا۔؟
۱۰۔۔۔ دابۃ الارض کے پاس کیا کیا چیزیں ہوں گی۔؟
۱۱۔۔۔ امام مہدی دنیا میں کتنے سال قیام فرمائیں گے۔؟
۱۲۔۔۔ مغرب سے آفتاب کتنے دنوں تک طلوع ہوتا رہے گا۔؟
۱۳۔۔۔ صور کیا چیز ہے۔؟
۱۴۔۔۔ صور کی پیدائش کب ہوئی اب وہ کہاں ہے۔؟
۱۵۔۔۔ صور کتنی بار پھونکا جائے گا۔؟
۱۶۔۔۔ صور اولیٰ کے بعد کون کون سے نفوس زندہ رہیں گے۔؟
۱۷۔۔۔ دو صوروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا۔؟
۱۸۔۔۔ صور بعثت یعنی زندہ ہونے کا صور کہاں سے پھونکا جائے گا۔؟
۱۹۔۔۔ میدان حشر کس ملک میں قائم ہوگا۔؟

۰ س— قیامت کے دن لوگ کس حال میں جمع کئے جائیں گے۔؟

۱ س— قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کس سے ہوگا۔؟

۲ س— قیامت کے دن اہل محشر کی زبان کونسی ہوگی۔؟

۳ س— قیامت کے دن ہر آدمی کے کتنے دیوان کھلیں گے۔؟

۴ س— قیامت کے دن کونسا گروہ کس کے جھنڈے کے نیچے ہوگا۔؟

۵ س— قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سارے بندوں کا حساب کتنے گھنٹے میں لے لیگا؟

۶ س— لواء حمد کی درازی کتنی ہوگی۔؟

۷ س— لواء حمد کس چیز کا ہوگا۔؟

۸ س— لواء حمد میں کیا لکھا ہوا ہوگا۔؟

۹ س— حوض کوثر کا نام کوثر کیوں ہوا۔؟

۰ س— حوض کوثر کس چیز کا بنا ہوا ہے۔؟

۱ س— حوض کوثر کے پیالے کتنے اور کس چیز کے ہوں گے۔؟

۲ س— حوض کوثر کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کتنی ہے۔؟

۳ س— پل صراط کس جگہ بچھایا جائے گا اور پل صراط کے کتنے پل ہوں گے۔؟

۴ س— پل صراط کی مسافت کتنی ہے۔؟

۵ س— پل صراط سے سب سے پہلے کون گزریں گے۔؟

۶ س— میزان کہاں رکھی جائے گی۔؟

۷ س— قیامت کے دن صاحب میزان کون ہوں گے اور اعمال کا وزن کون کریں گے۔؟

۸ س— موت کو کس طرح موت آئے گی۔؟

قیامت اور علامات قیامت سے متعلق جوابات

۱— [illegible]

۲— [illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

[illegible]

۳— [illegible]

۴— [illegible]

۵— [illegible]

۶— [illegible]

۷۔۔۔۔ دابۃ الارض مزدلفہ کی رات کو کوہ صفا کے جیاد نامی چٹان سے برآمد ہوگا۔

(ابن کثیر ج ۲ص ۲۷۴)

بعض کہتے ہیں کہ مسجد حرام سے نکلے گا۔ بعض نے کہا ہے صفا سے۔ بعض نے کہا ہے مقام حجر سے اور بعض نے کہا ہے کہ طائف سے نکلے گا۔

(حاشیہ ۱۳۱۲ جلالین ص ۳۲۴)

۸۔۔۔۔ دابۃ الارض ساٹھ گز لمبا ہوگا۔ (حاشیہ ۱۳۱۴ جلالین ص ۳۲۴)

۹۔۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دابۃ الارض موٹے نیزے اور بھالے کی طرح ہوگا۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اس کے بال اور کھر ہوں گے، داڑھی ہوگی دم نہ ہوگی۔ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اس کا سر بیل کے سر کے مشابہ ہوگا، آنکھیں خنزیر جیسی اور کان ہاتھی جیسے ہوں گے۔ سینگ کی جگہ اونٹ کی طرح ہوگی۔ شتر مرغ جیسی گردن اور شیر جیسا سینہ ہوگا۔ اونٹ جیسے پاؤں اور بلی جیسی کمر ہوگی اور رنگ چیتے جیسا ہوگا۔

(ابن کثیر ج ۲ص ۲۷۴)

اس کے چار پیر اور دو پر ہوں گے۔ (حاشیہ ۱۶ جلالین ص ۳۲۴)

۱۰۔۔۔۔ دابۃ الارض کے پاس عصائے موسوی اور انگشتری سلیمانی ہوگی۔ ہر مومن کی پیشانی پر عصائے موسوی سے نشان لگائے گا جس سے چہرہ منور ہو جائیگا۔ اور خاتم سلیمانی سے ہر کافر کی ناک پر نشان لگائے گا جس سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جائیگا۔ اس طرح مومن اور کافر ظاہر ہو جائیں گے۔ (ابن کثیر ج ۲ص ۲۷۴)

۱۱۔۔۔۔ امام مہدی دنیا میں کتنے سال رہیں گے اس میں اختلاف ہے بعض نے کہا نو سال بعض نے چالیس سال۔ اور ترمذی ج ۲ص ۴۶ پر پانچ، سات اور نو سال کا تذکرہ ہے۔

۱۲۔۔۔۔ امام نووی کے مطابق مغرب سے آفتاب صرف ایک دن طلوع ہوگا۔ آفتاب بیچ آسمان تک آنے کے بعد پھر مغرب کی طرف لوٹ کر غروب ہو جائیگا۔

بعض کا قول ہے [illegible]

ایک قول یہ بھی ہے [illegible]

۱۳۔۔۔۔ صور [illegible]

۱۴۔۔۔۔ صور کی [illegible]

[illegible]

۱۵۔۔۔۔ صور [illegible]

ایک قول یہ ہے [illegible]

اس سے [illegible]

۱۶۔۔۔۔ [illegible]

[illegible]

نفخہ سے آپ بے ہوش نہ ہوں گے بلکہ آپ متیقظ و ہوشیار رہیں گے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ مستثنیٰ جنت کی حوریں اور عرش و کرسی کے رہنے والے ہیں۔ ضحاک کا قول ہے کہ مستثنیٰ رضوان اور حوریں اور وہ فرشتے جو جہنم پر مامور ہیں وہ اور جہنم کے سانپ بچھو ہیں۔ (خزائن العرفان پ ۲۴ ع ۴)

۱۷ــــ چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ (خزائن العرفان پ ۲۴ ع ۴۔ جمل ج ۳ ص ۱۰۷)

۱۸ــــ صور بعثت یعنی زندہ ہونے کا صور صخرۂ بیت المقدس سے پھونکا جائیگا۔

(ابن کثیر پ ۲۶ ق)

حضرت اسرافیل علیہ السلام مردوں کو یہ کہہ کر آواز دیں گے اَیَّتُهَا الْعِظَامُ الْبَالِیَةُ والاوصال المنقطعة واللحُوْمُ الْمتمزقَةُ انَّ اللہ یَامُرُکُنَّ اَنْ تجتمعنّ لفصل القضاء فیقبلون (ترجمہ: اے سڑی گلی ہڈیو! اے جسم کے متفرق جوڑو۔ اور اے بکھرے ہوئے گوشتو۔ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ فیصلہ کے لئے جمع ہو جاؤ۔ تو وہ لبیک کہیں گے) بعض نے کہا ہے کہ صور اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے لیکن ندا حضرت جبرائیل علیہ السلام دیں گے۔ (جمل ج ۳ ص ۲۹۷، ابن کثیر پ ۲۶ ق۔ صاوی ج ۴ ص ۵۰)

۱۹ــــ میدان حشر ملک شام میں قائم ہوگا۔ (ابن کثیر پ ۲۸-۱۰ حشر)

۲۰ــــ قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ جمع کئے جائیں گے۔

(خزائن العرفان پ ۱۷ ع ۷، ابن کثیر پ ۱۷ ع ۷)

اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو باریک نرم سفید کپڑے پہنائے جائیں گے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۸۳)

۲۱ــــ قیامت کے دن سب سے پہلے حساب جبرائیل علیہ السلام سے ہوگا۔

(الاتقان فی علوم القرآن ج ۱ ص ۶۰)

۲۲ــــ قیامت کے دن اہل محشر کی زبان سریانی ہوگی۔ (ابن کثیر پ ۱۹ ع ۱۵)

۲۳ــــ قیامت کے دن انسان کے تین دیوان نکلیں گے۔ ایک میں نیکیاں لکھی ہوئی ہوں گی۔ دوسرے میں گناہ ہوں گے اور تیسرے میں خدا کی نعمتیں

لکھی ہوں گی۔ (ابن کثیر پ ۱۳ ع ۱۸، [illegible] ص ۴۰۳)

۲۴ــــ قیامت کے دن ہر گروہ اپنے اپنے امام کے ساتھ ہوگا۔ چنانچہ صدیق کا گروہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے، عادل بادشاہوں کی جماعت لواء فاروقی کے نیچے، سخیوں کا گروہ عثمانی جھنڈے کے نیچے، شہیدوں کی جماعت لواء حیدری کے تلے، فقہاء، علماء کا گروہ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے، تارک الدنیا فقراء کا گروہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے تلے، مؤذنوں کی جماعت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے اور مظلوم مقتولوں، شہیدوں کی جماعت جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۳۱۵)

۲۵ــــ قیامت کے دن اللہ تقدس وتعالیٰ سارے بندوں کا حساب صرف چار گھنٹے میں لے لیگا۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۴۰۹)

۲۶ــــ لواء حمد کی درازی ایک ہزار چھ سو سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔

(مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۸۲)

۲۷ــــ لواء حمد کا سنان (نوک) یاقوت احمر کا، قبضہ سفید چاندی کا اور اس کا ڈنڈا سبز مروارید کا ہوگا۔ اس کی زلفیں تین نور کی ہونگی ایک زلف مشرق میں دوسری مغرب میں اور تیسری دنیا کے درمیان میں ہوگی۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۸۲)

۲۸ــــ لواء حمد میں تین سطریں تحریر ہوں گی ایک پر **بسم اللہ الرحمن الرحیم** دوسرے پر **الحمد للہ رب العالمین** اور تیسرے پر **لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا ہوگا۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۸۲)

۲۹ــــ اس کا نام کوثر اس بنا پر ہے کہ اس کے پاس لوگ کثرت سے جائیں گے۔

(مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۱۴۵)

۳۰ــــ حوض کوثر موتی اور یاقوت کے سنگریزوں سے بنا ہوا ہے۔ اس کے کنارے سونے کے ہیں اور اس کے اردگرد موتیوں کے قبے ہیں اور اس کی تہ مشک کی ہے۔ (مدارج النبوۃ ج ۱ ص ۴۸۲، قانون شریعت حصہ اول ص ۴۰)

۴۱ـــــ [illegible] ان کی تعداد آسمان کے تاروں کے مانند ہیں۔

([illegible])

۴۲ـــــ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حوض کی درازی ایک ماہ کی مسافت ہے اور اتنی ہی اس کی چوڑائی ہے اور اس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ کی ہے۔

([illegible])

۴۳ـــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کی پشت پر صراط بچھائی جائے گی۔

([illegible])

اور پل صراط کے سات پل ہوں گے۔

([illegible])

۴۴ـــــ حضرت فضیل بن عیاض کی حدیث میں ہے کہ پل صراط کی مسافت پندرہ ہزار سال کے برابر ہے۔ پانچ ہزار چڑھائی میں، پانچ ہزار اتار میں اور پانچ ہزار برابر ہموار۔

([illegible])

دوسری روایت کے بموجب اس کی مسافت قیامت کے سالوں کے حساب سے تین سو سال کے برابر ہے اور تیسری روایت کے مطابق آخرت کے سالوں کے حساب سے تین ہزار سال کے برابر ہے۔

([illegible])

۴۵ـــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پل صراط پر سے گزرنے والوں میں سب سے پہلے میں اور میری امت ہو گی۔

([illegible])

اور امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے مہاجرین فقراء گزریں گے۔

([illegible])

۴۶ـــــ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنت عرش کے داہنی جانب ہے اور جہنم اس کے بائیں جانب رکھی جائے گی اس کے بعد میزان لائی جائے گی اور نیکیوں کے پلڑے کو جنت کے مقابل اور بدیوں کے پلڑے کو جہنم کے مقابل رکھا جائے گا۔

([illegible])

۴۷ [illegible]

([illegible])

۴۸ [illegible]

([illegible])

جنت اور دوزخ سے متعلق سوالات

۱۔۔۔ جنت کس چیز کی بنی ہوئی ہے۔؟
۲۔۔۔ جنت کے طبقات کتنے ہیں۔؟
۳۔۔۔ جنت کے درجے کتنے ہیں اور ہر ایک کی وسعت کتنی ہے۔؟
۴۔۔۔ جنت کے اس درخت کا نام کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے لگایا؟
۵۔۔۔ جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوں گے۔؟
۶۔۔۔ جنت میں پیغمبروں میں سے سب سے آخر میں کون داخل ہونگے۔؟
۷۔۔۔ جنت میں سب سے پہلے کونسی امت داخل ہوگی۔؟
۸۔۔۔ جنت میں امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے کون داخل ہوں گے۔؟
۹۔۔۔ جنت میں صحابۂ کرام میں سے سب سے آخر میں کون داخل ہونگے اور کیوں؟
۱۰۔۔۔ جنت میں اہل جنت کی کل کتنی صفیں ہوں گی اور ان میں سے امت محمدیہ کی کتنی صفیں ہوں گی۔؟
۱۱۔۔۔ جنت میں اہل جنت کی عمر کتنی ہوگی۔؟
۱۲۔۔۔ جنت میں جنتی کا قد کتنا لمبا ہوگا اور جسامت کتنی ہوگی۔؟
۱۳۔۔۔ جنت میں اہل جنت کی زبان کونسی ہوگی۔؟
۱۴۔۔۔ جنت کے اس دروازے کا کیا نام ہے جس سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم داخل ہونگے۔؟
۱۵۔۔۔ جنت میں جنتی کس وقت جائیں گے۔؟
۱۶۔۔۔ امت محمدیہ میں سے کتنے لوگ بے حساب وکتاب جنت میں داخل ہونگے؟
۱۷۔۔۔ جنت میں اہل جنت کی اولین غذا کونسی ہوگی۔؟

۱۸۔۔۔ حضرت آدم [illegible] سے لے کر آج تک جتنی [illegible]
ہو میں ان میں کوئی [illegible] جنت [illegible]؟
۱۹۔۔۔ جنت میں مومنوں کے [illegible]
۲۰۔۔۔ جنت میں ہر جنتی کو کتنے خادم اور [illegible] ملیں گے؟
۲۱۔۔۔ جنت میں اہل جنت کو کتنے قسم کے کھانے ملیں گے؟
۲۲۔۔۔ جنت میں جنتی ایک دستر خوان سے کھانا [illegible]
۲۳۔۔۔ جنت میں رات ہوگی یا نہیں؟
۲۴۔۔۔ جنت میں جنتی آرام اور نیند [illegible]
۲۵۔۔۔ جنت میں کھانا کس طرح ہضم ہوگا؟
۲۶۔۔۔ جنت میں کتنے دریا ہیں اور کس چیز کے؟
۲۷۔۔۔ جنت میں نہریں کتنی ہیں اور ان کے [illegible]؟
۲۸۔۔۔ وہ نہریں کتنی ہیں جو جنت سے [illegible]
۲۹۔۔۔ جنت میں سب سے آخر میں جانے والے [illegible]
۳۰۔۔۔ جہنم کس چیز کی بنی ہوئی ہے؟
۳۱۔۔۔ دوزخ کی گہرائی کتنی ہے؟
۳۲۔۔۔ دوزخ کے دروازے کتنے ہیں؟
۳۳۔۔۔ دوزخ کے طبقات میں سے کس طبقے میں [illegible]
۳۴۔۔۔ دوزخ میں عذاب کے کتنے [illegible]
۳۵۔۔۔ دوزخ میں [illegible]
۳۶۔۔۔ دوزخ کی آگ [illegible]
۳۷۔۔۔ دوزخ کی آگ کتنی [illegible]
۳۸۔۔۔ دوزخ [illegible]
۳۹۔۔۔ دوزخ میں سب سے پہلے [illegible]

جنت اور دوزخ سے متعلق روایات

۱۔ جنت [illegible] ایک روایت میں ہے کہ جنت [illegible]

۲۔ جنت کے آٹھ طبقے ہیں۔

(۱) جنت الفردوس۔ (۲) جنت عدن۔ (۳) جنت الماویٰ۔ (۴) دار الخلد۔ (۵) دار السلام۔ (۶) دار المقامہ۔ (۷) علیین۔ (۸) جنت نعیم۔ [illegible]

۳۔ جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے [illegible] ہر ایک درجہ کی یہ مسافت ہے ترمذی کی حدیث میں ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہوں تو سب کے لئے وسیع ہے۔

[illegible]

ایک روایت میں ہے کہ جنت کے درجات اتنے ہیں جتنے کہ قرآن کے حروف۔

[illegible]

۴۔ جنت کا وہ درخت جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے لگایا اس کا نام طوبیٰ ہے۔ اس درخت سے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دریافت کرنے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

یہ جنتیوں کے لئے ہے اس کی جڑ میری خوشنودی ہے اس کا پانی تسنیم کا ہے اس کی ٹھنڈک کافور کی سی اس کا ذائقہ زنجبیل کے مثل ہے اور اس کی

خوشبو مشک کی طرح ہے۔ جس نے بھی اس میں ایک گھونٹ پی لیا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(البدایہ ج۲ ص۷۸)

۵۔۔۔ جنت میں سب سے پہلے حضور اکرم ﷺ داخل ہونگے۔ (مدارج النبوۃ ج۱ ص۴۷۸)

۶۔۔۔ پیغمبروں میں سے سب سے آخر میں داخل جنت ہونے والے حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ تونگر تھے۔

(کیمیائے سعادت ص۷۹۴)

۷۔۔۔ امتوں میں سے سب سے پہلے امت محمدیہ جنت میں داخل ہوگی۔

(مدارج النبوۃ ج۱ ص۴۷۸)

۸۔۔۔ امت محمدیہ میں سے سب سے پہلے جنت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے۔

(تاریخ الخلفاء ص۵۰، مدارج النبوۃ ج۱ ص۴۹۹)

۹۔۔۔ جنت میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ داخل ہونگے کیونکہ وہ تونگر تھے۔

(کیمیائے سعادت ص۷۹۴)

۱۰۔۔۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں امت محمدیہ کی ہونگی۔

(تفسیر نعیمی ج۲ ص۱۲ و ج۴ ص۷۸)

۱۱۔۔۔ جنت میں اہل جنت میں سے مردوں کی عمر، عمر عیسیٰ علیہ السلام یعنی تینتیس سال کی ہوگی۔

(ابن کثیر پ۲۷ الواقعہ)

اورعورتوں کی عمر ۱۷ یا ۱۸ سال کی ہوگی۔ (تفسیر عزیزی پ۳۰)

اور اسی عمر میں ہمیشہ رہیں گے۔ (حوالہ بالا)

۱۲۔۔۔ جنت میں اہل جنت کا قد، قد آدم یعنی ساٹھ گز لمبا ہوگا۔ اور جسم کا عرض سات ہاتھ ہوگا۔

(ابن کثیر پ۲۷ الواقعہ)

۱۳۔۔۔ جنت میں اہل جنت کی زبان، زبان محمد ﷺ یعنی عربی ہوگی۔ (ابن کثیر پ۲۷ الواقعہ)

۱۴۔۔۔ حضور اکرم ﷺ جنت میں جس دروازے سے داخل ہونگے اس کا نام باب الرحمہ اور باب التوبہ ہے۔ (مدارج النبوۃ ج۱ ص۴۹۷)

۱۵۔۔۔ جنتی جنت میں دوپہر کے وقت جائیں گے۔ (ابن کثیر پ۱۹ ع۱)

۱۶۔۔۔ چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار امت محمدیہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

([illegible] ص۲۰۸)

یہ اس حدیث کا حاصل ضرب ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار بے حساب جنت میں جائیں گے اور ان کے طفیل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار۔

(ابن کثیر پ۴ ع۲)

اللہ عزاسمہ ان کے ساتھ تین جماعتیں اور دے گا معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے اس کا شمار وہی جانے۔ تہجد پڑھنے والے بھی بلا حساب جنت میں جائیں گے۔

(بہار شریعت جلد ۲۹ حصہ اول)

۱۷۔۔۔ جنت میں اہل جنت کی سب سے پہلی غذا اس مچھلی کی کلیجی ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے۔

(مدارج النبوۃ ج۱ ص۱۱۳)

ایک دوسری روایت میں گائے کی کلیجی اور مچھلی کا گوشت ہے۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۵۲۱)

۱۸۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک جتنی بھی عبادتیں ہمارے لئے مشروع ہوئی ہیں ان میں سے صرف دو عبادتیں جنت میں رہیں گی ایمان اور نکاح۔

(الاشباہ والنظائر ص۱۰۰)

۱۹۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جنت میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں رہے گا بجز سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰسٓ کے۔ یہ دونوں سورتیں اہل جنت کے سینوں میں محفوظ رہیں گی جنہیں وہ تلاوت کرتے رہیں گے۔

(روح المعانی ج۱۶ ص۱۴۰)

۲۰۔۔۔ ادنیٰ سے ادنیٰ جنتی کے لئے اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی۔

(بہار شریعت ص۴ حصہ اول)

۲۱۔۔۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ ہر جنتی کے سرہانے کم سے کم دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میں) دنیا کے دس حصے سے زیادہ ہے۔ الخ
(ترمذی ج ۲ ص ۸۴)

۳۰ ـــ حدیث میں ہے کہ جہنم کی چار دیواری کی وسعت چالیس چالیس سال کی مسافت ہے۔
(ابن کثیر پ ۱۵ ع ۱۵، مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۳)

۳۱ ـــ دوزخ کی گہرائی اتنی زیادہ ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی وہ تہ تک نہ پہنچے گی۔ (بہار شریعت حصہ اول)

۳۲ ـــ ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں۔
(۱) جہنم۔ (۲) لظی۔ (۳) حطمہ۔ (۴) سعیر۔ (۵) سقر۔ (۶) جحیم۔ (۷) ہاویہ۔
(خزائن العرفان پ ۱۴ ع ۴)

ان درکات کے خازن فرشتوں کا نام بالترتیب یوں ہے۔
(۱) صوحائیل۔ (۲) طوفائیل۔ (۳) طرفائیل۔ (۴) سمطائیل۔ (۵) طوقطائیل۔ (۶) ضمطائیل۔ (۷) طمطائیل۔
(معارج النبوۃ ص ۱۳۱ رکن سوم)

۳۳ ـــ سات طبقات دوزخ میں سے کس میں کس کو ڈالا جائے گا اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

طبقہ اول یعنی جہنم میں اہل توحید کو ڈالا جائیگا، پھر اعمال کے مطابق سزا کے بعد نکال لئے جائیں گے طبقہ دوم لظی میں یہود کو، طبقہ سوم حطمہ میں نصاری کو، طبقہ چہارم سعیر میں شرابی کو، طبقہ پنجم سقر میں مجوسی کو، طبقہ ششم یعنی جحیم میں مشرکین کو اور طبقہ ہفتم یعنی ہاویہ میں منافقین کو ڈالا جائیگا۔ (حاشیہ ۸ جلالین ص ۲۱۳)

۳۴ ـــ دوزخ میں عذاب کے فرشتے انیس ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۴۴)

ان فرشتوں کے سردار کا نام مالک ہے دیگر فرشتوں کے نام ربانیہ۔
(تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۰۹)

۳۵ ـــ دوزخ میں مقرر فرشتوں میں سے ہر ایک کا قد ایک سو سال کی راہ کا ہے۔ ان میں سے ایک فرشتہ جب ایک گرز مارتا ہے تو سات لاکھ آدمیوں کا چورا ہو جاتا ہے۔
(تفسیر ابن کثیر پ ۱۶ ع ۸)

---

۳۶ ـــ دنیا کی یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر جزؤں میں سے ایک جزء ہے
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲)

یعنی جہنم کی آگ کی حرارت دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ ہے۔

۳۷ ـــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی۔ پھر اس کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک وہ سفید ہو گئی۔ پھر اسے ایک ہزار سال اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ کالی سیاہ ہو گئی۔ اب وہ نری سیاہ اور تاریک ہے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲)

۳۸ ـــ دوزخیوں کو دوزخ میں دوپہر کے وقت ڈالا جائے گا۔ (ابن کثیر پ ۱۹ ع ۱)

۳۹ ـــ دوزخ میں سب سے پہلے قابیل کو ڈالا جائے گا۔ (روح البیان ص ۵۵۶)

۴۰ ـــ دوزخ میں اہل دوزخ کی عمر تینتیس سال کی ہو گی۔ (ابن کثیر پ ۲ ع ۱۰ القمر)

۴۱ ـــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہو گا۔ (بخاری۔ مشکوٰۃ ج ۲ ص ۵۰۲)

۴۲ ـــ دوزخ کے اس جیل خانہ کا نام بولس ہے جس میں متکبروں کو ڈالا جائیگا۔
(ابن کثیر پ ۱ ع ۱۱)

متفرقات سے متعلق سوالات

۱— جب اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جمع کر کے فرمایا تھا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ تو روحوں کا یہ اجتماع کس دن اور کس جگہ ہوا تھا؟

۲— اس اجتماع میں روحوں کی کتنی صفیں تھیں اور کس صف میں کونسی ارواح تھیں؟

۳— عالم کی تعداد کتنی ہے۔؟

۴— دنیا کی عمر کتنی ہے۔؟

۵— تمام مخلوق کی تقدیریں کب لکھی گئیں۔؟

۶— گوشت کا سڑنا اور کھانے کا خراب ہونا کب سے شروع ہوا؟

۷— وہ کتنے اور کون کون حضرات ہیں جو مدت حمل سے زیادہ دو نوں میں پیدا ہوئے؟

۸— وہ کون کون حضرات ہیں کہ جن کی مدت حمل چھ ماہ رہی ہو اور وہ پیدا ہو کر زندہ رہے۔؟

۹— حضور اکرم ﷺ نے سب سے زیادہ بدبخت کن کن کو فرمایا۔؟

۱۰— وہ کون کون حضرات ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی۔؟

۱۱— دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے حضرات کون کون ہیں۔؟

۱۲— جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی ان کی تعداد اور نام کیا ہیں۔؟

۱۳— وہ حضرات کون کون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے مسجد ضرار کو مسمار کر ڈالا۔؟

۱۴— حضور اکرم ﷺ نے مسجد ضرار منہدم ہو جانے کے بعد اس کی جگہ کو کس صحابی کو عنایت فرمایا۔؟

۱۵— نبی کے ہاتھوں سے بنی ہوئی مسجدیں دنیا میں کتنی ہیں۔؟

۱۶— قارون، موسیٰ علیہ السلام کا کیا لگتا تھا؟

۱۷— توریت میں قارون کا کیا نام ہے؟

۱۸— قارون کے خزانے کی کنجیاں کتنے خچر اونٹ پر لادی جاتی تھیں؟

۱۹— قارون روزانہ زمین میں کتنا دھنستا ہے؟

۲۰— مجوسیوں کے کتنے فرقے ہیں اور ان کا عقیدہ کیا ہے؟

۲۱— تابوت سکینہ کس چیز کا تھا اور اس کا طول و عرض کتنا تھا؟

۲۲— تابوت سکینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تک کیسے پہنچا؟

۲۳— تابوت سکینہ میں کیا کیا چیزیں تھیں؟

۲۴— حضرت موسیٰ علیہ السلام تابوت سکینہ میں کیا کیا چیزیں رکھتے تھے؟

۲۵— سورج [illegible] بے بوئے سورج [illegible] کتنی بار [illegible] ہے؟

۲۶— ہر کافر کی قبر میں کتنے اژدھے مسلط کئے جاتے ہیں؟

۲۷— پورے سال میں کتنی جمعہ کی [illegible] ہوتی ہیں؟

۲۸— قریش مکہ نے [illegible] کس نے کس تعداد میں [illegible] قرآن [illegible] ہے؟

۲۹— وہ کتنے جانور ہیں جنہوں نے حضور کی شفقت و [illegible]؟

۳۰— وہ کونسی قبر ہے جو اپنے صاحب کو لے کر چلتی ہے؟

۳۱— زمین کا وہ کونسا حصہ ہے جس پر سورج کی روشنی صرف ایک بار پڑی نہ اس سے پہلے کبھی پڑی تھی نہ بعد کبھی پڑے گی؟

۳۲— وہ کونسا رسول (قاصد) ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا مگر وہ نہ انسان ہے اور نہ ملائکہ میں سے؟

۳۳— پانی نے [illegible] کو [illegible] سے [illegible] جب کہ پہلے تو دنیا میں غرق ہوتا تو [illegible]؟

متفرقات سے متعلق جوابات

۱۔۔۔۔ روحوں کا یہ اجتماع روز عرفہ کو ہوا تھا۔ (الکامل فی التاریخ ج۱ ص۱۷، و جلالین ص ۱۴۳)

اور محل اجتماع میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اجتماع میدان عرفات کی وادیٔ نعمان میں ہوا۔ (جلالین ۱۴۳ و الکامل ج۱ ص ۱۷)

بعض کہتے ہیں کہ جنت میں۔ (الکامل فی التاریخ ج۱ ص ۱۷)

اور بعض کہتے ہیں کہ مکہ اور طائف کے درمیان میں ہوا تھا۔ (حاشیہ ۲۱ جلالین ص ۱۴۳)

۲۔۔۔۔ اس اجتماع میں ارواح کی چار صفیں تھیں۔ پہلی صف ارواح انبیاء کی، دوسری صف ارواح اولیاء کی، تیسری صف میں عام مسلمانوں کی ارواح اور چوتھی صف میں کافروں کی ارواح تھیں۔ (تفسیر نعیمی ج۲ ص ۱۴۳)

۳۔۔۔۔ عالم کی تعداد میں مختلف اقوال وارد ہیں۔ حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اٹھارہ ہزار عالم ہیں یہ دنیا ان میں سے ایک ہے۔ حضرت ضحاک کا قول ہے کہ کل عالم تین سو ساٹھ ہیں۔ حضرت کعب الاحبار کا کہنا ہے کہ عالم کی تعداد کا صحیح اندازہ کرنا محال ہے۔ (روح البیان پ۱ سورۂ فاتحہ)

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے منقول ہے کہ عالم چالیس ہزار ہیں۔ (ابن کثیر پ۱ ع۱ سورۂ فاتحہ)

اور حضرت مقاتل سے اسی ہزار عالم منقول ہیں۔ (تفسیر قرطبی)

۴۔۔۔۔ دنیا کی عمر کتنی ہے اس میں کئی قول ہیں بعض نے کہا کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے۔ بعض نے کہا کہ بارہ ہزار برس ہے۔ اور بعض نے کہا کہ تین لاکھ ساٹھ ہزار برس۔ (خزائن العرفان پ ۸ ع ۶)

یہ اختلاف، اختلاف اعتبار کا شاخسانہ ہے بعض نے ستاروں کا اعتبار کر کے

سات ہزار کہا چونکہ کواکب سیارہ سات ہیں۔ بعض نے بارہ برج آسمان کا اعتبار کر کے بارہ ہزار کہا ہے اور بعض نے سال کے دنوں کی مقدار کے اعتبار سے دنیا کی عمر تین لاکھ ساٹھ ہزار سال شمار کی ہے۔ ([illegible])

۵۔۔۔۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیریں لکھیں۔ ([illegible] ۱۱۹)

۶۔۔۔۔ من وسلویٰ جب نازل ہوتا تھا تو بنی اسرائیل ممانعت کے باوجود بچا بچا کر کل کے لئے رکھ لیتے تھے۔ لیکن دوسرے دن وہ رکھا ہوا من و سلویٰ سڑ جاتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا کبھی سڑتا اور نہ خراب ہوتا۔ کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اسی تاریخ سے شروع ہوا اس سے پہلے نہ کھانا خراب ہوتا تھا اور نہ گوشت سڑتا تھا۔ ([illegible])

۷۔۔۔۔ چار حضرات ایسے ہیں جو مدت حمل سے زیادہ دنوں میں پیدا ہوئے۔

(۱) حضرت سفیان بن حیان۔ چار سال میں پیدا ہوئے۔

(۲) محمد بن عبد اللہ بن حسن الضحاک بن فراحم۔ سولہ مہینے میں پیدا ہوئے۔

(۳) یحییٰ بن علی بن جابر الہوی۔ دو سال میں پیدا ہوئے۔ (۴) سلمان ضحاک۔ دو سال میں پیدا ہوئے۔ ([illegible] ۹۸)

۸۔۔۔۔ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام اور حضرت امام حسین ؓ کی مدت حمل چھ ماہ تھی۔ آپ دونوں کے علاوہ کوئی بچہ زندہ نہ رہا جس کی مدت حمل چھ ماہ یا اس سے کم رہی ہو۔ ([illegible])

نوٹ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدت حمل سے متعلق کئی روایتیں ہیں جن میں سے کچھ روایتیں چھ ماہ سے کم کی بھی ہیں۔

۹۔۔۔۔ حضور اکرم ﷺ نے تمام لوگوں میں دو شخص کو سب سے زیادہ بدبخت فرمایا۔ ایک وہ جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹیں۔ دوسرے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے قاتل کو۔ ([illegible])

ایک روایت میں ہے کہ تین شخص سب سے زیادہ بدبخت فرمایا۔
(۱) قدار بن سالف کہ جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا تھا۔
(۲) قابیل کہ جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا۔
(۳) ابن ملجم کہ جس نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا تھا۔

([illegible])

۵۔۔۔ ایسے لوگوں میں سے جنکے نام دستیاب ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) حضرت یحییٰ علیہ السلام کہ جب لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا۔
(۲) حبیب نجار، جب لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا تو انہوں نے "یلیت قومی یعلمون" کاش میری قوم مجھ کو جان لیتی۔
(۳) حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ جنہوں نے کہا تھا۔ "ولا تحسبن الذین قتلوا الخ۔"

(۴) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہ انہوں نے کہا تھا۔ "وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔"
([illegible])
(۵) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری مرد کا انتقال ہو گیا جب لوگ تجہیز تکفین سے فارغ ہو کر نماز کرنے جانے لگے تو اس نے کہا "محمد رسول اللہ۔"

(۶) حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے خلافت عثمانی میں وفات پائی اور بعد انتقال کلام کیا ان کے کلام کو محفوظ کر لیا گیا انہوں نے کہا تھا۔ "احمد احمد فی الکتب الاول، صدق ابو بکر صدیق الضعیف فی نفسہ، القوی فی امرہ، فی الکتاب الاول صدق، صدق عمر بن الخطاب القوی الامین، فی الکتاب الاول صدق صدق عثمان بن عفان، علی منہاجہم مضت اربع سنین و بقیت سنتان، اتت الفتن، وکل الشدید الضعیف و قامت الساعۃ" الخ۔ [illegible]

ہیں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے [illegible]
خارجہ رضی اللہ عنہ [illegible] انصار میں سے تھے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] محمد رسول اللہ
النبی الامی خاتم النبیین لا نبی بعدہ کان ذلک فی الکتاب الاول
و صدق صدق ھذا رسول اللہ۔ السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ
اللہ و برکاتہ۔

(۷) حضرت عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے [illegible] روایت کرتے ہیں کہ [illegible] جماعت [illegible] قیس بن شماس رضی اللہ عنہ [illegible] محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الشہید عثمان بن عفان الرحیم۔ ([illegible])

(۸) [illegible] فرماتے ہیں [illegible] افعی افعی۔ ([illegible])

(۹) حضرت ربیع رضی اللہ عنہ [illegible]

([illegible])

۶۔۔۔ [illegible]

(۱) حضرت [illegible]

(۲) حضرت یعقوب علیہ السلام۔ فراق یوسف میں۔

(۳) حضرت یحییٰ علیہ السلام خوف الٰہی سے۔

(۴) حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد۔

(۵) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ واقعہ کربلا کے بعد۔

(تفسیر نعیمی ج۱ ص۳۲۹)

۱۲ــــ ابو عامر راہب کے مشورے سے جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی وہ بارہ افراد تھے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں

(۱) خذام ابن خالد۔ (۲) ثعلبہ ابن حاطب۔ (۳) معتب بن قشیر۔ (۴) ابو حبیبہ ابن الازعر۔ (۵) عباد بن حنیف۔ (۶) حارثہ بن عامر۔ (۷) مجمع بن حارثہ۔ (۸) زید بن حارثہ۔ (۹) نبتل الحارث۔ (۱۰) مخرج۔ (۱۱) بجاد بن عمران۔ (۱۲) ودیعہ بن ثابت۔ (ابن کثیر پ ۱۱ ع ۲)

علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے ان بارہ منافقین کے نام قدرے فرق کے ساتھ اس طرح گنائے ہیں۔

(۱) حزام بن خالد۔ (۲) ثعلبہ ابن حاطب۔ (۳) ہزال بن امیہ۔ (۴) معتب ابن قشیر۔ (۵) ابو حبیبہ ابن ازعر۔ (۶) عباد ابن حنیف۔ (۷) جاریہ ابن عامر اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ۔ (۸) زید بن الحارث۔ (۹) نبتل الحارث۔ (۱۰) بحرج ابن عثمان۔ (۱۱) بجاد بن عثمان۔ (۱۲) ودیعہ بن ثابت۔

(الاتقان فی علوم القرآن ج ۲ ص ۱۸۶ وعلوم ج ۲ ص ۱۸۷)

۱۳ــــ حضور اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن الاخشم، معن بن عدی، عامر بن السکن اور وحشی رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ جاؤ اس مکان (مسجد ضرار) کو جو ان منافقوں نے بنایا ہے اکھاڑ کے پھینک دو۔ (حاشیہ ۲۲ جلالین ص ۱۶۶ و مدارج ج ۲ ص ۵۹۹)

۱۴ــــ مسجد ضرار منہدم ہو جانے کے بعد اس جگہ کو رسول اللہ ﷺ نے ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادیا۔

۱۵ــــ دنیا میں چار مسجدیں ہیں جن کو نبی نے بنایا

(۱) بیت اللہ جس کو حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے بنایا۔

(۲) بیت المقدس۔ جس کو حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام نے بنایا۔

(۳) مسجد نبوی (۴) مسجد قبا۔ جن کو رسول اللہ ﷺ نے بنایا۔

(حاشیہ ۱۱ جلالین ص۲۹۹)

۱۶ــــ قارون، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد و خالہ زاد بھائی تھا۔ (جلالین ص ۳۳۳)

چچازاد بھائی کا بیٹا تھا۔ (الاتقان ج ۲ ص ۱۸۱)

۱۷ــــ تورات میں قارون کا نام بوجہ حسین ہونے کے "النور" ہے۔

(البدایہ ج۱ ص۳۰۹)

۱۸ــــ قارون کو اللہ تعالیٰ نے اتنا خزانہ دیا تھا کہ خزانوں کی کنجیاں ستر خچروں پر لادی جاتی تھیں۔ (البدایہ ص۳۰۹)

ایک خزانے کی صرف ایک کنجی ہوتی تھی مثل انگلی کے۔

(حاشیہ ۹ جلالین ص ۳۳۳)

۱۹ــــ قارون جس دن زمین میں دھنسا آج تک دھنستا جا رہا ہے۔

(خزائن العرفان پ ۲۰ ع ۱۲)

اور روزانہ اس کے دھنسنے کی مقدار قد آدم کے برابر ہے۔

(ابن کثیر پ ۲۰ ع ۱۲، نزہۃ المجالس ق ۱۲ ص ۲۸)

۲۰ــــ مجوسیوں نے دو خدا تسلیم کئے ہیں۔ ایک خالق خیر جسے "یزدان" کہتے ہیں دوسرا خالق شر۔ جسے "اہرمن" کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی ج۱ ص۱۵۱)

۲۱ــــ تابوت سکینہ شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندوز صندق تھا۔ جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا۔ (خزائن العرفان پ ۲ ع ۱۶)

بعض کے مطابق تابوت سکینہ سونے کا ایک طشت تھا جس میں انبیاء کے دل دھوئے جاتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا منہ بھی تھا جیسے انسان کا منہ ہو

[illegible]

۲۱— [illegible]

۲۲— [illegible]

۲۳— [illegible]

[illegible]

(۴) چوتھا واقعہ حضرت یوشع علیہ السلام کیلئے ہے۔ چنانچہ مواہب میں مذکور ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام جمعہ کے دن ظالموں سے جنگ کر رہے تھے۔ جب آفتاب کے غروب کا وقت قریب ہوا تو خوف کیا کہ اگر آفتاب جنگ ختم ہونے سے پہلے غروب ہو گیا تو ہفتہ کا دن شروع ہو جائیگا اور ہمیں اس دن جنگ کرنا حلال نہ ہو گا۔ انہوں نے خدا سے دعا کی اور حق تعالیٰ نے آفتاب کو روک دیا یہاں تک کہ وہ جنگ سے فارغ ہوئے۔ اس رکنے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ غروب کے بعد واپس لوٹایا جائے ایک یہ کہ لوٹائے بغیر روکے رکھا جائے۔ ایک یہ کہ اس کی رفتار کو سست کر دیا جائے۔ (مدارج النبوۃ ۲-۲۷ ج ۲-۲۸ ج نزہۃ المجالس ق ۶ ص ۱۱۵)

(۵) پانچویں بار کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر قضا ہو گئی اور سورج پردے میں ہو گیا تو آپ نے فرمایا: "ردو ھا علی" اس کو مجھ پر واپس فرما تو اللہ تعالیٰ نے سورج کو لوٹا دیا۔ (کنوز الخیرات ۱۴۱ نزہۃ المجالس ق ۶، ص ۱۱۴)

(۶) چھٹا واقعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ آپ بابل کی طرف جا رہے تھے تو فرات سے گزر کر نماز عصر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ادا کرنے کا ارادہ کیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دریائے فرات سے اپنی سواریاں گزارنی شروع کر دیں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور انکی نماز قضا ہو گئی۔ وہ چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنا تو اللہ تعالیٰ سے سورج لوٹانے کی دعا کی تاکہ ان کے ساتھی نماز ادا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی آفتاب نکل آیا اور عصر کا وقت ہو گیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو سورج غروب ہو گیا۔

۲۶۔۔۔ ہر کافر کی قبر میں ننانوے اژدہے مسلط کئے جاتے ہیں۔

(خزائن العرفان پ ۱۶ ص ۹۶)

جن میں سے ہر ایک کے سات سات سر ہوتے ہیں جو اسے قیامت تک ڈستے رہیں گے۔

(ابن کثیر پ ۱۶ ص ۱۹)

۲۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ پورے سال میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بلائیں نازل فرماتا ہے۔

(ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء ص ۱۸۵)

۲۸۔۔۔ صنادید قریش نے جو حضور اکرم ﷺ کی مخالفت میں بنو ہاشم سے بائیکاٹ کا معاہدہ طے کیا تو اس عہد نامہ کو منصور بن عکرمہ نے لکھا تھا۔ اس پر اللہ کا یہ قہر نازل ہوا کہ اسکا ہاتھ شل ہو گیا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۹۰ مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۵۵)

۲۹۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ چار جاندار ہیں جنہوں نے شکم مادر کی مشقت کو نہیں جھیلا۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام۔ (۲) حضرت حوا۔ (۳) حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے پتھر سے پیدا فرمایا۔ (۴) وہ مینڈھا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیے میں ذبح ہوا۔ بعض نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مبارک کو بھی شمار کیا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۶۳۹)

(نوٹ) جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبوت کا اعلان کیا اور معجزات دکھائے تو لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ایک چمگاڈر پیدا کریں۔ چنانچہ آپ نے مٹی سے چمگاڈر کی صورت بنائی پھر اس میں پھونک ماری تو وہ اڑنے لگی۔

(خزائن العرفان پ ۳ ص ۱۰۳، جلالین ص ۵۱)

اس چمگاڈر کو بھی ان جانداروں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

۳۰۔۔۔ یہی سوال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوا کہ وہ قبر کونسی ہے جو اپنے صاحب کو لیکر چلتی ہے تو آپ نے فرمایا وہ قبر حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی ہے جس کے پیٹ میں آپ کچھ مدت رہے اور مچھلی آپ کو لیکر چلتی پھرتی تھی۔

(حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۶۳۹، مدارج ص ۵ ج ۲ عجائب القرآن جلد ۲)

۳۱۔۔۔ جس جگہ پر سورج کی روشنی صرف ایک بار پڑی یہ وہ جگہ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام نے دریا میں اپنا عصا مارا تھا اور اس میں بارہ راستے پیدا ہو گئے تھے اس وقت اس جگہ پر سورج کی کرنیں پڑی تھیں۔ اس کے بعد سابق کی طرح وہ راستے پھر سمندر

میں تبدیل ہو گئے۔ (تفسیر الکبیر ص ۲، ص ۱۳۹، صاوی ص ۲۲۲ پارہ چہارم)

۳۲——یہ رسول یعنی قاصد وہ کوا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض۔ جس نے اپنے بھائی کوے کو قتل کرنے کے بعد دفن کر کے قابیل کو دفن کرنا سکھایا۔ یہ دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مردے کی لاش کو دفن کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے کوے کی طرح زمین کھود کر اپنے بھائی کو دفن کر دیا۔

(مدارک التنزیل ص ۲۲۲ پارہ چہارم)

۳۳——جب فرعون دریائے قلزم میں غرق ہوا تو بنی اسرائیل کو اس کے ڈوبنے پر یقین نہ ہوا بحکم الٰہی پانی نے فرعون کی لاش کو ساحل دریا پر پھینک دیا تاکہ بنی اسرائیل دیکھ کر یقین کر لیں۔ اس سے پہلے جو کوئی بھی پانی میں غرق ہوتا تھا اس کی لاش ڈوب جایا کرتی تھی لیکن فرعون کے بعد سے پانی نے لاش کو قبول کرنا بند کر دیا۔

(حاشیہ ۱۱ جلالین ص ۱۷۸)

……… ﴿تمت بالخیر﴾ ………

فہرست مراجع وماخذ

نمبر شمار	اسمائے کتب	مصنفین
۱	تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ
۲	تفسیر روح البیان	ابو الفداء شیخ اسمٰعیل حقی بروسوی علیہ الرحمۃ
۳	تفسیر روح المعانی	شہاب الدین سید محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
۴	تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ
۵	تفسیر قرطبی	ابو عبداللہ محمد بن احمد ابی بکر قرطبی علیہ الرحمہ
۶	تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین سیوطی وجلال الدین محمد بن احمد محلی شافعی علیہما الرحمہ
۷	تفسیر معالم التنزیل	ابو محمد حسین ابن مسعود البغوی الشافعی علیہ الرحمۃ
۸	تفسیر ابن کثیر (اردو)	حافظ عماد الدین ابن کثیر علیہ الرحمۃ
۹	تفسیر صاوی	شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمۃ
۱۰	تفسیر عزیزی	شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۱۱	تفسیر کشاف	ابو القاسم محمد بن عمر زمخشری
۱۲	تفسیر حسینی (اردو)	ملا معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
۱۳	تفسیر حقانی	ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی علیہ الرحمۃ
۱۴	تفسیر جمل	شیخ سلیمان الجمل علیہ الرحمۃ
۱۵	تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد البغدادی علیہ الرحمۃ
۱۶	الاتقان فی علوم القرآن	علامہ جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی علیہ الرحمۃ
۱۷	تفسیر الم نشرح	مولانا نقی علی خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
۱۸	بخاری شریف	ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۱۹	ترمذی شریف	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
۲۰	مشکوٰۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ تبریزی علیہ الرحمہ
۲۱	فتح الباری	شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
۲۲	عمدۃ القاری	بدر الدین علامہ محمود عینی علیہ الرحمہ

نمبر شمار	اسمائے کتب	مصنفین
۲۳	ہدایہ	شیخ برہان الدین ابوالحسن علی مرغینانی علیہ الرحمۃ
۲۴	ردالمحتار	سید محمد امین الشہیر بابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ
۲۵	الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین الشہیر بابن نجیم مصری علیہ الرحمۃ
۲۶	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
۲۷	کنزالعمال	علاءالدین علی بن حسام الدین المتقی علیہ الرحمۃ
۲۸	زادالمعاد	شمس الدین ابوعبداللہ بن ایوب ابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ
۲۹	شرح عقائد	علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی علیہ الرحمۃ
۳۰	مدارج النبوۃ (اردو)	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۳۱	معارج النبوۃ	ملا معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
۳۲	شواہد النبوۃ (اردو)	علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ
۳۳	دلائل النبوۃ (اردو)	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی علیہ الرحمۃ
۳۴	وفاءالوفاء	نورالدین علی بن احمد شافعی مصری علیہ الرحمۃ
۳۵	البدایہ والنہایہ	حافظ عماد الدین ابوالفداء اسمٰعیل بن کثیر علیہ الرحمۃ
۳۶	الکامل فی التاریخ	عزالدین ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر علیہ الرحمۃ
۳۷	تاریخ الامم والملوک	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ
۳۸	تاریخ الرسل والملوک (تاریخ طبری)	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ
۳۹	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی علیہ الرحمۃ
۴۰	تواریخ حبیب الٰہ	مولانا مفتی عنایت احمد علیہ الرحمۃ
۴۱	تاریخ حرمین	الحاج عباس کرارہ
۴۲	تاریخ اسلام	مولانا اکبر نجیب آبادی
۴۳	محسن انسانیت	مولانا نعیم صدیقی
۴۴	سیرۃ النبی (اردو)	عبدالمالک بن ہشام علیہ الرحمۃ
۴۵	اصح السیر	مولانا حکیم الدین ابوالبرکات عبدالرؤف داناپوری
۴۶	طبقات ابن سعد	امام محمد بن سعد علیہ الرحمۃ
۴۷	شان حبیب الرحمٰن	حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ

نمبر شمار	اسمائے کتب	مصنفین
۴۸	اسدالغابہ فی معرفۃ الصحابہ	عزالدین ابوالحسن علی بن محمد ابن اثیر علیہ الرحمۃ
۴۹	زرقانی	علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی علیہ الرحمۃ
۵۰	اصابہ فی تمیز الصحابہ	شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
۵۱	استیعاب علی الاصابہ	ابوعمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر القرطبی علیہ الرحمۃ
۵۲	نزہۃ المجالس (اردو)	علامہ عبدالرحمٰن الصفوری الشافعی علیہ الرحمۃ
۵۳	احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ
۵۴	بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۵	قانون شریعت	علامہ شمس الدین جونپوری علیہ الرحمۃ
۵۶	حیوۃ الحیوان (اردو، عربی)	علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ
۵۷	عجائب القرآن	علامہ عبدالمصطفےٰ اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۸	غرائب القرآن	علامہ عبدالمصطفےٰ اعظمی علیہ الرحمۃ
۵۹	غنیۃ الطالبین (اردو)	غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر علیہ الرحمۃ
۶۰	کیمیائے سعادت (اردو)	حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ
۶۱	الملفوظ	مرتب مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان علیہ الرحمۃ
۶۲	ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء	مرتب خواجہ امیر خسرو علیہ الرحمۃ
۶۳	اوراق غم	علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ
۶۴	محاضرۃ الاوائل	الشیخ علی ددہ ابن مصطفےٰ ابن علاءالدین
۶۵	غیاث اللغات	غیاث الدین [illegible] بن جلال الدین رام پوری
۶۶	لغات کشوری	مولوی سید تصدق حسین
۶۷	غنیۃ	علامہ ابراہیم بن محمد حلبی علیہ الرحمۃ

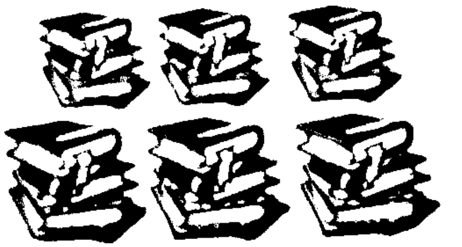

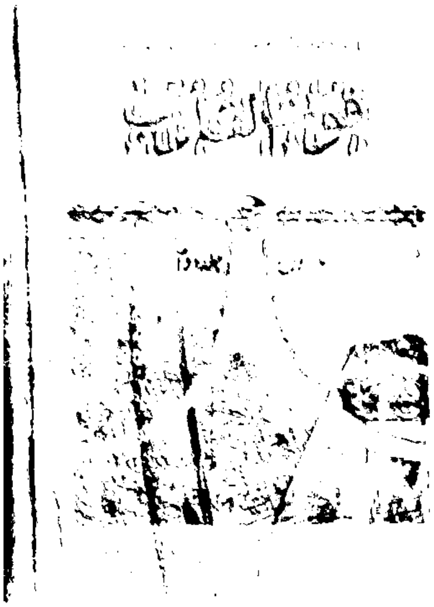

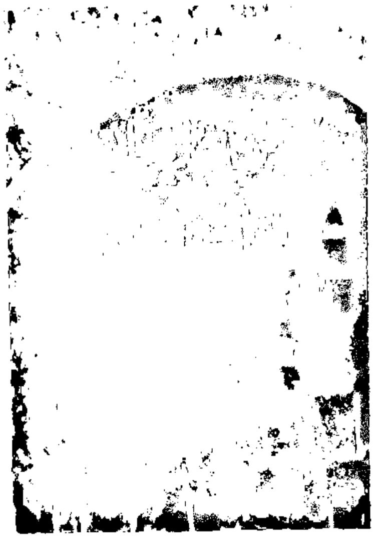

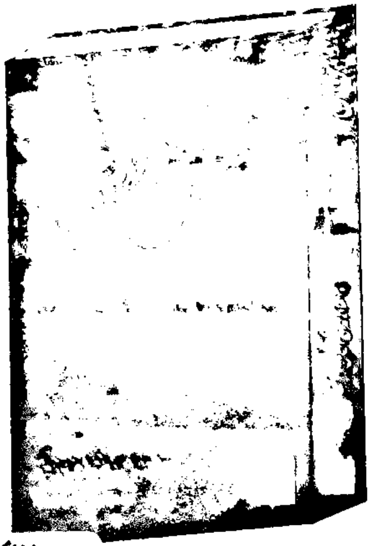

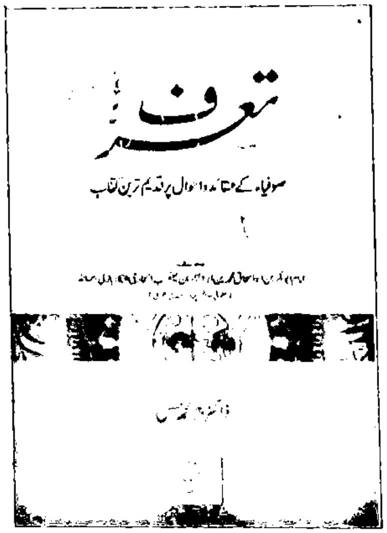
تعرف
صوفیاء کے عقائد و احوال پر قدیم ترین کتاب

₹160/-

ISBN-81-7753-051-8

الہدیٰ پبلیکیشنز
alhuda publications
2982, Kucha Neel Kanth, Qazi Wara, Darya Ganj, New Delhi-2
Phone. 011-64536120, E-mail alhudapublications@yahoo.com

محمد شفیق رضا